ہندو معاشرے کو پہلی بار ذات پات کی مقدس زنجیروں میں جکڑنے والی قدیم ترین کتاب

منو دھرم شاستر

منو

ترجمہ:
ارشد رازی

منودھرم شاستر

ہندو سماج کو پہلی بار ذات پات کی "مقدس زنجیروں" میں جکڑنے والی قدیم ترین کتاب

منو

ترجمہ: ارشد رازی
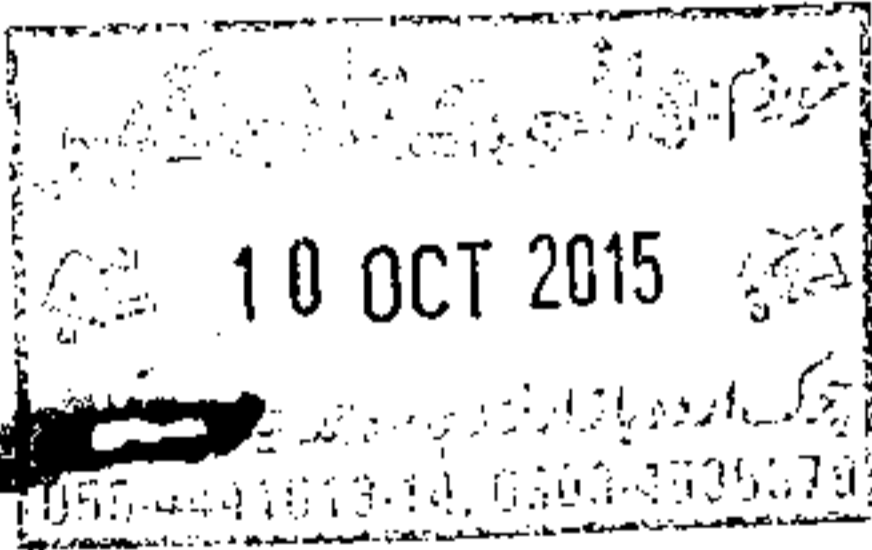
نگارشات پبلشرز

حبیب ایجوکیشنل سنٹر 38-مین اردو بازار لاہور | 24- مزنگ روڈ لاہور

فون 7240593 فیکس 042-5014066 | فون 7322892 فیکس 042-7354205

e-mail:nigarshat@yahoo.com

www.nigarshatpublishers.com

نام کتاب: منو دھرم شاستر

مصنف: منو

ترجمہ: ارشد رازی

ناشر: آصف جاوید

برائے: نگارشات پبلشرز

24- مزنگ روڈ' لاہور

PH:0092-42-7322892 FAX:7354205

فرسٹ فلور' حبیب ایجوکیشنل سنٹر' 38- مین اردو بازار لاہور

PH:0092-42-5014066 FAX:7354205

مطبع: المطبعۃ العربیۃ' لاہور

سال اشاعت: 2007ء

قیمت: 250/= روپے

فہرست

پیش لفظ	5
پہلا باب:	29
دوسرا باب:	41
تیسرا باب:	65
چوتھا باب:	94
پانچواں باب:	119
چھٹا باب:	136
ساتواں باب:	145
آٹھواں باب:	167
نواں باب:	20[illegible]
دسواں باب:	239
گیارھواں باب:	253
بارھواں باب:	279
حواشی	291

✿ ✿ ✿ ✿

پیش لفظ

سیاسی وجوہات کی بنا پر سرکاری مردم شماری سے اغماض بھی برتا جائے تو ایک عام اندازے کے مطابق ہندوستان کی ستر فیصد آبادی ہندومت کی پیروکار ہے۔ لیکن اس مذہب کے تاریخی ارتقاء کو سمجھنے کے لیے پیش نظر رکھنا ضروری ہے کہ یہ ہمیشہ سے آج کے ہندوستان کی جغرافیائی حدود تک محدود نہیں رہا۔ گزشتہ چار پانچ ہزار برس کے دوران' مختلف ادوار میں نہ صرف آج کے پاکستان اور بنگلہ دیش جیسے ملحقہ علاقوں بلکہ افغانستان' سری لنکا' جنوب مشرقی ایشیا اور انڈونیشیا تک مؤثر رہا۔ لیکن ان علاقوں میں ہندومت کو دوسرے مذاہب' خصوصاً بدھ مت اور اسلام کے ہاتھوں شکست ہوئی اور آج سوائے ہندوستان اور جزیرہ بالی کے باقی ہر جگہ اس کے ماننے والے اقلیت میں ہیں۔

دو تمدن باہمی تعامل سے ایک دوسرے پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ یہ فطری قانون ہے اور اس سے مفر ممکن نہیں۔ لیکن آریاؤں نے یہاں کے مقامی باشندوں سے کس طرح کے مذہبی اثرات قبول کیے ان کا قدری تخمینہ نہیں لگایا جا سکتا۔ اس مشکل کی کئی وجوہات ہیں جن میں سے سب سے بڑی یہ ہے کہ تا حال وادی سندھ کا رسم الخط نہیں پڑھا جا سکا۔

قبل مسیح کی تیسری ہزاری کے وسط میں نوحجری ادوار کے دیہی تمدن سے اپنے سفر کا آغاز کرنے والی یہ تہذیب دو ہزار قبل مسیح اپنے عروج پر پہنچنے کے بعد روبہ زوال ہوئی اور تقریباً سولہ سو قبل مسیح میں ختم ہو چکی تھی۔ یعنی اسے میسوپوٹیما اور مصری تہذیب کے آخری ادوار کا معاصر بھی قرار دیا جا سکتا ہے جس کے ساتھ اس کے تجارتی تعلقات بھی رہے۔ موجودہ پاکستان' مشرق میں دہلی اور جنوب میں دریائے نرمدا تک محیط اس تہذیب کے دو انتظامی مراکز موہنجوداڑو اور ہڑپہ تھے۔

ان دو شہروں کی عمارات میں سے نمایاں ترین اجتماعی پوترتا کے لیے استعمال ہونے والے تالاب بھی تھے۔ ان پختہ تالابوں میں نیچے پانی کی سطح تک سیڑھیاں اترتی

تھیں۔ وید مذہب کے پیروکاروں نے اپنے سے قبل بسنے والی تہذیب کا جو مادی تمدنی ورثہ اپنایا ان میں ایسے تالاب غالباً سب سے واضح ہیں۔

آثار قدیمہ سے بالائی دھڑ کے مؤنث مجسمے بشرے کے تاثرات میں بعد میں بننے والی ہندو دیویوں کے مختلف تیوروں سے مشابہت رکھتے ہیں۔ اصل باشندوں کے نزدیک غالباً یہ دیویاں افزائش حیات کی رسوم سے وابستہ تھیں۔ علاوہ ازیں مہروں پر ابھرواں جانوروں اور درختوں کے خاکوں سے بھی قیاس کیا جا سکتا ہے کہ ویدوں کے پیروکاروں نے مقامی مذہب کے کچھ اثرات قبول کیے۔ ایک مہر خصوصیت سے قابل ذکر ہے جس میں بیل کے چہرے اور انسان کے دھڑ والی مخلوق یوگا کا آسن بنائے بیٹھی ہے اور' یاد رہے' اس کا عضو تناسل ایستادگی کی حالت میں ہے۔ شیو پرستوں اور یوگ کے بعض مکاتب فکر میں اندری پوجا ایک عام مظہر ہے۔

مختصراً یہ کہ آریائی مذہب میں مقامی مذہبی اثرات کا کسی نہ کسی حد تک شامل نہ ہونا ممکن نہیں۔ لیکن وادی سندھ کے رسم الخط اور زبان کے پڑھے جانے تک ہمیں ان اثرات کو خود ہندوازم کے اندر زیریں سطح تلاش کرنا ہوگا اور فقط قیاس آرائی پر تکیہ کرنا ہوگا۔

بحیرۂ کیسپیئن (Caspian Sea) اور بحیرہ احمر (Red Sea) کے درمیان کا کاکیسس کے شمال میں بسنے والے سفید فام خانہ بدوش آریا کہلاتے تھے۔ معلوم نہیں کہ یہ نام انہوں نے خود اختیار کیا یا انہیں دیا گیا۔ گھوڑوں اور مویشیوں کی افزائش نسل ان کا پیشہ تھا۔ غالباً آبادی میں زیادتی کے باعث انہوں نے قبل مسیح کی دوسری ہزاری کے آغاز میں مختلف اطراف میں ہجرت کا آغاز کیا۔ کچھ شمال اور شمال مغرب کو نکلے اور شمالی یورپ میں پھیل گئے۔ یہ آج آریو یورپیئن باشندوں کے آباؤ اجداد تھے۔ ان میں کچھ شمال کی طرف بڑھنے کے بعد جنوب مشرق میں کیسپیئن کے گرداگرد پھرتے وادی سندھ سے ہندوستان اور ایران میں وارد ہوئے جبکہ ایران سے مزید مغرب کی طرف بڑھ کر مشرق وسطیٰ میں آباد ہونے والے کیسائی (Kassites) اور میتانی کہلائے۔

کئی صدیوں تک یہ لوگ گروہ در گروہ' ہندوستان میں وارد ہوتے رہے۔ 1500 قبل مسیح میں ان کی آمد تک وادی سندھ کی شہری تہذیب دم توڑ چکی تھی۔ نو واردوں کو یہاں کاشت کاروں سے واسطہ پڑا۔ آریاؤں کے لیے غالباً حیران کن رہا ہوگا کہ مقامی باشندے اپنا دفاع گڑھیوں کے اندر رہ کر کرتے ہیں' ان کی مذہبی رسوم بھی کچھ زیادہ طمطراق کی حامل نہیں

اور فقط لنگ پرستی پر قانع ہیں۔ وادی سندھ میں آثار قدیمہ کی کھدائی سے اس طرح کی شبیہیں بکثرت ملتی ہیں۔ آریاؤں نے اپنے مفتوحوں سے بظاہر کوئی واضح اثر قبول کیا تو یہی لنگ پوجا ہے جو شیو پرست آج تک کرتے ہیں۔

ایسا نہیں کہ آریاؤں کی آمد سے قبل برصغیر میں طبقاتی نظام موجود نہیں تھا۔ ہڑپہ اور موہنجوداڑو میں مختلف پیشہ وروں کی آبادی شہر کے مختلف حصوں میں بسائی گئی تھی۔ لیکن طبقات کی تقسیم اس سے قطعاً مختلف تھی جسے آریاؤں نے یہاں مستحکم کیا۔ یہاں کی زراعت پیشہ آبادی کے مقابلے میں حملہ آور آریائی زیادہ متحرک، جنگجو اور کسی خاص جگہ یا علاقے سے وابستگی کے خوگر نہیں تھے۔ علاوہ ازیں ان کی معاشرت میں تنظیمی اصول تعمیری عنصر کی طرح شامل تھا جسے بعدازاں ہندوستان میں طبقاتی نظام اور تہذیب پر گہرے اثرات مرتب کرنا تھے۔ اپنے علاقے میں بھی معاشرتی ضروریات کے تحت وہ تین طبقات میں منقسم تھے؛ یہ تقسیم معاشرتی کردار کی بنیاد پر کی گئی تھی۔ ان کی اپنی آبادی پروہتوں، جنگجوؤں اور کاشتکار و مویشی پال طبقے میں بٹی ہوئی تھی۔ ویدکی اولین مناجات میں باہم متعامل تین طبقات کا ذکر ملتا ہے۔ بعدازاں ان میں ایک چوتھا بھی شامل ہوگیا۔ انہیں داس یا داسیو کا نام دیا گیا۔ 'داس' کا لغوی مطلب غلام ہے اور ابتدائی اساطیر میں یہ لفظ آریاؤں اور ان کے دیوتاؤں کے دشمن کے طور پر برتا گیا ہے۔

وید کے آخری حصوں میں ان لوگوں کو سماج کے ایک الگ طبقے کے طور پر تسلیم کیا جا چکا تھا۔ انہیں شودر کا نام دیا گیا۔ ان کے علاوہ جتنی آبادی تھی سماج باہر تھی اور انہیں شودروں سے بھی کم تر خیال کیا جاتا تھا۔

یہاں ایک غلط فہمی کی نشاندہی بہت ضروری ہے۔ 'ورن' اور 'جاتی' ایسی دو اصطلاحات ہیں جنہیں ہندوستانی سماج کے اقتصادی، سماجی اور نظریاتی نظام کی قطعی مختلف جہات کو بیان کرنے کے لیے برتا جاتا ہے۔ اوپر جس تقسیم کا ذکر ہے وہ انسانوں کی 'ورنوں' میں تقسیم ہے۔ دوسرے الفاظ میں ہندو آبادی کا ایک حصہ برہمن، کھشتری، ویش اور شودر پر مشتمل ہے۔ ان ذاتوں کے مابین باہمی ملاپ سے پیدا ہونے والے انسان بھی دھرم سے باہر ہوسکتے ہیں۔ یعنی وہ ورن کے نظام کا حصہ نہیں رہتے۔ لیکن جاتیاں (ذاتیں) ہزاروں کی تعداد میں ہیں اور برصغیر کی معاشرت کے بے شمار مذہبی، اقتصادی اور سماجی پہلوؤں کی آئینہ دار ہیں۔ چنانچہ جب ہندوستان میں موجود ذات پات کے نظام کا ذکر کیا جاتا ہے تو لفظ

(Caste) کا ترجمہ کرتے ہوئے 'ورن' اور 'جاتی' کو عموماً خلط ملط کر دیا جاتا ہے۔

سماجی تقسیم کا نظام 'ورن' انڈو ایرانین زبانیں بولنے والوں (یعنی آریاؤں) اور 'ویدک سماج' کی خصوصیات میں سے ایک ہے۔ علماء بشریات ورن کو علمی اہمیت دیتے ہیں کہ یہ ذات پات کے جدید نظام کا گہوارہ تھا۔ اگرچہ کچھ ماہرین ورن کا ارتقائی عمل سے گزرتے جاتیوں میں بٹ جانا تسلیم کرتے ہیں۔ لیکن قدامت پسند ہندو ماہرین کے نزدیک ورن الوہی انصاف کے نظام کا ایک حصہ ہے جس میں ارواح کو اعمال کے مطابق اگلے جنموں میں جانداروں کے اعلیٰ یا ادنیٰ طبقے میں منقلب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ کم از کم ہندو ماہرین الہیات تو یہ ماننے کو تیار نہیں کہ ورن کبھی مذہبی عقائد سے خارج کیا جا سکتا ہے۔

ماہرین میں فقط ورن کے لغوی معنوں پر بھی اختلاف پایا جاتا ہے۔ مختلف ادوار کے ماہرین اس کا اشتقاق مختلف مصادر سے کرتے رہے۔ لیکن ماہرین کی اکثریت متفق ہے کہ اس کا مطلب رنگ ہے۔ انیسویں صدی کے اواخر ماہرین اس رائے پر متفق ہو چکے تھے کہ اس سے اصل میں مراد جلد کا رنگ ہے۔ یوں یہ اصطلاح انہیں معنوں میں برتی جاتی تھی جن پر آج کے یورپی معاشروں کا نسلی تفاخر بنتی ہے۔

برصغیر کے ہندو ہزاروں جاتیوں میں بٹے ہوئے رہیں۔ قابل قبول پیشے' خوراک' شادی بیاہ اور دوسری جاتیوں سے تعلقات کہ حوالے سے ہر جاتی کے ایسے قاعدے قانون ہیں۔ کچھ ماہرین کا خیال ہے کہ اپنی ذات کے اندر شادی کرنے کی پابندی ہی دراصل لفظ ذات (Caste) کا اصل ماخذ ہے۔ اس کا جواز وہ کسی جاتی میں اپنے خون کو خالص حالت میں رکھنے کی شدید خواہش کو لاتے ہیں اور لفظ custe کے متعلق خیال کیا جاتا ہے کہ یہ عفت مابی کے لیے پرتگیزی لفظ (Caste) سے ماخوذ ہے۔ لیکن یہ استدلال اسی صورت میں قابل قبول ہو سکتا ہے اگر یہ مان لیا جائے کہ ورن اور جاتی کی ترجمانی کے لیے لفظ (Caste) درست ترجمہ ہے۔ جاتی اور تخلیص کے باہمی تعلق کی ایک شہادت البتہ اس امر سے ملتی ہے کہ بیشتر جاتیوں میں جاتی سے باہر شادی کرنے والے کی برادری سے باہر کر دیا جاتا ہے۔ ذات سے باہر شادی کرنے پر شادی کرنے والوں کے علاوہ اولاد کو بھی کسی خاص ذات سے منسلک خیال نہیں کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ بیشتر ہندو جاتیوں کو اصل ورنوں کی ذیلی تقسیم خیال کرتے ہیں۔ چنانچہ بے شمار مختلف جاتیوں سے تعلق رکھنے والے برہمن بالآخر ایک ہی برہمن ورن سے متعلق ہونے کا دعویٰ رکھتے ہیں۔ دوسری بہت سی جاتیاں بھی خود کو کھشتری و

ولیش اور شودر ورن سے جا ملاتے ہیں۔ ہندوستان میں بے شمار جاتیاں ایسی بھی ہیں جنہیں اونچی ذات کے ہندو کسی ورن میں شمار کرنے کو تیار نہیں۔ انہیں شودروں سے بھی کمتر خیال کیا جاتا ہے۔

ہندوؤں کا عقیدہ ہے کہ کوئی شخص جس جنم میں پیدا ہوتا ہے وہ اس کے کسی پچھلے جنم کے اعمال کی سزا یا جزا ہے۔

اچھوت یا ہریجن کسی ذات کا حصہ نہیں ہیں۔ اچھوت مختلف ورنوں میں شادی کرنے والوں کی اولاد کے لیے بحیثیت مجموعی استعمال ہونے والا لفظ ہے۔ انہیں ہریجن کا نام مہاتما گاندھی نے دیا۔

جہاں تک کلاسیکی ہندو فکر کا تعلق ہے اس میں مذہب اور قانون کے درمیان واضح خط امتیاز نہیں کھینچا جا سکتا۔ ''دھرم'' کی اصطلاح دونوں کا احاطہ کرتی رہی۔ کلاسیکی ہندوستان کے قانونی نظام کی تفہیم میں یہ تصور کلیدی اہمیت کا حامل ہے۔ اسی کے پیش نظر سمجھا جا سکتا ہے کہ تاریخی۔ مذہبی ارتقاء قانون اور خصوصاً اصول قانون پر کس طور اثر انداز ہوتا رہا۔ قانونی نظام کی بنیاد یعنی دھرم فطری قوانین کا نظام ہے جس کے قواعد کائنات کے ابدی خیال کیے جانے والے نظریات سے ماخوذ ہیں۔ قوانین کے نفاذ کے لیے درکار قوت بھی اسی تصور سے اخذ کی جاتی ہے کہ ان کی بنیاد ابدی تنظیم پر ہے اور یہی تصور ان کو موثر رکھتا ہے۔ یہ ذمہ داری بادشاہ کے کندھوں پر تھی کہ رعیت دھرم سے انحراف نہ کرے لیکن بادشاہ کی یہ ذمہ داری بجا آوری خود دھرم کا حصہ تھی۔ یہی وجہ ہے کہ کلاسیکی ہندوستان کے سیاسی' قانونی اور مذہبی پہلوؤں کو ایک دوسرے سے الگ دیکھنا مشکل ہے۔

دھرم زندگی کے ہر پہلو پر محیط تھا۔ اس فطری اخلاقی ضابطے میں آنے والا بگاڑ انفرادی اور اجتماعی ہر دو سطح پر سنگین نتائج و مواتب کا سبب بنتا تھا۔ کم از کم نظری طور پر ہندو کا ہر عمل فطری اور اخلاقی قواعد و ضوابط کے عین مطابق ہونا چاہیے تھا۔ راستبازی کے خواہاں ہر شخص کو اپنے ہر عمل میں دھرم کے دائرے میں رہنا پڑتا تھا۔

قانون سے متعلق ادب میں دھرم کے چار منابع یا سرچشمے مانے گئے۔ وید' سمرتی' سدھاچار' یعنی مسلمہ طور پر نیک لوگوں کا طرز زندگی یا رواج' اور چوتھے جس پر ضمیر مطمئن ہو جائے یعنی آتمستی۔ وید دھرم کا حتمی سرچشمہ ہیں۔ باقی سب منابع یا سرچشموں کی تعلیمات اسی صورت قابل قبول اور مستند ہو سکتی ہیں اگر ویدوں میں کہیں ان کا سراغ ملتا ہے۔ دھرم کے

شارحین متفق ہیں کہ سدھ چار اور سمرتیاں ویدوں سے اخذ شدہ ہیں۔ اس دعویٰ کی دلیل یہ ہے کہ مختلف فرقوں میں اور جگہوں پر ادا کی جانے والی عبادات اور مذہبی رسوم کم از کم' نظری طور پر ویدوں میں تلاش کی جا سکتی ہیں۔ دھرم کا آخری سرچشمہ انفرادی ضمیر ہے' جس عمل پر فرد کا ضمیر مطمئن ہو جائے وہی درست ہے۔ دھرم کے چار سرچشموں میں سے یہ متنازعہ ترین ہے اور سب سے کم بحث پر اسی پر ہوئی ہے۔ یہ سرچشمہ غالباً عملی زندگی میں پیش آمدہ اس صورت حال کے لیے تسلیم کیا گیا ہے جہاں تین اولین اور معتبر ترین ذرائع میں واضح حکم موجود نہیں' اور غالباً یہی اس کے مبہم ہونے کی وجہ بھی ہے۔ ضمیر کی آواز پر اپنے فعل کے خیر اور شر پر مطمئن ہو جانے کی اجازت اغلباً ان لوگوں کے لیے ہے جو دھرم کے اولین سرچشموں سے بخوبی واقف ہیں۔ ایک امر بہر حال طے ہے کہ دھرم کے کسی بھی سرچشمے سے استنباط یا استخراج کیا جائے اسے ویدوں سے متصادم نہیں ہونا چاہیے۔

سنسکرت لفظ سمرتی کا لغوی مطلب ہے ''جسے یاد رکھا گیا''۔ سمرتی ہندو مذہبی ادب کا خاصا بڑا حصہ ہے۔ ان میں راستبازی اور خیر (Righteousness) پر مبنی زندگی بسر کرنے کے قواعد بتائے گئے ہیں۔ مختلف سمرتیوں کی رو سے دھرم فرد اور سماج سے راستبازی اور خیر کی زندگی سے مشروط جو مطالبے کرتا ہے ان میں بعض جگہ خاصا تضاد ملتا ہے۔ سمرتیوں سے ملحق ایک ذیلی ادب پورانوں کی شکل میں بھی ملتا ہے۔ یہ کہانیوں کی شکل میں یہ ادب مختلف دیوتاؤں کے ظہور میں آنے کو بیان رتا ہے۔ ہندوستان کی عظیم رزمیہ داستانیں ''مہابھارت'' اور ''رامائین'' بھی دراصل سمرتی ہیں' لیکن ذرا مختلف انداز میں لکھی گئی ہیں۔ یہ ضخیم داستانیں اپنی اصل میں نصیحت آموز کہانیوں پر مشتمل ہے۔ ان دو اصناف کا مقصد کرداروں کے افعال اور انجام کی روشنی میں دھرم کا پرچار ہے۔

سمرتی کی ایک اور ذیلی صنف ''دھرم شاستروں'' پر مشتمل ہے۔ دھرم شاستر کا لغوی مطلب ''دھرم کا علم'' ہے۔ یہ صنف سمرتی لفظ کے درست معنوں میں ''قوانین کا مجموعہ'' ہے۔ جنھیں خاصے تکنیکی انداز میں مرتب کیا گیا ہے۔ ہندو عقیدے کی رو سے شاستروں کا مقصد ویدوں میں بیان ابدی اور ناقابل تغیر تعلیمات کی تدریس ہے۔ شاستروں کے قاری کا اصل ویدوں سے کماحقہ آگاہ اور ان پر عمل پیرا ہونا لازم خیال کیا جاتا تھا۔ دھرم کے ادب کا مقصد ہندوؤں میں وحدت کا فروغ تھا۔

اس مقصد کے حصول کا مناسب ترین ذریعہ یہی خیال کیا گیا کہ سماج کا فرد اپنے

وجود کو عالمگیر نظم کا حامل بنالے۔ اسی لیے دھرم سے تعلق رکھنے والے اس ادب میں بیان کردہ قوانین وقواعد کی پابندی ناگزیر قرار دی گئی۔ چونکہ دھرم بجائے خود کائناتی ضابطہ مانا گیا تھا چنانچہ مذکورہ بالا تختی عین قابل فہم ہے۔ مثالی امر تو یہی ہے کہ دھرم پر موجود ادب کا مقصد یہ طے کرنا ہے کہ کونسی چیز ویدوں کے مطابق ہے اور کون ان کی تعلیمات کے عین مطابق عمل کررہا ہے۔ ''دھرم شاستر'' ادب کو چار اقسام میں بانٹا جاسکتا ہے۔ پہلی قسم سوتر کے نام سے جانی جاتی ہے۔ یہ عموماً اقوال پر مشتمل ہیں۔ ان میں سے ہر ایک زمانہ قبل از تاریخ کے کسی' زیادہ تر اساطیری' رشی سے منسوب کیا جاتا ہے۔ شاستروں کی دوسری قسم کے مصنفوں کا اصل نام معلوم نہیں۔ یہ زیادہ تر منظوم ہیں۔ سمرتیوں کی تیسری قسم مذکورہ بالا دو کی شرحیں ہیں اور انہیں ابھیاس کہا جاتا ہے۔ چوتھی قسم کو آج کی اصطلاح میں لیگل ڈائجسٹ (Legal Digest) کہا جاسکتا ہے۔

دھرم شاستر قدیم ترین ہیں اور ویدوں کا ایک خاص مکتب فکر ہی اس کی تعلیم ویدوں کے پہلو بہ پہلو دیتا تھا۔ جبکہ سمرتیوں کے سلسلے میں ایسی کوئی تخصیص نہیں تھی۔ دھرم میں شامل ادب کا زمانہ تصنیف متعین کرنا خاصا مشکل کام ہے۔ خصوصاً اولین کتب کے متعلق فقط اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ لیکن کتب ہمیں اپنے تقریباً درست مواد میں دستیاب ہیں۔ چھٹی صدی قبل مسیح سے اٹھارہویں صدی کے دوران لکھی گئیں۔ یہی وہ ادب ہے جس سے کلاسیکی ہندوستان کے قانون اور قانونی نظام کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ جس ادب کو واضح طور پر قانونی قرار دیا جاسکتا ہے ان میں سے ''منودھرم شاستر'' یا منوسمرتی سب سے مصدقہ تسلیم کی جاتی ہے۔ اسے منوسمھو سے وابستہ کیا جاتا ہے۔

دھرم شاستروں اور شاعری کی اصناف میں تحریر سمرتیوں کے متعلق عقیدہ ہے کہ انہیں عہد قدیم کے بزرگ دانشوروں نے نوع انسان کو دھرم کی تعلیم دینے کی غرض سے لکھا۔ ویدوں میں راستی (دھرم) کا بیان ہے جبکہ کائنات کی تنظیم کے متعلق تعلیمات دھرم شاستروں اور سمرتیوں کا موضوع ہے۔ اگرچہ سمرتیوں میں بیان قوانین کے متعلق بطور عقیدہ تسلیم کیا جاتا ہے کہ ان کی نظری بنیادیں ویدوں میں ہیں لیکن حقیقت یہی ہے کہ ویدی ادب کا بہت کم حصہ سمرتیوں میں شامل ملتا ہے۔ علاوہ ازیں ویدی ادب کا اس سے بھی کم حصہ ان معنوں میں ''قانون'' کہا جاسکتا ہے جن معنوں میں یہ اصطلاح سمرتیوں کے لیے برتی جاتی ہے۔ ویدوں میں موجود 'تقدیسی' (Sacreditał) اور رسوماتی مواد سے سمرتی قوانین کے استخراج کا

طرز کار نہایت مبہم ہے۔ سمرتیوں اور ویدوں میں واضح طور پر مشترک فقط ایک تصور یعنی ''دھرم'' ہے۔ کوئی سمرتی ویدوں سے کسی درجہ مطابقت رکھتی ہے' اسے کس قدر مسلمہ مانا جاسکتا ہے یا یہ کہ اس کی شرح کتنی درست طور پر کی گئی ہے ان تینوں کا پیمانہ سماج کے تعلیم یافتہ اور نیک مانے جانے والے افراد کی رائے تھی۔

کسی قاعدے کے مان لیے جانے کا ہرگز مطلب یہ نہیں تھا کہ سماج کے تعلیم یافتہ اور مسلمہ نیک لوگ اس کا مقصد بھی جان گئے ہیں۔ بعض اوقات تو حقیقت اس کے الٹ ہوتی ہے۔ تشریح کے طے شدہ استدلال کا یہ ابہام ہی تصریح کے لیے لچک فراہم کرتا ہے۔ چونکہ ایک عام انسان کے لیے دھرم 'غیر مرئی' یعنی اس کے ادراک سے باہر ہے اور سمرتی بھی دھرم کا منبع ہے چنانچہ اس کا جو قاعدہ بظاہر جتنا بعید از قیاس نظر آتا ہے یا جس کی جتنی دور از کار تشریح ہوسکتی ہے وہ اتنا ہی اہم بھی ہے۔ جو قاعدہ جتنا زیادہ واضح (ادھ ستا تھا) ہے اتنی کم اہم ہے۔ اسی وجہ سے عملی زندگی سے متعلق (ارتھ) واضح مقاصد کے حامل یا مسرت سے متعلق شاستر ان سے کم گیرائی اور پیچیدگی کے حامل ہیں جن کا تعلق مابعدالطبیعات سے ہے۔ وجہ بہت واضح ہے کہ مؤخرالذکر کا تعلق خالصتاً دھرم سے ہے۔ اس کی ایک مثال رشی یجن والکیہ کی سمرتی کے باب اول کا اشلوک 352 ہے۔

اس کی رو سے بادشاہ کو دوست بنانے میں کوشاں رہنا چاہیے کیونکہ ان کی اہمیت مادی املاک سے زیادہ ہے۔ اس قاعدے کا ایک واضح مقصد یعنی بادشاہ کی بھلائی ہے۔ لیکن اسی کتاب کے باب دوم کے اشلوک اول میں بیان ہوتا ہے کہ بادشاہ کو فیصلہ دیتے ہوئے دھرم شاستر کے مطابق غیر جانبدار رہنا چاہیے۔ اس ضابطے کا مقصد واضح (ادھ رستا) نہیں ہے۔ فقط اتنا پتا چلتا ہے کہ ضابطے کی پابندی کے لیے راستی (دھرم) کا تقاضا پورا ہونا چاہیے۔ چنانچہ اول الذکر کی نسبت' جس میں بادشاہ کے لیے دوست بنانا مستحسن عمل قرار دیا گیا ہے' یہ دوسرا ضابطہ حکم کے نزدیک تر ہے۔ دو قوانین کو بیک وقت پیش نظر رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو بادشاہ کو بطور منتظم اپنے اختیارات دوست بنانے میں استعمال کی اجازت نہیں۔ چنانچہ جب وہ دربار لگائے ہوئے ہو تو اس کے لیے دوست اور دشمن دونوں میں سے کسی کی طرف داری جائز نہیں۔ (یجن والک سمرتی 2.2)۔ سمرتی ادب میں کئی جگہ ہمیں دھرم کے قوانین کی یہ برتری دیکھنے کو ملتی ہے۔ (بطور مثال یجسن والکیہ سمرتی 2.21)

ایک بہت اہم فرق جسے پیش رکھنا ضروری ہے۔ سمرتی ادب کے قانون اور ''رواجی

یا علاقائی قانون'' کا ہے۔ روزمرہ کی سرگرمیوں کے حوالے سے یقینی اعتبار سے بتانا مشکل ہوجاتا ہے کہ تاریخ کے کسی خاص دور میں برصغیر کے کسی خاص علاقے میں مروجہ قواعد کس خانے میں رکھے جائیں فقط اتنا کہا جاسکتا ہے کہ قانونی نظام کم از کم نظری (Theoriticaly) طور پر دھرم شاستر اور دھرم سوتر پر مبنی تھا۔ جہاں تک قانونی باریکیوں' موشگافیوں اور تشریح و توضیح کا تعلق ہے تو دھرم شاستر اپنے انداز ترتیب و تحریر میں دھرم سوتر سے کہیں برتر ہیں۔ اس کی واضح اور' غالباً واحد وجہ' ان کا عملی طور پر مروج رہنا ہے۔ اسی وجہ سے ان میں عدالتی طرز کار مفصل طور پر ملتا ہے اور ابہام بھی کم ہے۔

شارحین (اور خود کسی حد تک اصل متن) سے پتہ چلتا ہے کہ برتری مقامی رواجی قانون کو حاصل تھی۔ دوسرے الفاظ میں دھرم شاستر اور دھرم سوتروں میں موجود قوانین کو کافی خیال نہیں کیا جاتا تھا اور نہ ہی ان کا ہو بہو اطلاق کیا جاتا تھا۔ ان میں سے رہنما اصول لیے جاتے تھے۔ جن کی نظری بنیادیں سماج کو دھرم سے وابستہ رکھتی تھیں۔ اور پھر یہ بھی ضروری نہیں تھا کہ کسی رہنما اصول کو من و من اپنا لیا جائے۔ اکثر صورتوں میں ان کے کچھ حصے ہی اختیار کیے جاتے اور وہ بھی مقامی ضروریات کے مطابق ڈھال لینے کے بعد۔ ان تغیرات میں مقامی رسوم و رواج کا کردار فیصلہ کن ہوتا تھا۔ خود دھرم شاستروں اور سوتروں میں بھی ان تغیرات کی ممانعت نہیں بلکہ ان کے لیے کھلے عام جگہ رکھی گئی ہے اور انہیں دھرم کا مؤثر جزو مانا گیا ہے۔ عدالتی نظام کے بیان میں یہ بتا دینا بے محل نہیں ہوگا کہ کسی مقدمے کی سماعت میں سابقہ فیصلوں کی نظائر سے واسطہ رکھنے کے کچھ زیادہ شواہد نہیں ملتے۔ عدالتی فیصلے ریکارڈ میں لائے جاتے لیکن' جہاں تک ہمیں علم ہے' فیصلے مع متعلقہ دستاویزات فریقین کے حوالے کردیے جاتے۔ وہی ذمہ دار ہوتے کہ ان دستاویزات کی کیسے حفاظت کرتے ہیں۔

ہندو قانونی نظام کے انتظامی پہلو کی ایک خامی اس کا وحدت کی صفت سے محروم ہونا تھا۔ اس نقص کی جزوی وجہ مرکزی قانونی تدریجی نظام کی عدم موجودگی تھی۔ ایسے کسی نظام کی عدم موجودگی میں یکساں قانونی نظام کا اطلاق ممکن نہیں تھا۔ اگرچہ بادشاہ کے پاس کسی فیصلے کے خلاف بغرض نظرثانی اپیل کی جاسکتی تھی بہت کم معاملات میں بادشاہ ازخود سماعت کا اختیار رکھتا تھا۔ بیشتر اوقات سائل کو بادشاہ کے پاس شکایت لے کر جانا ہوتا تھا۔ قانونی نظام کا محور (اگر کوئی تھا) تو عوام الناس کو عام انصاف کی فراہمی سے زیادہ انہیں دھرم کے ساتھ وابستہ رکھنے کے گرد گھومتا تھا۔

حالانکہ اس کی ایک جہت سیاسی تھی لیکن درباروں کا انتظام اور قانون کا اطلاق اپنی اساس میں ''سیاسی'' معاملہ قرار نہیں دیا جا سکتا' اس کی اصل مذہب ہی تھی۔ ہندومت میں چرچ کی سی مرکز جو پاپائیت کا کوئی وجود نہیں تھا اور اس امر نے بھی عدالتی نظام کے وحدت نہ بننے میں اہم کردار ادا کیا۔ انصاف کی مقامی سطح پر فراہمی اور مرکز نظام کے ساتھ باقاعدہ تعلق کے نہ ہونے کی ایک وجہ یہ عقیدہ بھی ہوسکتا ہے کہ ہر فرد کا دھرم اپنی جگہ منفرد ہے اور ساتھ ہی اس کی ذمہ داریاں بھی۔ اب' چونکہ ان حالات میں ہر مقدمہ یا تنازعہ اپنی جگہ منفرد نوعیت کا ہوگا چنانچہ کسی پہلے مقدمے نظائر سے معاونت نہیں مل سکتی تھی۔ اس لیے مقدمات کے ریکارڈ سرکاری انتظام میں رکھنے کی ضرورت پڑی اور نہ ہی ایسا کیا گیا۔

ایسے نظام میں قانون کے موثر ہونے کی بنیاد اس مذہبی عقیدے پر تھی کہ دنیا کی تنظیم دھرم کے اخلاقی اور فطری ڈھانچے کے گرد قائم ہے۔ قانون کا اطلاق عموماً بادشاہ کی ذمہ داری خیال کی جاتی تھی جسے بالعموم نیم الوہی خیال کیا جاتا تھا۔ (7:4,5 منو)۔ بادشاہ کا یہی نیم الوہی ہونا اسے شاہی اختیارات دیتا تھا۔ کائنات کی اس فطری اور اخلاقیاتی ساخت کو پیش نظر رکھا جائے تو یہی نتیجہ نکلتا ہے مذکورہ بالا خصائص سے متصف بادشاہ سے تہی سیاسی نظام انتشار اور ابتری کے سوا کچھ نہیں دے سکتا تھا۔ چنانچہ' کم از کم نظری سطح پر' شخصی حکومت رعیت کے فلاح کے لیے ناگریز خیال کی جاتی تھی۔ چونکہ رعیت کی حفاظت بادشاہ کے ساتھ وابستہ تصورات میں سے ایک تھی چنانچہ اسے مرکز مان کر ہی مستحکم اور فعال سیاسی ڈھانچہ بنایا جا سکتا تھا۔ رعیت کی حفاظت کا اہم ترین حصہ یہ تھا کہ بادشاہ انہیں دھرم کے ساتھ وابستہ رکھے۔ اسی لیے دھرم کے کسی بھی اصول کی خلاف ورزی کرنے والے کو سزا دینا بادشاہ کی ذمہ داریوں میں سے ایک تھی اور وہی اپنی قلمرو میں دھرم پر عملدرآمد کا ضامن بھی تھا' مثال کے طور پر مہابھارت میں کئی جگہ حوالہ ملتا ہے کہ تمام دھرموں کا نقطہ ارتکاز بادشاہ کا دھرم ہے۔ حتمی اور آخری فیصلہ اسی کے دربار میں ہوتا تھا' اور وہیں دائرہ ہائے کار کا تعین بھی ہوتا تھا۔ یہاں ہونے والے فیصلہ پر نظرثانی کی درخواست نہیں کی جاسکتی تھی۔ اگرچہ بادشاہ خود بھی منصف تھا لیکن اسے تحریک دی جاتی تھی کہ وہ دھرم شاستروں پر عبور رکھنے برہمن دربار میں بطور منصف مقرر کرے۔ بادشاہ کی عدم موجودگی میں ان برا منصفوں میں ایک بطور صدر جج کام کرتا تھا۔ بادشاہ کی عدم موجودگی میں انصاف کے ذمہ دار منصفوں کی تعیناتی پر قدرت کے باوجود دھرم کی حفاظت کی حتمی ذمہ داری اسی پر عائد ہوتی تھی۔ منصفوں کے کسی غلط یعنی خلاف

دھرم فیصلے کی سزا منصفوں کو ملتی تھی لیکن بادشاہ بھی بری الذمہ نہیں تھا۔

اگرچہ بادشاہ نیم الوہی خیال کیا جاتا تھا اور سنسکرت ڈرامہ میں اسے دیو (دیوتا) تک بھی کہا گیا ہے۔ اس کے باوجود ''بادشاہ کا الوہی حق'' (Divine right of king) کا سا کوئی تصور موجود نہیں تھا۔ بلاشبہ بادشاہ کو غیر معمولی اختیارات حاصل تھے لیکن ادب ایسی مثالوں سے خالی نہیں کہ اپنے دھرم کی خلاف ورزی کرنے یا دوسروں کو اس کی پاسداری کا پابند نہ رکھنے والا بادشاہ تاج وتخت سے محروم کر دیا گیا۔ سمرتی ادب کی رو سے رعیت کا یہ ردعمل عین راستی ہے۔

بیشتر معاملات میں سزا اور کفارہ کے تصورات باہم بہت نزدیک تھے۔ دھرم کی خلاف ورزی جرم کے ساتھ ساتھ گناہ بھی تھی۔ گناہ کی آلودگی دور کرنے کے لیے مجوزہ کفارہ ادا کرنا ضروری تھا۔ اسی لیے کسی جرم کی سزا ملتے ہی دھرم کی اس خلاف ورزی سے وابستہ گناہ بھی دھل جاتا تھا (منوسمرتی 8:318)۔ لیکن حق تلفی اور جسمانی ضرر رسانی دونوں صورتوں میں سزا اور کفارہ دونوں نہ تلافی خیال کیے جاتے ہیں اور نہ ہی جرائم کی روک تھام کا طریقہ؛ ان دونوں کو فقط دھرم کے اخلاقی اور فطری نظام کی خلاف ورزی کی تلافی سمجھا جاتا ہے۔ دھرم شاستر اور دھرم سوتر' دھرم کا مفصل اور جامع بیان ہیں۔ لیکن' دیگر قانونی نظاموں کی طرح' قانون کی تشریح وتعبیر کا اختیار ہی دراصل قانون سازی کا اختیار ہے۔ کلاسیکی ہندوستانی میں یہ اختیار بادشاہ اور اس کے منصفین کے ہاتھ میں تھا لیکن ایسی تشریحات کی مثالیں بہت کم ہیں۔ ماہرین کے مابین یہ امر متنازعہ رہا ہے کہ آیا بادشاہ کو ''قانون سازی'' (Legislation) کا اختیار حاصل تھا یا نہیں۔ مختلف کتب کے متنوں سے پتہ چلتا ہے کہ بادشاہ کے کسی بھی حکم کی تعمیل کرنا پڑتی تھی۔ لیکن اس کے متوازی رواج کی بالادستی کے ایسے موثر ہونے کے اشارے بھی ملتے ہیں کہ بادشاہ کو ان میں مداخلت کا اختیار نہیں تھا۔ جب تک کسی رواج میں اخلاقی قباحت نظر نہیں آتی تھی بادشاہ اس میں مداخلت کی بجائے اس کے نفاذ کا پابند تھا۔

عموماً سمرتیوں کی شرح لکھنے والے ہی ان میں درج قوانین کی تعبیر بھی کرتے تھے۔ اس رائے کے اثبات میں ڈھیروں ادب موجود ہے جن میں ان کے خیالات محفوظ ملتے ہیں۔ تعبیر کا مقصد قانون کے متن کو سماج کے بدلتے تقاضوں کے ساتھ ہم آہنگ رکھنا تھا۔ شارح کو اپنے گردوپیش کو مدنظر رکھتے ہوئے اصل متن کے بنیادی اصولوں کی تشریح کرنا ہوتی

تھی۔ دو عوامل ایسے تھے جو دھرم سوتروں اور شاستروں کی تشریح و تعبیر کو مخصوص حدود کے اندر رکھتے تھے۔ اول تو یہ شارح کو فلسفہ کے مماسا مکتبہ فکر کا وضع کردہ رمزی طور پر بیان استعمال کرنا ہوتا تھا۔ یہ تکنیک اصلاً ویدی متن کی تشریح کے لیے وضع ہوتی تھی تا کہ پوجا پاٹھ کا درست طرز کار متعین کیا جا سکے اور چونکہ سمرتیاں بھی ویدی ادب کا تسلسل خیال کی جاتی ہیں چنانچہ اسی تکنیک کا استعمال مناسب اور درست تھا۔ تشریح کا دوسرا تحدیدی عامل یہ تھا کہ لوگ کسی تعبیر کو کس حد تک قابل اطلاق یا مقبول ہونا مانتے ہیں یا اسے کس حد تک مسترد یا نظرانداز کر دیتے ہیں۔ ظاہر ہے کہ کسی تشریح کا موثر ہونا اس کے اطلاق پر ہے۔

اجمالی جائزے میں دھرم سوتروں اور دھرم شاستروں کے مشمولات تین طرح کے نظر آتے ہیں' (احسن طرز عمل یا اچار)' قانونی طرز کار (ویہ وہار) اور کفارے (پرائشچت)۔ کتب کا مقصد ایسے قواعد و ضوابط کا بیان تھا کہ سماج کا ہر فرد ہر ممکن طور پر دھرم کے مطابق زندگی گذار سکے۔ امر لازم ہے کہ معاشرتی تبدیلی کے ساتھ ساتھ متن کو بھی مسلسل تعبیر نو کے عمل سے گزرنا ہوگا۔ بصورت دیگر متن سماج کی ضرورتوں سے ہم آہنگ نہیں رہے گا۔ تعبیر میں اس تغیر کی ذمہ داری شاستروں کے شارحین پر عائد ہوتی تھی۔ ان پر عائد اسی ذمہ داری نے انہیں کلاسیکی ہندو قانون میں ثالث کا درجہ دیا۔

کلاسیکی ہندو معاشرے میں انفرادی حقوق اور ذمہ داریاں رتبے کے مطابق ہوتی تھیں۔ قانون کے متن میں عورت کا کردار اور مقام دونوں برائے نام ہیں۔ مرد ہی ان کتب کو مرتب کرتے اور یہ مردوں کی دنیا سے معاملات سے متعلق ہوتیں۔ منفی تفریق پر مستزاد ذات (ورن) کا تصور تھا جو مرتبے کے تعین میں فیصلہ کن کردار ادا کرتا۔ انفرادی حیات کے مراحل (آشرم) اور عمر وغیرہ جیسے عوامل بھی اہم تھے۔ ہر ذات اور پھر اس ذات کے اندر عمر کے اعتبار کے اعتبار سے فرد کو کچھ مخصوص ذمہ داریوں (ورن آشرم دھرم) سے عہدہ برآ ہونا پڑتا تھا۔ ہر فرد کا دھرم ذمہ داریوں اور فرائض کا مجموعہ ہے جو اسی کے ساتھ مخصوص ہے' چونکہ ہر فرد میں موجود راست بازی اور خیر کی صلاحیت الگ ہے چنانچہ ہر فرد کا ایک اپنا دھرم (سودھرم) بھی ہے۔ فرد میں خیر کی صلاحیت پیدائشی ہے اور پیدائشی کرموں کا نتیجہ ہے' خیر کی صلاحیت مختلف ہونے کے باعث تمام افراد سے راستی کے ایک سے معیار پر پورا اترنے کی توقع نہیں کی جا سکتی۔ وسیع تر اصطلاحات میں یوں کہا جا سکتا ہے برہمن اور شودر (یعنی اعلیٰ ترین اور ادنیٰ ترین) سماج کے کیفیتی (Qualitatindy) مختلف افراد ہیں۔ اسی کیفیتی فرق

کے باعث ان سے وابستہ سماجی، مذہبی اور قانونی توضیحات بھی ایک سی نہیں ہیں۔ مثال کے طور پر برہمن کا بدترین جرائم میں سے ایک شمار کیا جاتا رہا ہے (منو 82-11/73) جبکہ شودر کے قتل اے کے کنارے میں فقط چھ ماہ لگتے تھے اور یہ کفارہ اتنا ہی ہے۔ جتنا مختلف جانوروں مثلاً چھپکلی کے مارنے کی صورت ادا کرنا پڑتا تھا (منو۔ 11/131,11/141) برہمن اور شودر کے قتل پر کفارے کا یہ فرق دراصل کائناتی نظام میں پڑنے والے خلل کے کیفیتی اور قدرتی فرق کا آئینہ دار ہے۔ مختلف ذاتوں کے افراد سے روا رکھے جانے جانے والے مختلف رویے کا جواز بھی اسی استدلال سے کیا جاتا رہا ہے۔ کسی قاعدے قانون کی جانتے بوجھتے یا انجانے میں ہو جانے والی خلاف ورزی کا کفارہ دیتے ہوئے برہمن کو زیادہ احتیاط کا مظاہرہ کرنا پڑتا تھا (منو 46-11/45)۔ بہت سے افعال ہیں جن پر برہمن آشرم باہر ہو جاتا تھا شودر کے لیے کوئی جرم نہیں (منو 10/126)۔

1772ء میں انگریزوں نے اپنی عملداری کے علاقوں میں قانون کا نفاذ اپنے ہاتھوں میں لینے کا فیصلہ کیا۔ لیکن ہندوستانی قانون کی اسی روایت کے باعث اپنی رعیت سے کٹ کر رہ گئے۔ انگریزوں کو لگتا تھا کہ روایتی پنڈت ذات وغیرہ کی بنیادوں پر جانبداری کا خلاف قانون حرکات کا مرتکب ہو رہا ہے۔ بعدازاں انہیں میراث، شادی اور متبنّی بنانے جیسے معاملات سے متعلق قوانین میں یکسر تبدیل کرنا پڑی۔ تب وہ کہیں سمجھ پائے کہ دھرم اور انصاف کے تصور کتنے مختلف ہیں اور انگریزی نظام قانون (Common Law) میں موجود مساوات کے تصور اور ہندوستانی طبقاتی معاشرت میں کتنا بعد ہے۔ ہندو نظام قانون میں نظائر سے لاتعلقی، قانونی ڈھانچے کے عدم تسلسل واضح تعزیرات کی عدم موجودگی نے انگریزوں کے لیے ہندو قانون کے نفاذ کی انتظامی مشکلات کو دوچند کر دیا۔ برطانوی "ہندو قانون" کو تعزیرات کی شکل دینے کے خواہاں تھے۔ انگریزوں نے اس طرح کی ایک کوشش کا حاصل (A Code of Gentoo Law) کے نام سے 1776ء میں پہلی بار چھپوایا۔ اسے ہندو پرسنل لا کی ذیل میں آنے والے مقدمات میں بطور بنیادی ماخذ برتا جاتا رہا۔ کہیں انیسویں صدی کے وسط میں اہل برطانیہ دھرم شاستروں سے کماحقہ واقفیت کے بعد برطانوی ہند عدالتی نظام کی ماضی میں ہونے والی غلطیوں کی نشان کر پائے۔ لیکن اس وقت تک عدالتی نظائر کے پلندوں نے اپنی ایک قوت متحرکہ حاصل کر لی تھی۔ اب انصاف اور مساوات کے نام پر قدم بہ قدم ماضی میں لوٹنا ممکن نہیں رہا تھا۔ اس سارے عمل کے نتائج و عواقب کے طور

پر آزاد ہندوستان کو بھی قدرے ترمیم کے ساتھ پرانے قانون ہی اپنانے پڑے۔ نتیجتاً آزاد ہندوستان میں ہندو پرسنل لامحض برائے نام سمرتیوں پر مبنی ہیں۔ یوں انگریزوں اور ان کے بعد کے آزاد ہندوستان کو ''جدید پرسنل ہندو لا'' کو قانون سازی (Legislation) کے عمل سے گزارنا پڑا۔

ماہرین میں سنسکرت نام منو کے معنی اور وقت کے ساتھ آنے والے تغیرات پر اختلاف رائے موجود ہے۔ بول میں مستعمل لفظ من (man) سے مشتق ہے۔ جو ''غوروفکر'' کے لیے بولا جاتا ہے۔ اس کے علاوہ بھی ''نوع انسان'' ''بشر'' کے ہم معنی سنسکرت الفاظ بھی اس کا مصدر سمجھے جاتے ہیں۔ منس منسیہ بھی اس فہرست سے باہر نہیں۔

1200 قبل کی رگ وید میں موجود ''باپ منو (منس) جیسی اصطلاحات سے پتا چلتا ہے اس میں پہلے بھی انسانی نسل کا منو سے چلنا تسلیم کیا جاتا تھا۔ ست پتھ براہمن کی ایک معروف کہانی میں واضح بیان کیا گیا ہے کہ انسانی نسل منو سے چلی۔ کہانی کی قدامت کا اندازہ لگایا گیا ہے۔ منو نے ایک مچھلی کی نصیحت پر عمل کرتے ہوئے بہت بڑی کشتی بنائی اور انسانوں میں سوائے اس کے کوئی اور زندہ نہ رہا۔ پانیوں کے اترنے پر اس نے عبادت اور نفس کش کو شعار بنایا۔ نتیجتاً اڑا (یا الا) ایک عورت پیدا ہوئی۔ ساری نوع ان دونوں کی اولاد ہے۔

منو پہلا انسان ہی نہیں پہلا بادشاہ بھی تھا۔ تمام شاہی کسی نہ کسی طور منو سے جا ملتے ہیں۔ اس کا اولین بیٹا اکسواکو (Iksvaku) ایودھیا کا بادشاہ تھا۔ اکسواکو کے بڑے بیٹے وکُکسی نے اکسواکو (Aiksvaku) سلطنت کی بنیاد رکھی۔ اس کی نسل سورج بنسی بھی کہلاتی ہے۔ ایودھیا کے حاکم اکسواکو کے دوسرے بیٹے نمی نے ودھیا (Videha) سلطنت قائم کی۔ نابھاندست نے وشالی سلسلہ حکومت قائم کیا۔ جبکہ منو کے تیسرے بیٹے نے سریاتی نے آنت' چوتھے بیٹے نابھا گانے راتھر سلسلہ بادشاہت قائم کیا۔ منو کی ''بیٹی'' اڈا کا بھی ایک پروان نامی ایک بیٹا تھا۔ اس نے پراتھستان میں ایلا سلسلہ بادشاہت قائم کیا۔ جسے سورج بنسی بھی کہتے ہیں۔ اروشی نامی اپسرا کے ساتھ پروان کی محبت سنسکرت ادب میں محبت کی مقبول ترین داستانوں میں سے ایک ہے۔

اولین مقدس کتابوں کے متون سے پتہ چلتا ہے کہ قربانی کی پہلی آگ بھی منو نے روشن کی۔ ''ست پتھ براہمن' (1/5, 1/7) ''منو نے عبادت کا آغاز سوختہ قربانی سے کیا۔

اس کی نسل ہون کی رسم اپنے جد کے اتباع میں ادا کرتی ہے۔'' مرنے والے سے متعلق رسوم میں سے ایک شرادھ کو بھی منو کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔ (آپستمب دھرم سوتر 2/7,16/1)

علاوہ ازیں منو نے سماجی اور اخلاقی قواعد وضوابط کا آغاز بھی کیا۔ مختلف کتب میں دھرم سے متعلق بیانات کو منو سے منسوب کیا جاتا ہے۔ اس حوالے سے دیکھا جائے تو وہ رشی بھی ہے جس نے مصدقہ ترین دھرم شاستر منکشف کیے۔

ہندو دھرم میں نہ مانی ادوار کا چکر بہت بعد کے ادب میں ملتا ہے۔ ممکن ہے کہ یہ منو کے کسی جانشین کے فکر کا نتیجہ ہو۔ برہمن کا ایک دن یا کلپ ایک ہزار مہا یگ کے برابر ہے۔ جن میں سے ہر ایک کو آگے چودہ منونتروں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک منونتر بہتر (72) کرت یگ یا 306,720,000 انسانی سالوں کے برابر ہے۔ پندرہ عبوری دور مختلف منونتروں کو جدا کرتے ہیں۔ جن میں سے ہر ایک کی طوالت ایک کرت یگ کا دسواں حصہ ہے۔ ہر منونتر پر الگ منو کی حکومت ہوتی ہے۔ ہمارے زمانے تک چھ منونتر گزر چکے ہیں۔ موجودہ منو ساتواں ہے اور اس کا نام واؤسوت ہے۔ اس کے بعد ساورنی' دکسساورنی' برہمسورنی' دھرم سورنی' دیوساورنی اور بھوتیایا اندر ساورنی کی حکومت ہوگی۔

''ورن'' اور ''جاتی'' ایسی دو اصطلاحات ہیں جنہیں ہندوستانی سماج کے اقتصادی' سماجی اور نظریاتی نظام کی قطعی مختلف جہات کو بیان کرنے کے لیے برتا جاتا ہے۔ لیکن ترجمے کے دوران ان کو ایک ہی یعنی (Caste) کے معنی دیے جانے کی غلطی عام پائی جاتی ہے۔ اصطلاح ذات "Caste" ان معاشروں میں سماجی حالات کے بیان میں استعمال ہوتی ہے جو جنوبی ایشیا سے غیر متعلق ہیں۔ لیکن ''ورن'' اور ''جاتی'' اپنے مخصوص مفاہیم میں برصغیر تک محدود ہے۔

علماء بشریات ورن کو اس اعتبار سے علمی اہمیت کا حامل تصور کرتے ہیں یہ ذات پات کے جدید نظام کا گہوارہ تھا۔ بعض ماہرین کی رائے ہے کہ ورن ہی ارتقائی عمل سے گزرتے موجودہ جاتیوں میں بدل گئے۔ ہندوؤں میں سے قدامت پرست گروہوں کا خیال ہے کہ ورن دراصل الوہی انصاف کے نظام کا ایک حصہ ہے جس میں ارواح کو اعمال کے مطابق اجسام میں منقلب کیا جاتا ہے۔ چنانچہ وہ یہ ماننے پر تیار نہیں کہ ورن کبھی مذہبی عقائد میں سے خارج کیے جاسکتے ہیں۔ محققین اور ماہرین الٰہیات ہر دو اپنے نظریے کی تائید میں دو

حوالوں سے معاونت تلاش کرتے ہیں۔

منابع میں سے ایک رگ وید کی مناجات میں سے ایک (10.90) ہے جبکہ دوسرا منو دھرم شاستر (یا منوسمرتی) ہے جس میں قانون عطا کرنے والا منو اپنے عہد کے سماجی نظام کی تائید میں ''پروسسکٹ'' کو بطور حوالہ اور جواز استعمال کرتا ہے۔

شاستر سنسکرت کی اصطلاح ''شاستر'' کا لغوی مطلب اولین ''نصیحت' حکم اور ضابطہ یا قاعدہ'' ہے۔ چنانچہ شاستر سے مراد ایسا مجموعہ ہے جس میں کسی خاص موضوع پر نصائح اکٹھے کیے گئے ہوں اور ساتھ ہی' آخر میں' حتمی طور پر اور صرف آخر کے انداز میں تکنیکی قواعد درج ہوں۔ مثال کے طور پر ''واستو شاشتر'' (Vastusastra) فن تعمیر کے مختلف پہلوؤں پر پند ونصائح کا مجموعہ بھی ہے اور آخر میں فن تعمیر کا عمومی علم بھی بیان کیا گیا ہے۔

یہاں ہمیں تین شاستروں پر بات کرنا ہے جن پر عمل کی کوشش ایک عام ہندو سے متوقع ہے۔ ان شاستروں کی تعلیمات پر عمل کا تعلق تین مقاصد (تری ورھا) کے حصول سے ہے' پہلا مقصد دھرم (روحانی ذمہ داریاں)' دوسرا ''ارتھ'' (مادی فلاح) اور تیسرا ''کام'' (لذات) ہے۔ خیال رہے کہ ان شاستروں میں ہر ایک باقی دو شاستروں کے مقاصد کے حصول کی کسی نہ کسی حد تک حوصلہ افزائی کرتا ہے۔ ایک ہندو کی آخری اور حتمی منزل یعنی موکشا (جنم کے چکروں سے نجات) کے لیے ان تینوں شاستروں پر بیک وقت عمل ضروری ہے۔ کسی ایک شاستر کا نظر انداز کرنا توازن میں بگاڑ پیدا کرتا ہے۔

مواد کے ایک سا ہونے کے باوجود دھرم شاستر سوتروں کے مقابلے میں ضخیم ہیں اس کی ایک وجہ ان کا مفصل اور دوسرے بہتر طور پر مترتب ہوتا ہے۔ اور پھر یہ زیادہ تر منظوم ہیں (انہیں زیادہ تر بتیس ارکان پر مشتمل اشلوکوں) میں نظم کیا گیا ہے۔ سوتروں کے مقابلے میں شاستروں کا زمانہ بھی بعد کا ہے اور انہیں مختلف رشیوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ جن میں اہم ترین منو کو مانا جاتا ہے۔ اس کا زمانہ تصنیف اندازاً'' 200BCE سے 100CE ہے۔ یہ یجن والکیہ' وسنو' نراد اور برہسپتی وغیرہ کے دھرم شاستروں کے بعد کی تصنیف ہے۔

سمرتی دھرم شاستر اور دھرم سوتر کا ملاپ ہے۔ سمرتی کے سنسکرت مصدر ''سمرت'' کا مطلب ''یاد رکھنا'' ہے۔ اسی باعث منو دھرم شاستر کو منوسمرتی بھی کہتے ہیں۔ سمرتی کو ویدوں کی تعلیم پر مبنی الہام خیال کیا جاتا ہے۔ اسی سے لفظ سرتی نکلتا ہے جس کا مطلب سننا ہے۔ مصدقہ ہونے کے اعتبار سے سرتی کو سمرتی پر برتری حاصل ہے۔ خود شاستروں میں لکھا ہے

کہ سرتی اور سمرتی میں کسی امر پر اختلاف ہو تو برتری موخرالذکر کو حاصل ہو گی۔ اگرچہ نظری اعتبار سے تمام سمرتیاں برابر ہیں لیکن منوسمرتی کو باقی سب پر برتر مانا جاتا ہے۔

منوسمرتی کو دھرم شاستر کا ہندوستانی آئیڈیل مانا جاتا ہے' تخلیق پر ایک تعارفی باب کے بعد متن کے پانچ ابواب (ادیہائے) ایک ہندو کی زندگی کے مختلف ادوار کی رسوم رواج بیان کرتے ہیں۔ دھرم کے مطابق زندگی چار ادوار (آشرم) ہیں۔ ہر دور کی ذمہ داری الگ الگ بیان کیا گیا ہے۔ اسے اپنی رعیت میں سے ان کی حفاظت کرنا ہے جو اپنے دھرم سے وابستہ رہتے ہیں اور ان سے محفوظ رکھنا ہے جو دھرم پر نہیں چلتے۔ اس باب میں ہی بادشاہ سے مذہب کی حفاظت کے حوالے سے وابستہ فرائض (راج دیر) بھی شامل ہے۔ اس کے بعد طرز حکومت کا بیان ہے۔

قابل فہم امر ہے کہ ان ابواب کے باعث ہی یہ کتاب اہل مغرب کی توجہ حاصل کر پائی ہو۔ انہوں نے ہی اس کتاب کو منو کے قوانین (Laus of Manuo) کا نام دیا۔ آخری تین ابواب میں مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والے لوگوں کے فرائض اور پیشے بیان کیے گئے ہیں۔ اسی میں طبقوں کی ایک دوسرے میں شادی (کے ناپسندیدہ) عمل سے پیدا ہونی مخلوط نسلوں کا تذکرہ ہے۔ مختلف ذاتوں کے لیے مختص پیشے' گناہوں کے کفارے اور دوسرے جنم کے حوالے سے کچھ ضوابط بھی اسی میں بیان ہیں۔

بیسویں صدی کے آغاز میں ارتھ شاستر کا نسخہ دریافت ہو کر چھپا۔ اس کا مصنف اکثر کوٹلیہ کو بتایا جاتا ہے۔ منو کے مقابلے میں کوٹلیہ بہر حال تاریخ میں مذکور شخص تھا۔ اگر وہ چندر گپت موریہ کا شاگرد نہیں بھی تھا تو چوتھی صدی کا آخر اس کا زمانہ ہے۔ تیسرا شاستر کام سوتر ہے۔

منو نے برہمن کو باقی ذاتوں پر فضیلت دینے کے لیے جو کچھ لکھا اگلے' کم از کم دو ہزار سال تک برصغیر کی آبادی کے ایک قابل حصے کی حیات کو جہنم میں بدل گیا۔ دنیا کے کسی خطے میں کسی ایک کتاب نے اتنے طویل عرصے تک اور اتنی بڑی انسانی آبادی کو اس قدر ذلت سے دوچار نہیں کیا۔ شودروں یا اس سے بھی کم ذاتوں کے ساتھ ہونے والے سلوک کی بنیاد منوسمرتی ہے جس میں آریاؤں میں سے پروہت طبقے کو باقی تمام انسانیت پر فضیلت دی گئی۔ قانون کے اس سرچشمے سے مادی فوائد حاصل کرنے والے طبقے نے نہ صرف اس کتاب کو مقدس حیثیت دی بلکہ اس کی نت نئی تعبیریں کرتے رہے۔

انسان سمیت برہمنوں کے افضل ترین ہونے کے حق میں منو کے دلائل متن میں اچھی طرح بیان کر دیے گئے ہیں اور یہاں ان کا محض اشاراتی بیان کافی رہے گا۔

''برہمن نہ صرف اپنے طرز تخلیق کے اعتبار سے افضل ترین ہیں بلکہ انہیں دوسروں کے خاتمے کی قیمت پر بھی ہر طرح کے غلبے کا حق حاصل ہے۔ برہمن کے دہن کی پیدائش اور ویدوں کے مالک ہونے کی بنا پر تمام عالم اور مخلوق ان کے لیے ہے۔ یوں برہمن ایک حاکم نسل قرار پائے جنہیں دوسری تمام نسلوں پر حکومت کا خلقی حق حاصل ہے۔ مختصراً یہ کہ منوسمرتی کسی بھی اعتبار سے برہمن کو اعلیٰ ترین سے کم درجے پر نہیں دیکھنا چاہتی۔ وہ اپنی بداعمالی کا خود ذمہ دار ہے اور کسی دوسرے کو اسے سخت سزا دینے کا حق نہیں۔ اس سے درشت کلامی کرنے والا اس گستاخی کا بھگتان جنموں بھگتے گا۔ ایک جگہ وایو دیوتا اتا کو بتاتے دکھایا گیا ہے کہ ''دہن سے اور اولین تخلیق ہونے کے باعث دنیا میں جو کچھ ہے سب برہمن کا ہے؛ کھشتری کو حکومت اس کی طرف سے عطا ہوتی ہے۔ برہمن جو بھی کھائے دراصل اپنا کھاتا ہے اور جو بھی قبھائے اس کی اپنی ملکیت ہے۔'' (مہابھارت 2755)

سوامی دھرم تیرتھ تاریخ پر اپنی کلاسیک تاریخ (History of Hindu Imperialism) میں رقمطراز ہے' ''دنیا کے کسی سماج میں انسانوں کے کسی طبقے نے اسی قدر مراعات اپنے گرد مرتکز نہیں کیں؛ اور نہ ہی کہیں ایسا طبقہ اشرافیہ دیکھنے کو ملا ہے جس نے اپنے مفادات میں محکوموں کو اس بے رحمی سے کچلا ہو۔'' (صفحہ 114-113) آگے چل کر تبصرہ کرتا ہے ''جس بے رحمی سے برہمنوں نے اپنے ہم عصروں کی روح کش تذلیل کی وہ بے مثل ہے۔ روئے زمین پر برہمنوں سے زیادہ برخود غلط' مغرور اور نسل تفاخر میں مبتلا گروہ ڈھونڈے سے نہ ملے گا۔'' (صفحہ 164-163)

برہمنوں کے نزدیک ان کے رہنے کے لائق زمین صرف 'برہم ورت' ہے اور ان کی یہ یوٹوپیا گنگا اور جمنا کے درمیان پائی جاتی تھی۔ بعدازاں یہی ریاست دریائے گنگا کی وادی میں منتقل کر دی گئی جسے تاحال صرف برہمنوں کے لیے موزوں سرزمین خیال کیا جاتا ہے۔ یہ خیال سوامی وویکند نے پیش کیا تھا کہ وہ ریاست سب غیر برہمنوں سے پاک ہونی چاہیے۔

اس کے مطابق سب سے پہلے یعنی ''ست یگ میں صرف ایک ذات یعنی برہمن تھی جو بعدازاں پیشوں کی بنیاد پر مختلف ذاتوں میں بٹ گئی۔ آنے والے ست یگ میں

سب پھر ایک ہو جائیں گے (سوائے برہمن کے کوئی باقی نہ بچے گا۔" (وو کند: جلد سوم' صفحہ 293)

برہمنوں نے کمتر قرار دیے جانے والوں کی ثقافتی اور روحانی تباہی پر اکتفا نہ کرتے ہوئے ان کی نسل کشی کا کوئی موقع کبھی ہاتھ سے نہیں جانے دیا۔ نام نہاد سیکولر ہندوستان میں یہ گھناؤنا کھیل اور بھی کھل کر کھیلا جا رہا ہے۔ برہمنوں کی برتری کی علمبردار راشٹریہ سیوک سنگھ کے ایک سرکولر (No.411/.RO.303, 11/R55 C03) میں جاری کردہ ہدایات کا متن کچھ یوں ہے: "اسمیعد کروں کے سکول جانے والے بچوں کی جسمانی اور ذہنی نشوونما روکنے کے لیے مضر اشیاء خوردنی کا استعمال کروایا جائے۔ رضا کاروں' سودا فروشوں اور استادوں سے خصوصی تعاون حاصل کیا جائے۔" ہندو اور برہمن خلاف عناصر قتل کر دیے جائیں اور ان کے مردے حسب ہدایت ٹھکانے لگائے جائیں۔" (R SS C)

برہمنوں کے تاریک دور حکومت (1500 قبل مسیح سے 1000 عیسوی تک) میں تمام غیر برہمن نسلوں اور ان کی آبادیوں کے علاوہ مالی حالت تک کا ریکارڈ رکھا جاتا تھا۔" یہ عمل اپنی صحت اور شدت میں دوسری جنگ عظیم کے دوران نازیوں کی تیار کردہ یہودی فہرستوں سے کسی طور مختلف نہیں تھیں۔ غیر برہمنوں کے خلاف نسلی امتیاز پر مبنی قوانین مرتب ہونے والی کتب میں سے منوسمرتی صرف ایک مثال ہے۔ اسی طرح برہمنوں کا شکار محض شودر نہیں تھے۔ مناسب طور پر حاوی ہونے کے بعد ویشوں سے بھی یہی سلوک کیا گیا اور ان کی آبادیاں قصبوں سے باہر بننے لگیں۔

کام کی زیادتی' خوراک کی کمی اور مسلسل تعذیب سے شمالی ہندوستان میں شودروں کی آبادی میں تیزی سے کمی ہونے لگی۔ چنانچہ ویشوں کو کچل کر شودروں کی سطح پر لایا گیا۔ اس دور میں لکھی گئی مذہبی کتب سے پتہ چلتا ہے کہ ویشوں کو شودروں کو برہمنوں کی مرتب کردہ کتب اور ہدایت ناموں سے انحراف پر کن عذابوں سے ڈرایا گیا۔

چنانچہ دیوتا اندر متنگ کو بتاتا نظر آتا ہے۔

(1) چنڈال ایک ہزار جنموں کے بعد شودر بن پاتا ہے۔

(2) شودر کو ویش بننے میں اس سے تیس گنا زیادہ جنم بھگتنا پڑتے ہیں۔

(3) عرصہ مذکورہ بالا کے ساٹھ گنا بعد ایک ویش راجنی (کھشتری) بنتا ہے۔

(4) اور اس سے بھی ساٹھ گنا طویل مدت میں راجنی برہمن بنتا ہے۔ (مہابھارت

(1901

برصغیر کے شمالی علاقوں کے بعد برہمنوں نے بنگال' اوڑیسہ' آسام اور جنوب مشرق کے جن علاقوں پر بھی قبضہ کیا وہاں باقاعدہ منصوبہ کے تحت مقامی باشندوں کو ان کی املاک سے محروم کرنے اور انہیں غلام مزدور بنانے کا کام فوراً شروع کر دیا۔ قابض لیکن تعداد میں کم ہونے کی بنا پر زیادہ سے زیادہ زمین پر فصل اگانے کی غرض سے جنگل کاٹ کر مقامی ماحولیاتی نظام برباد کر دیا گیا۔ تمام مقامی لوگ کھیت مزدور کی حیثیت سے کام کرتے تھے۔

یہی کچھ معدنیات کی کانوں کے ساتھ ہوا۔ غیر قانونی طور پر قابض ہونے کے لاشعوری خوف کے تحت کانیں دریافت ہوتے ہی خالی کر دی جاتیں۔ یہاں بھی مقامی مزدوروں سے بے دریغ کام لیا گیا۔ یہ بالکل ویسا ہی عمل تھا جیسے جنوبی افریقہ کو آزادی ملنے سے پہلے پہلے گورے سونے کی تمام کانیں خالی کر دینا چاہتے تھے۔ لیکن برہمنوں کا دور حکومت کسی بھی قوم کی بدقسمتی سے زیادہ طویل ثابت ہوا۔ ''ارتھ شاستر'' میں برہمن کو صنعتی اجارہ داری کے گر بتائے گئے۔ مقامی لوگوں کے بغاوت نہ کرنے کا ایک ہی سبب ہو سکتا ہے کہ انہیں پست ترین سطح پر لانے کا عمل صدیوں میں مکمل ہوا۔ کھشتری بادشاہ تھے یا ویش کاشتکاروں مقامی لوگوں سے غلاموں کی طرح کام لیتے لیکن پیداوار کا حاصل بالاخر دان اور دکشنا کی صورت برہمن کی تجوری میں چلا جاتا۔ جبری مشقت سے غلامی کا سفر کئی صدیوں پر محدود تھا۔ اس کے بعد غلاموں کی تجارت کا کاروبار چمکا۔ مذہب کے نام پر مقامی عورتوں کو دیوداسی سے طوائف بنا کر دوسرے ممالک کو برآمد کر دیا گیا۔

جانکسل حالات میں برصغیر کے شمالی اور وسطی حصے (دکن) میں کالے شودروں کی آبادی کم پڑی تو آریائی ویشوں کو شودروں کا درجہ دے دیا گیا۔ مزدوروں کی نئی نسلیں پیدا کی گئیں جن کا منوسمرتی میں کنایتاً ذکر ملتا ہے۔ چنانچہ اوائل کی مذہبی کتب میں شودروں کو سماج کا ادنیٰ ترین حصہ تسلیم کیا جاتا تھا۔ بعد کی مذہبی کتب میں یہ مقام بھی چھین لیا گیا۔ چنانچہ 'ایتری براہمن'' میں شودروں کی زندگی کو دوسروں پر منحصر قرار دیا گیا۔ ان کا اپنی زندگی پر کوئی اختیار نہیں۔ اسی طرح ''تیتی سمہتہ'' میں قرار دیا گیا کہ ''انسانوں میں سے ویش اور جانوروں میں سے گائے دوسروں کی غذا ہیں۔''

اسی طرح تاندیہ براہمن میں اجازت دی گئی ہے کہ ''براہمن اور راجنی ویش سے کام لیں یا انہیں کھائیں؛ جس قدر ضرورت ہو اجازت ہے۔ کیونکہ اس عمل سے ویش بھی کم

نہ ہوں گے۔ (V11.10)

بیواؤں میں ستی کی رسم رائج کی گئی تا کہ املاک برہمن قبضا سکیں۔ فرانسیسی سیاح ٹے ورنیئر نے برہمنوں کی اس لالچ کا حال بیان کیا ہے۔

''ستی ہونے والیوں کے کنگن، جھانجنیں، ہار اور بندے برہمن قبضا لیتا ہے۔ عموماً یہ اشیاء سونے یا چاندی سے بنی ہوتی ہیں۔'' (ٹے ورنیئر۔ باب چہارم)

ٹے ورنیئر ہی لکھتا ہے کہ ستی کی حوصلہ افزائی ویشوں اور راجپوتوں میں کی جاتی۔ برہمن عورتیں کم ہی ستی ہوتیں۔ خاوند کے مرنے کے بعد ساتھ عورت کو بھی جلا دینا مقامی آبادی کم از کم رکھنے کی ایک اور کوشش تھی۔

خصوصاً جنوبی ہند میں دراوڑ عورتوں کو زبردستی بطور دیوداسی مندر میں لیا جاتا گویا انہیں وقف کیا جا رہا ہو۔ یاتری ان سے جنسی تلذذ حاصل کرتے جبکہ ''چڑھاوا'' برہمن کے ہاتھ آتا۔ یہ مقدس طوائفیت صرف غیر آریائی عورتوں کے لیے تھی برہمنوں سے پہلے بہت کم پیمانے پر اس مقدس طوائفیت کا رواج تھا۔ لیکن برہمنوں نے اسے ہر ممکن حد تک وسعت دی۔

آر ایس ایس کے جاری کردہ ایک سرکلر میں اس قدیم برہمنی ہوس کی بازگشت سنائی دیتی ہے۔

(1) اورنی (ورنوں سے باہر) اور مسلم لڑکیوں کو طوائف بننے کی راہ پر لگانا۔

(2) غیر ہندو اور ہندو دشمن آبادی کو منشیات، جنسی بے راہ روی، فحش مواد کی تیاری میں استعمال کرنا۔ اس کام کی رپورٹ ہیڈ کوارٹر کو ملنی چاہیے۔''

ویدعہد کے آریاؤں میں طفل کشی عام تھی جو انہوں نے ہندوستان آنے کے بعد ترک کردی لیکن مقامی آبادی کو اس راہ پر لگا دیا۔ اس کا مقصد غیر برہمن آبادی کا کم کرنا اور اپنی عددی برتری برقرار رکھنا تھا۔

غرضیکہ ایک ملک پر قابض ہونے والے گروہ نے مفتوحین کو مستقلاً قابو میں رکھنے کے لیے جتنی کوششیں کیں ان میں منوسمرتی کے مندرجات کو منفرد مقام حاصل ہے۔ جوں جوں ضرورت پڑی اسی میں دی گئی ہدایات کا تسلسل مطلوبہ تبدیلی کے ساتھ برقرار رکھا گیا۔ اس حوالے سے منوسمرتی ایک بے مثل کتاب ہے۔

15 اگست 1994ء کو ''بلاغت'' میں منظر عام پر آنے والے برہمن سماج کے ایک

خفیہ سرکلر سے بھی پتہ چلتا ہے کہ غیر برہمنوں کی نسل کشی باقاعدہ ایک پروگرام کے تحت کی گئی۔ اسی پروگرام کا ایک حصہ غیر برہمنوں کے مابین پھوٹ کی حکمت عملی بھی تھی۔

''2- شیڈولڈ ذاتوں' قبائل' پسماندہ طبقات اور مذہبی اقلیتوں میں سیاسی شعوری کی بیداری برہمنیت کی لیڈر شپ کے لیے خطرہ بنتی جارہی ہے۔......اس خطرے سے نمٹنے کے لیے ان کی آبادی کو خاص حد میں رکھنے کے لیے تمام ممکنہ طریقے اختیار کرنا ضروری ہیں؛

(برہمن سماج' سرکلر محولہ بالا)

آریاؤں نے یہاں کی مقامی آبادیوں خصوصاً مگدھ والوں کے علوم کو سنسکرت میں منتقل کردیا جس کی تعلیم نچلی ذاتوں کے لیے ممنوع تھی۔ یوں برہمنوں نے علوم پر اپنی اجارہ داری قائم کرلی۔ تعلیم کی ممانعت سب سے پہلے کالے شودروں پر عائد ہوئی۔ بعدازاں کھشتریوں اور ویشوں سے یہ حق چھینا گیا اور پھر تمام دوسری آبادی کے لیے تعلیم جرم قرار پائی۔''

("Hail Sanskrit" ہندوستان ٹائمز 6 دسمبر 1998ء)

برہمنوں نے علم نجوم اور دوسرے علوم پر اپنی اجارہ داری کو کم تر درجے کی ذاتوں میں توہمات کے فروغ میں استعمال کیا۔ اس طرح انہیں لوگوں کو روحانی خوف میں مبتلا رکھنے اور ان کے استحصال کا ایک اور ذریعہ میسر آگیا۔ یہ حکمت عملی آج تک جاری ہے۔

''اورنوں (ورنوں سے باہر) اور دوسرے پسماندہ طبقات میں توہمات کے فروغ کے لیے سرگرمی سے کام کیا جائے۔ ان کے ہاں سادھوؤں اور بابوں کا عمل دخل برقرار رہنا چاہیے۔'' (R SS C)

برہمنوں نے خالص علمی سطح پر نہایت ڈھٹائی سے سرقہ بالجبر کا ارتکاب کیا۔ مثال کے طور پر صفر کا استعمال برہمنوں کی آمد سے بہت پہلے ہڑپہ تہذیب میں ہورہا تھا۔ انہوں نے گنتی کے اس نظام کو ''ندو گنتی'' قرار دیتے ہوئے معلوم شے کی دریافت اپنے نام لگالی۔ یہی حال آیورویدک کا ہے۔ آریاؤں کی آمد سے بہت پہلے یہاں کے باشندے جڑی بوٹیوں اور ان کے طبی خواص واستعمال سے بخوبی آگاہ تھے۔ برہمنوں نے اس علم پر بھی اپنی اجارہ داری کی مہر لگادی۔ یوں نجوم سے طب تک برہمن نے مقامی آبادی کے مال استحصال اور ان کی نسل کشی کے لیے ہر حربہ استعمال کیا۔

برہمنوں نے آواگون کا تصور بھی نچلی ذاتوں کے استعمال کے لیے وضع کیا۔ نچلی

ذات کے لوگوں کو بے شمار جنم لینا ہیں۔ کیونکہ ان کی سرشت میں بدی شامل ہے۔ جبکہ برہمن اپنی پوترتا کے باعث صرف ایک بار جنم لیں گے۔ اس طرح غیر برہمنوں کو تسلی دی گئی کہ اس نہیں تو کسی اور جنم میں ان کی تکالیف کم ہو جائیں گی۔ دوسرے نچلی ذاتوں کے ذہن نشین کروانا تھا کہ ان کی حالت زار کا سبب برہمن نہیں بلکہ ان کی اپنی بداعمالیاں ہیں کہ وہ بار بار نچلی ذاتوں میں پیدا ہو رہے ہیں۔

برہمنیت کی برتری قائم رکھنے کی جنونی کوششیں جدید ہندوستان میں بھی جاری ہیں اور تیز سے تیز تر ہوتی چلی جا رہی ہیں۔ راشٹریہ سیوک سنگھ کے ایک انتہائی خفیہ سرکلر نمبر R SS C03/411 کے مطابق مسلم کش کے لیے برپا کروائے جانے والے فسادات میں ہندو بنیوں کی دکانیں لوٹنے کی ہدایت بھی جاری کی گئی۔

''غیر ہندو مسلم علاقوں میں فسادات کے دوران ہندو بنیوں کی املاک بھی لوٹ لی جائیں۔''

غیر برہمن آبادی کے شعوری جانی اتلاف کی ایک مثال چندرا گپت موریہ عہد کے آخری دور کا بارہ سالہ قحط ہے جس میں مگدھ کی 90 فیصد آبادی ہلاک ہوگئی۔ برہمن کوٹلیہ جیسے وزراء کی ہدایت کے مطابق غلے کے وسیع تر گودام صرف اعلیٰ حکومتی افسروں کو بچانے کے لیے استعمال ہوئے جو تقریباً تمام تر برہمن تھے۔ غیر برہمن آبادی کی نسل کشی کا یہ سلسلہ آج تک جاری ہے اور اس کی ایک مثال آر ایس ایس کے خفیہ سرکلر کی صورت دی جا چکی ہے جس میں ورنوں سے باہر اور اچھوت کر بچوں کو جسمانی اور ذہنی ہر طرح سے پسماندہ رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

سبزی خوری اور گوشت سے گریز برہمن کی ایک سازش تھی جو آج تک ہندوستان میں مروج چلی آ رہی ہے۔ ہزاروں فسادات صرف گاؤ کشی پر ہو چکے ہیں۔ حالانکہ قدیم آریا اشومیدھ اور پرش میدھ یگیہ (انسانی قربانی) کے دوران گھوڑوں اور انسانوں کا گوشت بے دریغ استعمال کرتے تھے۔ گوشت خوری کو مذہب کا حصہ بنانے میں برہمنوں کا مقصد جسمانی مشقت کرنے والی ذاتوں کو مناسب خوراک سے محروم رکھنا تھا۔ ذہنی کام اور فراغت کی زندگی گزارنے والے برہمن کو گوشت خوری کے امتناع سے کوئی فرق نہیں پڑا۔

بادشاہت اصلاً برہمنوں کے ہاتھ میں تھی۔ غیر برہمن ریاستوں میں بھی برہمن کی معاونت کے بغیر بادشاہ بننا اور رہنا دونوں ناممکن عمل تھے۔ کیونکہ وہی دیوتاؤں کی طرف سے

کامیابی کی ضمانت دے سکتے تھے۔ مرضی کا بادشاہ منتخب ہونے پر برہمن ہی سیاہ سفید کے مالک ہوتے تھے۔ چنانچہ برہمن اس بادشاہ کی حفاظت کا انتظام کرتے تھے۔ انہوں نے اس مقصد کے لیے جاسوسوں کا ایک جال تیار کر رکھا تھا۔

"بادشاہ کے ان دشمنوں پر جن پر مقدمہ نہیں چلوایا جا سکتا تھا قتل کروا دیا جاتا۔"

(بشام: The Wonder that Was India)

بادشاہ کے کسی کام پر محض تنقید بھی موت کا پیغام لاتی اور ملزم کو جلا دیا جاتا۔ مگدھ میں برہمن سنگا سلطنت میں بدھ مت کے پیروکاروں کی بیشتر آبادی اسی طرح کے الزامات کے تحت موت کے گھاٹ اتاری گئی۔

آج کے ہندوستان کو بھی سب سے بڑا خطرہ برہمنیت کی بالادستی کی کوششوں سے ہے۔ نام نہاد سیکولر ریاست ہونے کے باوجود یہاں ہونے والے تمام تر فسادات کا اصل مقصد غیر برہمن آبادی کو زیر دست رکھنا ہے۔ تازہ ترین مثال گجرات کے فسادات ہیں جن پر برہمنیت کے علمبرداروں کو کسی شرمندگی کا سامنا نہیں بلکہ ایک نوع کا فخر ہے۔ وہ ہندوستان میں تمام غیر برہمن ہندوؤں اور غیر ہندو اقلیتوں کو فقط برہمنیت کے کارکنوں کی حیثیت سے زندہ رہنے کی اجازت دینے کو تیار ہے۔ ہندوستان کی وحدت کو اس طرز فکر سے جو خطرات لاحق ہیں ان سے ہمسایہ ممالک بھی محفوظ نہیں رہیں گے۔ ہندوستان اپنے عوام کی اکثریت کی بدنصیبی سے ان کی توجہ ہٹانے کے لیے بار بار ہمسایہ ممالک سے نت نئے تنازعات پیدا کرتا رہے گا اور یوں برصغیر کی پوری آبادی برہمنیت کے ہاتھوں مفلسی اور جہالت کے چنگل میں پھنسی رہے گی۔

☆☆☆

نوٹ مترجم

Glossary (کشاف الاصطلاحات) میں صرف وہ اصطلاحات شامل کی گئی ہیں جن کے معنی متن میں واضح نہیں ہوتے یا جو بطور پس منظر کتاب کے متن کی تفہیم کے لیے ضروری ہیں۔

✿ ✿ ✿ ✿

پہلا باب:

-1 عظیم رشی دہیان میں شانت بیٹھے منو کے پاس پہنچے اور اس کی شایان شان' پوجا کے بعد کہنے لگے۔

-2 اے بھگوان چار ذاتوں اور ان کے ملاپ سے پیدا ہونے والی (دوغلی) ذاتوں کے متعلق مقدس احکام صحت اور ترتیب کے ساتھ بیان فرما اور سرفراز کر۔

-3 اس لیے' اے بھگوان کہ قائم بالذات (سومبھو)' عمیق اور اتھاہ قانون (وید) میں بیان شدہ افعال' کرم اور روح کا علم سوائے آپ کے کوئی نہیں جانتا۔

-4 مہارشیوں کا سوال سن کر لامحدود قوت کے اس مالک نے انہیں مناسب تعظیم دی اور جواباً کہا "سنیئے"۔

-5 پہلے یہ کائنات ہیئت میں تاریک' ناقابل ادراک' ہر طرح کے امتیازی اور شناختی آثار سے تہی' تعقل کی دسترس سے باہر' ناممکن الفہم اور گویا گہری نیند کے عالم میں تھی۔

-6 پھر وہ قائم بالذات اور قیاس سے باہر ناقابل شکست تخلیقی قوت کا حامل (سو- بھو)' جو عظیم عناصر اور باقی ہر شے کا بھی بنانے والا ہے' اندھیرے کو دور کرتا ظاہر ہوا۔

-7 وہ جو لطیف' شناختوں سے ماورا اور ابدی ہے اور جس کا ادراک فقط باطنی قوتوں سے ممکن ہے' جس میں تمام مخلوق سما سکتی ہے مگر خود احاطۂ قیاس سے باہر ہے' اپنے ارادے سے ظاہر ہوا۔

-8 اس خواہش کے تحت کہ اپنے اندر سے ہمہ نوع و اقسام کی مخلوق پیدا کرے' اس نے اپنے ارادے سے سمندر پیدا کیے اور اپنا بیج ان میں ڈالا۔

-9 وہ بیج ایک طلائی انڈہ بن گیا جس کی چمک سورج کے برابر تھی۔ اس نے انڈے سے بطور برہما کے جنم لیا جو کل عالم کا جد امجد ہے۔

-10 اس روح مطلق' نار' میں سے ہونے کی وجہ سے سمندروں کو نارا بھی کہتے ہیں کہ

وہ اس کا اولین گھر تھے۔ اسی لیے پرماتما کو نارائن بھی کہتے ہیں۔

11- قیاس سے باہر، ابدی، حواس سے ماورا اور محض (ویدوں میں بتائے گئے طریقوں پر چلنے سے) باطن پر عیاں اس فاعل مطلق و علت (اول) سے وہ مرد پیدا ہوا جسے اس دنیا میں سب برہما کے نام سے جانتے ہیں۔

12- اس میں ایک برس قیام کے بعد اس (برہما) نے اپنے دھیان سے وہ انڈا دو برابر ٹکڑوں میں بانٹ دیا۔

13- اور پھر ان دو ٹکڑوں سے آسمان اور زمین، ان کا درمیانی کرہ، افق کی آٹھ سمتیں اور سمندروں کا ابدی ٹھکانہ بنایا۔

14- پھر برہما نے اپنے میں سے ذہن کو پیدا کیا جو قابل ادراک بھی ہے اور حواس کی دسترس سے باہر بھی۔ اسی طرح ذہن سے انانیت پیدا کی جس کا وظیفہ خود بینی و خودشناسی ہے۔

15- مزید براں اس صاحب عظمت نے ذہن سے پہلے عقل اور روح اور پھر وہ سب چیزیں پیدا کیں جو ان سے متاثر ہوتی ہیں اور پھر وہ اعضاء بنائے جو حواس خمسہ سے متعلق ہیں۔

16- پھر ان چھ (پانچ حواس اور چھٹی انانیت) لامحدود قوتوں کے لطیف اجزاء کو برابر مقداروں میں ملا کر کل عالم کی اشیاء پیدا کیں۔

17- جن چھ لطیف اجزاء سے خالق مجسم ہے وہی مخلوق میں بھی داخل ہیں۔ اسی لیے عارف خالق (کی صفات اور جلوہ) کو جسم مانتے ہیں۔

18- پھر اس لایزال برہما سے پانچ بسیط عناصر مع ذہن کے، نہایت لطیف صورت میں تمام مخلوق کے اندر حلول کر گئے۔

19- پھر برہما نے ان سات صفات (جوہر، انانیت اور پانچ حواس) سے یہ فنا ہونے والے دنیا بنائی اور یوں لافانی سے فانی وجود میں آیا۔

20- خلق میں شامل ہر جزو میں اپنے سے پچھلے کے خواص بھی موجود ہوتے ہیں۔ کسی صفت کے خصائص اس کے مقام متعینہ کے ساتھ مختص ہوتے ہیں۔

21- ازل سے ہی تمام مخلوق کے ساتھ ویدوں میں درج احکام کے مطابق، مختلف نام، اعمال اور حالات وابستہ کر دیئے گئے۔

22- اور پھر برہما نے دیوتاؤں کے درجات مقرر کیے۔ انہیں حیات سے سرفراز کیا اور مختلف فرائض تفویض کیے اور پھر غیر مادی لطیف جہاں پیدا کیا۔

23- پھر برہما نے آگ' ہوا اور سورج سے تین وید بالترتیب رگ' یجر اور سام وید پیدا کیے تا کہ یگیہ یعنی قربانی درست طور پر پیش کیے جانے کا اہتمام ہو سکے۔

24- پھر زماں' اس کی تقسیم چاند کی منازل' سیارے' دریا' سمندر' پہاڑ اور اونچی نیچی زمین بنائی۔

25- ان چیزوں کو وجود میں لانے کے ارادے سے اس نے خواہش نفسانی' گویائی' تلذذ' طمع اور غصے کو پیدا کیا۔

26- اور پھر افعال کی نیک اور بد کے حوالے سے تقسیم کی تا کہ اعمال متمیز ہو سکیں اور پھر مخلوق کو (متضاد) افعال و احساسات کے جوڑوں جیسے 'لذت و اذیت' کے الگ الگ اثرات سے آشنا کیا۔

27- لیکن مذکورہ بالا پانچ عناصر بسیط کے اجزاء لطیف ہو کر درجہ بدرجہ وحدت میں ڈھل گئے ہیں۔

28- مگر برہما نے ابتدائے آفرینش میں (مخلوق کی تمام انواع میں سے) جس کسی کو جو کچھ ودیعت کر دیا' فقط وہی ازخود اگلی نسلوں کو منتقل ہوتا چلا گیا۔

29- اس خالق نے ہر نوع کے ساتھ خلق اول میں بدسرشت' بے ضرر' نیک مزاج یا تندخو ہونے کی جو فطرت ڈال دی' بعد کو ہمیشہ کے لیے اس کے ساتھ وابستہ ہو گئی۔

30- بدلتے موسموں میں ہر آنے والا موسم اپنی امتیازی نشانیاں اپناتا ہے' یہی حال جاندار اشیاء (کے نئے جنم لینے) کا ہے کہ اپنے حالیہ کلپ (سابقہ کلپ کے مطابق) پاتے ہیں۔

31- جہانوں کی بھلائی کی غرض سے اس نے برہمنوں' کھشتریوں' ویشیوں اور شودروں کو بالترتیب اپنے دہن' بازوؤں' رانوں اور پاؤں سے پیدا کیا۔

32- اس (برہما) نے اپنے جسم کو دو حصوں میں بانٹتے ہوئے نصف کو مرد اور نصف کو عورت میں مجسم کیا: اس (عورت) سے بیراگ پرش کو پیدا کیا۔

33- اور اے عارفان اچھی طرح جان لیں کہ اس پرش بیراگ نے سخت مجاہدے اور

ریاض کے بعد اِس (کل) دنیا کے جس خالق کو پیدا کیا' میں ہی ہوں۔

34- پھر میں نے' تخلیق کی گئی اشیاء کو ظہور میں لانے کی خواہش کے تحت' سخت ریاضتیں کیں اور یوں دس مہارشی پیدا کیے۔ یہ دس رشی پرجاپتی ہیں۔

35- یہ دس مہارشی ریچ' اتری' انگیر' پلستیہ' پلہہ' کرت' پرچیتا' وسشت' بھرگو اور نارد ہیں۔

36- اِن (مہا رشیوں) نے سات عظیم الشان' دیوتا' دیوتاؤں کے استھان اور کمال قوت و اختیار کے مالک رشی پیدا کیے۔

37- (انہوں نے) یکش' راکشس' پشاچ' گندہرد' اپسرائیں' اسر' ناگ اور گرڑوں کے گروہ بنائے۔

38- برق' کڑک اور بادل' کامل اور ناقص قوس قزح' گرت شہابیئے' مافوق الفطرت شور' دم دار ستارے اور نوع بہ نوع فلکی روشنیاں بنائیں۔

39- (گھوڑے کے منہ والے) کنر' بندر' مچھلیاں' قسم قسم کے پرندے' مویشی' ہرن' انسان اور دانتوں کی دو قطاروں والے اور درندے۔

40- چھوٹے بڑے حشرات الارض' پتنگے' جوئیں' کھٹل' کاٹنے اور ڈنک مارنے والے جاندار اور سب جو کہ حرکت نہیں کر سکتے یعنی نباتات پیدا کیے۔

41- اور (منوجی نے فرمایا) یوں ان رشیوں نے ہمارے حکم پر اور سخت ریاضت و مجاہدے سے کام لے کر' تمام تر مخلوق' ساکن اور متحرک (ان کے اعمال کے موجب) پیدا کی۔

42- ان مخلوقات (میں سے ہر ایک) کے ساتھ جس طرح کا فعل (وابستہ ہونا) بیان کیا جاتا رہا ہے' میں بھی اسی طرح بیان کروں گا اور بمطابق پیدائش ان کے مدارج بھی آپ کو نہایت صحت کے ساتھ بتاؤں گا۔

43- مویشی' ہرن' دانتوں کی دو طرفہ قطاروں والے درندے' راکھشس اور انسان رحم مادر سے وضع حمل کے ذریعے پیدا ہوتے ہیں۔

44- پرندے' سانپ' مگرمچھ' مچھلیاں' کچھوے اور اس نوع کے خشکی اور پانی کے دوسرے جانور انڈوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

45- جوؤں' کھٹملوں اور مکھیوں جیسے کاٹنے اور ڈنک مارنے والے حشرات الارض اور

پتنگے گرمی اور رطوبت کی پیداوار ہیں۔

46- نباتات' بیج سے پیدا ہوں یا قلم لگانے سے' زمین سے پھوٹتے ہیں۔ سالانہ پورے (وہ ہیں جو) کثیر پھل پھول لانے کے بعد مر جاتے ہیں۔

47- (وہ درخت) جو بغیر پھول کے پھل لاتے ہیں وناسپتی (جنگل کے آقا) کہلاتے ہیں' البتہ جن میں پھل اور پھول دونوں لگیں ابھیتھا (یعنی دورخ کہلاتے ہیں۔)

یا

بغیر پھول کے پھل لانے والے وناسپتی کہلاتے ہیں جبکہ جن میں پھل اور پھول دونوں لگیں انہیں درخت کہتے ہیں۔

48- پودوں کی کئی انواع میں ڈالیاں بہت ہوتی ہیں۔ ان کی جڑ ایک بھی ہو سکتی ہے اور ایک سے زیادہ بھی۔ گھاس کی مختلف اقسام' (سہاروں سے لپٹ کر) چڑھنے اور رینگتی پھیلنے والی بیلیں سب اسی قبیل میں آتی ہیں اور بیجوں سے بھی پیدا ہوتی ہیں اور قلموں سے بھی۔

49- یہ (پودے) جنہیں [اپنے کسی سابقہ وجود کے] عملوں کے نتیجے میں ہمہ قسم کثیر شکلی تاریکی گھیرے رہتی ہے' باطنی شعور رکھتے ہیں اور انہیں کلفت و راحت کا احساس بھی ہوتا ہے۔

50- پیدائش اور موت اس خوفناک اور مسلسل متغیر چکر کی (کئی) حالتیں ہیں جن میں سے تمام مخلوقات کو گزرنا پڑتا ہے۔ ان حالتوں کا برہمن (کی حالت) سے شروع ہو کر ان (ابھی بیان ہونے والی جامد نباتات) میں سے ہر قسم ہونا بیان کیا گیا ہے۔

51- جب بعید از ادراک و فہم قوت کا وہ مالک مجھے اور کائنات کو اس طور پیدا کر چکا تو خود اپنی ذات کے اندر غائب ہو گیا اور اس نے کئی بار ایک دور کو دوسرے پر حاوی کیا۔

52- جب تک وہ برہما جاگتا ہے دنیا میں گہما گہمی رہتی ہے۔ اس کے اونگھتے شانت ہونے پر کائنات بھی (کامل تباہی کی) نیند سو جاتی ہے۔

53- جب وہ (برہما) نیند میں ہوتا ہے' مادی اجسام جن کی فطرت فعل ہے' اپنے افعال سے دستکش ہو جاتے ہیں اور ان کے ذہن جامد۔

54- جب سب مخلوق یکبار اس روح لایزال میں سما کر جذب ہو جاتی ہے تو وہ جو تمام روحوں کا منبع ہے تمام مصروفیت اور امور سے فراغت کی طمانیت بھری نیند سوتا ہے۔

55- جب یہ (روح) ایک لمبا عرصہ اعضاء (حسی وتلذذ) سے وابستہ رہ کر تاریکی سے متصف ہو جاتی ہے۔ تب (جسم کے مر جانے پر بھی) اپنے وظائف سے دستبردار نہیں ہوتی اور ایک کو چھوڑ کر دوسرے مادی اور عارضی جسم میں منتقل ہو جاتی ہے۔

56- جب یہ فقط لطیف بنیادی ذرات میں ملفوف ہو تو نباتات کے بیج یا جانور کے تخم میں داخل ہوتی ہے اور نئی مادی ہیئت اختیار کرتی ہے اگرچہ اس حالت میں بھی لطیف جسم ساتھ موجود ہوتا ہے۔

57- اس طریقہ سے وہ لازوال (یکے بعد دیگرے) سونے جاگنے کے عمل سے اس پورے متحرک اور غیر متحرک عالم حیات کو مسلسل تباہ کرتا اور حیات دیتا ہے۔

58- (مقدس قوانین کے) شاستروں یعنی اس مجموعے کو مرتب کرنے کے بعد برہمانے مجھے خود سکھایا۔ ابتداء میں صرف میں نے اسے سیکھا آگے میں نے انہیں مریچی اور دوسرے رشیوں کو سکھایا۔

59- اب آپ لوگوں کو یہ شاستر بھرگو سکھائیں گے کیونکہ وہ اسے مجھ سے اچھی طرح سیکھ چکے ہیں۔

60- منو کے یوں مخاطب کرنے پر مہارشی بھرگو من ہی من میں خوش ہو کر عظیم رشیوں سے یوں مخاطب ہوئے۔

61- اس بلند مرتبت منوجی کے خاندان سے چھ اور صاحب جلال منو بھی اس قائم بالذات (سویمبھو) کی اولاد سے ہیں۔ انہوں نے بھی (اپنے اپنے منصب کے مطابق) اپنی اپنی پرجا پیدا کی ہے۔

62- وہ چھ بلند مرتبت منو سواروچیش، اوتمی، تامس، ریوت، چاچکش (یعنی نہایت تابناک) اور ویؤسوت کا بیٹا ہیں۔

63- ساتوں رفیع الشان منوجن میں سے اولین سوم بھو ہیں اپنے اپنے (محقق) زمانے میں متحرک اور جامد تمام تر مخلوقات کے خالق اور محافظ ہیں۔

64- آنکھ کے اٹھارہ بار جھپکنے کا وقفہ ایک کاشٹا کا تیں کاشٹا ایک کلا تیں کلا کا ایک

مہورت اور تیس مہرتوں کا ایک رات دن ہوتا ہے۔

65- سورج' زمین اور آسمان دونوں جگہ دن اور رات پیدا کرتا ہے۔ رات تمام مخلوقات کے آرام کرنے اور دن مشقت کے لیے۔

66- افلاک کے باسیوں کا ایک دن رات مہینے کے برابر ہوتا ہے۔ لیکن دن اور رات کی تقسیم چودہ چودہ دن کی ہوتی ہے۔ مہینے کا پہلا نصف جب چاند کی رونق دن بدن بڑھتی ہے مثل دن کہ اور دوسرا نصف جب چاند ماند پڑتا چلا جاتا ہے' مثل شب کے ہوتی ہے۔

67- دیوتاؤں کا ایک دن رات ایک برس کے برابر ہوتا ہے' ان کے ہاں وقت کی تقسیم اس طرح کی ہے' سال کا پہلا نصف جب سورج شمال کی طرف جھکتا چلا جاتا ہے' ان کا دن ہے جبکہ دوسرا نصف جب سورج جنوب کی طرف جھکتا ہے ان کی رات ہے۔

68- اب برہما کے روز و شب کا حساب اور (دنیا میں) یگوں کی طوالت و ترتیب کا مختصر بیان سن لیں۔

69- وہ کہتے ہیں کہ کرت یگ (دیوتاؤں کے) چار ہزار برس پر مشتمل ہوتا ہے۔ اس یگ سے قبل اور بعد کا ملجگیے کا زمانہ دیوتاؤں کے چار چار سو برس کے برابر ہوتا ہے۔

70- اس کے بعد کے تین یگوں اور ان کے قبل اور بعد کے ملجگیے دور کی زمانی طوالت یوں ہے کہ ہر آنے والے یگ میں سے ایک ہزار برس اور ملجگیے دور کی طوالت سو برس کم کرتے چلے جائیں۔

71- اوپر جن بارہ ہزار (برسوں) کا بیان ہوا (انسان کے) چار یگوں کی طوالت ہے۔ یہ دیوتاؤں کا ایک یگ ہے۔

72- لیکن جان لیں کہ دیوتاؤں کے ایک ہزار یگ برہما کا ایک دن بناتے ہیں اور اتنی ہی طویل اس کی رات ہے۔

73- برہما کا ایک مقدس دن (دیوتاؤں کے) ایک ہزار یگوں (کی تکمیل) کے بعد ختم ہوتا ہے اور اس کی رات بھی اتنی ہی طویل ہوتی ہے۔ فقط یہ جاننے والے ہی (درحقیقت) دنوں اور راتوں (کی طوالت) کے شناسا ہیں۔

-74 اس دن اور رات کے خاتمے پر وہ' جو سویا ہوا تھا' جاگتا ہے اور' جاگنے کے بعد' ذہن پیدا کرتا ہے جو بیک وقت حقیقی اور غیر حقیقی ہے۔

-75 (برہما کی) خواہش تخلیق کے زور پر ذہن خود میں تغیر کے واسطے سے تخلیق بجالاتا ہے۔اس عمل کے نتیجے میں خلا پیدا ہوتا ہے۔ جاننے والے کہتے ہیں کہ ساعت خلا کی صفت سامعہ ہے۔

-76 اس خلا سے' اس کے از خود تغیر کے نتیجے میں' پاک اور طاقتور ہوا چلتی ہے جو تمام خوشبویات کی بار برداری کرتی ہے' اس کے ساتھ صفت لامسہ کا وابستہ ہونا ٹھہرایا جاتا ہے۔

-77 اس ہوا سے' اس کے تغیر کے نتیجے میں' تیز روشنی پھوٹتی ہے جو نور پھیلاتی تاریکی کو دور کرتی ہے۔اس کے ساتھ رنگوں کا وابستہ ہونا بیان کیا جاتا ہے۔

-78 اور نور سے' اس کے از خود تغیر کے نتیجے میں (پانی پیدا کیا جاتا ہے) اور پانی سے مٹی جس کے ساتھ شامہ کا متصف ہونا بیان کیا جاتا ہے اور ابتداء میں تخلیق اسی طرح سے ہوئی تھی۔

-79 اوپر بیان کیے گئے دیوتاؤں کے یگ یعنی (ان کے) بارہ ہزار برس جب اکہتر گنا ہوتے ہیں تو (بننے والی شے کو) ایک منو کا زمانہ یا منونتر کہتے ہیں۔

-80 (دنیاؤں کی) تخلیق اور تباہی یعنی منونتر ان گنت بار ہوا۔ برہما یہ ہنگام پر شور دہراتا چلا جاتا ہے۔

-81 کرت یگ میں دہرم مکمل' چاروں ہاتھ پاؤں سمیت اور مکمل طور پر برحق ہوتا ہے۔اور نہ ہی کسی غلط کام سے کسی انسان کو کوئی فائدہ ہوتا نظر آتا ہے۔

-82 جبکہ باقی (تین یگوں) میں (غیر منصفانہ) مفادات یعنی اگر' جھوٹ اور چوری چکاری (عام ہو جانے) سے اور (غیر مستحق کے بذریعہ) دھوکہ دہی مستحق بننے کے اعمال دہرم کو یکے بعد دیگرے ایک پاؤں اور اس کے بعد ایک پاؤں کے چوتھائی حصے سے محروم کرتے چلے جاتے ہیں۔

-83 (انسان) آزاد اور بیماری سے بچا ہوتا ہے' اپنے سارے مقاصد میں کامیاب ہوتا ہے اور کرت یگ میں چار سو برس کی عمر پاتا ہے۔مگر اس کے بعد تر یگ اور پھر آنے والے ہر یگ میں اس کی عمر ایک چوتھائی کم ہوتی چلی جاتی ہے۔

84- مقدس وید کے مندرجات کی رو سے اہل فنا کی عمر' مقدس رسوم کی ادائیگی سے مطلوب خواہشوں کے حصول اور مجسم (ارواح) کی مافوق الفطرت قوتوں کا انحصار اس یگ کے مطابق ہوتا ہے جس میں افعال سرزد ہو رہے ہیں۔

85- کرت' ترتا' دواپر اور کل یگ میں انسان کے لیے (تفویض کردہ) فرائض الگ الگ ہیں اور (ان کی) عمر میں ہونے والی کمی کی مناسبت سے ہیں۔

86- کرت یگ میں ریاضت و عبادت (کی ادائیگی) ترت یگ میں معرفت الٰہی' دواپر یگ میں قربانیوں (کی ادائیگی) اور کل یگ میں محض خیرات اور دان پن بڑی نیکیاں قرار دی گئیں۔

87- لیکن اس کائنات کی حفاظت کی غرض سے اس (برہما) نے اپنے منہ' بازوؤں' رانوں اور پاؤں سے نکلنے والوں کو الگ الگ (فرائض اور) پیشے تفویض کیے۔

88- اس نے برہمنوں کے سپرد (ویدوں) کے پڑھنے اور پڑھانے' اپنے اور دوسروں کے فائدے میں قربانی دینے اور (دان وخیرات) کے دینے اور لینے کا فریضہ کیا۔

89- کھشتریوں کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کی حفاظت کریں۔ نذر یگیہ دیں' (ویدوں کی) تعلیم حاصل کریں اور خود کو نفسانی لذات میں غرق ہونے سے بچائیں۔

90- ویشوں کو مویشیوں کی دیکھ بھال کرنے' عطیات دینے' قربانی کرنے' (وید) پڑھنے' تجارت کرنے' روپے کا لین دین کرنے اور کھیتی باڑی کا حکم ہوا۔

91- مالک نے شودروں کے لیے صرف ایک پیشہ لکھا کہ وہ (باقی) تین ذاتوں کی خدمت نہایت عاجزی و انکساری سے کریں۔

92- انسان کا ناف سے اوپر کا حصہ (نچلے سے زیادہ) پاک قرار دیا گیا ہے۔ اس قائم بالذات (سویم بھو) نے بھی اپنے منہ کو مقدس ترین (حصہ) قرار دیا۔

93- چونکہ برہمن (برہما کے) منہ سے نکلے' پہلے پیدا ہوئے اور ویدوں کا علم رکھتے ہیں چنانچہ بجا طور پر کل تخلیق کے آقا ہیں۔

94- چونکہ اس قائم بالذات (سویم بھو) نے' شدید ریاضتوں کے بعد' اسے خود اپنے منہ سے پیدا کیا تاکہ چڑھاوے دیوتاؤں اور تک پہنچتے رہیں اور کائنات کو باقی رکھا جاسکے۔

95- اس لیے کونسی مخلوق ہے جو اس (برہمن) کی ہمسری کرسکے جس کے دہن سے

دیوتا مسلسل بھینٹ کے لقمے اور ارواح میتوں پر کے چڑھاوے کھاتی ہیں؟

96- تمام مخلوقات میں سے ارفع ترین جانداروں کو گنا جاتا ہے' جانداروں میں وہ جنہیں ذہانت سے متصف کیا گیا' ذہانت رکھنے والوں میں سے انسان کو اور انسانوں میں سے برہمنوں کو ارفع ترین گردانا گیا۔

97- برہمنوں میں سے وہ (ارفع ہیں) جنہوں نے (ویدوں) کا علم سیکھا' وید پڑھے ہوؤں میں سے وہ جنہوں نے (افعال مقررہ کی بجا آوری کی اہمیت اور ضرورت کو) جان لیا' اور ویدوں کا علم رکھنے والوں اور اس پر عمل کرنے والوں میں سے وہ جو برہما کے عارف ہوئے۔

98- برہمن کی پیدائش ہی دراصل مقدس قانون کا ابدی روپ ہے۔ وہ یوں کہ اسے پیدا ہی مقدس قانون (کے مقاصد کی تکمیل) کے لیے کیا گیا اور اس کی ایکتا خود برہما سے ہوتی ہے۔

99- عدم سے وجود میں آنے والے برہمن سے عظیم کوئی مخلوق اس دنیا میں نہیں۔ وہ تمام مخلوقات کا آقا اور زمین پر مقدس قانون کا محافظ ہے۔

100- اس عالم میں جو کچھ موجود ہے' سب برہمن کی ملکیت ہے۔ اپنے مبداء تخلیق کی عظمت کے باعث وہ اس مرتبے کا حقدار بھی ہے۔

101- برہمن جو کچھ کھاتا' پہنتا اور دان کرتا ہے سب اسی کا ہے۔ دوسرے تمام فانی انسان اسی کے طفیل چیزوں سے استفادہ کرتے ہیں۔

102- برہمنوں اور دیگر (ذاتوں سے تعلق رکھنے والے) انسانوں کے فرائض' ان کے درجات کے مطابق' قطعیت سے طے کرنے کیلئے منو قائم بالذات سویم بھو میں سے نکلا اور یہ مقدس قوانین بنائے۔

103- فاضل برہمن کا فرض ہے کہ ان کا غور سے مطالعہ کرے اور اپنے شاگردوں کو بھی ان کی تعلیم دے لیکن کوئی غیر برہمن (یہ) نہ کرے۔

104- ان قوانین کا مطالعہ کرنے (اور) پورے خلوص کے ساتھ (ان میں درج) فرائض بجا لانے والا برہمن کبھی خیالات' الفاظ یا اعمال کے گناہوں سے داغدار نہ ہوگا۔

105- ایسا برہمن ہر سنگت کو (جس میں وہ جاتا ہے) گناہوں سے پاک کرتا ہے' اپنی سات گزری اور سات آنے والی نسلوں کو گناہوں سے نجات دلاتا ہے۔ تمام دنیا

(کی ملکیت) کا وہی اکیلا حقدار ہے۔

106- اس (تصنیف کے مطالعے) میں بھلائی کے بہترین ذرائع ہیں۔ یہ دانش بڑھاتی ہے' طویل حیات اور نیک نامی عطا کرتی ہے اور موکش (مغفرت کاملہ) کا ذریعہ ہے۔

107- اس (تصنیف) میں مقدس قوانین مفصل دیئے ہوئے ہیں۔ اس کے علاوہ (انسانی) افعال کے اچھے اور برے خواص اور چاروں ذاتوں کے لیے (عمل پیرا ہونے کو) ابدی قوانین بھی درج کیے گئے ہیں۔

108- مقدس کتابوں میں بیان ہو یا روایات سے منکشف' مقدس دستور عمل آفاقی قانون ہے چنانچہ اپنی فلاح کے طالب برہمن' کھشتری اور ویش کو (نہایت اہتمام سے) اس پر عمل کرنا چاہیے۔

109- اس دستور عمل سے روگردانی کرنے والا برہمن ویدوں سے فیض نہیں پا سکتا صرف اس پر اچھی طرح عمل کرنے والا ہی مکمل صلہ پائے گا۔

110- جن رشیوں کو غور و فکر سے پتہ چل گیا کہ مقدس قوانین کی جڑیں اس طرز عمل میں ہیں' انہوں نے اسے تمام ریاضتوں کی عمدہ ترین بنیاد قرار دیا۔

111- (اس کتاب میں) کائنات کی پیدائش' مقدس رسوم کے قواعد' احکام برائے طالب علم اور (گورو سے) تعظیم کا طرز عمل اور (گورو کے گھر سے واپسی پر) اشنان کے آداب کا بیان ہوگا۔

112- شادی (کا قانون) اور شادی کی (مختلف) رسوم کا بیان' بڑی قربانیوں (یگیہ) کے قواعد اور تدفین کے ابدی قوانین (کا بیان)۔

113- حصول معاش کے طریقوں کا بیان اور تعلیم سے فارغ ہو جانے والے کے فرائض' کھانے کے قابل اور ممنوع اشیاء (کے قواعد) اور انسانوں اور چیزوں کو پاک کرنے کا بیان۔

114- عورتوں سے متعلق قوانین' تارک الدنیاؤں (کے قانون)' موکش ونجات اور ترک دنیا (کے حصول کے ذیل ہیں) اور بادشاہ کے کل فرائض اور مقدمات کے فیصلے کرنے کے طریقے کے بیان ہیں۔

115- شہادتوں پر جرح کے قواعد' بیوی اور خاوند سے متعلق قوانین' (وراثت اور اس کی)

تقسیم کا قانون' جوئے (کے متعلق قانون) اور کانٹوں (کے سے ضرر رساں انسانوں) کو نکال باہر کرنے کا بیان۔

116- ویشوں اور شودروں کے طرز عمل (سے متعلق قوانین)' دوغلی ذاتوں کی اصل' مصیبت کے زمانے میں تمام ذاتوں کے لیے قوانین اور گناہوں پر پچھتاوے اور توبہ کی ذیل میں بیان۔

117- ایک جسم ترک کر کے دوسرا قبول کرنے کے سہ جہتی رستے کا بیان' (اچھے اور برے) اعمال کے نتائج' ارفع ترین مکتی حاصل کرنے اور نیک و بداعمال کی جانچ کے طریقوں (کا بیان)

118- ممالک' ذاتوں اور خاندانوں کے پراچین قوانین اور مذہب میں نئی اختراعات کرنے والوں اور (تاجروں وغیرہ) کی شراکت کے قواعد' ان سب کو منو نے ان شاستروں میں بیان کردہ ہے۔

119- منو نے' جس طرح میرے سوال کے جواب میں ان شاستروں کے اغراض و مقاصد بیان کیے آپ بھی (کل تفصیل) مجھ سے سن لیں۔

✿ ✿ ✿ ✿

دوسرا باب:

1- اس مقدس قانون کی تعلیم حاصل کریں جس پر (ویدوں کے) فاضلوں نے عمل کیا۔ ان کے دل نیکی پر مطمئن اور نفرت و کدورت اور بے جا (دنیاوی دلچسپیوں) سے مستغنی ہوئے۔

2- محض صلہ کی تمنا سے کوئی فعل بجالانا لائق تعریف و تحسین نہیں۔ مگر صلہ سے استغناء اس (دنیا) میں نہیں پایا (جاتا)؛ اس لیے کہ ویدوں کی تحصیل اور ان کے مطابق عمل کی جڑیں (اسی) خواہش اور تمنا میں ہیں۔

3- (صلے کی) تمنا کی جڑیں درحقیقت اس تصور میں ہیں کہ کوئی بھی فعل رائیگاں بے نتیجہ نہیں ہوتا اور نہ ہی رائیگاں جاتا ہے۔ (اس) خیال اور تصور کے نتیجے میں ہی قربانیاں دی جاتی ہیں۔ اوامر و نواہی کے قوانین پر بھی عمل اسی لیے کیا جاتا ہے کہ بارآور ثابت ہوگا۔

4- (نیچے دیے گئے) عملوں میں سے ایک بھی ایسا نہیں جو صلہ کی تمنا سے بلند ہوکر سرانجام دیا جاتا ہو اس لیے کہ (انسان سے) جو فعل بھی سرزد ہوتا ہے صلہ کی خواہش سے پیدا ہونے والی تحریک (کا نتیجہ) ہے۔

5- (تفویض شدہ) فرائض مستقل مزاجی سے اور درست طور پر سرانجام دیتا چلا جانیوالا نہ صرف امر ہوجاتا ہے بلکہ (اس) زندگی میں بھی وہ جس کا خیال کرتا ہے وہی خواہش پوری ہوجاتی ہے۔

6- تمام وید مقدس قانون کا (اولین اور اصل) سرچشمہ ہیں۔ اس کے بعد روایات کا درجہ ہے اور پھر ان لوگوں کے مقدس طرزِ عمل کا جنہوں نے (ویدوں کو) عمیق سطح پر جانا۔ پھر نیکوکاروں کے معمولات ہیں۔ اس اعتبار سے (آخری معیار) نفس کی تسلی کا ہے۔

7- منو نے جو بھی قانون کسی (شخص) کے لیے متعین و مقرر کررکھا ہے ویدوں میں پوری

طرح بیان شدہ ہے: اس لیے کہ وہ (عظیم رشی) ہر جگہ اور زمانے کا علم رکھتا ہے۔

8- لیکن وہ فاضل جو علم کی روشنی میں سب چیزوں کی اچھی طرح جانچ پرکھ کر لیتا ہے اسے مقدس (الہامی) کتب کی روشنی میں اپنے فرائض (کی انجام دہی) پر قانع ہونا پڑے گا۔

9- الہامی کتب اور مقدس روایات سے وجود میں آنے والے قانون پر عمل کرنے والا (اس) دنیا میں شہرت اور آخرت میں ایسی راحت حاصل کرتا ہے جو لازوال ہے اور اس سے برتر کچھ نہیں۔

10- سرتی (الہامی) سے مراد وید ہیں اور سمرتی (روائت) مقدس قوانین کا مجموعہ ہیں۔ ان پر کسی بھی معاملہ میں شک نہیں کرنا چاہیے کیونکہ دونوں مقدس قوانین کے سرچشمہ ہیں۔

11- کوئی بھی بشر جو دلیل کی راہ اختیار کرتا ہے اور (قانون کے) ان دو سرچشموں کو حقارت سے دیکھتا ہے اسے ویدوں کی تحقیر کا مرتکب اور بے دین قرار دے کر ذات باہر کرنا نیکوکاروں پر فرض ہو جاتا ہے۔

12- (دین کے جاننے والے) قرار دیتے ہیں کہ مقدس قوانین کے تعین کے لیے چار طریقے ہیں۔ وید' مقدس روایات' مقربان خدا کے طور طریقے اور وہ افعال جن پر نفس اطمئن ہو گیا۔

13- مقدس علوم کے حصول کی کوشش انہیں لوگوں کو تجویز کی جاتی ہے جنہیں حصول زر اور تسکین نفس کی خواہش مغلوب نہ کر لے۔ مقدس قانون جاننے کی خواہش رکھنے والوں کے لیے برتر سرتی (الہامی) ذرائع ہیں۔

14- جب کسی فعل پر احکام کے حوالہ سے دو سرتیوں کے متن و معنی میں اختلاف ہو تو دونوں قانون کا حصہ بنیں گی کیونکہ دین کے فاضلوں کے نزدیک یہی (طرز عمل) درست ہے۔

15- اسی لیے مذہبی علم رکھنے والوں کے نزدیک ہون (اگنی ہوتر) سورج چڑھنے کے بعد کسی بھی وقت' سورج چڑھنے سے پہلے اور حتیٰ کہ اس وقت بھی کیا جا سکتا ہے جب سورج نظر آ رہا ہو نہ ہی ستارے۔ ویدوں میں ایسا ہی درج ہے۔

16- جان لو کہ وہی جس کے لیے استقرار حمل سے تدفین تک کی رسوم (انتے شتی) کا

حکم مع منتروں کے دیا گیا ہے' ان مقدس قوانین کے مطالعے کے مجاز ہیں۔ دوسرے کسی کو اس کی اجازت نہیں ہے۔

17- دو مقدس دریاؤں سرسوتی اور درشدوتی کے درمیانی علاقہ کو دیوتاؤں (اور رشیوں) نے برہماورت کا نام دیا۔

18- (نامعلوم زمانوں سے) چار بڑی ذاتوں (ورنوں) اور ان کی (مخلوط) نسلوں کے متعلق قوانین نسل بعد نسل منتقل ہوتے چلے آرہے ہیں۔ یہی اس ملک کے دھرم پر چلنے والے نیک لوگوں کا چلن ہے۔

19- کروکشیتر کا میدان اور متسیہ' پنچال اور سورسینک (کے ممالک) برہم رشیوں کا دیس ہیں اس کا درجہ برہم ورت کے فوراً بعد آتا ہے۔

20- ساری دنیا کے باسی اس ملک میں پیدا ہونے والے برہمن سے اپنی اپنی رسوم اور قواعد سیکھیں۔

21- وہ (دیس) جو ہماوت (کوہ ہماچل) اور (کوہ) وندھیاچل کے درمیان' پریاگ' (الٰہ آباد) کے مشرق اور وناشن' (جہاں سرسوتی غائب ہوجاتی ہے) کے مغرب میں ہے مدھیاپردیش (وسطی خطہ) کہلاتا ہے۔

22- ان دو پہاڑوں (جن کا اوپر ذکر ہوا ہے) کا درمیانی خطہ ارض جو مشرقی سے مغربی سمندر تک پھیلا ہوا ہے آریہ ورت (آریاؤں کا ملک) کہلاتا ہے۔

23- معلوم ہونا چاہیے کہ ملک جہاں کالے ہرن قدرتاً گھومتے پھرتے ہیں' (یگیہ) قربانی کے لیے بہت موزوں ہے۔ اس سے مختلف (قطعہ ارض) جو آگے واقع ہے' ملیچھوں کا ملک ہے۔

24- اولین تین دوجنمی ذاتوں کے افراد کو ممالک مذکورہ بالا سے باہر نہیں جانا چاہیے۔ لیکن شودر بہ امر مجبوری (خصوصاً جب قحط وغیرہ سے مرنے لگیں) کہیں بھی نکل سکتے ہیں۔

25- (بھرگو جی نے کہا کہ اے رشی صاحبان) اس اصل و مقدس قانون کے منابع کا جامع بیان آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اب مختلف ذاتوں (دونوں) کے فرائض بھی سیکھ لیں۔

26- سوائے شودروں کے باقی تینوں ذاتوں کو استقرار حمل کی رسم (گربھادھان) سے

شروع ہو کر تمام مذہبی رسوم ویدوں کے مقدس طریقے کے مطابق بجالانی چاہیے۔ یوں نہ صرف اس (زندگی) بلکہ موت کے بعد (کے گناہ) بھی دھل جاتے ہیں۔

-27 (ماں کے) حمل کے دوران ہون (گربھ سنسکار)' (وضع حمل کے بعد کی) جات کرم' چونڈا کرن اور منج بندھن) (منج گھاس کی لنگوٹی پہنانا) وہ عمل ہیں جو ماں باپ کے کرموں کے طفیل نومولود میں چلے آنے والے گناہوں کو پاک کرتے ہیں۔

-28 ویدوں کی تعلیم' برت (بھلائی کے کاموں کا عہد)' ہون (سوختہ قربانی و بھینٹ)' مقدس کتب کا مطالعہ' سہ جہتی علوم (کا حصول)' دیوتاؤں' رشیوں اور پتروں کو) بھینٹ چڑھانا اولاد نرینہ (کا پیدا کرنا)' شاندار یگیہ (یعنی قربانی) اور شرت (گیان دھیان غور و فکر) اس (انسانی) جسم کو برہما سے وصال کے لیے موزوں کرتا ہے۔

-29 اولاد نرینہ پیدا ہونے کی صورت میں آنول کاٹنے سے پہلے جات کرم (رسوم پیدائش) ادا کرنا ضروری ہے۔ منتر پڑھتے ہوئے نومولود کو سونا' شہد اور گھی چٹانا چاہیے۔

-30 بچے کا نام رکھنے کی رسم (نامدھیہ) باپ ادا کرے یا اس کی اجازت سے کوئی دوسرا۔ یہ عمل پیدائش کے دسویں یا بارھویں دن یا کسی بھی سعد دن' سعد ساعت اور سعد' مجمع النجوم کے تحت ادا ہونی چاہیے۔

-31 برہمن کے نام کا پہلا حصہ مبارک (چیز کے معنی رکھتا ہو)' کھشتری کے نام کا پہلا حصہ قوت' ویش کا دولت جبکہ شودر کے نام کا پہلا حصہ کسی قابل نفرت چیز (کو ظاہر کرتا ہو)۔

-32 برہمن کے (نام) کا (دوسرا حصہ) کوئی ایسا (لفظ) ہوگا جس میں خوشی مضمر ہو۔ کھشتری کے لیے ایسا لفظ جس میں حفاظت' ویش کے لیے کوئی (ایسی) اصطلاح کہ بڑھنے پھولنے کا استعارہ ہو اور شودر کے نام کے دوسرے حصے سے خدمت (کا اظہار ہو)۔

-33 خواتین کا نام پکارنے میں آسان' معنی میں خوشگوار' سادہ' خوش کن اور مبارک ہو۔ یہ سریلی آواز پر ختم ہوتا ہو اور اس میں کوئی نہ کوئی مبارک حرف ضرور ہونا چاہیے۔

34- چوتھے ماہ نش کرمن (مولود کو پہلی بار گھر سے باہر نکالنے) اور چھٹے ماہ انا پراسن (پہلی بار چاول کھلانے) کی رسوم ادا کی جائیں۔ علاوہ ازیں اختیار ہے کہ (خاندانی رواج کے حساب سے) کوئی بھی بابرکت رسم ادا کی جاسکتی ہے۔

35- صحائف کی تعلیمات کے مطابق چونڈا کرن کی رسم روحانی سرفرازی کے لیے ضروری ہے۔ پیدائش کے بعد پہلے یا تیسرے سال یہ رسم لازماً ادا کردی جائے۔

36- بچے کے برہمن ہونے کی صورت میں حمل ٹھہرنے کی تاریخ کے آٹھویں برس اپنئن (جنیو پہنانے یا زنار بندی) کی رسم ادا ہونی چاہیے۔ کھشتری اور ویش کے لیے یہی رسم بالترتیب گیارہویں اور بارہویں برس میں ادا ہوگی۔

37- مقدس علوم کے حصول میں کارکردگی دکھانے کے خواہاں برہمن کی زنار بندی استقرارِ حمل کے پانچویں جبکہ زور آور ہونے میں جلدی کے خواہشمند کھشتری کی چھٹے اور (کاروبار میں اپنی) کامیابی کے آرزومند ویش کی زنار بندی آٹھویں برس ہوگی۔

38- برہمن، کھشتری اور ویش کی زنار بندی استقرارِ حمل (یعنی حمل ٹھہرانے کی تاریخ سے) کے بعد بالترتیب سولہ، بارہ اور چوبیس برس تک ہوسکتی ہے۔

39- مناسب وقت پر تقدیس حاصل نہ کرنے کی صورت میں ان تین (ذاتوں) کے مرد ورن (ذات باہر) ہوجاتے ہیں۔ مذہب کے عالمان اسے اچھا نہیں جانتے۔

40- ایسے مردوں کے ساتھ جنہیں طے شدہ طریقے سے پاک نہیں کیا گیا، خواہ وہ برہمن ہی کیوں نہ ہوں اور زمانہ مشکلات و مصائب کا ہی کیوں نہ ہو، شادی یا ویدوں کے وسیلے سے کوئی واسطہ نہیں رکھا جاسکتا۔

41- زمانہ طالب علمی (برہمچار) میں (اپنی ذات کے درجات کے مطابق) کالے چکارے، چتکبرے دار ہرن اور بکرے کی کھال (جسم کے بالائی حصے پر) اوڑھیں جبکہ نچلے دھڑ کے کپڑے سن، السی یا اون سے بنے ہوئے ہوں۔

42- برہمن کا کمربند نرم و نفیس منج کے تین لڑوں پر مشتمل ہوگا جبکہ کھشتری کا (کمربند) سن کے ریشوں سے بنا ہوگا۔

43- اگر منج (اور دی گئی دوسری نباتات) مہیا نہ ہوسکیں تو کش گھاس، اشمشک اور بالبج (کے ریشوں کا) کمربند استعمال کریں اور خاندانی رواج کے مطابق تین یا

پانچ گانٹھیں لگائیں۔

44- برہمن کا زنار سوتی، تین دھاگوں پر مشتمل اور دائیں رخ بٹا ہوا (ہوگا) جبکہ کھشتری اور ویش کا (زنار) بالترتیب سن اور اون کے ریشوں سے بٹ کر بنایا جائے گا۔

45- مقدس قانون کی رو سے برہمن بیل یا پلاس کا اور کھشتری اور ویش بالترتیب بڑ اور پیلو (یا گولر) کا عصا تھامیں گے۔

46- برہمن کا عصا لمبائی میں اتنا تراشا جائے گا کہ اس کے بالوں تک، کھشتری کا اس کی پیشانی تک جبکہ ویش کا اس کی ناک (کی پھننگ) تک آئے گا۔

47- تمام عصا سیدھے، بے عیب، دیکھنے میں خوبصورت، چھال کے سلامت اور آگ سے مبراء ہوں گے۔ ان سے کسی انسان کو خوف نہیں آنا چاہیے۔

48- حسب مرتبہ عصا سنبھال کر، سورج پوجا سے فارغ ہو، اگنی کی طرف دایاں ہاتھ بڑھائے اس کے گرد پھیرا لگا چکنے کے بعد (برہمچاری یعنی طالب علم) مقررہ قواعد کے مطابق بھکشا (خیرات) مانگے۔

49- بھکشا کے لیے آواز لگاتے ہوئے برہمن، کھشتری اور ویش لفظ 'خاتون' اپنی صدا کے بالترتیب آغاز، وسط اور آخر میں رکھیں گے۔

50- چاہیے کہ پہلے اپنی ماں، بہن یا خالہ یا کسی (دیگر ایسی) خاتون سے مانگے جو (انکار سے) اس کی ہتک نہ کرے۔

51- مشرق رو ہو کر کھانے سے (یہی کھانا) اس کے لیے طوالت عمر اور صداقت کا باعث ہوگا۔ جبکہ مشرق اور مغرب رو ہو کر کھانے سے بالترتیب شہرت اور خوشحال ملے گی۔

52- (کئی اشخاص سے) ضرورت کے مطابق کھانا اکٹھا کرنے کے بعد وہ نہایت انکساری سے گورو کو بتا کر اس کے پاس رکھ دے گا۔ بعدازاں گھونٹ بھر پانی سے آچمن (کلی) کرنے کے بعد کھائے گا۔

53- پہلی تین (دو جنمی) ذاتوں سے تعلق رکھنے والا طہارت کے بعد پوری دلجمعی سے کھائے۔ کھانے کے بعد منہ، ناک، آنکھوں اور دہن پر چھینٹے دے اور مناسب طریقے سے صفائی کرے۔

54- خوراک کی ہمیشہ تعظیم کرے اور کھانے میں کسی چیز کو کبھی حقیر نہ جانے۔ خوراک

دیکھے تو مسرور ہو اور بشرے سے بھی شادمانی کا اظہار کرے۔ دعا گو ہو کہ یہ اسے ہمیشہ حاصل ہوتی رہے۔

55- خوراک جس کی تعظیم و پوجا کی جائے' طاقت اور قوت مردمی دیتی ہے۔ لیکن مناسب طور پر تناول نہ کرنے کی صورت میں دونوں کو تباہ کر دیتی ہے۔

56- بچ جانے والی خوراک کسی کو نہ دی جائے' (دو کھانوں کے) درمیانی وقفے میں کچھ نہ کھایا جائے۔ بھوک سے زیادہ نہ کھایا جائے اور نہ ہی کھانے کے بعد طہارت کے بغیر کہیں جایا جائے۔

57- بھوک سے زیادہ کھانے کی عادت صحت' نیک نامی اور نجات (اخروی) سے بیر ہے۔ روحانی درجات کی بلندی (کے حصول میں) رکاوٹ ڈالتی اور ہم چشموں میں حقیر بناتی ہے۔ ان وجوہات کے پیش نظر اس سلسلے میں خصوصی احتیاط کرنا چاہیے۔

58- برہمن آچمن (کلی) کرتے ہوئے ہمیشہ ہتھیلی کے اس حصے (تیرتھ) سے پانی لے جو برہما کے نزدیک مقدس ہے یا اس حصے سے جو پرجاپتی کے نزدیک مقدس ہے یا اس حصے سے جو دیوتاؤں کے نزدیک مقدس ہے۔ وہ اس حصے سے ہمیشہ پرہیز کرے جو پتروں کے نزدیک مقدس ہے۔

59- انگوٹھے کی جڑ کے قریبی حصے کو برہما کا مقدس تیرتھ' چھنگلیا کی جڑ کے علاقے کو پرجاپتی اور (انگلیوں کی) پوروں کا تیرتھ دیوتاؤں کو مقدس ہے جبکہ انگوٹھے اور انگشت شہادت کا درمیانی علاقہ پتروں کے نزدیک مقدس ہے۔

60- پہلے پانی کے تین گھونٹ لے پھر منہ پونچھے اور پھر' آخر میں سر (اور کھوپڑی کے) حواس خمسہ کے سوراخوں جیسے ناک' کان' آنکھ اور روح کے مسکن (یعنی سینے) کو پانی چھوائے۔

61- مقدس قانون سے آگاہ شخص شدہی پاکیزگی کے لیے شمال یا مشرق رو ہو کر تنہائی میں' ایسے پانی سے آچمن کرے گا جو نہ گرم ہو اور نہ ہی جھاگ دار۔

62- پانی برہمن کے قلب' کھشتری کے حلق' ویش کے منہ اور شودر کے لبوں تک (بھی) پہنچ جائے تو اس کی طہارت ہوتی ہے۔

63- دو جنمے (برہمن' کھشتری' ویش) کا دایاں بازو اٹھا ہو (اور جنیو یا لباس

اس کے نیچے سے گزرتا بائیں کندھے پر پڑا ہو) تو اپتیون کہلاتا ہے' جب (اس کا) بایاں (بازو) اٹھا ہو اور (جنیئو یا لباس اس کے نیچے سے نکل کر) دائیں کندھے پر پڑا ہو تو ہراچناوتن کہلاتا ہے جبکہ گلے میں پڑا ہونے کی صورت میں نیوتن کہلاتا ہے۔

64- لنگوٹ' (بالائی جسم ڈھانکنے والا) چمڑا' ڈنڈا' جنیئو اور کمنڈل کے بوسیدہ و شکستہ ہونے کی صورت میں پانی میں پھینک کر منتر پڑھتے ہوئے نئے حاصل کرے۔

65- کشانت (یعنی موتراشی یا مونڈن) کی رسم کا حکم برہمن کے لیے استقرار حمل کے بارہویں سال' کھشتری کے لیے بائیسویں برس اور ویش کے لیے اس کے زیادہ عمر میں بھی اجازت ہے۔

66- (رسومات کے اس) پورے سلسلے کا حکم خواتین کے لیے (بھی) ہے تاکہ جسمانی پاکیزگی حاصل ہو۔ لیکن ان کی رسوم میں مقدس کلمات نہیں پڑھے جائیں گے۔

67- ویدوں کے مطابق عورتوں کے لیے شادی ہی تقدیس کے مترادف ہے' خاوند کی سیوا گرو کے گھر قیام (کے مترادف) اور گھرداری روزانہ اگنی سیوا (کا سا عمل) ہے۔

68- دو جنمیے (برہمن' کھشتری' ویش) کے لیے ذات میں داخل کرنے اور تقدیس دینے کے قواعد اسی طرح بیان ہوئے ہیں اور ان سے مراد (نیا) جنم اور تقدیس ہے۔

69- (حلقہ تدریس و تربیت میں) داخل کرنے (کی رسم) کے بعد گورو (اپنے چیلے کو) سب سے پہلے ذاتی جسمانی پوترتا (یعنی پاکیزگی) کا طریقہ' آداب' اگنی پوجا کا طریقہ اور سندھیا کی تعلیم دے۔

70- لیکن (ویدوں کے مطالعہ) کا آغاز کرنے کو تیار (برہمچاری) کو (مقدس قوانین کے) شاستروں میں بیان طریقے کے مطابق' آچمن' برہمن جلی صاف لباس زیب تن کرنے اور اندریوں کو قابو میں لانے کے بعد سبق کا آغاز کرنا چاہیے۔

71- (سبق کے آغاز اور اختتام پر) چیلا دونوں ہاتھوں سے گورو کے پاؤں چھوئے اور دوران تدریس (گورو کی طرف متوجہ) ہاتھ جوڑے رکھے' (ویدوں کے احترام میں ہاتھ جوڑنا برہمن جلی کہلاتا ہے۔)

72- (چیلا) دائیں سے گورو کا بایاں اور اپنے بائیں سے گورو کا دایاں پاؤں چھوئے۔

73- سبق کے آغاز میں چیلا گرو کی اجازت کا انتظار کرے کہ وہ پڑھنے کی اجازت دیتا ہے' (گرو کے حکم دیتے ہی وہ پڑھنا بند کردے گا۔)

74- وید (کے اسباق) کا آغاز اور اختتام لازماً 'اوم' پر کرنا چاہیے۔ (اس لیے کہ) سبق کا آغاز 'اوم' سے نہ کرنے کی صورت میں (سبق) ذہن سے نکل جائے گا' سبق کے اختتام پر 'اوم' نہ کہنے سے سبق ذہن پر واضح نہیں ہوگا۔

75- کش گھاس سے بنی نشست (جس کی نوکیں مشرق کی طرف ہو) پر بیٹھ کر تین بار حبس دم (پرانایام) سے پوتر ہونے کے بعد وہ 'اوم' کہنے کے قابل ہوتا ہے۔

76- مخلوقات کے مالک (پرجاپتی) نے آکار 'اکار اور مکار کو تین ویدوں (کو کشید کرکے) نکالا اور بھو' بھو اور سوہ (ویہارتی) کو بھی۔

77- علاوہ ازیں پرجاپتی نے' جو آسمانوں میں سے بلند ترین پرمیش استھان پر جلوہ افروز ہے' ساوتری کے نزدیک مقدس رچا بھی نکالی جس کے ہر قدم کا آغاز لفظ 'تاڈ' سے ہوتا ہے۔

78- دونوں وقت کی سندھیا میں (مذکورہ بالا) بھو' بھو' سوہ اور رچا کا جپ ویہارتی سے پہلے کرنے والا ویدوں کا فاضل برہمن (مکمل) ویدوں کے پڑھنے (کی سی) فضیلت پاتا ہے۔

79- گاؤں سے باہر (مذکورہ بالا) تین کا روزانہ ایک ہزار بار مہینہ بھر جپ کرنے والا دوجما (برہمن' کھشتری' ویش) گناہ کبیرہ سے یوں پاک ہو جاتا ہے جیسے سانپ کی کینچلی اترتی ہے۔

80- (مذکورہ بالا) رچا پڑھنے اور (تجویز کی گئیں) رسوم کی (بروقت) ادائیگی سے غفلت کے مرتکب برہمن' کھشتری اور ویش اہل خیر کی نظر میں ملعون ہیں۔

81- معلوم ہو کہ 'اوم' کے بعد اور تین چرنوں والی ساوتری سے پہلے مہاویارتی کا پڑھنا ویدوں میں کھلنے والا دروازہ اور برہما (سے وصال) کا ذریعہ ہے۔

82- تین برس تک یہ رچا انتھک پڑھنے والا (موت کے بعد) لطیف ترین شکل اختیار کرتے برہما سے وصل پائے گا۔

83- اونگ (یک صوتی اوم) پر براہم ہے' بہترین تپسیا (یعنی ریاضت) تین بار حبس دم (یعنی پراناپام) ہے' لیکن ساوتری افضل ترین ہے' سچائی خاموشی سے بہتر ہے۔

84- رسوم جن کا ویدوں میں حکم دیا گیا' ہون اور (دوسرے) یکیہ گزر جانے والے ہیں' لیکن جان لو کہ 'اوم' انمٹ ہے اور یہی برہم اور پرجاپتی بھی ہے۔

85- منتروں کے ساتھ کیا گیا یکیہ (ویدوں میں مذکور) طریقوں پر کیے گئے یکیہ سے دس گنا زیادہ موثر ہے' ایسی (عبادت) جو (دوسروں کو) سنائی نہ دے اس سے سو درجہ آگے ہے اور (من میں کیا گیا مقدس عبارت کا پاٹھ) ہزار درجہ زیادہ افضل۔

86- چاروں پاک یجن اور یکیہ جو (ویدوں کے) قواعد کے مطابق ادا کیے جائیں فضیلت میں جپ عبادات کے سولہویں حصے کے برابر بھی نہیں ہوتیں۔

87- بلاشبہ برہمن جپ عبادات سے بھی ارفع ترین مقام حاصل کر لیتا ہے' (تمام مخلوقات کی) ضرر رسانی سے باز رہنے والا ہی' (خواہ) دوسری رسوم ادا کرے یا انہیں نظر انداز کر دے' سچا برہمن ہوتا ہے۔

88- عقلمند اپنی اندریوں کو اسی طرح قابو رکھتا ہے جیسے رتھ سوار اپنے گھوڑوں کو' اندریوں کو حسی لذات کی ترغیب سے بچانا مسلسل مشقت ہے۔

89- اگلے وقتوں کے رشیوں نے جو اندریاں گنوائی ہیں میں سب کو بالترتیب اور صحیح طور پر بیان کروں گا۔

90- (وہ اندریاں یہ ہیں) کان' کھال' آنکھ' زبان اور پانچویں ناک' مقعد' اعضائے تناسل' ہاتھ اور پاؤں اور صوتی آلات جنہیں دسویں کہا جاتا ہے۔

91- ان میں سے پانچ' کان اور باقی چار بالترتیب' حسی یا گیان اندری ہیں جبکہ پانچ مقعد اور باقی' فعلی یا کرم اندری ہیں۔

92- گیارہویں اندری من' اندرونی ہے۔ اپنی صفات کے باعث اس کا شمار (مذکورہ بالا) دونوں طرح کی اندریوں میں ہوتا ہے' اس پر غلبہ پالیا جائے تو فعلی اور حسی پانچ پانچ باقی اندریوں پر بھی غلبہ ہو جاتا ہے۔

93- (حسی لذات کی) اندریوں کے زیر اثر آنا احساس گناہ کو جنم دیتا ہے' لیکن ان پر غالب آنے کی صورت میں وہ اپنے (تمام) مقاصد حاصل کر لیتا ہے۔

94- مطلوبہ اشیاء کے حصول سے طلب کی شدت کم نہیں ہوتی' یہ اسی طرح بھڑکتی ہے

جس طرح گھی ڈالنے سے آگ۔

-95 دو میں سے ایک شخص (لذات حسی) میں سے ہر ایک سے محظوظ ہوتا ہے جبکہ دوسرا ان سب سے گریزاں رہتا ہے؛ ہر طرح کے لذات سے گریز ان کے حصول سے بہتر ہے۔

-96 جن اندریوں کا تعلق شہوانی لذات سے ہے ان پر قابو علم کی سچی جستجو کے بغیر بہت مشکل ہے۔

-97 جس کا دل (شہوانی خواہشات سے) آلودہ ہے اسے ویدوں (کے مطالعہ)' یگیہ' سخاوت' تپسیہ یا کسی خود عائد کردہ پابندی سے کچھ (صلہ) نہیں ملتا ہے۔

-98 اندریوں پر پوری طرح غالب آجانے والا اسی کو قرار دیا جا سکتا ہے جسے (کچھ بھی) سننے' چھونے' دیکھنے چکھنے اور سونگھنے پر خوشی ہوتی ہے اور نہ ہی غم۔

-99 لیکن جب کسی کی اندریوں میں سے کوئی ایک (قابو سے) باہر ہوجائے تو (اس کی) عقل ساتھ چھوڑ دیتی ہے' بالکل اسی طرح جیسے مشک کے دہانوں میں سے (ایک) منہ کھلا رہ جانے پر بھی پانی بہہ جاتا ہے۔

-100 اگر کوئی (شخص) دس اندریوں اور من کو قابو میں رکھتا ہے تو وہ اپنا جسم یوگا میں گھلائے بغیر سب مقاصد حاصل کرسکتا ہے۔

-101 صبح کی سندھیا میں کھڑے ہوکر ساوتری کا جپ کرے حتیٰ کہ سورج نکل آئے لیکن شام کی سندھیا بیٹھ کر کرے حتیٰ کہ مجمع النجوم ایک دوسرے سے متمیز نظر آنے لگیں۔

-102 فجر کے ملجگے میں کھڑے ہوکر (ساوتری) جپنے والے کے رات بھر کے گناہ دھل جاتے ہیں۔ اور جو اسے شام کو (بیٹھ کر) پڑھتا ہے اس کے دن بھر کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

-103 لیکن صبح کے وقت کھڑے ہوکر اور ہی شام کے وقت (بیٹھ کر) عبادت نہ کرنے والا' شودر کی طرح' آریہ کے تمام فرائض اور حقوق سے محروم ہوجاتا ہے۔

-104 روزانہ پڑھنے کی تقریب (کا خواہشمند) پانی کے نزد میں ساوتری پڑھنے کے بعد جنگل رخ کرے اور اپنی اندریوں پر قابو کرتے ہوئے ادھیان میں رہے۔

-105 ویدوں کے (معمول کے) روزمرہ مطالعہ کے لیے کوئی دن ممنوع نہیں۔ کیونکہ یہ

عمل برہمستر (یعنی برہما کو پیش کیا جانے والا) یگیہ ہے جسے زوال نہیں' یہ وہ مقام ہے جہاں وید ہون کی جگہ لے لیتے ہیں اور فطری عمل ہونے کے باعث ہون کی وہاں بھی بندش نہیں جہاں ویدوں کے مطالعہ میں تعطل آ جاتا ہے۔

106- پوتر ہونے اور اندریوں پر غالب آنے کے بعد قواعد کے مطابق ایک سال وید پڑھنے سے دودھ' دہی' گھی اور شہد بہنے لگے گا۔

107- برہمچاری عہد اٹھانے کے بعد آریہ (روزانہ) مقدس اگنی پر گھی ڈالے گا' کھانا کی بھکشا مانگے گا' زمین پر سوئے گا اور اپنے گورو کی حکم عدولی نہیں کرے گا۔ وہ یہ عمل سماورتن کی ادائیگی تک صدق دل سے جاری رکھے گا۔

108- مقدس قانون کی رو سے ان (اشخاص) یعنی گورو کا بیٹا' خدمت میں رہنے کا خواہشمند' تعلیم دینے والا' قانون کی پیروی میں پختہ' پوترتا کا پابند' شادی یا دوستی کے واسطے سے تعلق دار' (ذہنی) صلاحیت کا حامل تعلیم دیے جانے کا مستحق ہے۔

109- پوچھے بغیر (کسی کو) کچھ نہ بتاؤ' نہ ہی (غیر مناسب طور پر سوال اٹھانے والے کو) جواب دیا جائے' دانشمند (سوال کا جواب) جانتا بھی ہو تو دوسرے کے درمیان (یوں) بیٹھے گویا احمق ہے۔

110- (کسی چیز کی) غلط اور مبنی بر گمراہی تشریح کرنے والا اور جو (کوئی سوال) گمراہ کن طور پر پیش کرتا ہے' دونوں یا ان میں سے ایک مر جائے گا یا (دوسروں کی) دشمنی و عداوت کمائے گا۔

111- جہاں (تعلیم و تدریس سے) مالی منفعت اور عزت و وقار دونوں میں سے کچھ حاصل نہ ہوں وہاں علم کا بیج نہیں بونا چاہیے' بالکل اسی طرح جیسے (بنجر زمین میں) اچھا بیج نہیں بکھیرنا چاہیے۔

112- عسرت اور مصیبت کے دور میں بھی ویدوں کے فاضل کے لیے بنجر زمین میں بیج بونے سے مر جانا بہتر ہے۔

113- مقدس تعلیم نے برہمن کے حضور عرض کی ''میں تمہارا خزانہ ہوں' مجھے محفوظ رکھو اور کسی ایسے کے حوالے نہ کرو جو مجھے بنظر حقارت دیکھتا ہو۔ یوں (سنبھالے جانے پر) میں انتہائی طاقتور ہو جاؤں گی۔''

114- کسی ایسے کے سپرد کرنا جو تمہارے خزانے کو محفوظ رکھ سکے' ایسے برہمن کے حوالے

جس کے بارے تمہیں علم ہو کہ وہ پاک' اپنی اندریوں پر غالب' سیکھنے کا شوقین اور غور وفکر سے متصف ہے۔

115- لیکن ایسا شخص جو کسی کو وید پڑھتے سن کر سیکھ لیتا ہے' دراصل اس کی چوری کا مرتکب ہوتا ہے اور اس کا مقدر جہنم ہے۔

116- سب سے پہلے طالب علم اپنے (علم دینے والے) استاد کو تعظیماً ہتھیلیاں جوڑ کر سلام کرے گا' خواہ علم کا تعلق دنیاوی معاملات سے ہو' ویدوں یا برہما سے۔

117- اپنے نفس پر غالب برہمن خواہ علم میں ساوتری تک محدود ہے' اس برہمن سے بہتر ہے جو ویدوں کا عالم ہے لیکن اندریوں پر غالب نہیں' کھانے (میں ممنوعات) کا پرہیز نہیں کرتا اور (ہر طرح کی چیزیں) بیچتا ہے۔

118- کسی کو اپنے سے برتر کی نشست پر نہیں بیٹھنا چاہیے۔ اپنی نشست پر بیٹھا (اپنے سے برتر کی) کی مدارات کو کھڑا ہوگا اور (بعدازاں) تعظیماً سلام کرے گا۔

119- جب عمر رسیدہ کسی نوجوان کے پاس پہنچتا ہے تو اس کی حیوانی روح جسم چھوڑنے پر مائل ہو جاتی ہے' لیکن جب نوجوان تعظیماً اٹھ کھڑا ہوتا ہے تو یہ خطرہ ٹل جاتا ہے۔

120- جو شخص اپنے سے عمر رسیدہ لوگوں کی تعظیم اپنی عادت بنا لیتا ہے اس کی چار چیزوں میں ترقی ہوتی ہے؛ عمر کی طوالت' علم' شہرت (اور) طاقت۔

121- تعظیم کے الفاظ سے استقبال کرنے کے بعد برہمن اپنا تعارف کروائے گا کہ میں فلاں فلاں ہوں۔

122- تعارف کروائے جانے پر بھی کوئی تعظیم کی تحریک دینے والا مطلب نہ پا سکے تو کسی بھی عقلمند کو کہنا چاہیے ''میں فلاں'' اور اسے تمام خواتین سے بھی اسی طرح گفتگو کرنا چاہیے۔

123- تعظیم دینے اور اپنا نام بتانے کے بعد اسے لفظ 'بھو' ادا کرنا ہوگا؛ رشیوں نے قرار دیا ہے کہ 'بھو' اپنی ماہیت میں تمام اسماء معرفہ کی صفت رکھتا ہے۔

124- جواباً برہمن کو اس طرح تعظیم ملنی چاہیے ''اے نیک انسان تیری عمر دراز ہو'' نام کے اخیر میں اکار کو پلت یعنی ترماترا تک کہنا چاہیے۔

125- جو برہمن تعظیم کا جواب دینا نہیں جانتا اسے فاضل شخص تعظیم نہ دے' حتیٰ کہ شودر بھی نہیں۔

126- برہمن سے ملاقات پر بعدازاں (اس کی صحت کا) احوال لفظ کشل سے' کھشتری سے' اناماے' ویش سے کشیم شودر سے اس کی صحت کا پوچھنے کے لیے لفظ اناروگیہ استعمال کرے۔

127- شرت یگیہ کرنے والے کو اس کے نام سے مخاطب نہیں کرنا چاہیے۔ خواہ وہ عمر میں چھوٹا ہو۔ مقدس قانون کا جاننے والا اسے بھو یا بھوت کہہ کر مخاطب کرے گا۔

128- عورت جو کسی کی بیوی اور خونی رشتہ دار نہیں اسے بھوتی (خاتون محترم) یا پیاری بہن کہہ کر مخاطب کیا جائے گا۔

129- چچاؤں اور ماموؤں' سسر' پروہت اور (دوسرے قابل احترام) افراد کے لیے اپنی جگہ سے اٹھے گا اور اپنا تعارف کرواتے ہوئے بتائے گا کہ ''میں فلاں فلاں ہوں'' یہ رشتہ دار اپنے سے کم عمر بھی ہوں تو اسی طرح تعظیم کی جائے گی۔

130- خالہ' ممانی' ساس اور چچی کا احترام اچاریہ کی بیوی کا سا ہوگا' ان سب کا رشتہ اچاریہ کی بیوی جتنا ہے۔

131- بھائی کی بیوی اگر اپنی ذات برابر کی ہے تو دن میں ایک بار اس کے پاؤں چھوئے جائیں گے۔ لیکن ددھیال اور ننہال رشتہ داروں (کی بیویوں) کے پاؤں چھونا صرف سفر وغیرہ سے واپس پر ضروری ہے۔

132- پھوپھی' خالہ اور اپنی بڑی بہن کے ساتھ ماں کے سے آداب برتے جائیں گے۔ (لیکن) ماں (بہرحال) ان سے زیادہ قابل احترام ہے۔

133- آس پاس رہنے والے (خواہ ان میں عمر کا فرق دس برس ہو) دوست ہوتے ہیں۔ ایک پیشے سے منسلک بھی دوست ہوتے ہیں (خواہ ان میں عمر کا فرق پانچ برس ہو' دو شروتریہ بھی باہم دوست ہوتے ہیں خواہ ان کی عمر میں تین برس کا فرق ہو۔ لیکن عمر کا فرق کتنا ہی کم ہو باہم خونی رشتہ دار دوست نہیں (رشتہ دار ہی ہوتے) ہیں۔

134- معلوم ہو کہ دس سالہ برہمن اور سو سالہ کھشتری ایک دوسرے کے سامنے بالترتیب باپ بیٹے کی طرح ہیں یا دونوں میں سے باپ برہمن ہے۔

135- دولت' رشتہ داری' عمر مقدس رسوم (کی مناسب طور پر ادائیگی) اور پانچویں' مقدس علوم کی جانکاری باعث تعظیم ہیں' لیکن بعد میں بیان کی گئی (ہر وجہ) اپنے سے

پہلی بیان شدہ سے زیادہ مسکت و برتر ہے۔

136- تین دوجنمی (ارفع ترین) ذاتوں میں سے جو بھی ان پانچ خواص میں پختہ تر ہوگا (ان تینوں میں) زیادہ معزز شمار کیا جائے گا۔ عمر کی دسویں دہائی تک پہنچ جانے والے شودر کے ساتھ (بھی) یہی معاملہ ہے۔

137- نوے سال سے زیادہ عمر کے شخص' بیمار' مسافروں میں سے معزز ترین' بوجھ بردار' عورت' سناتک' بادشاہ اور دولہا کو سواری میں جگہ دینا لازم ہے۔

138- مذکورہ بالا تمام سے (بیک وقت) واسطہ پڑ جائے تو سناتک اور بادشاہ کے لیے جگہ بنانا لازم ہے اور اگر سناتک اور بادشاہ (ایک جگہ) اکٹھے ہو جائیں تو اول الذکر کی تعظیم مؤخرالذکر پر واجب ہے۔

139- کسی کو ورن میں داخل کرنے اور ویدوں کی تعلیم مع کلپ اور رہسیہ دینے والا (اس کا) اچاریہ (یعنی استاد) کہلاتا ہے۔

140- لیکن جو برہمن بطور ذریعہ روزگار کسی کو ویدوں کا کچھ حصہ اور اس کا انگ تشریح پڑھاتا ہے اس کا اپادھیا کہلاتا ہے۔

141- جو (ویدوں میں بیان) قواعد کے مطابق گربھا دھان (یعنی استقرار حمل کی رسوم) وغیرہ ادا کرتا ہے گورو کہلاتا ہے۔

142- جس برہمن کو کسی نے (باقاعدہ) اگنیادھیہ 'پاکیجن اور اگنیشوم (یعنی شرت یکیہ) وغیرہ کے لیے چنا ہو پروہت یا اتوج کہلاتا ہے۔

143- جو (شخص) صدق دل سے کان دھر کر وید سنتا ہے (شاگرد پر) واجب ہے کہ اسے اپنے والدین کی طرح جانے' اسے ہرگز ناراض نہ کرے۔

144- اچاریہ اپادھیہ سے دس گنا' باپ اچاریہ سے سو گنا (زیادہ محترم ہے)؛ لیکن ماں باپ سے بھی ہزار گنا زیادہ واجب الاحترام ہے۔

145- جنم دینے والے باپ اور جنم دینے کے ساتھ ویدوں کی تعلیم دینے والے دو میں سے مؤخرالذکر زیادہ واجب الاحترام ہے' اس لیے کہ وہ (ویدوں کیلئے) پیدا شدہ اس (زندگی) اور بعد از موت دونوں صورتوں میں (ابدی) صلے کی ضمانت ہے۔

146- دھیان رکھے کہ جب والدین نے اسے باہمی رشتہ سے پیدا کیا تو اسے صرف (حیوانی) وجود ملا تھا اور وہ اسی صورت ماں (کے رحم) سے برآمد ہوا تھا۔

147- مگر حقیقی حیات اچاریہ نے ویدوں سے ساوتری کی وساطت سے دلائی جو عمر اور موت سے مستثنیٰ ہے۔

148- (شاگرد کو) خیال رہے کہ جس نے اسے کم یا زیادہ ویدوں سے مستفید کیا ان (الوہی کتب) میں اس کا گورو ہے۔ اس لیے کہ (ویدوں کی تعلیم سے) اسے برکات حاصل ہوئیں۔

149- برہمن جو کسی کو ویدوں کا جنم دیتا اور رسومات کی ادائیگی سکھاتا ہے بروئے قانون باپ کا مقام حاصل کر لیتا ہے خواہ عمر میں شاگرد سے کم ہو۔

150- نوعمر شاعر انگیر نے (اپنے باپ کی عمر کے) رشتہ داروں کو تعلیم دی اور مقدس علوم میں اپنی فضیلت کے باعث انہیں ''بیٹے'' کہہ کر مخاطب کرتا۔

151- انہوں نے اظہار ناراضگی میں معاملہ دیوتاؤں کے حضور پیش کیا جنہوں نے اپنی مجلس میں فیصلہ کیا کہ تمہارے معاملے میں بچے کا طرز تخاطب درست ہے۔

152- اس لیے کہ (مقدس) علم سے محروم (مرد) درحقیقت بچہ ہے اور اسے وید پڑھانے والا اس کا باپ؛ اس لیے کہ (رشیوں کے نزدیک) لاعلم ہمیشہ ''بچہ'' جبکہ ویدوں کا استاد ''باپ'' ہے۔

153- عمر کی طوالت (بالوں کی سفیدی) دولت اور نہ ہی (صاحب اختیار و اقتدار رشتہ دار) عظمت کا سبب بنتے ہیں۔ رشیوں نے قانون بنایا ہے کہ ''ہمارے نزدیک وہ عظیم (سمجھا جاتا) ہے جو ویدوں اور ان کے انگوں کا فاضل ہے۔

154- برہمن کی برتری (مقدس) علم میں کھشتری کی بہادری میں ویش کی کثرت اناج (اور دوسری اشیاء میں) لیکن شودر کی صرف عمر میں ہے۔

155- چنانچہ کسی کو محض سفید سر کے باعث معزز خیال نہیں کیا جا سکتا۔ دیوتاؤں کے نزدیک ویدوں کا فاضل خواہ وہ کتنا ہی کم عمر ہے زیادہ فضیلت رکھتا ہے۔

156- لکڑی سے بنا ہاتھی چمڑے کا چکارا اور جاہل برہمن ایک سے ہیں؛ تینوں میں (سوائے نام کے) اپنی نسل کی کوئی صفت نہیں۔

157- جیسے مخنث عورت سے اور گائے دوسری گائے سے کچھ پیدا نہیں کرتی اور جاہل کو دی گئی دکشنا صلہ نہیں دلاتی رچائیں (نہ جاننے والا) برہمن بھی ویسا ہی بے کار ہے۔

158- (جو اِن کے لیے مفید ہے) مخلوقات کو لازماً سکھایا جانا چاہیے۔ اس عمل میں شیریں کلامی سے کام لینا چاہیے اور تلخ کلامی سے گریز لازم ہے تاکہ انہیں دکھ نہ ہو۔

159- مقدس قوانین (پرعمل پیرا ہونے) کے خواہشمند استاد کے لیے یہ لازم ہے۔

160- من کو شانتی دینے والا' افکار اور گفتار میں دھیرج کا قائل اور ہر دم خود پر نظر رکھنے والا ویدانت کا پورا صلہ پاتا ہے۔

161- تکلیف میں بھی ہو تو (ایسے) الفاظ استعمال نہ کرے کہ (دوسروں) کو تکلیف ہو' اپنے افعال و افکار سے کسی کو ضرر نہ پہنچائے۔ اپنے کلمات سے دوسروں کو خوفزدہ نہ کرے' بصورت دیگر وہ سورگ سے محروم رہے گا۔

162- برہمن کلمات تحسین کو زہر کی طرح جانے' اور تحقیر سے (متواتر) دکھ اٹھانے کی یوں خواہش کرتا رہے گویا آب حیات ہے۔

163- اس لیے کہ (ممکن ہے) نشانہ تضحیک و تحقیر چین کی نیند نہ سو سکے لیکن جاگنے پر سکھی ہوگا۔ وہ انسانوں کے درمیان خندہ پیشانی سے گھومے گا' لیکن تحقیر کرنے والا ہمیشہ کو برباد ہو جائے گا۔

164- (مذکورہ بالا) طریقوں سے تقدیس پانے والا دوجما (ویدوں کے مطالعہ کے لیے تجویز کردہ ریاضتوں) کے ذریعے خود کو ان کے مطالعہ کے لیے تیار کرے گا۔

165- مکمل ویدوں کے مطالعہ کے ساتھ ساتھ آریہ رہسیہ بھی پڑھے گا اور تپسیہ کے ساتھ ساتھ (ویدوں کے مطالعہ کے ضروری) حلف پر کاربند رہے گا۔

166- تپسیہ کا خواہاں برہمن ویدوں کا مطالعہ تواتر سے کرتا رہے؛ اس لیے کہ اس دنیا میں ویدوں کا مطالعہ ہی برہمن کے لیے عظیم ترین تپسیہ قرار دیا گیا ہے۔

167- اس طرح اپنی پوری صلاحیت کے ساتھ گیندے کے ہار پہنے تنہائی میں ویدوں کا مطالعہ کرنے والا دوجما سخت ترین تپسیا کے مساوی عمل کرتا ہے۔

168- ویدوں کے مطالعہ سے بے نیاز دوجما جو (دوسرے دنیاوی علوم کا) مطالعہ کرتا ہے پستی میں شودر کی حالت سطح تک گر جاتا ہے اور اس کی اولاد بھی)۔

169- الوہی کتب میں بیان کردہ اصولوں کے مطابق ایک آریہ کا پہلا جنم (اپنی فطری ماں کے) بطن سے' دوسرا منج گھاس باندھنے اور تیسرا شرت یگیہ (کی ادائیگی)

سے ہوتا ہے۔

170- ان تین جنموں میں سے منج بندھن کا جنم ویدوں کے مطالعہ کی خاطر ہوتا ہے؛ فاضل بتاتے ہیں کہ (اس دوسرے) جنم میں ساوتری (کا متن) اس کی ماں ہے اور اسے پڑھانے والا باپ۔

171- استاد کو (شاگرد کا) باپ کہا گیا ہے کیونکہ وہ وید عطا کرتا ہے؛ اس لیے کہ منج بندھن سے پہلے وہ کوئی بھی (مقدس) رسوم ادا نہیں کرسکتا۔

172- (جس کی تقدیس نہیں ہوئی) ویدوں میں سے (کچھ) نہ پڑھے سوائے تدفینی رسوم کی ادائیگی کے (لیے لازم قرار دیے) اشلوکوں کے؛ اس لیے کہ ویدوں سے جنم لینے تک وہ شودر کے برابر ہے۔

173- ویدوں کے مطالعے کا آغاز حلف اٹھانے اور اس کی پابندی سے مشروط ہے۔ مطالعے کے دوران مجوزہ قواعد کی پابندی لازم ہے۔

174- کھال کا لباس' جنیؤ' لنگوٹ' عصاء اور نچلے دھڑ کا جو لباس (برہمچاری) حلف کے لیے لازم ہے اسی طرح کے دیگر (حلفوں کے اٹھانے) میں لازم قرار دیا گیا ہے۔

175- گورو کے ساتھ مقیم برہمچاری کو مندرجہ ذیل تحدیدات کا خیال رکھنا ہوگا؛ اس دوران وہ اندریوں پر قابو رکھے گا تاکہ اس کے روحانی مدارج بلند ہوں۔

176- اشنان اور پوترتا کے بعد وہ روزانہ دیوتاؤں' رشیوں اور پتروں کو پانی چڑھائے گا' دیوتاؤں (کی مورتیوں) کی پوجا کرے گا اور (مقدس) آگ پر ایندھن رکھے گا۔

177- شہد' گوشت' خوشبوئیات' ہار' عورت' خوراک کو خوشبودار کرنے والے مصالحہ جات' کھٹی کی گئی اشیاء اور جانوروں کی ضرررسانی سے باز رہے گا۔

178- اسی طرح (جسم کی) مالش' آنکھوں میں کاجل' جوتے' چھتری' (نفسانی) خواہشات' غصے' کینے' رقص' گائیکی اور آلات موسیقی (کے بجانے) سے۔

179- جوئے' بیکار کی تو تکار' غیبت' جھوٹ' عورت کو چھونے اور دوسرے کو ضرب پہنچانے سے بچے گا۔

180- اکیلا سوئے' قوت مردمی کا ضیاع نہ کرے؛ بالارادہ ایسا کرنے والا اپنے حلف سے منحرف ہوتا ہے۔

-181 سوتے میں انزال کی صورت دوجما برہمچاری اشنان کرے‘ سوریہ پوجا کرے اور تین بار ”میری قوت لوٹا دے“ والا رچا پڑھے۔

-182 روزانہ (اپنے استاد کی ضرورت کے مطابق) برتن بھر پانی‘ پھول‘ گائے کا گوبر‘ مٹی اور کش گھاس فراہم کرے؛ ہر روز بھیک مانگنے جائے۔

-183 پوتر ہونے کے بعد برہمچاری روزانہ ویدوں کے فاضل لوگوں کے گھروں سے خوراک لائے گا؛ ضروری ہے کہ وہ اشخاص یگیہ کا اہتمام بھی کرتے ہوں اور اپنی روزی اپنے لیے مجوزہ پیشوں سے کماتے ہوں۔

-184 اپنے استاد اور ماں کے رشتہ داروں سے بھیک نہ مانگے؛ اجنبیوں کے موجود نہ ہونے کی صورت میں مؤخرالذکر افراد کے گھروں کو ترجیح دے۔

-185 مذکورہ بالا (نیک افراد) گاؤں میں نہ بستے ہوں تو وہ (گاؤں کے) کسی بھی گھر کے سامنے خاموش کھڑا ہو جائے؛ (گناہ کبیرہ کے مرتکب یعنی) ابھیشست سے گریز کرے۔

-186 صبح شام دور سے ایندھن لائے اور سوائے زمین کے کسی بھی جگہ رکھ دے؛ اس ایندھن سے مقدس آگ کا ہون کرے۔

-187 بغیر علالت کے (متواتر) سات دن بھیک یا ایندھن کے لیے نہ جانے والے کو (حلف توڑنے کا کفارہ) اوکرنا ادا کرنا ہوگا۔

-188 (برہمچاری) حلف کے تحت رہنے والے کو مسلسل مانگ کر گزارا کرنا ہوگا؛ لیکن کسی (ایک شخص) پر انحصار نہ کرے؛ یوں گزارا کرنے والے برہمن کی خوراک برت کے برابر قرار دی گئی ہے۔

-189 اپنے حلف کا خیال رکھتے ہوئے وہ چاہے تو کسی کے کھانے کی دعوت قبول کر سکتا ہے بشرطیکہ وہ دیوتاؤں کا یگیہ یا پتروں کا شرادہ ہو؛ یہ عمل دنیا کے تارکین کا اتباع ہے۔

-190 یہ حکم صرف برہمن کے لیے ہے؛ کھشتری اور ویش اس سے مبراء ہیں۔

-191 اپنے استاد کے حکم پر اور اس کے بغیر بھی وہ ہمہ وقت ویدوں کا مطالعہ کرتا رہے گا؛ اس کا دوسرا فرض اپنے گورو کی سیوا ہے۔

-192 اپنے جسم‘ کلام‘ اعضائے حسی اور ذہن کو قابو میں رکھے‘ گورو کے سامنے ماتھ

جوڑے اس کے چہرے پر نظریں جمائے کھڑا ہو۔

193- اپنا جسم اچھی طرح ڈھانپے البتہ دایاں بازو ہمیشہ ننگا رہے؛ 'بیٹھ جاؤ' کے الفاظ سن کر گورو رخ ہو کر بیٹھ جائے۔

194- گورو کی موجودگی میں کم تر کھائے' ستا پہنے' زیادہ جلدی اٹھے اور دیر سے سوئے۔

195- بستر پر لیٹے' بیٹھے' کھانا کھاتے' منہ پھرائے اور کھڑے اپنے گورو سے بات چیت نہ کرے اور نہ ہی ان حالتوں میں سوال کا جواب دے۔

196- (جواب دینے کے لیے) گورو بیٹھا ہے تو چیلا اٹھ کھڑا ہو' گورو کھڑا ہے تو اس کے قریب جا کر' اس کی طرف آ رہا ہے تو آگے بڑھ کر اور اگر وہ دوڑ رہا ہے تو اس کے پیچھے دوڑتے جواب دے۔

197- گورو کا رخ دوسری طرف ہے تو گھوم کر ادھر ہو' گورو فاصلے پر ہے تو اس کے پاس جا کر' وہ لیٹا ہے تو جھک کر جواب دے۔

198- گورو نزدیک ہے تو اپنا بستر یا نشست نیچی رکھے؛ گورو کی حد نگاہ تک وہ غیر محتاط نہیں ہوگا۔

199- کبھی اپنے گورو کا محض نام لے کر مخاطب نہ کرے؛ غیر موجودگی میں بھی تعظیم کے الفاظ نام کے ساتھ لگائے؛ کبھی اس کے طرز گفتار یا چال کی نقل نہ کرے۔

200- جہاں اس کے گورو کا ذکر ادب سے نہ ہو کانوں پر ہاتھ رکھ کر وہاں سے چلا جائے۔

201- (خواہ درست ہو) جو چیلا گورو پر تنقید کرتا ہے اگلا جنم گدھے کی صورت لیتا ہے اور شہرت داغدار کرنے پر کتے کا جنم لے گا؛ اپنے استاد کے سامان پر گزارا کرنے والا (اگلے جنم میں) کیڑے کی صورت پیدا ہوگا اور اس (کی خوبیوں کا) حاسد بڑے کیڑے کی صورت میں۔

202- خود ایک طرف کھڑا رہ کر کسی دوسرے کو گورو کی خدمت نہیں کرنے دے گا؛ نہ ہی جب وہ خود غصے کی حالت میں ہو' کوئی عورت نزدیک ہو؛ گاڑی میں بیٹھا یا بلند جگہ کھڑا ہے تو اتر کر استاد کی تعظیم کرے گا۔

203- یوں نہ بیٹھے کہ ہوا اس کی طرف سے گورو کی طرف چل رہی ہو؛ نہ ہی ایسی بات کہے جو گورو نہیں سن سکتا۔

-204 گورو کے ساتھ بیل' گھوڑے یا اونٹ جتی گاڑی' پالکی' گھاس یا پتوں کے ستھر' چٹائی' چٹان' لکڑی کے تختے یا کشتی میں بیٹھ سکتا ہے۔

-205 گورو کا گورو نزدیک موجود ہو تو اس کا احترام بھی گورو کی طرح کرے لیکن گورو کی اجازت کے بغیر اپنے خاندان کے واجب الاحترام افراد کو تعظیم نہ دے۔

-206 دوسرے علوم سکھانے والوں' گناہوں سے روکنے والوں اور واجب الاحترام دوسرے افراد کی تعظیم کے لیے بھی یہی احکام ہیں۔

-207 جو اس سے برتر ہیں ان کا احترام گورو کا سا کرے؛ گورو کی برابر ذات کی بیویوں سے پیدا ہونے والے بیٹوں اور اس کے ددھیالی اور ننھالی رشتہ داروں کا بھی اسی طرح احترام کرے۔

-208 گورو کا بیٹا (جو اپنے باپ کی جگہ تعلیم دے)' خواہ عمر میں چھوٹا ہو یا ہم عمر' (یگیہ کے علوم کا) طالب علم ہو یا (دوسرے) انگوں کا' اسی طرح قابل تعظیم ہے۔

-209 برہمچاری اپنے گورو کے بیٹے کے اعضاء کی مالش نہیں کرے گا' نہانے میں مدد نہیں دے گا' اس کا چھوڑا نہیں کھائے گا اور نہ اس کے پاؤں دھوئے گا۔

-210 گورو کی برابر ذات کی بیویاں گورو کی سی قابل احترام ہیں؛ لیکن دوسری ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بیویوں کے احترام میں اٹھنا اور انہیں تعظیم دینا لازم ہے۔

-211 گورو کی بیوی کو مالش' اشنان اور بال سنوارنے میں مدد نہ دے۔

-212 چیلا بیس برس کا ہے تو گورو کی نوجوان بیوی کے پاؤں چھو کر تعظیم نہیں دے گا۔

-213 (اس دنیا) میں عورت کی فطرت ہے کہ مرد کو ترغیب دیتی ہیں؛ چنانچہ عورتوں کی موجودگی میں عقلمند ہمیشہ محتاط رہتا ہے۔

-214 عورتیں نہ صرف بے وقوف بلکہ فاضل اور دانشمند کو بھی ترغیب سے خواہشات کا غلام بنا سکتی ہیں۔

-215 کسی کی ماں' بہن یا بیٹی کے ساتھ اکیلے نہیں بیٹھنا چاہیے؛ اس لیے کہ خواہش دانشمند پر بھی غالب آ سکتی ہے۔

-216 لیکن نوعمر طالب علم گورو کی نوجوان بیوی کے سامنے ڈنڈوت کرتے ہوئے کہہ سکتا ہے؛ پوجا کرتا ہوں' اے معزز خاتون'۔

-217 سفر سے واپسی پر' مذکورہ بالا قواعد کے مطابق؛ گورو کی بیوی کے پاؤں چھوئے گا۔

218- جس طرح بیلچے سے زمین کھودتا پانی نکال لیتا ہے اسی انداز میں شاگرد بھی گورو سے جو کچھ اس کے اندر ہے' حاصل کرتا ہے۔

219- طالب علم (برہمچاری) چاہے تو سر منڈوائے' بال پٹوں میں بنائے یا چٹیا رکھے؛ کسی گاؤں میں اس کے سوتے سورج نہیں چڑھنا چاہیے۔

220- مذکورہ بالا قاعدے کی خلاف ورزی پر' خواہ انجانے میں ہو یا جانتے بوجھتے وہ اگلے دن برت رکھے گا اور ساوتری کا جپ کرتا رہے گا۔

221- مذکورہ بالا برت سے کفارہ نہ کرنے والا عظیم گناہ کا مرتکب ہوگا۔

222- آچمن کے بعد صبح شام کی سندھیا (دو وقتوں کے ملاپ) میں پورے دھیان سے اور پاک جگہ پر کھڑا ہو کر قاعدے کے مطابق جپ کرے گا۔

223- وہ کوئی بھی ایسا عمل اختیار کرسکتا ہے جو ممنوع نہیں اور مسرت دیتا ہے خواہ (وہ عمل) کسی کم ذات کے مرد یا عورت کے اتباع میں ہی کیوں نہ کیا جائے۔

224- کچھ کے نزدیک اصل خیر روحانی ترفع کے حصول' کچھ کے نزدیک خواہشات کی تسکین' کچھ اور اسے محض روحانی مسرت میں ڈھونڈتے ہیں جبکہ بعض کے نزدیک یہ دولت کے حصول میں ہے؛ جبکہ درست فیصلہ کی روشنی میں ان کا مجموعہ ہی اصل خیر ہے۔

225- استاد' باپ' ماں اور بڑے بھائی سے بے ادبی کا سلوک نہیں ہونا چاہیے؛ برہمن کو خصوصاً اس سے بچنا چاہیے۔

226- گورو برہما کا' باپ پرجاپتی اور ماں پرتھوی کا روپ ہیں جبکہ سگا (بڑا) بھائی خود اپنا روپ ہے۔

227- بچوں کی پیدائش پر والدین جو تکلیف اٹھاتے ہیں اس کی تلافی سینکڑوں برسوں میں بھی نہیں ہوسکتی۔

228- اس کا عمل ہمیشہ ان دو کی مرضی کے مطابق ہونا چاہیے؛ برہمچاری گورو کی مرضی کو پیش نظر رکھے؛ بصورت دیگر وہ کسی تپسیا کا پھل حاصل نہیں کرسکتا۔

229- ان تینوں کی خوشنودی ہی سب سے بڑی تپسیا قرار دی گئی ہے؛ ان کی اجازت کے بغیر خیر کے دوسرے کاموں کی بھی اجازت نہیں۔

230- اس لیے کہ انہیں تین عالم قرار دیا گیا ہے؛ یہی تین (بڑے) سلسلے تین وید اور

تین مقدس آگ ہیں۔

231- باپ کو گرہیپتی اگنی اور ماں کو دکش اگنی قرار دیا گیا ہے لیکن گورو آہوانیہ اگنی ہے؛ یہ آتش ثلاثہ محترم ترین ہے۔

232- ناستک ہو جانے کے بعد بھی انہیں نظرانداز نہ کرنے والا تینوں عالم فتح کر لیتا ہے اور بہشت کی مسرت پاتا ہے۔

233- ماں کی تعظیم سے اس عالم' باپ کی تعظیم سے کرہ وسطی اور گورو کی تعظیم سے برہما کا وصل پاتا ہے۔

234- ان تینوں کی تعظیم کرنے والا سب فرائض کی انجام دہی سے مبراء ہے؛ لیکن ان کی تعظیم نہ کرنے والے کی تمام تپسیا لاحاصل رہتی ہے۔

235- جب تک یہ تینوں زندہ ہیں وہ (خود سے) نیکی کا کوئی کام سرانجام نہ دے؛ ان کی خدمت کرے اور ان کی رضامندی کے حصول پر مسرور رہے۔

236- اگلی دنیا میں خیر کی غرض سے وہ اپنے فکر و عمل سے جو کچھ کرتا ہے انہیں اس کی اطلاع دے۔

237- ان کی تعظیم سے ہر قابل حصول چیز حاصل ہو جاتی ہے؛ چنانچہ یہی ارفع ترین فرض ہے؛ باقی ہر فرض ان کے ماتحت ہے۔

238- پختہ ایمان رکھنے والا کم تر ذات والے سے بھی علم حاصل کر سکتا ہے؛ اسی طرح کم ترین ذات سے اعلیٰ ترین علم اور گھٹیا ترین خاندان سے بہترین بیوی پا سکتا ہے۔

239- زہر سے پھولوں کا رس' بچے سے دانش اور دشمن سے بھلائی اور (ناپاک) شے سے سونا مل سکتا ہے۔

240- اچھی بیویاں' (قانون کا) علم' پوترتا (کے طریقے)' اچھی نصیحت اور مختلف فنون کہیں سے بھی حاصل ہو سکتے ہیں۔

241- تجویز کیا گیا ہے کہ ابتلاء کے دور میں غیر برہمن سے بھی وید پڑھے جا سکتے ہیں؛ یہ استاد بھی جب تک جیتا ہے طالب علم اس کی خدمت کرے گا اور اس کے پیچھے پیچھے چلے گا۔

242- (بہشت میں) بے مثل مسرت کا خواہاں غیر برہمن استاد کے گھر قیام نہیں کرے گا اور نہ ہی اس برہمن کے ہاں جو ویدوں اور اس کے انگوں کا ماہر نہیں۔

243- تمام عمر اپنے استاد کے ساتھ گزارنے کا خواہاں تندہی سے اس کی خدمت کرے گا حتیٰ کہ وہ آنجہانی ہو جائے۔

244- جو برہمن اپنے جسم کے گھل جانے تک گورو کی خدمت کرتا ہے سیدھا برہما کے ابدی محل میں پہنچ جاتا ہے۔

245- مقدس قانون سے واقف سماورتن یعنی تعلیم سے فراغت کے بعد گھر پہنچنے کی رسم سے پہلے گورو کی خدمت میں کوئی تحفہ پیش نہیں کرے گا؛ لیکن حصول علم سے فراغت کے بعد اپنی اہلیت کے مطابق تحفہ اس واجب الاحترام کی خدمت میں پیش کرے گا۔

246- کھیت' سونا' گائے' گھوڑا' چھاتا' جوتا' چوکی' اناج' (حتیٰ کہ) ترکاری پیش کرنے سے بھی اس کی خوشنودی حاصل کرسکتا ہے۔

247- استاد کی موت کی صورت میں طالب اس کے بیٹے (بشرطیکہ وہ صاحب کمال ہے)' بیوہ یا' حتیٰ کہ اس کے سپنڈ میں سے کسی کی خدمت کرسکتا ہے۔

248- اگر ان میں سے کوئی بھی زندہ نہ ہو تو اس پر مقدس آگ کی پوجا لازم ہو جاتی ہے؛ وہ دن کے دوران کھڑے اور رات بیٹھے زندگی گزارے۔

249- بطور برہمچاری' بغیر حلف کی خلاف ورزی کیے' اس طرح زندگی گزارنے والا (موت کے بعد) بلند ترین مقام حاصل کرتا ہے اور کبھی دوبارہ پیدا نہیں ہوتا۔

✿ ✿ ✿ ✿

تیسرا باب

-1 اس بات کا عہد کرے کہ کسی گرو سے تینوں ویدوں کا مطالعہ چھتیس برس' اس مدت کے نصف یا چوتھائی عرصہ کے لیے کریگا' یا پھر اس وقت تک حتیٰ کہ ان کی تحصیل مکمل ہو جائے۔

-2 تین' دو یا حتیٰ کہ' ایک وید حسبِ ترتیب پڑھنے والا طالبعلم گھر گرہستی کے دور میں داخل ہو جاتا ہے بشرطیکہ وہ طالبعلمی کے ضوابط کی خلاف ورزی نہ کرے۔

-3 وہ طالب علم جو اپنی طلب علم کی کارکردگی اور فرائض کی انجام دہی میں نیک نام ہوا اور جس نے اپنے باپ کے ورثے یعنی ویدوں کا اکتساب کیا اسے تعظیماً شجاً (دیوان) پر بٹھا کر گلے میں ہار ڈالے جائیں اور ایک گائے (اور شہد کا شربت بطور تحفہ پیش کی جائے۔

-4 گرو کی اجازت سے غسل کے بعد قوائد کے مطابق سماورتا (گھر لوٹنے کی رسوم) سے فارغ ہونے پر پہلی تین ذاتوں کے مردوں کو اپنی برابر ذات کی عورتوں سے شادی کرنی چاہیے؛ عورت کو (جسمانی طور پر) سعد علامتوں سے نوازا گیا ہو۔

-5 اس (دوشیزہ) کو ماں کی طرف سے اور نہ ہی باپ کی طرف سے سپنڈ میں سے ہونا چاہیے۔ پہلی تین ذات کے مردوں کو ایسی دوشیزاؤں سے شادی اور ہم بستری زیبا ہے۔

-6 شادی کے لیے لڑکی کا انتخاب دس طرح کے خاندانوں میں سے نہیں کرنا چاہیے۔ خواہ وہ کیسے ہی صاحب حشم و جاہ اور گائیوں' گھوڑوں اور بھیڑوں کے کتنے ہی ریوڑوں کے مالک کیوں نہ ہوں یا اناج اور دوسری املاک کے حوالے سے وہ کیسے ہی بلند مرتبت کیوں نہ ہوں۔

-7 (وہ خاندان جو) مقدس رسوم ادا نہ کریں' جن کے ہاں اولادِ نرینہ پیدا نہ ہوتی ہو' جن میں وید نہ پڑھے جاتے ہوں' جن کے (کسی فرد خانہ کے) جسم پر گھنے بال

ہوں' جن میں بواسیر' کوڑھ' بدہضمی' مرگی یا جزام' سیاہ و سفید کے دھبے موجود ہوں۔

-8 اس کی شادی ایسی دوشیزہ سے نہ ہونے پائے جس کے (بال) سرخ ہوں' نہ اس سے جس کا کوئی عضو زائد ہو' نہ اس سے جو طبعاً علیل ہو' نہ اس سے جس کے (جسم پر بالکل) بال نہ ہوں یا بہت زیادہ ہوں اور نہ اس سے جو سرخ چشم یا باتونی ہو۔

-9 نہ اس کے ساتھ جس کا نام کسی مجمع النجوم' شجر یا دریا کے نام پر ہوں۔ نہ اس کے ساتھ جس کے نام کا کوئی حصہ نچلی ذاتوں یا کسی پہاڑ کے لیے مخصوص نام پر مشتمل ہو۔ اس کا نام یا نام کا کوئی حصہ کسی پرندے' سانپ یا غلام کے نام پر نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی (کسی ایسی چیز کے نام سے جو) دہشت انگیزی کا تاثر دیتی ہو۔

-10 اس کی شادی کسی ایسی عورت سے ہو جس کا نام خوش معانی' چال (دلکشی) میں ہنس یا ہاتھی کی سی' سر اور جسم کے بال زیادہ نہ کم' دانت چھوٹے اور اعضاء کومل ہوں۔

-11 لیکن کسی باشعور شخص کو ایسی (دوشیزہ) سے شادی نہ کرنی چاہیے جس کا بھائی نہ ہو اور نہ اس کے ساتھ جس کے باپ کا علم نہ ہو۔ (اول صورت میں) یہ امر مانع ہے کہ اسے باپ نے (بے اولاد ہونے کے باعث) متبنیٰ بیٹی بنایا ہو۔ اور دوسری صورت میں کہیں (اس کا باپ) گناہ کا مرتکب نہ ہوا ہو۔

-12 تین برتر دوجنمی ذات کے مردوں کو پہلی شادی اپنی برابر ذات میں کرنا چاہیے۔ لیکن اگر کوئی شہوت سے مغلوب ہو کر دوسری (شادی) کا اہتمام کرلے تو پھر اسے چاہیے کہ وہ درج ذیل اجازتوں پر عمل کرے۔ ان میں ہدایت دی گئی ہے کہ کونسی ذات کے مرد اپنی ذات کے علاوہ' کن عورتوں سے شادی کر سکتے ہیں۔

-13 واضح کیا جاتا ہے کہ ایک شودر کی بیوی محض ایک شودر عورت (ہوسکتی) ہے۔ جبکہ ایک ویش کی بیویوں میں سے ایک اس کی ہم مرتبہ یعنی ویش اور دوسری شودر ہوسکتی ہے۔ کھشتری کی (بیویوں میں) سے ایک اس کی ہم مرتبہ اور دوسری ویش یا شودر ہوسکتی ہے۔ جبکہ براہمن کی (بیویوں) میں سے ایک اس کی ہم ذات اور باقی کھشتری' ویش یا شودر ہوسکتی ہیں۔

-14 (بدترین) مصائب و آفات کے حامل دور میں بھی کوئی ایسا ذکر کسی (قدیم) کہانی میں نہیں ملتا کہ کوئی شودر عورت کسی براہمن یا کھشتری کی (پہلی) بیوی رہی ہو۔

-15 جب پہلی تین ذاتوں کے مرد اپنی حماقت میں نیچ ذات (شودر) بیویاں کر بیٹھتے ہیں تو جلد ہی اپنے اہل خانہ کے لیے باعث عار بنتے ہیں۔ ان کی اولاد بھی شودروں سے چلنے والی دوغلی نسل بن جائے گی۔

-16 رشی اتھیہ کے بیٹے گوتم اور اترے کے مطابق شودر عورت سے شادی کرنے والا ذات باہر ہو جاتا ہے۔ جبکہ شونک گیانی کے فرمان کے مطابق اس حکم کا اطلاق شودر عورت سے پیدا ہونے والی اولاد نرینہ پر ہوتا ہے۔ جبکہ بھرگو کے فرمان کی رو سے صرف وہ ذات باہر ہوتا ہے جس کی نرینہ اولاد (صرف شودر عورت سے ہوتی ہے۔)

-17 شودر بیوی کے ساتھ ہم بستری کرنے والا براہمن (مرنے کے بعد) جہنم میں جائے گا۔ اگر اس بیوی سے اولاد پیدا ہو جاتی ہے تو وہ براہمن کے درجے سے گر جاتا ہے۔

-18 جو شخص دیوتاؤں اور پتروں کے چڑھاوے میں اپنی (شودر) بیوی کی مدد لیتا ہے۔ اس کا (چڑھاوا اور بھینٹ) قبول نہیں ہوتیں اور (وہ شخص) سورگ (بہشت) یعنی سورگ میں داخل نہیں ہوسکتا۔

-19 شودر عورت کے لبوں کا بوسہ لینے' اپنے گالوں کو اس کی سانسوں سے داغدار کرنے اور اس میں سے اولاد نرینہ پیدا کرنے کے گناہوں کی تلافی کسی شاستر میں درج نہیں۔

-20 اب چار ذاتوں کے مابین آٹھ شادیوں کی رسوم کا مختصر احوال سنیے۔ یہ شادیاں جزواً مفید ثابت ہوسکتی ہیں اور جزواً زندگی میں اور بعد از موت نقصان کا سبب بن سکتی ہیں۔

-21 یہ آٹھ طرح کی شادیاں براہم' دیوٗ ارش' اسر' گندھرب' پرجاپتی' راکشس اور پشاچ ہیں۔

-22 جن ذاتوں کے لیے بیاہ کی جو متعین رسوم بیان ہوں گی ان کی خوبیوں اور (ممکنہ) قباحتوں کا احوال سب بیان ہوگا۔ پھر ہونے والی اولاد کے حوالے سے ان شادیوں کے سعد و بد اثرات و نتائج پر بات ہوگی۔ (یہ) رسوم (بالترتیب) براہم' دیوٗ ارش' پرجاپتی' اسر' گندھروؤ' راکشسوں اور پشاچوں کے لیے ہیں۔

23- بااعتبار ترتیب پہلی چھ قانوناً برہمنوں کے لیے آخری چار کھشتریوں کے لیے اور یہی چار' سوائے راکشس رسم کے' ویشوں اور شودروں کے لیے بھی ہیں۔

24- رشی کہتے ہیں کہ براہمن کو پہلی چار رسوم کے مطابق بیاہ کی اجازت ہے۔ کھشتری کو ایک یعنی راکشس رسم اور ویش اور شودر کے لیے صرف اسر موزوں ہے۔

25- لیکن (مقدس قانون کی) آخری پانچ میں سے پہلی تین شقیں جائز اور آخری دو ناجائز ہیں۔ پشاچ اور اُسر بیاہ کبھی استعمال نہیں کرنا چاہیے۔

26- کھشتریوں کے لیے بیاہ کے مذکورہ بالا دو طریقوں' گندھرب اور راکشس' الگ الگ یا ملا کر' استعمال کرنے کی اجازت مقدس روایات میں ملتی ہے۔

27- جس شادی میں لڑکی کا باپ ویدوں میں تعلیم یافتہ' اچھے چال چلن کے لڑکے کو اپنے ہاں مدعو کرے اور بیٹی کو (قیمتی پارچات میں ملبوس) گہنے پہنا کر دولہا کے حوالے کر دے' برہمن بیاہ کہلاتی ہے۔

28- بیٹی کو بنا سنوار کر کسی مندر میں مذہبی فرائض کی ادائیگی پر مامور پروہت کے ساتھ بیاہنا دیو بیاہ کہلاتا ہے۔

29- جب (باپ) اپنی بیٹی مقدس قوانین (کے اتباع) میں ایک گائے اور بیل کے بدلے بیاہے تو یہ آرش کہلاتا ہے۔

30- جب باپ اپنی بیٹی دے چکنے کے بعد جوڑ کے لیے نیک خواہش کا اظہار کرے کہ ''دونوں اپنے فرائض بہ احسن انجام دو'' تو یہ پرجاپتی رسم بیاہ کہلاتی ہے۔

31- جب دولہا' اپنی رضامندی سے' دلہن اور اس کے رشتہ داروں کو اپنی حیثیت کے مطابق رقم ادا کرنے کے بعد شادی کرے تو یہ اسر کہلاتی ہے۔

32- لڑکا اور لڑکی اپنی مرضی سے بیاہ کر لیں تو گندہرو کہلاتا ہے اور اس کی بنیاد خواہش نفسانی پر ہوتی ہے۔

33- جب لڑکی کے گھر بار کو جلائے جا چکنے اور عزیز و اقارب کو قتل کیے جا چکنے کے بعد بذریعہ اغوا شادی کی جائے تو راکشس کہلاتی ہے۔

34- حالت خواب' بے ہوشی حالت نشہ یا ذہنی معذور لڑکی کو ترغیب تحریص سے شادی میں لایا جائے تو یہ پشاچ کہلاتی ہے۔

35- برہمنوں کے مابین لڑکی پانی کے چڑھاوے پر دینا افضل ترین ہے۔ باقی ذاتیں

اپنے معاملات باہمی رضامندی سے طے کرسکتی ہیں۔

36- اے برہمنو غور سے سنو کہ منوجی نے ان (اقسام کی) شادیوں میں سے ہر ایک کے متعلق کیا ارشاد فرمایا ہے۔

37- برہم رسوم کے بیاہ کے نتیجے میں عورت کے کوکھ سے جنم لینے والا لڑکا راستی پر ہو تو اپنی دس اگلی اور دس پچھلی نسلوں کے گناہ معاف کرواتا ہے۔ اکیسواں وہ خود ہے جس کے گناہ بخشے جاتے ہیں۔

38- دیو رسوم یا طریقہ کے مطابق بیاہی جانے والی عورت کا لڑکا (اسی طرح) سات اگلی اور سات پچھلی پشتوں کو بخشواتا ہے۔ اس طریقے پر بیاہی جانے والی عورت کے لیے یہ تعداد تین ہے۔ پرجاپتی یا کا طریقہ سے بیاہی عورت کا بیٹا (اچھی اور پچھلی چھ پستوں کو بخشواتا ہے۔

39- مذکورہ بالا (گنوائے گئے اوپر کے) بیاہوں سے جنم لینے والے لڑکے ویدوں کا اعلیٰ علم حاصل کرتے ہیں اور زمانے کی مقتدر ہستیاں ان کی تعریف کرتی ہیں۔

40- خوبصورتی اور خوب سیرتی کی خوبیوں سے متصف' دولت و شہرت کے حامل اور حسب مرضی اور تمنا حصول مسرت پر قادر ان لوگوں کو سو برس کی حیات عطا کی گئی ہے۔

41- لیکن باقی (چار) غیر صحیح اور ناقص شادیوں کے نتیجے میں انسانوں کے ہاں ناقص اولاد پیدا ہوتی ہے۔ لڑکے ظالم اور دروغ گو ہوتے ہیں۔ انہیں ویدوں اور مقدس قوانین سے کوئی لگاؤ نہیں ہوتا۔

42- صحیح شادیوں سے بے نقص اولاد پیدا ہوتی ہے جبکہ ناقص شادیوں سے ناقص (اولاد)' اسی لیے چاہیے کہ (شادی کے) ناقص طریقوں سے پرہیز کیا جائے۔

43- برابر ذات کی عورت (سے شادی ہونے کی) صورت میں جوڑے کو ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑنا ہے' معلوم ہو کہ ذات باہر (کی عورت سے) شادی کی صورت میں مندرجہ ذیل قواعد پر ہی ہوگا۔

44- کسی اونچی ذات سے شادی ہونے کی صورت میں کھشتری کی بیٹی ہاتھ میں تیر' ویش کی بیٹی آلہ ستوراتی (یعنی کھرپہ) اور شودر کی بیٹی دولہا کے پہناوے کا دامن پیچھے سے پکڑے۔

-45 (خاوند) اپنی خواہش کی تسکین کے لیے (محض) اپنی بیوی کے پاس متواتر جا سکتا ہے۔صرف ممانعت کے دنوں کا پرہیز ہے۔اگر وہ اپنی بیوی کی تشفی پر تلا ہے تو مباشرت کے لیے (کسی بھی دن) اس کے پاس جا سکتا ہے۔صرف پرون کی ممانعت ہے۔

-46 (ہر ماہ کی) سولہ راتیں اور (دن) عورت کا فطری موسم ہیں۔ان سولہ دنوں میں وہ چار بھی شامل ہیں جن (میں مباشرت) نیک لوگوں کے نزدیک جائز نہیں۔

-47 لیکن مذکورہ بالا راتوں میں سے گیارہویں اور تیرہویں ممنوع (قرار دی گئی) ہیں جبکہ باقی راتوں کی سفارش کی گئی ہے۔

-48 جفت راتوں (کی مباشرت) سے بیٹے جبکہ طاق راتوں سے بیٹیاں پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ اولاد نرینہ کے خواہشمند حضرات کو چاہیے کہ مجاز راتوں میں سے بھی فقط جفت (راتوں میں) سے اپنی بیویوں کے پاس جائیں۔

-49 مرد کا مادہ منویہ کثرت سے ہونے کی صورت میں اولاد نرینہ پیدا ہوگی۔زنانہ مادہ تولید کے حاوی ہونے کی صورت میں اولاد زنانہ پیدا ہوگی۔اگر دونوں برابر ہیں تو زنانہ خصائص کا حامل لڑکا یا لڑکا اور لڑکی دونوں پیدا ہوں گے یا (دونوں کی) کمزوری و نقاہت یا ناکامی ہونے کی صورت میں (نتیجہ یہ نکلے گا) استقرار حمل نہ ہو پائے گا۔

-50 چھ ممنوعہ اور آٹھ دوسری راتوں میں عورت کی صحبت سے گریز کرنے والا' قطع نظر اس کے کہ وہ کس دور حیات میں سے گزر رہا ہے' (عفت مآبی میں برہمچاری) کے برابر ہے۔

-51 (قانون کی معمولی) شدھ بدھ رکھنے والے باپ بھی اپنی بیٹی کے عوض قطعاً کچھ قبول نہیں کرنا چاہیے۔اس لیے کہ طمع کے زیر اثر کچھ بھی قبول کرنے والا ایسا ہے ہی جیسے اولاد فروش۔

-52 جو مرد اپنی حماقت میں عورت کی ملکیتی اشیاء مثل لادو جانور' چھکڑا اور کپڑا وغیرہ استعمال کرتے ہیں' گناہ کے مرتکب ہیں اور دوزخ میں جاتے ہیں۔

-53 کچھ سیانے اور رشی ارش بیاہ میں ''بطور نذر'' گائے اور بیل کا لینا جائز خیال کرتے ہیں۔ (لیکن) یہ غلط ہے کیونکہ (معاوضے کی) وصولی خواہ معمولی ہو یا زیادہ

(بیٹی) بیچنے کے برابر ہیں۔

54- لیکن اگر رشتہ دار (لڑکے والوں کی طرف سے) نذرانہ کو (خود اپنے) استعمال میں نہیں لاتے تو پھر اس معاملے کو فروخت نہیں کہا جائے گا۔ (اس صورت میں) دیا گیا (تحفہ) فقط دوشیزہ کے عزت واحترام کی علامت خیال کیا جائے گا۔

55- (خود اپنی فلاح) کے خواہاں باپوں' بھائیوں' خاوندوں اور بہنوئیوں کو چاہیے کہ وہ اپنی عورتوں کی توصیف وتکریم کریں۔

56- جہاں عورتوں کی عزت کی جاتی ہے' دیوتا خوش رہتے ہیں' جہاں ان کی تکریم نہیں ہوتی کسی طرح کی مقدس رسوم پھل نہیں لاتیں۔

57- جس گھر میں خواتین رشتہ دار ہلسی خوشی نہیں رہتیں سارا خانوادہ جلد برباد ہو جاتا ہے لیکن جہاں انہیں خوشی ملتی ہے سارا کنبہ پھولتا پنپتا ہے۔

58- جن گھرانوں میں خواتین کی حسب مرتبہ تکریم نہیں ہوتی لعنت سے دوچار ہوتے ہیں گویا کسی جادو کے زیر اثر برباد ہو گئے ہوں۔

59- چنانچہ جو مرد حضرات (خود اپنی) فلاح کے خواہاں ہوں انہیں روز تہوار کے دن اپنی عورتوں کی زیورات پارچات اور (عمدہ ولطیف) خوراک کے (تحائف) دے کر تکریم کرنی چاہیے۔

60- جس خاندان میں بیوی اپنے خاوند اور خاوند اپنی بیوی سے خوش ہے وہاں خوشی یقیناً دیرپا ہو گی۔

61- وہ اس لیے کہ اگر بیوی میں حسن کی جگمگاہٹ نہیں تو خاوند کو متوجہ نہیں کر پائے گی اور خاوند کے توجہ نہ دینے کا نتیجہ بے اولادی کی صورت نکلے گا۔

62- بیوی میں حسن کی جوتی ہے تو پورا گھر دمک اٹھے گا بصورت دیگر گھر میں سوگواری طاری رہے گی۔

63- کم ذاتوں میں شادی' مقدس رسوم کی عدم ادائیگی' ویدوں کے پڑھنے میں غفلت اور برہمنوں کا احترام نہ کرنے سے (بڑے بڑے) خاندان ڈوب جاتے ہیں۔

64- دستکاری' سودی لین دین' صرف شودر عورت سے (اولاد کے حصول)' گائے' گھوڑے اور چھکڑوں کی تجارت' کاشتکاری (میں کوشش) اور بادشاہ کی ملازمت کرنے والے۔

-65 ان کے لیے قربانی کی رسوم ادا کرنے والے جن کے لیے جائز نہیں اور (آخرت میں اعمال صالح کے جزا سے) انکار کرنے والے' ویدوں کا ناکافی (علم رکھنے والے) بہت جلد برباد ہوں گے۔

-66 ویدوں کا بخوبی علم رکھنے والے خاندان خواہ وہ دولت کم تر ہوں' انہیں عظیم شہرت کا حامل اور برتر خیال کیا جاتا ہے۔

-67 شادی پر روشن کی گئی مقدس آگ کو گھر گرہستی والا' گھریلو رسوم اور پانچ (مقدس) قربانیوں کے لیے استعمال کرے گا اور (اسی آگ کے ساتھ) وہ اپنا روزمرہ کا کھانا پکائے گا۔

-68 کسی گھر میں پانچ جان لیوا چیزیں ہوتی ہیں۔ بھٹی' سل بٹہ' جھاڑو' چکی اور پانی کا گھڑا' ان اشیاء کے استعمال سے وہ (گناہوں کی) زنجیر میں بندھ جاتا ہے۔

-69 ان (پانچ) کے کامیاب کفارے کی غرض سے عظیم رشیوں نے گھر گرہستیوں کے واسطے مقرر کیا ہے کہ وہ پانچ عظیم قربانیاں (مہایکیہ) دیں۔

-70 یہ پانچ یکیہ برہم یکیہ' پتر یکیہ' دیو یکیہ' بھوت یکیہ اور منش یکیہ ہیں۔ برہم یکیہ برہمن کے لیے ہے۔ اس میں پڑھانا (اور پڑھنا) وہ یکیہ یا قربانی ہے جو برہمن کو چڑھائی جاتی ہے۔ پتر یکیہ پانی اور خوراک کی قربانی ترپن ہے جو پتروں کو چڑھائی جاتی ہے۔

اسے پتروں کا ہون کرنا بھی کہتے ہیں۔ پھر بھوتوں کو چڑھائی جانے والی بھی ہے۔
اور آخر میں مہمانوں کا خندہ پیشانی سے استقبال جسے منش کی بھی کہا جاتا ہے۔

-71 وہ شخص جو (انہیں ادا کرنے کی اہلیت رکھتا ہے اور) یہ پانچ چڑھاوے دیتا ہے' اپنے گھر کی پانچ جان کشی کی جگہ ہونے روزمرہ کے گناہوں سے چھٹ جاتا ہے۔
خواہ وہ مستقلاً گھر گرہستی کے عمل میں رہے یہی عمل اس کے لیے کافی ہے۔

-72 جو دیوتاؤں' مہمانوں اپنے زیر کفالت اور بشر کو نہیں کھلاتا وہ زندہ نہیں اگرچہ اس کا سانس جاری ہے۔

-73 یہ پانچ یکیہ' اہت' ہت' پرہت' برہم پت اور پراشت ہیں۔

-74 (آگ میں بلی نہ کی گئی) اہت میں (ویدوں کے) اشلوک پڑھے جاتے ہیں۔
(دیوتاؤں کے لیے مخصوص قربانی) ہت جلائی جاتی ہے۔ (زمین پر بکھیر کر دی

جانے والی) بلی یا چڑھاوا یعنی پرہت بھوتوں کا ہے۔ برہمنوں (کی آگ کے لیے) دی جانے والی براہم پت ہے۔ یہی مہمانوں (برہمنوں) کا خندہ پیشانی سے استقبال ہے جبکہ پراشت منش کو دی جانے والی روزانہ کی خوراک کی بھینٹ ہے۔

-75 (کم از کم دوسرے درجے سے تعلق رکھنے والے) ہر انسان کو چاہیے کہ وہ اپنے دن کا کچھ حصہ اپنے طور پر ویدوں کے پڑھنے اور دیوتاؤں کو بلی کرنے میں گزارے۔ وہ اس لیے کہ یوں مستعدی سے بلی دینے والا متحرک اور غیر متحرک دونوں طرح کے جانداروں کے لیے نفع رساں ہے۔

-76 آگ میں دی جانے والی بلی (یعنی اہت) سیدھی سورج تک جاتی ہے۔ سورج سے بارش اترتی ہے۔ بارش سے اناج اور اس سے زندہ اشیاء (اپنی حیات کی نمو ہیں)۔

-77 جس طرح تمام جاندار اپنی حیات کے لیے ہوا کے محتاج ہیں اس طرح تمام طبقات (کے ارکان کا) گھر گرہستی کی معاونت سے زندہ رہنے کا انتظام کرتے ہیں۔

-78 چونکہ گھر گرہستی والا مقدس علم اور خوراک (کے تحائف) سے (باقی) تینوں (مدارج یا آشرموں) کی معاونت کرتا ہے اس لیے گھر دار کو (درجہ میں) باقی سب پر برتری حاصل ہے۔

-79 اس طبقے یعنی آشرم کے فرائض کمزور اعضاء کے لوگ سرانجام نہیں دے سکتے۔ چنانچہ اگر اس طبقے کا فرد دوسرے جہانوں کا لازوال سکھ اور اس جہاں کی مستقل خوشی کا خواہاں ہے تو اسے مذکورہ باقی طبقوں کا خیال رکھنا چاہیے۔

-80 رشی، پتر، دیوتا، اتتھ (بھوت) اور مہمان سب گرگرہستی والوں سے (تحائف اور چڑھاوؤں) کی توقع رکھتے ہیں۔ چنانچہ (قانون) جاننے والے ہر شخص کو ان میں ہر ایک کا (مناسب حصہ) دینا چاہیے۔

-81 قاعدے کی رو سے اسے چاہیے کہ رشیوں کی پوجا وید پڑھ کر، دیوتاؤں کی سوختہ قربانی سے، پتروں کی شرادھ (میت پر دیے جانے والے کھانے) بشر کی خوراک (کے تحائف) سے اور بھوتوں کی بلی چڑھاوے سے کرے۔

82- سامان خوردونوش سے روزانہ اپنے پتروں (آنجہانی بزرگوں) کا شرادھ دے۔ شرادھ یعنی یہ خوراک پانی یا دودھ اور پھل وغیرہ پر بھی مشتمل ہوسکتی ہے۔ یوں وہ اپنے گزر جانے والے پتروں یعنی بزرگوں کو خوش کرے گا۔

83- اپنے پتروں کے نام کا یہ شرادھ وہ کسی ایک برہمن کو بھی کروا کرسکتا ہے۔ شرادھ پانچ عظیم گیہ میں سے (کم ازکم) کسی ایک پر مشتمل ہونا چاہیے۔ لیکن برہمن کو کھلایا جانے والا یہ کھانا ویشوے دیو کی بلی کا نہیں ہونا چاہیے۔

84- وشوے دیو کی نذر مقدس گھریلو آگ پکی ہوئی خوراک کو برہمن (گریہہ سوتر میں بیان) قواعد کے مطابق مندرجہ ذیل دیوتاؤں میں بانٹ دے گا۔

85- اول اگنی' اگلا سوم' پھر دونوں کو مشترکہ طور پر' تمام دیوتاؤں (وشوے دیوا) اور پھر دہمن ونتری کو۔

86- پھر (نئے چاند کی دیوی) کہوٗ (پورے چاند کی دیوی) انومتی' (مالک مخلوقات) پرجاپتی افلاک اور زمین کو مشترکہ طور پر اور بعدازاں (قربانی کو بخوبی سرانجام دینے والی آگ) سوشت اکرت کو اہت یعنی غیر سوختہ حصہ دیا جاتا ہے۔

87- یوں مناسب طور پر خوراک کا چڑھاوا دینے کے بعد اسے چاہیے کہ تمام اطراف میں بلی دے۔ (مشرق سے ہوتا ہوا) جنوب کی طرف' اندر' یم' ورن' سوم اور ان تمام دیوتاؤں کی سیوا کرنے والے کو بلی چڑھائے۔

88- (کچھ خوراک) دروازے کے نزدیک' (کچھ) پانی او کھلی میں اور کچھ موصلی پر چھڑکے گا اور اس دوران بالترتیب ان کی شان میں تعریفی اشلوک پڑھتا چلا جائے گا۔

89- وہ (بستر کے سرہانے کے رخ شری (یعنی خوش بختی) پائنتی کے قریب بھدرکالی کے نام کی بلی دے گا۔ گھر کے وسط میں برہمن اور واستوشپتی (بسرام کے مالک) کی مشترکہ بلی رکھے گا۔

90- تمام دیوتاؤں کے نام کی بلی آسمانوں کی طرف اچھالے گا۔ (دن کے اوقات میں) یہی بلی گھومتے پھرتے بھوتوں جبکہ (شام کے وقت) منڈلاتے چنڈالوں کے نام کی۔

91- گھر کو بالائی منزل پر سرواتم بھوتی کے نام کی بلی ہوگی۔ (ان بھینٹوں اور چڑھاوؤں سے جو کچھ بچ جائے) جنوبی کی سمت پتروں کے لیے پھینک دے۔

92- کچھ خوراک زمین پر کتوں، ذات باہر کیے جانے والوں، پچھلے جنم کے گناہوں کی سزا بھوگنے والوں، کوؤں اور کیڑوں مکوڑوں کے لیے زمین پر ڈال دے۔

93- تمام جانداروں کی اس طور تعظیم کرنے والا برہمن دمکتے بدن سے نوازے جانے کے بعد آسان ترین رستے سے بلند ترین مقام پر پہنچتا ہے۔

94- بلی کی یہ رسوم ادا کرنے کے بعد وہ سب سے پہلے اپنے مہمانوں کو کھلائے گا۔ پھر قاعدے قانون کے مطابق ترک دنیا کرنے والوں (اور) ایک طالب علم یعنی برہم چاری کو۔

95- خیرات کے یہ نیک افعال بجا لانے پر پہلی تین ذاتوں کے گھر گرہستی سے تعلق رکھنے والے کو وہی درجہ ملے گا جو قواعد کی رو سے اپنے گورو کی خدمت میں گائے پیش کرنے والے طالب علم (برہمچاری) کو ملتا ہے۔

96- اسے چاہیے کہ وہ خوراک کا کچھ بطور خیرات (خواہ وہ کس قدر قلیل کیوں نہ ہو) ویدوں کے سچے معنی جاننے والے برہمن کو دے۔ خوراک سلیقے سے پیش کی جائے اور برتن پر پھولوں کے ہار وغیرہ ڈالے گئے ہوں۔

97- تحائف کے قوانین سے بے خبر برہمن کی وساطت سے دیوتاؤں اور پتروں کو چڑھائی گئی خوراک کوئی نفع نہیں دیتی۔ یعنی اگر دینے والا اپنی حماقت اور بے وقوفی سے خوراک (میں سے ان کا حصہ) ان برہمنوں کو دے ڈالتا ہے جو لاعلم اور بے عمل ہیں۔

98- مقدس علوم کے ماہر اور ریاضت کرنے والے برہمن کے یکیہ میں ہون کرنے والے کے گناہ دھلتے ہیں اور اسے بدنصیبی سے نجات ملتی ہے۔

99- (بن بلائے) گھر آئے مہمان کو قاعدے قانون کے مطابق آرام کی جگہ اور خوراک فراہم کرے جسے اپنی اہلیت و حالت کیمطابق ہاروں سے سجایا گیا ہو۔

100- (کسی گھر میں) بغیر تعظیم کے ٹھہرنے والا برہمن جاتے ہوئے (اپنے ساتھ) تمام روحانی برکات بھی لے جاتا ہے۔ خواہ وہ شخص (ایسا ریاضت کرنے والا ہو کہ) جنگل میں سے دانہ دانہ چن کر گزرا کرے اور پانچ آگوں میں ہون کرنے والا ہو۔

101- (آرام کے لیے) کمرہ، سواری کے جانور کے لیے) گھاس، پانی اور چوتھے شیریں

بیانی وہ چیزیں ہیں جن سے اچھے لوگوں کا گھر کبھی خالی نہیں ہوتا۔

-102 جو برہمن صرف ایک رات قیام کرتا ہے اسے مہمان (اتھتی) کہتے ہیں اس لیے کہ کم عرصہ (انتی یم) قیام (ستھتی) کرنے والے کو ہی اتھتی یعنی مہمان کہا جاسکتا ہے۔

-103 کوئی گرہستی والا اپنے ہی گاؤں کے برہمن کو مہمان خیال نہ کرے۔ مقدس (روشن) آگ اور گھر والی کا حامل گھر گرہستی والا اس برہمن کو بھی مہمان خیال نہ کرے جو خوش گفتاری اور میل جول کو روزگار کا ذریعہ بناتا ہے۔

-104 وہ بے شعور گرہستی والے کوشش میں رہتے ہیں کہ مستقلاً دوسروں کی خوراک پر (زندگی) بسر کریں' (اس کمینگی کے) نتیجے میں مرنے کے بعد کھلانے والوں کے مویشی بن جاتے ہیں۔

-105 گرہستی والے پر لازم ہے کہ (ڈوبتے) سورج سے آنے والے مہمان کو ہرگز نہ لوٹائے۔ (اس کی کوئی قید نہیں کہ) مہمان شام کے کھانے کے وقت آتا ہے یا بے وقت' اسے ٹھہرانا اور مناسب سہولیات فراہم کرنا فرض ہے۔

-106 خود ایسی کوئی (عمدہ) خوراک نہ کھائے جو اپنے مہمان کو پیش نہ کر سکے۔ مہمان نوازی دولت' شہرت' طوالت عمر اور آسمانی رحمت کا سبب بنتی ہے۔

-107 گرہستی والے کا فرض ہے کہ (اپنے مہمان کو) بیٹھنے کی جگہ' کمرہ' بستر' دوران قیام عزت و احترام مہیا کرے اور خود رخصت کرے۔ معزز ترین مہمان کے لیے یہ تمام سہولتیں اعلیٰ ترین پیمانے کی ہونی چاہئیں' کم ترین کے لیے کم ترین درجے کی اور برابر والے کی برابر درجے کی۔

-108 لیکن اگر کوئی مہمان وشے دیو رسوم کی ادائیگی کے بعد آتا ہے تو (گرہستی والے پر) اسے کھانا مہیا کرنا فرض ہے جو اس کی اپنی حیثیت کیمطابق ہوگا۔ لیکن (دوبارہ سے) بلی چڑھانا فرض نہیں۔

-109 کوئی برہمن محض کھانے کی غرض سے اپنا شناختی امتیازی حسب نسب اور (ویدی) گوتر نہیں بتائے گا' محض کھانے کی غرض سے بڑ مارنے والے کو سیانے قے کر کے کھانے والا بتاتے ہیں۔

-110 لیکن کوئی کھشتری جو برہمن کے گھر آتا ہے مہمان (اتھتی) نہیں کہلائے گا یہی

حال دوست، رشتہ دار اور گورو کا بھی ہے۔

111- لیکن اگر برہمن کے ہاں کھشتری مہمان کی صورت آتا ہے تو گرہستی دار (چاہے تو) اسے کھانا وغیرہ مندرجہ بالا قواعد کے مطابق دے سکتا ہے۔ برہمن کھشتری سے پہلے کھائے گا۔

112- برہمن کے ہاں ویش اور شودر بھی بطور مہمان پہنچیں تو وہ از راہ لطف و کرم انہیں اپنے خدمتگاروں کے ساتھ کھانے کی اجازت دے سکتا ہے۔

113- حتیٰ کہ دوست وغیرہ بھی محبت و احترام کے تحت اس کے ہاں پہنچیں تو وہ انہیں کھانا مع لوازمات، اپنی حیثیت کے مطابق اور از راہ عنایت، کھلا سکتا ہے۔ پر انہیں (کھانا) اس وقت کھلائے گا جب اس کی بیوی کھاتی ہے۔

114- ذیل کے افراد کو بلا تذبذب مہمانوں سے بھی پہلے کھانا دیا جا سکتا ہے۔ نوبیاہتا عورت، شیر خوار، بیمار اور حاملہ عورت۔

115- لیکن مذکورہ (افراد) کو کھلانے سے پہلے جو خود چبانے لگتا ہے، نوالے لیتے خیال نہیں کرتا کہ (موت کے بعد) اسے بھی کتے اور گدھ نگلیں گے۔

116- برہمنوں، اعزاء و اقارب اور خدمتگاروں کو کھلا چکنے کے بعد گرہستی والا بچ رہنے والا کھانا اپنی بیوی کے ساتھ کھائے۔

117- دیوتاؤں، پتروں، رشیوں، منیو اور گھر کے محافظ معبودوں کو چڑھاوا دینے کے بعد جو کچھ بچ نکلے وہی اس کی غذا ہے۔

118- جو (فقط) اپنی ذات کے لیے کھانا تیار کرتا ہے اس کی خوراک فقط گناہ پر مشتمل ہے۔ چنانچہ حکم ہے کہ قربانیوں کے بعد جو کچھ بچ جائے وہی اس کی غذا ہے۔

119- بادشاہ، فرائض کی انجام دہی پر مامور برہمن، فارغ التحصیل (یعنی سناتک) گورو، داماد، سسر اور چچا سال (پورا ہونے کے) بعد ملنے آئیں تو ان کی تواضع مدھوپرک (دہی، گھی، شہد اور شکر کے آمیزے) سے ہونی چاہیے۔

120- بادشاہ اور شروتریہ (وید پڑھنے والا) قربانی (یگیہ) پر آئیں تو ان کی تواضع مدھوپرک سے ہونی چاہیے۔ بصورت دیگر پابندی نہیں۔

121- گھر والی شام کے وقت پکے کھانے کا (ایک حصہ) بغیر مقدس کلمات (پڑھے) آگ کی بھینٹ کرے، صبح شام دونوں وقت اس (وشوادیو نامی رسم) کا حکم ہے۔

122- پتر یگیہ کے بعد ہر ماہ نئے چاند کی رات یعنی اماوس کو مقدس آگ روشن رکھنے والا برہمن (یعنی اگنی ہوتری) تدفینی قربانی (شرادھ یا) پنڈتو ہریک کی رسم ادا کرے گا۔

123- سیانے پتروں کے نام کی تدفینی قربانی کی رسم انووہارے (Anwaharya) نہایت اہتمام سے ادا کرنے کا کہتے ہیں۔ اس میں (ذیل میں بیان) گوشت استعمال کرنے کی اجازت ہے۔

124- نہایت وضاحت کے ساتھ بیان کروں گا کہ اس (موقع) پر کتنے برہمنوں کو اور کیا کھلانا ہے اور کن لوگوں سے گریز لازم ہے۔

125- دیوتاؤں کے چڑھاوے پر دو' پتروں کے پر تین یا دونوں صورتوں میں صرف ایک ایک برہمن کو کھلانا کافی رہے گا۔ صاحب حیثیت شخص کو بھی چاہیے کہ اس سے زیادہ کا تردد نہ کرے۔

126- بڑا اجتماع ان پانچ (فوائد) کو برباد کرتا ہے ...... مدعوئیں کی پرتپاک آؤ بھگت' نیکوکار اور دین دار برہمنوں (کے انتخاب)' مہمانوں میں وقت اور مقام نشست و برخواست (کے حوالے سے ترجیحات کی مشکلات) تقریب کی پوترتا' چنانچہ بڑے اجتماع (کی آؤ بھگت سے) گریز کرنا چاہیے۔

127- مردے کی رسوم پتروں کے نزدیک مقدس ہیں۔ نئے چاند کے روز ادا کی جاتی ہیں۔ اگر کوئی شخص ان (کی ادائیگی میں مستعد ہے تو سمرت قواعد کے تحت ادا کیے جانے کی صورت یہ رسم اسے متواتر فائدہ پہنچاتی رہے گی۔

128- دیوتاؤں اور پتروں کے نام بھینٹ دینے والا اسے صرف شروتریہ (وید پڑھنے والے) کو دے۔ بہتر صلے کی توقع ایسے قابل احترام برہمن کو دینے سے ہی کی جا سکتی ہے۔

129- دیوتاؤں کے نام (کی بھینٹ) کا کھانا صرف عالم فاضل کو کھلایا جائے خواہ وہ ایک ہی ہو۔ اور پتروں کے نام (کی بھینٹ) کا بھی کم از کم عالم کو۔ یوں اسے بہت ثواب ملے گا۔ لیکن بہت سے لوگوں کی (آؤ بھگت میں) جو ویدوں سے بے خبر ہیں کچھ حاصل نہیں ہوگا۔

130- اسے چاہیے کہ ویدوں کو بنظر غاظر پڑھنے والے برہمنوں کے ماضی بعید (ملک کے) آباؤاجداد کی جانچ پرکھ کرے۔ ایسا (نیکوکاروں کی نسل سے تعلق رکھنے

والا) برہمن ہی پتروں اور دیوتاؤں کو (خوراک کی صورت) پیش کیے جانے والے تحائف وصول کرنے کا مستحق ہے۔ ایسے (برہمن) کو ہی بطور مہمان (اتھتی) کو (بصورت اعزاز و کرام و خاطر تواضع حاصل فوائد کا حق حاصل ہے۔

131- مرنے والے کی بھینٹ یعنی شرادھ میں خواہ دس لاکھ انسان کھانا کھائیں' جہاں تک مرنے والے کو پہنچنے والے روحانی فائدے کا تعلق ہے' ایک وید پڑھا برہمن سب پر بھاری ہے۔

132- دیوتاؤں اور پتروں کے نام کا مقدس کھانا فقط ویدوں کا علم جاننے والے برہمن کو زیبا ہے' خون میں لتھڑے ہاتھ خون سے نہیں دھل سکتے۔

133- دیوتاؤں اور پتروں کے نام کی بھینٹ کے جتنے نوالے جاہل کے منہ میں جائیں گے (کھانا دینے والے کو) مرنے کے بعد اتنے ہی سرخ گرم گولے' کیل اور تار نگلنا ہوں گے۔

134- کچھ برہمن علم (کے حصول) کچھ ریاضتوں (میں انہماک) ' کچھ دوسرے ریاضتوں اور ویدوں کی پڑھائی اور بعض مقدس رسوم (کی ادائیگی) کو اپناتے ہیں۔

135- احتیاط کی جائے کہ پتروں کے نام کا چڑھاوا صرف تحصیل علم کے لیے وقف برہمن ہی کھائیں۔ لیکن دیوتاؤں کے نام کا چڑھاوا (مقدس کتب میں درج) وجوہات کی مطابقت میں (مذکورہ بالا) چاروں طرح (کے) برہمن کھا سکتے ہیں۔

136- فرض کریں کہ باپ مقدس کتب سے بے بہرہ ہے لیکن بیٹوں میں سے ایک نے ویدوں کا مفصل اور بغور مطالعہ کیا ہے اور پھر ایک باپ ہے جسے ویدوں پر عبور ہے جبکہ بیٹا مقدس کتب میں جاہل ہے۔

137- جان رکھیں کہ (دو میں سے) وہ زیادہ قابل احترام ہے جس کا باپ ویدوں کا عالم ہے لیکن دوسرے کا احترام بھی واجب ہے کیونکہ احترام ویدوں کے باعث ہے (جن کا علم اس نے حاصل کر رکھا ہے)

138- وہ شرادھ کو اپنے ذاتی دوستوں کی دعوت کے لیے استعمال نہ کرے۔ دیوتاؤں کی بھینٹ معاشرتی تعلقات بنانے اور ان میں اضافہ کے لیے استعمال کرنے والا آخرت میں کوئی صلہ نہیں پاتا۔

139- پہلی تین ذاتوں میں سے کمینہ ترین وہ ہے جو تدفین کی رسوم دوستی اور تعلقات بنانے کی غرض سے بجا لاتا ہے۔ وہ اپنی حماقت میں سورگ سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے کیونکہ اس نے شرادھ (تدفین کا چڑھاوا) ذاتی دوستی کے لیے استعمال کیا۔

140- پہلی تین ذاتوں کی طرف سے چڑھاوا (دوستوں رشتہ داروں میں) بٹ جائے تو یہ پشاچوں کو بھینٹ دینے کے مترادف ہے۔ ایسا چڑھاوا اصطبل میں بندھی اندھی اکیلی گائے کی طرح اسی (دنیا) میں رہ جاتا ہے۔

141- بنجر زمین میں بیج ڈالنے والا پھل نہیں پاتا۔ اسی طرح ویدوں سے ناشناسا برہمن کو بھینٹ دینا بھی بے سود ہے۔

142- لیکن ایک فاضل برہمن کو قواعد کے مطابق دیا جانے والا تحفہ دینے اور لینے والے دونوں کے لیے مبارک ہے۔ اس کا اجر اس اور اس دونوں دنیاؤں میں ملتا ہے۔

143- (اگر کوئی فاضل برہمن نہ ملے تو) بجائے (علم اور نیکوکاری کے لیے معروف) دشمن کو کھلانے کے (نیک) دوست کو کھلا دینا بہتر ہے' اس لیے کہ جو چڑھاوا دشمن کھائے گا اگلی دنیا میں کسی اجر کا باعث نہ بنے گا۔

144- پوری کوشش کرے کہ مرنے والے کے نام کا کھانا (شرادھ) رگ وید اور (اس کی) شرح میں کامل شخص کو کھلائے یا یجروید کے عالم کو جس نے ایک پورا ساکھا پڑھا رکھا ہو یا کھانے والا سام وید کا پڑھنے والا (یعنی پاٹھی) ہو اور اس نے اس وید کی شرح بھی پڑھ رکھی ہے۔

145- اگر مذکورہ بالا تینوں میں سے کوئی شرادھ کھاتا ہے اور اس کی مناسب تعظیم وتکریم ہوتی ہے تو کھلانے والے کی تین پیڑھیوں تک کے بزرگ تادیر امن و چین میں رہیں گے۔

146- (دیوتاؤں اور پتروں کو) بھینٹ چڑھانے میں ایک مرکزی ضابطہ (جس کی پابندی کرنا لازم ہے) یوں ہے' جان لیجئے کہ نیوکار ہمیشہ اس ضابطے کی پابندی کرتے ہیں۔

147- (ایسے مواقع پر) اپنے نانا نانی' چچا' تایا' کسی بھانجے' سسر' گورو' نواسے' داماد' اپنے خاندانی پنڈت یا کسی بھی ایسے شخص کی تواضع کی جا سکتی ہے جو چڑھاوا چڑھاتا ہے۔

148- قاعدہ قانون کو جاننے والا دیوتاؤں کو عزیز رسوم کی ادائیگی کے لیے (مدعو) برہمن کے متعلق (زیادہ) کرید نہیں کرے گا' لیکن پتروں کے چڑھاوے میں (مہمان کے گنوں اور حسب نسب کے متعلق) نہایت احتیاط سے جائزہ لے گا۔

149- منو نے وضاحت سے حکم دیا ہے کہ چوری چکاری میں ملوث' ذات باہر' زنخا یا بے دین برہمن دیوتاؤں کی بلی (سرانجام دینے) کے لائق نہیں۔

150- لمبی جٹائیں رکھنے والے (طالب علم) ویدوں سے نابلد' جلد کی بیماری میں مبتلا اور جواری کو شرادھ کھلانا جائز نہیں اور نہ ہی ایسے لوگوں کے لیے قربانیاں دیتے ہیں جن کے لیے ممنوع ہیں۔

151- طبیب' مندر کے پیشہ ور پجاری' گوشت فروش اور وہ سب لوگ جو اپنی روزی دکانداری سے کماتے ہیں دیوتاؤں کے چڑھاوؤں میں مدعو نہ ہوں۔

152- گاؤں میں مزدوری سے روزی کمانے والا' بادشاہ کا ملازم' مسخ شدہ ناخنوں' کالے دانتوں والا' اپنے گورو کی مخالفت کرنے والا' جو اگنی ہوتر نہ ہو (یعنی جس نے مقدس آگ فراموش کردی) اور سود خور (کو شرادھ پر نہیں بلایا جا سکتا)

153- تپ دق کے مریض' مریشیوں کی دیکھ بھال سے روزی کمانے والے' بڑے بھائی سے پہلے شادی اور اگنی ہوتر کرنے والا' پنج یگیہ (یعنی پانچ قربانیوں سے) غافل برہمن نسل سے عداوت رکھنے والا' بڑھا بھائی جس نے چھوٹے کے بعد شادی یا اگنی ہوتر کے اور کسی دوسرے کی کمائی میں شریک۔

154- بہروپیا' گویا' وہ برہمچاری جس نے (جماع نہ کرنے کا عہد) توڑا' جس کی (پہلی یا اکلوتی بیوی شودر ہو' دوسری شادی کرنے والی کا بیٹا' یک چشم یا وہ جس کے گھر میں اس کی بیوی کا آشنا (مقیم) ہو۔

155- معاوضے سے مشروط تعلیم دینے والا' معاوضہ پر علم حاصل کرنے والا' شودر سے تعلیم لینے والا یا اسے تعلیم دینے والا' درشت گو' خاوند سے بے وفائی کی مرتکب عورت کا بیٹا اور بیوہ کا بیٹا۔

156- بغیر کسی (مناسب) وجہ کے اپنے والدین اور گورو کو فراموش کر دینے والا اور وہ جس نے دہرم سے باہر ہو جانے والوں سے ویدوں کی تعلیم پائی یا رشتے ناطے کا واسطہ رکھا۔

157- گھروں کو نذر آتش کرنے کا عادی، قیدی، ازدواجی بے وفائی کی مرتکب عورت کے بیٹے سے لے کر کھانے والا، سوم (شراب) بیچنے والا، سمندر کا سفر کرنے والا، بیہودہ گو، تیلی اور سچ کہنے کا حلف قصداً توڑنے والا۔

158- (خاندانی جائیداد کی تقسیم کے لیے) باپ سے الجھنے والا، جوا خانہ چلانے والا، شرابی، (گزشتہ گناہوں کی پاداش میں) بیماریوں کا شکار ایسے گناہ کا مرتکب جو جان لیوا ہوسکتا ہو، منافق، خوراک کو خوشبودار بنانے والی اشیاء بیچنے والا۔

159- تیر کمان بنانے والے، بیوہ بھاوج پر ڈورے ڈالنے والے، دوست کو دغا دینے والے، جوئے کی کمائی پر زندگی بسر کرنے والے اور اپنے بیٹے سے (ویدوں کی) تعلیم حاصل کرنے والا۔

160- مرگی، خنازیر یعنی کنٹھ مالا، سفید کوڑھ، دیوانہ، اندھا، مخبر اور ویدوں میں نقص تلاش کرنے والے سے بچنا چاہیے۔

161- ہاتھی، بیل، گھوڑے یا اونٹوں کے سدھانے والے، نجوم پر گزارا کرنے والے، پرند پالنے اور اسلحہ کے استعمال کی تربیت دینے والے۔

162- آبی دھاروں کا رخ بدلنے والا، ان کے بہنے میں رکاوٹ ڈال کر حظ اٹھانے والا، معمار، پیغامبر اور (بطور مزدوری) درخت لگانے والا۔

163- شکاری کتوں کی نسل کشی کرانے والا، پرندوں وغیرہ کے شکار پر گزارہ کرنے والا، کنواری لڑکیوں کو پھسلانے والا، جانداروں کے ایذا سے لطف اٹھانے والا، شودروں سے کمائی کرنے والا اور وہ جو بہت سے لوگوں کے لیے یگیہ کرتا ہے۔

164- طرز عمل اور چال چلن میں قواعد سے روگردانی کرنے والا، (مردانہ صفات سے محروم) ہیجڑا، (معاونت و اعانت کے لیے) مسلسل سوال کرنے والا، کاشتکاری سے روزی حاصل کرنے والا اور وہ جو نیکوکاروں میں نیک نام نہ ہو۔

165- لازم ہے کہ (ان سب سے) فاصلہ رکھا جائے؛ گڈریا، بھینسوں کا رکھوالا، دوسری شادی کرنے والی عورت کے خاوند اور مردار اٹھانے والا۔

166- (مقدس قانون کے جاننے والے) برہمن کو (دیوتاؤں اور پتروں) دونوں کی (بھینٹ اور چڑھاوے) رسوم میں ان اشخاص سے فاصلہ رکھنا چاہیے۔

167- جاہل برہمن کا حال خشک گھاس کی آگ کا سا ہے (جو قربانی جلا نہیں پائی اور بجھ جاتی

ہے) یا قربانی کا کھانا اسے نہیں دینا چاہیے کہ یہ عمل راکھ میں بلی ڈالنے کا سا ہوگا۔

168- مجھے پوری وضاحت سے بیان کرنا ہے کہ دیوتاؤں اور پتروں کے نام کی بھینٹ ایسے شخص کو دینے سے جو مجلس کے قابل نہیں' دینے والا مرنے کے بعد کیا پھل پائے گا۔

169- برہمچاری قول کو نہ نبھانے والے برہمن کو کھلائی خوراک راکشش کھا جاتے ہیں۔

170- بڑے بن بیاہے بھائی کی موجودگی میں شادی اور اگنی ہوتر کی ابتداء کرنے والا پری وتر کہلاتا ہے جبکہ ایسے بڑے بھائی کو پری وتی کہتے ہیں۔

171- چھوٹے بھائی کے بعد شادی کرنے والا بڑا بھائی' بڑے بھائی سے پہلے شادی کرنے والا چھوٹا بھائی' عورت جس کیساتھ ایسی شادی ہوتی ہے' وہ جو ایسے بیاہ میں دیتا ہے اور ایسے بیاہ لڑکی کی رسوم ادا کرنے والا پانچوں دوزخ میں جائیں گے۔

172- بیوہ بھاوج کو شہوانی ترغیب دینے والا' خواہ بھاوج کو مقدس قانونکے مطابق (اس سے اولاد پیدا کرنے پر مقرر کیا گیا ہو) ددہی شویتا کہلاتا ہے۔

173- پرائی بیویوں سے دو (طرح کے) بیٹے کنڈ اور گولک پیدا ہوتے ہیں۔ عورت کا خاوند زندہ ہو تو (پیدا ہونے والا) کنڈ کہلاتا ہے۔ جبکہ خاوند کی وفات کے بعد (نطفہ ٹھہرنے سے) پیدا ہونے والا لڑکا گولک کہلاتا ہے۔

174- لیکن پرائی عورتوں سے پیدا ہونے والے دونوں لڑکے نطفہ ٹھہرانے والے کے ذمہ دار کو اس اور دوسری دنیا (کے صلہ وثواب) سے محروم کر دیتے ہیں۔ یعنی انہیں دیوتاؤں اور پتروں کو ہونے والے چڑھاوے سے اجر نہیں ملے گا۔

175- برہمن برادری سے باہر کیے گئے شخص کی نظر بھی شرادھ کھاتے برہمنوں پر پڑ جائے تو کھلانے والے کو اجر نہ ملے گا اور اسے عقل سے تہی خیال کیا جائے گا۔

176- شرادھ میں شریک اندھا' کانا' سفید کوڑھ سے متاثر اور بطور سزا کسی خوفناک مرض میں مبتلا کھلانے والے کو بالترتیب نوے' ساٹھ' ایک سو اور ایک ہزار افراد کو کھانا کھانے کے اجر سے محروم کر دیتے ہیں۔

177- اگر شودروں کے لیے یگیہ سرانجام دینے والا برہمن (بطور مہمان) موجود ہے تو (شرادہ) کھلانے والا اجر سے محروم ہوسکتا ہے کیونکہ (کھانے کے دوران) اس

کے اعضاء بار بار میزبان سے چھوتے ہیں۔

178- (ایسے شخص سے) کوئی برہمن محض طمع میں تحفہ قبول کر لیتا ہے تو دیر نہیں کہ پانی میں پڑے کچے برتن کی طرح (اس کا اپنا مقام و مرتبہ) برباد ہو جائے خواہ وہ ویدوں کا کتنا ہی بڑا عالم کیوں نہیں۔

179- شراب فروش کو دیا گیا شرادھ طبیب کو (ملاحظہ کی غرض سے) دیے گئے خون اور پیپ میں بدل جاتا ہے۔ لیکن وہ جو مندر کے پجاری کو دیا جاتا ہے لاحاصل رہتا ہے اور سود کو (پہنچنے والا) ایسا کھانا (دیوتاؤں کی نظر میں) کوئی مقام نہیں رکھتا۔

180- تجارت سے روزی کمانے والے برہمن کو پیش کی گئی چیز پر دو جہانوں میں بے اجر ہے۔ دوسری شادی کرنے والی عورت کے بطن سے پیدا ہونے والے برہمن کو دیا گیا تحفہ سوختنی قربانی (آگ کی بجائے) راکھ میں پھینکنے کا سا عمل ہے۔

181- اوپر ایسے افراد کی فہرست دی گئی ہے جو مقدس نہیں اور اجازت نہیں کہ انہیں خوراک (پیش کی جائے)۔ ایسی خوراک چربیلی تراوشوں' خون' گوشت' گودے اور ہڈی میں بدل جاتی ہے۔

182- پہلی تین ذاتوں کی سنگت (یعنی محفل) جو غیر اہل (مہمان) کے باعث ناپاک ہو جائے' کیسے پاک ہو سکتی ہے' اس کام کو سرانجام دینے والے برہمنوں کا بیان بھی آتا ہے۔

183- جنہیں ویدوں کا جتنا زیادہ علم ہوگا وہ سنگت کو پاک کرنے کے لیے اتنا ہی موزوں خیال کیا جائے گا۔ ان (برہمنوں) کو شروتریہ خاندان سے ہونا چاہیے۔

184- انہیں ترماچکیت' اگنی ہوتر یعنی پانچ مقدس آگوں کا روشن رکھنے والا' ترن سپرن' چھ رنگوں کا جاننے والا' ایسی عورت کا بیٹا جس کا بیاہ برہم دواہ کے مطابق ہوا ہو اور کیشت سام یعنی سام وید کے اس حصے کا جاننے والا ہو جس میں برہم کا بیان ہے۔

185- ویدوں کے مطالب جاننے والے' ان کا اپدیش رہنے والا' برہمچاری یعنی طالب علم' ایک ہزار گائے دینے والا اور سو سال کی عمر کو پہنچ جانے والا برہمن سنگت پاک کر سکتا ہے۔

186- شرادھ کی رسم ادا کرنے سے ایک دن پہلے یا اسی دن مذکورہ بالا خواص رکھنے والے کم از کم تین برہمنوں کو پورے احترام سے مدعو کیا جائے۔

187- پتروں کے اعزاز (میں ادا کی گئی رسم) میں برہمن خاص خیال رکھے گا کہ وید نہ پڑھے اور شرادھ کی رسوم ادا کرنے والا برہمن بھی (لازماً اس ہدایت پر عمل پیرا ہوگا)۔

188- چونکہ پتر مدعو برہمنوں کی ہمراہی میں ہوتے ہیں چنانچہ برہمن کی حرکات کا اتباع کرنا چاہیے۔ (جب وہ چلیں) تو ہوا کی طرح ان کے پیچھے پیچھے رہو۔ جب وہ بیٹھیں تو ان کے نزدیک بیٹھ جاؤ۔

189- دیوتاؤں یا پتروںکوں کے اعزاز میں منعقدہ رسوم (کی ادائیگی) کا وعدہ توڑنے والا برہمن (گناہ کا) مرتکب ٹھہرتا ہے اور (اگلے جنم میں) سور کی شکل لیتا ہے۔

190- مگر وہ جو شرادھ پر مدعو ہے اور (اس پر بھی) شودر عورت کو پھسلانے لگتا ہے' (مدعو کرنے والے کے) تمام گناہ اپنے سر لے لیتا ہے۔

191- پتر بھی بدائی سطح کے معبود ہیں چنانچہ غصے سے دور ہمیشہ پاکیزہ' کرودھ سے پاک اور بڑی خوبیوں کے مالک ہوتے ہیں۔

192- سنو کہ یہ (پتر) اپنی سب خوبیاں کہاں سے حاصل کرتے ہیں اور ان کی پوجا میں کونسی تقریبات کا اہتمام ہونا چاہیے۔

193- پتروںکوں کے (مختلف) طبقات رشیوں کے بیٹے بتائے جاتے ہیں۔ ہرنگر بھ (برہما) کے بیٹے منو ہیں اور منو کے بیٹوں مریچ وغیرہ کی اولاد یہ سب پتر ہیں۔

194- وراگ کے بیٹے سوم سدہیوں کے پتر بتائے جاتے ہیں۔ مریچ کی اولاد گنشوارت دنیا میں دیوتاؤں کے پتر (ہونے کے) ناطے معروف ہیں۔

195- اتری سے جنم لینے والا برہشد دیتوں' دانو اور یکشوں' گندہروں' راکشسوں اور سپرنوں کا پتر ہے۔

196- برہمنوں' کھشتریوں اور ویشوں کے پتر بالترتیب سومپ' ہاور بھج اور اجیاپ ہیں جبکہ شودروں کا پتر سکالی ہے۔

197- سومپ کوی (بھرگو) ہاوسمت انگیر' اجیپ پلستیہ کی اولاد ہیں جبکہ سکالی بشست کی اولاد ہیں۔

198- جان لینا چاہیے کہ اگنی دگدھ' انگنی دگدھ' اگنی شوت' سوم' ہرہشید اور اگنی شوات سب برہمن کے پتر ہیں۔

199- لیکن یہ بھی جان لینا چاہیے کہ ان بڑے پتروں کے علاوہ دنیا میں ان کے لاتعداد بیٹے اور پوتے موجود ہیں۔

200- رشیوں سے پتر پیدا ہوتے ہیں اور پتروں سے دیوتا اور آدمی۔ لیکن کل عالم بشمول جمادات و متحرکات سب دیوتاؤں سے پیدا ہوتا ہے۔

201- (پتروں کو) چاندی سے بنے یا چاندی چڑھے برتنوں میں پانی بھی پورے یقین کے ساتھ پیش کر دیا جائے تو بے حساب (برکت و رحمت) کا باعث بنتا ہے۔

202- پہلی تین ذاتوں کے لیے پتروں کے اعزاز کی رسوم دیوتاؤں کے اعزاز سے زیادہ ضروری ہیں۔ اس لیے کہ دیوتاؤں کا چڑھاوا جو شرادھ سے پہلے ہوتا ہے' اس کی تقویت کا باعث بنتا ہے۔

203- چاہیے کہ پہلے دیوتاؤں کے اعزاز میں (ایک برہمن کو) مدعو کرے تاکہ (پتروں کو چڑھائی جانے والی) بھینٹ کی حفاظت ہو سکے۔

204- (شرادھ کا) آغاز اور اختتام دیوتاؤں کے اعزاز میں رسم سے کرے۔ پتروں کے لیے ادا کردہ رسم سے (شرادھ کا) آغاز ہو سکتا ہے اور نہ ہی انجام۔ (شرادھ کا) آغاز اور اختتام پتروں کے لیے رسم سے کرنے والا بہت جلد سمیت اپنی نسل کے مٹ جاتا ہے۔

205- پاک صاف اور پرسکون جگہ منتخب کرنے کے بعد اس پر گائے کے گوبر کا لیپ کرے لیپ کا رخ جنوب کی طرف جانا چاہیے۔

206- دریاؤں کے کنارے' صاف ستھری اور شور و غل سے قدرتی طور پر پاک جگہ پر چڑھاوا دینے سے پتر ہمیشہ خوش ہوتے ہیں۔

207- تقریب میں مدعو برہمنوں کو آچمن کرانے کے بعد (بھینٹ دینے والا) انہیں الگ الگ کش گھاس سے بنی نشستوں پر بٹھا دے گا۔

208- گناہوں سے پاک برہمنوں کو ان کی نشستوں پر بٹھانے کے بعد وہ تعظیماً ان کی خدمت میں خوشبو اور پھولوں کے ہار پیش کرے گا۔ ابتدا دیوتاؤں (کے اعزاز میں مدعو برہمنوں) سے ہوگی۔

209- (شرادھ کی) حفاظت کی غرض سے' بروئے قاعدہ سب سے پہلے اگنی' سوم اور یم کو بھینٹ کرنی چاہیے۔ اس کے بعد وہ بھینٹ کے کھانے سے پتروں کو مطمئن

کرے۔

210- (مقدس) آگ کے (دستیاب) نہ ہونے کی صورت میں وہ (بھینٹ) برہمن کے ہاتھ پر رکھے گا اس لیے کہ مقدس کتب کے جاننے والے برہمنوں کا کہنا ہے ''اگنی کیا ہے؟ وہ بھی تو برہمن ہے۔''

211- (قربانی کی رسوم ادا کرنے والا) برہمن پانی' تل اور کش گھاس کی بھینٹ مقدس آگ کو چڑھائے گا۔ (اس سے پہلے) وہ تمام (مہمان) برہمنوں سے ایک ہی بار میں اجازت طلب کرے گا۔

212- رشیوں نے تین اولین ذاتوں میں سے برتر یعنی برہمن کو بھی تدفینی بھینٹ کے قدیمی معبودوں میں سے قرار دیا ہے کیونکہ وہ غصے سے دور' بہ آسانی راضی ہو جانے والا اور انسان کی فلاح میں کوشاں ہوتا ہے۔

213- اگنی کو بھینٹ چڑھا دینے کے بعد وہ (برہمن) تقریباتی رسوم کا سلسلہ اس طرح انجام دے کہ اختتام جنوب میں ہوتا ہے۔ پھر وہ داہنے ہاتھ سے اس مقام پر پانی چھڑکے (اس جگہ خوراک کے حصے بخرے رکھے جائیں گے۔)

214- بھینٹ کی باقی بچ جانے والی خوراک کے تین حصے کرے اور پھر جنوب کو رخ کر کے پورے ذہنی ارتکاز سے انہیں (اسی طرح) کش گھاس پر رکھ دے (جس طرح اس نے بھینٹ کا جل دیا تھا۔)

215- (مقررہ) قواعد کے مطابق تینوں پنڈ چڑھا چکے تو اپنا ہاتھ کش گھاس کی جڑوں سے صاف کرے۔ ہاتھوں کا یہ پونچھنا ان (بزرگوں اور پرکھوں) کے واسطے ہے جنہوں نے پونچھنے میں حصہ لیا۔

216- (قربانی دینے والا) مقدس کتب سے واقف ہے تو پھر پانی کا ایک گھونٹ (اور) لینے کے بعد (شمال کی طرف) گھوم تین بار سانس روک کر (پرانا یام بجا لائے گا) اس کے بعد چھ موسموں (کے محافظ معبودوں) اور پتروں کو تعظیم دے گا۔

217- بچا ہوا پانی پنڈوں کے قریب انڈیل دے اور پھر یکسو ہو کر انہیں اسی ترتیب میں سونگھے جس میں رکھے گئے تھے۔

218- ہر پنڈ میں سے بہت تھوڑا حصہ لے کر مدعو برہمنوں کو ان کے کھانے سے پہلے کھلائے گا۔

219- لیکن اگر (بھینٹ دینے والے کا) باپ زندہ ہے تو اسے (پنڈ) اپنے اجداد شرادھ میں ہی دینا ہوں گے۔ وہ (مہمان) برہمنوں (میں سے ایک) کی جگہ اپنے باپ کو بھی شرادھ کروا سکتا ہے۔

220- اگر باپ مر گیا لیکن دادا زندہ ہے تو وہ باپ کا نام لینے کے بعد اپنے اجداد کا نام لے کر شرادھ دے۔

221- منو کا کہنا ہے کہ (بطور مہمان) یا تو دادا شرادھ کھا سکتا ہے یا پھر اجازت حاصل کرنے کے بعد (پوتا) یہ رسم سرانجام دے سکتا ہے۔

222- تلوں کا تیل ملا پانی' جس میں کش کی پتی ہو' (مہمانوں) کے ہاتھوں پر ڈالنے کے بعد برہمن ان (میں سے ہر ایک) کو پنڈ کا (مذکورہ بالا) حصہ دے گا۔

223- پتروں کو دھیان میں رکھتے بھینٹ دینے والا کھانا خود دونوں ہاتھوں سے برتنوں سے نکال کر بہ صد احترام برہمنوں کے سامنے پیش کرے گا۔

224- کھانا نکالنے میں دونوں ہاتھ استعمال نہ کیے جائیں تو شریر اسر چھین لے جاتے ہیں۔

225- پاک صاف ہو کر اور نہایت دھیان سے مہمانوں کے سامنے (چاولوں کے ساتھ کھانے کو) سبزی بھجیا' دودھ' دہی اور شہد وغیرہ رکھے۔

226- (ساتھ ساتھ) مختلف (انواع کی) سخت اشیائے خوردنی چبانے کو' پھل بوٹے' نرم خوراک اور خوشبودار مشروبات بھی موجود ہوں۔

227- وہ یہ سب چیزیں خود (اپنے مہمانوں کے سامنے پیش کرے اور' نہایت توجہ و خوش وضعی سے ہر ایک (خوراک) میں سے لینے پر اصرار کرتے ہوئے اس کی خوبیاں بھی بتائے۔

228- وجہ خواہ کچھ بھی ہو اس کی آنکھ سے ایک آنسو نکلے' نہ غصہ آئے اور نہ ہی وہ جھوٹ بولے۔ اس کے پاؤں خوراک سے نہ لگنے پائیں اور نہ وہ اسے جھٹکے یا پٹخے۔

229- آنسو بہنے سے (خوراک) پریت کو' غصے سے دشمن کو' جھوٹ سے کتوں کو' پاؤں کے ساتھ چھو جانے سے راکشسوں کو اور پٹخنے جھٹکنے سے گناہگاروں کو چلی جاتی ہے۔

230- جو چیز برہمن کو پسند آئے بخوشی اسے دے دے۔ ویدوں کے بیانات برہمن سے

سنے کیونکہ یہ عمل پتروں کو پسند ہے۔

231- وہ پتروں کے اعزاز میں دی گئی دعوت میں مہمانوں کو وید' شاستر' پوران اور کتھن سنوائے۔

232- خود بھی شادکام ہو اور برہمنوں کو بھی مسرور کرنے کی کوشش کرے۔ (کوشش کرے کہ) وہ آہستہ آہستہ (ہر کھانے میں سے) حصہ لیں۔ وہ کھانے کی خوبیاں بیان کرتے ہوئے بار بار اور لینے کی پیشکش کرے۔

233- نواسا موجود ہو تو اس کی خاطر مدارات دلجمعی سے کرے خواہ وہ برہمچاری اور برت سے ہی کیوں نہ ہوں۔ برنشست پر نیپالی کمبل ڈالے اور زمین پر تل بکھرے ہوں۔

234- شرادھ کے موقع پر تقدیس کے تین ذرائع (مہیا ہو سکتے ہیں)' نواسا' نیپالی کمبل اور تل۔ (سیانے ان کے علاوہ بھی) تین چیزیں بتاتے ہیں پاکیزگی' غصے پر قابو اور جلدی سے گریز۔

235- ساری خوراک خوب اچھی طرح گرم ہونی چاہیے اور (مہمانوں کو) خاموشی اور سکون سے کھانے کا موقع ملنا چاہیے۔ دعوت (کرنے والے) کے پوچھنے پر بھی برہمن بھینٹ کے کھانے پر اپنی رائے نہیں دیں گے۔

236- جب تک کھانا گرم رہے گا' خاموشی سے کھایا جاتا رہے گا' خوراک کے حسن و قبح پر بات نہیں ہوگی تب تک پترا (اس میں سے) حصہ لیتے رہیں گے۔

237- جو کچھ (مہمان) ڈھکے سر' جنوب کی طرف رخ کیے اور پاؤں میں کھڑاؤں پہنے کھائے گا سب راکشسوں کے استعمال میں آئے گا۔

238- شرادھ کھاتے برہمنوں پر چنڈال' سور' مرغ' کتے' حائضہ عورت اور زنخے کی نظر نہ پڑے۔

239- (برہمنوں کو دیے گئے) کھانے اور دیوتاؤں اور پتروں کی کسی رسم کے دوران سوختہ بھینٹ یا تحفے نذرانے پر ان کی نظر پڑ جانے سے مطلوبہ مقاصد حاصل نہ ہوں گے۔

240- (بھینٹ اور نذر کے کھانے) کی خوشبو سور سونگھ لے' اسے مرغ کے پر کی ہوا لگ جائے' (اس پر) کتے کی نظر پڑ جائے یا نیچ ذات اسے چھو لے تو رسم بے کار

ہو جاتی ہے۔

-241 لنگڑے کالے کسی عضو سے محروم نامکمل عضو کے حامل شخص کو (شرادھ کی جگہ سے) نکال دیا جانا چاہیے خواہ وہ (شرادھ) دینے والے کا ملازم ہی کیوں نہ ہو۔

-242 (گرہستی والا) برہمن یا تارک الدنیا خوراک کے لیے آئیں تو وہ اپنے برہمن (مہمانوں) کی اجازت سے ہر دو کی تکریم رتبے کے مطابق کرسکتا ہے۔

-243 جب مہمان اپنا کھانا ختم کر چکیں تو وہ سب طرح کے کھانے اکٹھے زمین بچھی کش گھاس پر مہمانوں کے سامنے رکھے اور ان پر پانی چھڑک دے۔

-244 (برتنوں میں) بچا کھچا کھانا ان مرحوم (بچوں) کا حصہ ہے جن کے مردہ اجسام کو اگنی سے تقدیس نہ دی جا سکی اور ان کا حصہ جنہوں نے (غیر منصفانہ طور پر) اپنی شریف بیویوں کو چھوڑ دیا۔

-245 پتروں کے (شرادھ کے موقع پر) زمین پر گر جانے والی جھوٹن وفادار اور شریف ملازموں کا حصہ ہوتا ہے۔

-246 پنڈ کرن کی ادائیگی سے پہلے (حالیہ) فوت ہونے والے آریہ برہمن (معزز برہمن) کی تدفینی رسوم (دیوتاؤں کے چڑھاوے کے بغیر) ادا کروائے اور ایک پنڈ سے زیادہ کا چڑھاوا نہ ہو۔

-247 (فوت شدہ والد کی) سپنڈ کرن مقررہ مقدس قوانین کے مطابق ادا کرنے کے بعد بیٹے ہی (قوانین مذکورہ بالا کے مطابق پنڈ بھی دیں گے۔

-248 وہ احمق جو شرادھ کی جھوٹن شودر کو دیتا ہے سر کے بل سیدھا کال سوتر نامی دوزخ میں جا گرتا ہے۔

-249 کوئی شرادھ کھانے والا اسی دن کسی شودر عورت سے ہم بستری کرتا ہے تو اس کے (اجداد کے) پتر پورا مہینہ اس عورت کے مغلظات میں پڑے رہیں گے۔

-250 (مہمانوں سے) پوچھنے کے بعد کہ آیا انہوں نے اچھی طرح کھایا (شرادھ کرانے والا) ہاں میں جواب دینے والوں کو پانی پیش کرے تاکہ وہ آچمن کریں۔ آچمن کے بعد انہیں یہ کہتے ہوئے رخصت کرے "چاہیں تو (یہیں گھر پر) آرام کریں۔"

-251 (مہمان) برہمن جواباً کہے گا "سودھ ہو" پتروں کے اعزاز میں منعقد کی جانے والی تمام رسوم میں لفظ 'سودھ' اعلیٰ ترین اشیرباد ہے۔

252- پھر وہ کھانا ختم کر لینے والے مہمانوں کو بچ جانے والے کھانے کا بتائے اور ان کے بتائے ہوئے طریقہ کے مطابق اسے تصرف میں لائے۔

253- پتروں کے (اعزاز میں) شرادھ کے بعد (مہمانوں سے پوچھنے کے لیے کہ آیا ان کی تسلی ہوئی) لفظ سودتنگ' دیوتاؤں کے شرادھ میں لفظ رچتنگ' ورد شرادھ میں سمپنم اور گوشٹھی شرادھ میں (لفظ) شرتنگ استعمال کرنا چاہیے۔

254- صادق تدفینی رسوم کے لوازم سہ پہر کا وقت' کش گھاس' جگہ کی پاکیزگی کا مناسب انتظام' کشادہ دلی' ڈراک کی تیاری میں اہتمام اور ممتاز برہمنوں کی مجلس ہیں۔

255- دھیان رہے کہ کش گھاس (پاک کرنے کے) منتر' دن کا پہلا پہر اور بیان کیے گئے باقی مقدس طریقوں سے دیوتاؤں کی بھینٹ کو ملے تو وہ بابرکت جانا جا سکتا ہے۔

256- جنگل میں مقیم تارک الدنیا جو دودھ' سوم رس' بے مصالحے کے بنا گوشت اور قدرتی نمک کھاتے ہیں وہی ان کے لیے بھینٹ کا کھانا ہے۔

257- مدعو برہمنوں کو رخصت کرنے کے بعد اسے چاہیے کہ پورے ذہنی ارتکاز کے ساتھ' خاموش اور مطمئن' جنوب رخ ہو کر پتروں سے درج ذیل برکات طلب کرے۔

258- دانا لوگ ہمارے ساتھ رہیں۔ ہمارے ویدوں کے علم اور اولاد میں ترقی ہو۔ عقیدہ سلامت رہے۔ ہمارے پاس (ضرورت مندوں کو) دینے کے لیے بہت کچھ ہو۔

259- (دعاؤں سے) فارغ ہو اور پنڈ کسی گائے یا برہمن کو کھلا دے یا اگنی میں جلا دے یا پانی میں بہا دے۔

260- کچھ (رشیوں) کی رائے ہے کہ پنڈ (کھانے کے) بعد بھینٹ کرنا چاہیے۔ کچھ (انہیں) پرندوں کو کھلاتے اور کچھ پانی یا آگ میں ڈال دیتے ہیں۔

261- اگر (بھینٹ چڑھانے والے) کی وفا شعار اور پتروں کو ماننے والی بیوی اولاد نرینہ کی خواہشمند ہے تو اسے وسط والا پنڈ کھا لینا چاہیے۔

262- یوں پیدا ہونے والا لڑکا' مشہور' دراز عمر' ذہین' دولت مند' بہت سی اولاد والا اور صاحب خیر و راستی ہوگا۔

263- ہاتھ دھونے اور آچمن کے بعد وہ اپنے ددھیالی رشتہ داروں کے لیے (خوراک) تیار کرے گا اور مناسب تعظیم کے ساتھ انہیں پیش کرنے کے بعد اپنے ننھالی رشتہ داروں کو کھلائے گا۔

-264 لیکن باقی بچی خوراک (جہاں پڑی ہے) برہمنوں کے رخصت ہونے تک وہیں رہے گی۔ بعد ازاں وہ روزانہ دی جانے والی گرہستی کی بلی دے گا۔ یہ مقدس قانون کا طے شدہ (ضابطہ) ہے۔

-265 میں اب مفصل بیان کروں گا کہ پتروں کو بھینٹ میں دی گئی کونسی خوراک' قاعدے کی رو سے' لمبے عرصے یا ہمیشہ کے لیے کارگر رہے گی۔

-266 تلوں کے بیج' چاول' جو' ماش' پانی' جڑوں والی خوراک اور پھل قواعد کے مطابق چڑھائے جائیں تو انسانوں کے پتر ایک ماہ تک مطمئن رہتے ہیں۔

-267 مچھلی' ہرن کے گوشت' بھیڑ گوشت اور پرندوں کے گوشت سے بالترتیب دو' تین' چار اور پانچ ماہ تک مطمئن رہتے ہیں۔

-268 بکرے' چتکہ دار ہرن' کالے چنکارے اور داور (نامی ہرن) کے گوشت سے بالترتیب چھ' سات' آٹھ اور نو ماہ تک مطمئن رہتے ہیں۔

-269 جنگلی سور یا بھینسے کے گوشت سے دس ماہ اور خرگوش یا کچھوے کے گوشت سے گیارہ ماہ تک مطمئن رہتے ہیں۔

-270 گائے کے دودھ یا اس کی کھیر سے ایک برس اور لمبے کانوں والے سفید بکرے کی بھینٹ سے بارہ برس تک۔

-271 کال شاک (نامی سبزی)' مہا شلک (نامی مچھلی) گینڈے اور لال بکرے کے گوشت اور ان سب چیزوں کی بھینٹ سے جنہیں جنگل کے تارک الدنیا استعمال کرتے ہیں' پتر لامنتہا برسوں تک مطمئن رہتے ہیں۔

-272 برسات کے موسم میں چاند کی تیرہ کو شہد ملا (کوئی بھی) کھانا بھینٹ کرنے سے بھی لامنتہا برسوں تک مطلوبہ نتائج حاصل ہوتے ہیں۔

-273 (پتر کہتے ہیں) ہماری جد میں کوئی ایسا پیدا ہو جو بھادوں کی تیرہ کو شہد اور گھی ملی کھیر (سہ پہر کے وقت) بھینٹ کرے جب ہاتھی کا سایہ مشرق کو گرنے لگتا ہے۔

-274 (کوئی انسان) پورے یقین کے ساتھ جو کچھ بھی' بیان کردہ طریقوں کے مطابق دیتا ہے دوسری دنیا میں ہمیشگی اختیار کرلیتا ہے اور پتر ہمیشہ کے لیے مطمئن ہوجاتے ہیں۔

-275 سوائے چودھویں کے' دسویں سے شروع ہونے والا مہینے کا تاریک نصف تدفینی

بھینٹ کے لیے زیادہ بہتر ہے۔ دوسرے دن اس کے لیے نہیں ہیں۔

276- جفت قمری دن کو جفت مجمع النجوم کے تحت بھینٹ دینے والے (کی خواہشات) کی تسکین ہوتی ہے۔ جبکہ طاق قمری دنوں کو اور طاق ستارے کے تحت پتروں کی تعظیم بجالانے والے کو فضیلت سے سرفراز اولاد عطا ہوتی ہے۔

277- جس طرح مہینے کے دوسرے نصف کو پہلے پر برتری حاصل ہے اسی طرح تدفینی بھینٹ (کی ادائیگی) کے لیے بعد دوپہر کو قبل دوپہر پر فضیلت حاصل ہے۔

278- جنیو دائیں کندھے پر ڈالے خندہ پیشانی سے اور انتھک طور پر حسب قاعدہ رسوم بجا لائے۔ بائیں سے دائیں کی ترتیب اور تقریب کے اختتام تک کش گھاس ہاتھ رکھے۔

279- تدفینی بھینٹ یعنی شرادہ رات کے وقت نہ بجا لائے کیونکہ رات راکشسوں کی ہوتی ہے۔ اسی طرح جھٹپٹے کے وقت اور عین طلوع آفتاب کے وقت بھی شرادہ درست نہیں۔

280- اسی طرح اوپر دیے گئے قواعد کے مطابق سال میں تین بار یعنی سرما' گرما اور برسات میں شرادہ دے۔ روزمرہ کے پانچ مہایگیہ میں شامل ان کے علاوہ ہے۔

281- پتروں کے شرادھ میں اگنی کی بھینٹ بھی عام آگ میں نہیں دی جاسکتی۔ مقدس آگ کا حامل برہمن (اگنی ہوتری) بھی صرف نئے چاند کے دن شرادھ کی رسم (ادا) کرے گا۔

282- برہمن اشنان کے بعد پتروں کو جل چڑھاتا ہے تو اسے روزانہ (شرادھ) کی بھی برکات حاصل ہوتی ہیں۔

283- سنتے آئے ہیں کہ باپ کے (پتروں کو) واسو' داداؤں (کے پتروں کو) رودر اور پڑداداؤں کے (پتروں کو) اریتہ کہتے ہیں۔ وید مقدس میں اسی طرح لکھا ہے۔

284- وہ روزانہ وگھاس اور امرت کھائے' (برہمن مہمانوں کے) کھانے کی جھوٹن وگھاس اور شرادھ کا بچ جانے والا کھانا امرت (کہلاتا) ہے۔

285- یوں (روزانہ کے پانچ) عظیم یگیہ آپ تک پہنچائے گئے اب برہمن کے لیے مناسب حال طرز زندگی سے متعلق قوانین کا بیان ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁

چوتھا باب

-1 (انسان کی) زندگی کا (اولین) چوتھائی حصہ گورو کی خدمت میں گزارنے کے بعد برہمن (اپنی ہستی) کا دوسرا چوتھائی شادی کے بعد گرہستی میں گزارے گا۔

-2 وہ ایسے ذرائع روزگار اپنائے جو دوسروں کے لیے کم از کم تکلیف کا سبب بنیں۔ وہ سوائے انتہائی تنگی اور افلاس کے (انہی) منتخب ذرائع کو اپنائے گا۔

-3 محض گزر اوقات تک محدود رہنے کے لیے وہ اپنی ذات کے لیے مختص درج ذیل شریف پیشے اپنا کر' جسم کو غیر ضروری طور پر تھکائے بغیر' روزی کمائے گا۔

-4 برہمن گزر اوقات کے لیے رت (سچائی)' امرت (ابدی حیات دینے کا)' مرت (موت) اور پرات اختیار کرسکتا ہے۔ اسے ستیان رت کا طریقہ استعمال کرنے کی بھی اجازت ہے جو سچ اور جھوٹ کا ملاپ ہوتا ہے۔) لیکن اسے سوورتی (کتے کا طرز زندگی) اختیار کرنے کی اجازت نہیں۔

-5 رت سے مراد غلے کی چمک' ارتھ سے جو بن مانگے مل جائے اور مرت سے جو سوال پر ملے' کاشتکاری کو پرمرت قرار دیا گیا ہے۔

-6 تجارت (اور بیاج پر رقم دینے کا کاروبار) ستیان رت ہے' برہمن کو گزر اوقات کے لیے یہ پیشہ اختیار کرنے کی بھی اجازت ہے۔ سوورتی سے مراد ملازمت اور چاکری ہے۔ برہمن کو اس سے گریز کرنا چاہیے۔

-7 وہ کوٹھیار بھرا اناج سے لے کر برتن بھرا اناج تک ذخیرہ کرسکتا ہے۔ اسے اجازت ہے وہ اتنا ذخیرہ کرلے جو سال بھر چلے یا اتنا جو تین دن کے لیے کافی ہو یا کل کے لیے بھی کچھ نہ بچے۔

-8 ذیل میں دیے گئے چار طرح کے گرہستی والے برہمنوں میں سے ہر ایک اپنے سے پچھلے والے سے بہتر ہے اور اس نے اپنے اعمال سے دنیا کو زیادہ بہتر طور پر زیر کیا ہے۔

-9 ان میں سے پہلا چھ طرح کے پیشوں' دوسرا تین' تیسرا دو جبکہ چوتھا صرف ایک

برہم ستر پر گزارا کرتا ہے۔

10- غلہ اور اس کی بالیاں چن کو گزارا کرنے والے برہمن کو اگنی ہوتر ہونا چاہیے اسے صرف اشٹی (پورتماشی اور اماوس) کو ہونے والے یگیہ کا اہتمام کرنا ہے۔

11- اپنی گزر اوقات کے لیے دنیاداری کے طریقے اختیار نہ کرے' ہمیشہ ایک برہمن کی سی صحیح' سیدھی اور ایماندارانہ زندگی گزارے۔

12- طمانیت کے خواہشمند کو چاہیے کہ قناعت اور ضبط نفس اختیار کرے۔ اس لیے کہ طمانیت کی جڑیں قناعت میں ہیں جبکہ عدم طمانیت کے لیے اس کے برعکس (عدم قناعت) ہے۔

13- مندرجہ بالا طریقوں کے مطابق معاش کرنے والے سناتک برہمن کو ذیل کے فرائض کی بجاآوری اہتمام سے کرنا چاہیے تاکہ اسے نیک نامی' طویل زندگی اور آخرت کی بہتری نصیب ہو۔

14- ویدوں میں اس کے لیے جو روزانہ رسوم مقرر ہیں ان کی ادائیگی کا انتھک اہتمام کرتا رہے۔ بلند ترین درجہ اسی کو ملتا ہے جو اپنی اہلیت و صلاحیت کے مطابق ان رسوم کو بہترین طور پر بجالاتا ہے۔

15- امارت یا مفلسی اور ابتراسے کسی صورت اپنے لیے ممنوعہ پیشوں سے روپیہ کمانے کی اجازت نہیں۔ نہ ہی اسے ان سے (تحفے تحائف' دان پن) لینے کی اجازت ہے۔

16- (حصول تلذذ) کی خواہش سے مغلوب ہو کر جسمانی و حسی مسرتوں میں مگن نہ ہو جائے۔ ان لذتوں کی بے وقعتی کا تاثر اپنے دل پر ہمیشہ قائم رکھے تاکہ ان کے ساتھ غیر ضروری وابستگی قائم نہ ہونے پائے۔

17- دولت (حاصل کرنے کے ان تمام طریقوں) سے گریز کرے جو ویدوں کے مطالعہ کی راہ میں رکاوٹ بن سکے۔ وہ (کسی بھی طریقہ سے) کسب معاش کرسکتا ہے۔ لیکن مطالعہ (کی قیمت پر نہیں) کیونکہ (ویدوں کے مطالعہ میں) انہماک سے ہی اس کے مقاصد حاصل ہو سکتے ہیں۔

18- وہ یہاں (زمین پر) زندگی بسر کرنے میں خیال رکھے کہ اس کا لباس' گفتار اور افکار اس کی عمر' پیشے' مالی وسائل' مذہبی علم اور نسل سے مطابقت رکھتا ہو۔

19- روزانہ ان علوم و فنون کا مطالعہ کرے جن سے عقل کو جلا ملتی ہے' حصول زر کے

طریقوں کا پتہ چلتا ہے اور دوسرے (دنیاوی) معاملات میں مفید ہیں۔ اسی طرح اسے نگموں کا مطالعہ بھی کرنا چاہیے جن سے ویدوں کی تفہیم ہوتی ہے۔

-20 کوئی شخص علوم کا جتنا زیادہ مطالعہ کرتا ہے (انہیں اتنا ہی بہتر طور پر سمجھتا ہے) اور اس کی فہم میں تیزی آتی ہے۔

-21 اہلیت رکھتا ہے تو کبھی شیوں، دیوتاؤں، بھوتوں، منشوں اور پتروں کا بھینٹ ترک نہ کرے (جنہیں بالترتیب برہم یکیہ ' دیو یکیہ ' بھوت یکیہ ' اتھتی یکیہ اور پتر یکیہ کہتے ہیں)۔

-22 کچھ لوگ جو بھینٹ کی رسوم کے احکام جانتے ہیں ہمیشہ بغیر کسی (بیرونی) کوشش کے ان کا ہون اپنے (حسی) اعضاء (یعنی اندریوں) میں کرتے ہیں۔

-22 کچھ برہمن ایسے بھی ہیں جو جانتے ہیں کہ نفس (یعنی سانس یا پران) اور تقریر میں یکیہ (کی ادائیگی) لازوال (انعام) کا سبب بنتی ہے۔ وہ زبان سے اپدیش (یعنی وعظ) اور پران سے فیض رسانی میں محنت کرتے ہیں۔

-23 جو برہمن جانتے ہیں کہ ان یکیوں کی ادائیگی کی بنیاد علم پر ہے، بواسطہ عقل پوجا کرتے ہیں۔

-24 برہمن ہمیشہ دن اور رات کے آغاز یا اختتام پر ہون (یعنی اگنی ہوتر) کرے گا۔ علاوہ ازیں ہر نصف ماہ کے خاتمے پر یعنی اشٹیوں (پورنماشی اور اماوس) کو بھی ہون کرے گا۔

-25 پرانا غلہ ختم ہو جانے پر نئی فصل کے غلے سے (آ گرئن) اشٹی (تین) فصلوں کے آخر میں چترماسیہ یکیہ ' سالوں کے نصف میں کسی جانور کا ہون جبکہ سال کے آخر میں پراگنشوم وغیرہ یکیہ کرے۔

-26 طویل عمر کا خواہشمند اگنی ہوتری برہمن جب تک نئے غلے یا جانور سے (آ گرئن) اشٹی نہ کر لے اسے استعمال میں نہ لائے۔

-27 جس اگنی کی نئے غلہ یا جانور کے گوشت سے پوجا نہ ہو خود برہمن کے پران (یعنی سانس) کھانے کی کوشش کرتی ہے۔ اگنی کی نئے غلے اور گوشت سے آسودگی ضروری ہے۔

-28 اس کے گھر میں ہر مہمان کی مناسب توقیر ہوگی۔ وہ اپنی اہلیت سے مطابق مہمان

کے لیے نشست' خوراک' پانی' پھل اور سونے کو جگہ مہیا کرے گا۔

29- مذہب سے پھر جانے والے' ممنوعہ پیشوں سے رزق کمانے والے' ویدوں کے خلاف دلائل لانے والے اور بدقماشوں کی تعظیم (منش یکیہ) تو ایک طرف ان سے خوش کلامی بھی نہ کرے۔

30- وید پڑھنے یا اپنا حلف مکمل کرنے کے بعد سناتک بن جانے والوں اور شروتریہ گرہستی والوں کی اتھ یکیہ میں انہیں پتروں اور دیوتاؤں کو عزیز (خوراک) تحفتاً پیش کرے۔لیکن اس کے برعکس چلنے والوں کی تعظیم نہ کی جائے۔

31- گرہستی والا (جس قدر زیادہ ممکن ہو سکے) خوراک ان لوگوں کو فراہم کرے جو اپنے لیے نہیں پکاتے۔ (اپنا مفاد) جانے بغیر (خوراک) باقی مخلوق میں بھی تقسیم ہونی چاہیے۔

32- حاجت مند سناتک بادشاہ سے' جس کے لیے ہون کرتا ہو اور طالب علم سے دہن دولت لے سکتا ہے۔کسی اور سے نہیں؛ یہی طے شدہ قانون ہے۔

33- (خوراک کی فراہمی پر قادر) سناتک خود کو بھوک سے دبلا نہ کرے اور قدرت رکھتا ہے تو پرانے یا میلے کپڑے نہ پہنے۔

34- اپنے بال' ناخن اور داڑھی ترشوا کر رکھے۔خواہشات کے غلبے کو ریاضت سے توڑے۔خود کو صاف رکھے اور سفید کپڑے پہنے۔ویدوں کا مطالعہ کرتا رہے۔ان (اعمال) میں ہی اس کے لیے بہتری اور فلاح ہے۔

35- بانس کی لاٹھی' پانی سے بھری لٹیا' جنیو' کش گھاس کا مٹھا اور (کانوں میں) سونے کے دو بالے ہر وقت اس کے پاس ہوں۔

36- غروب یا طلوع ہوتے' گرہن زدہ' وسط آسمان میں اور پانی میں منعکس سورج کو نہ دیکھے۔

37- وہ رسا نہ پھلانگے جس کے ساتھ گائے بندھی ہو' بارش میں نہ دوڑے اور نہ ہی پانی میں اپنا عکس دیکھے؛ یہ طے شدہ قانون ہے۔

38- مٹی کے ڈھیر' گائے' مورتی' برہمن' گھی' شہد' چوراہا اور درختوں کے پاس سے گزرے تو دایاں ہاتھ ان کی طرف اٹھائے۔

39- بیوی حائضہ ہو تو اس کے پاس نہ جائے خواہ خواہش سے پاگل ہو رہا ہو اور نہ ہی

اس کے ساتھ ایک چارپائی پر سوئے۔

40- اس لیے کہ حیض سے آلودہ عورت مرد کی عقل' توانائی' قوت اور بصارت تباہ کر دیتی ہے۔

41- (اس حالت میں) اپنی بیوی سے پرہیز کرنے کی صورت میں اس کی عقل' توانائی' زور اور بصارت بڑھتی ہے۔

42- نہ اپنی بیوی کے پاس بیٹھ کر کھائے اور نہ ہی اسے کھاتے' چھینکتے' جماہی لیتے اور لاپروائی سے بیٹھا دیکھے۔

43- توانا رہنے کا خواہشمند برہمن عورت پر اس وقت نگاہ نہ ڈالے جب اس نے سرمہ یا ابٹن لگا رکھا ہو' ننگی بیٹھی ہو یا (بچہ) جن رہی ہو۔

44- ایک کپڑا پہن کر کھانا نہ کھائے' ننگا نہ نہائے' گائے کے باڑے' راکھ اور چوراہے پر پیشاب نہ کرے۔

45- جتے کھیت' پانی' اینٹوں سے بنی قربان گاہ یا چڑھاوے کی جگہ' پہاڑ' مندر کے ملبے اور حتیٰ کہ چیونٹوں کی (رہائشی) ڈھیری پر بھی پیشاب نہ کرے۔

46- جانداروں کے بلوں میں' کھڑے ہو کر یا چلتے میں' پہاڑ کی چوٹی پر اور دریا کے کنارے بھی پیشاب نہ کرے۔

47- پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے کبھی چلتی ہوا' آگ' برہمن' سورج' پانی یا گائے کی طرف رخ نہ کرے۔

48- پتوں اور گھاس وغیرہ سے (زمین) ڈھانپ کر فراغت حاصل کر سکتا ہے۔ اس دوران اس کا سر اور جسم کے باقی حصے ملبوس ہوں گے اور وہ خاموش رہے گا۔

49- دن کے اوقات میں پیشاب اور پاخانہ شمال کی طرف اور رات کے اوقات میں جنوب کی طرف رخ پھیر کر کرنا ہوگا۔ طلوع آفتاب اور غروب آفتاب کے ملگجے کے لیے وہی احکام ہیں جو دن کے لیے ہیں۔

50- برہمن دن رات اور سائے دھوپ میں جدھر جی چاہے رخ پھیر کر فارغ ہو سکتا ہے۔ اس کی زندگی کو خطرہ ہو تب بھی یہی احکام ہیں۔

51- آگ' چاند' پانی' برہمن' گائے اور ہوا کی طرف پیشاب کرنے والے کی عقل ماری جاتی ہے۔

-52 پھونکوں سے آگ نہ جلائے' ننگی عورت کو نہ دیکھے' آگ میں کوئی ناپاک چیز نہ پھینکے اور نہ ہی اس پر پاؤں تاپے۔

-53 (آگ) کو بستر (اور اسی نوعیت کی دوسری جگہوں) کے نیچے نہ رکھے' نہ اسے پھلانگے اور نہ ہی (سوتے وقت) اسے (بستر کی) پائنتی کی طرف رکھے۔مخلوق کو تکلیف نہ دے۔

-54 آفتاب کے طلوع اور غروب کے جھٹپٹوں میں کھانے' سفر کرنے اور سونے سے پرہیز کرے' زمین پر لکیریں نہ کھینچے' اپنا ہار نہ اتارے۔

-55 پانی میں پیشاب' پاخانہ' تھوک' ناپاک چیزوں سے لتھڑے کپڑے' خون' زہر یا کسی بھی طرح کی ناپاک چیز نہ پھینکے۔

-56 کسی ویران مکان میں تنہا نہ سوئے' اپنے سے بڑے کو سوتے سے نہ جگائے' حائضہ عورت سے ہم کلام نہ ہو اور نہ ہی کسی ایسے یگیہ میں جائے جہاں اسے بلایا نہ گیا ہو۔

-57 مقدس آگ روشن کرنے کی جگہ (اگن کنڈ) گائے کے باڑے' (گئو استھان)' برہمن کے روبرو' ویدوں کے مطالعہ اور کھانے کے دوران اپنا دایاں بازو ننگا رکھے گا۔

-58 (اپنے بچھڑے کو) دودھ پلاتی گائے کو خود چھیڑے نہ کسی اور کو چھیڑنے دے۔ عقلمند آدمی آسمان پر قوس قزح دیکھ کر کسی کو اشارے سے نہیں دکھاتا۔

-59 کسی گاؤں میں نہ رکے جہاں مقدس قوانین کی پابندی نہیں کی جاتی اور نہ ہی ایسی جگہ (لمبا) قیام کرے جہاں وبائی امراض پھیلے ہوں' اکیلا سفر پر نہ جائے اور نہ کسی پہاڑ پر طویل قیام کرے۔

-60 کسی ایسے ملک میں مقیم نہ ہو جہاں شودروں کی حکومت ہو' شریروں کا غلبہ ہو' اور نہ ہی ایسے ملک میں جسے مذہب سے گمراہ ہونے والوں نے قبضا لیا ہو یا نچلی ذات کے لوگوں کی اکثریت ہو۔

-61 کوئی ایسی چیز نہ کھائے جس میں سے تیل نکال لیا گیا ہو نہ بسیار خور بنے۔ (صبح کے وقت) بہت جلدی نہ کھائے اور نہ ہی (شام کے وقت) بہت دیر سے۔ اگر صبح کے وقت (پیٹ بھر کر) کھا لیا ہے تو شام کو (کھانا) نہ کھائے۔

62- بغیر کسی مقصد کے مشقت نہ کرے۔ ہتھیلیوں کو جوڑ کر (یعنی اوک سے) پانی نہ پیئے اور نہ ہی اپنی گود میں (رکھا) کھانا کھائے (بیکار کا) تجسس نہ کرے۔

63- ناچنے' گانے' آلات موسیقی بجانے' اپنے اعضاء (جسمانی) پیٹنے' دانت پیسنے اور شور شرابہ کرنے سے بچا رہے۔ کتنا ہی جذباتی کیوں نہ ہو وہ ان حرکات سے بچے گا۔

64- کانسی کے برتن میں پاؤں نہ دھوئے۔ (مٹی کے) ٹوٹے ہو برتن میں پانی نہ پیئے اور نہ ہی کسی ایسے برتن میں جو دیکھنے میں ناپاک یا گندا نظر آتا ہو۔

65- کسی دوسرے کے برتے ہوئے جوتے' کپڑے' جنیو' ہار' لٹیا یا زیورات استعمال نہ کرے۔

66- ایسے لادو جانوروں کے ساتھ سفر نہ کرے جنہیں مناسب طور پر تربیت نہیں دی گئی اور نہ ہی ایسے (جانوروں) کے ساتھ جنہیں بیماری یا بھوک نے لاچار کر رکھا ہو یا جن کے سینگوں' آنکھوں یا سموں میں سے کوئی زخمی ہے یا جس کی دم کاٹ دی گئی ہو۔

67- ہمیشہ ایسے (جانوروں) کے ساتھ سفر کرے جو اچھے تربیت یافتہ' تیز رفتار' رنگ اور شکل کے بہترین اور سعد نشانات کے حامل ہوں۔ اسے انہیں زیادہ پیٹنے کی ضرورت پیش نہ آئے۔

68- نکلتے سورج' (جلتی) ارتھی سے نکلتے دھویں اور ٹوٹی نشست سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔ اپنے بالوں اور ناخنوں کو بے ہیئت نہ بنائے اور نہ ہی ناخنوں کو دانتوں سے چبائے۔

69- اپنی ناخنوں سے گھاس چھیلے نہ مٹی کے ڈھیلے توڑے۔ کوئی ایسا کام نہ کرے جو بے مقصد ہو؛ مستقبل میں ناخوشگوار نتائج کا حامل ہو سکتا ہو۔

70- ڈھیلے توڑنے' گھاس چھیلنے اور دانتوں سے ناخن کاٹنے والا برے انجام سے دوچار ہوتا ہے۔ مخبر اور پاکیزگی (کے اصولوں) کو نظر انداز کرنے والے کا بھی یہی حال ہے۔

71- جھگڑا نہ کرے' (بالوں میں) پھولوں کی مالا نہ پہنے' گائے (یا بیل) کی پشت پر سواری کرنا بہر حال مجرمانہ فعل ہے۔

72- چار دیواری والے کسی گھر یا گاؤں میں صرف دروازے سے داخل ہو۔ رات کے

وقت درختوں کی جڑوں سے لمبا فاصلہ چھوڑ کر سوئے۔

-73 کبھی پانسہ نہ کھیلے اور نہ ہی کبھی اپنے جوتے اٹھا کر ایک سے دوسری جگہ لے جائے۔ بستر پہ لیٹ کر نہ کھائے اور نہ ہی ہاتھ یا بیٹھنے کی جگہ پر رکھ کر۔

-74 غروب آفتاب کے بعد کوئی ایسی خوراک نہ کھائے جس میں تل ملے ہو' ننگا نہ سوئے اور نہ ہی (کھانے کے بعد) جھوٹے منہ کہیں جائے۔

-75 ابھی (طہارت سے) پاؤں گیلے ہوں کہ کھانا کھالے لیکن گیلے پاؤں نہ سوئے۔ (یوں) پاؤں خشک ہونے سے پہلے کھانا کھانے والا لمبی عمر پاتا ہے۔

-76 کسی ایسی جگہ داخل نہ ہو جو نا قابل رسائی ہو یا ایسی نظر آتی ہو۔ پیشاب یا پاخانے پر نظر نہ کرے اور نہ ہی دریا ہاتھوں سے (تیرتا) عبور کرے۔

-77 طویل عمر کا خواہش مند کبھی بال' راکھ' ہڈی' ٹوٹے برتن کے ٹھیکروں' بنولے اور بھوسے پر پاؤں نہ رکھے۔

-78 کبھی سماج باہر کیے گئے لوگوں' چنڈالوں' پکشوؤں' احمقوں' غرور کرنے والوں اور کم ذات لوگوں کے ساتھ قیام نہ کرے۔

-79 شودر کو ہدایت نہ دے اور نہ ہی (اپنے کھانے کی) جھوٹن یا دیوتاؤں کی بھینٹ کیے گئے کھانے میں سے۔ (اس طرح کے شخص کو) مذہبی تعلیم نہیں دی جا سکتی اور نہ ہی اسے برت کا کہا جا سکتا ہے۔

-80 اس لیے کہ (شودر کو) مذہبی تعلیمات سکھانے والا یا اسے برت کا سبق دینے والا اس (شخص) کے ساتھ ہی اسمیرت نامی دوزخ میں جاتا ہے۔

-81 دونوں ملے ہوئے ہاتھوں سے سر کو نہ چھوئے اور نہ اس وقت جب وہ جھوٹے ہوں اور نہ اس کے (ڈبوئے) بغیر نہائے۔

-82 (غصے میں اپنے یا کسی دوسرے شخص کے) بال پکڑنے سے گریز کرے اور نہ ہی (اپنے یا کسی اور کے) سر پر ضرب لگائے۔ سر ڈبو کر نہا چکنے کے بعد جسم کے کسی حصے یا عضو پر تیل نہ لگائے۔

-83 برہمن اس بادشاہ سے دان نہ لے جو نسلاً کھشتری نہیں۔ نہ ہی تیلی' قصاب' محصول اکٹھا کرنے والے اور جسم فروشی کرنے والوں سے۔

-84 ایک کولہو اتنا ہی (برا) ہے جتنے دس مذبح خانے' ایک شرابخانہ اتنا ہی (برا) ہے

جتنے دس کولہو ایک چکلہ اتنا ہی (برا) ہے جتنے دس شراب خانے اور دس چکلوں کے برابر برا وہ بادشاہ ہے۔

-85 مقدس قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے اس راجہ کی بھیک قبول کرنے والا باری باری نیچے بتائے گئے اکیس جہنموں میں جائے گا۔

-86 تامسر' اندھتامسر' مہارورو' کال سوتر' رورو' مہانرک'

-87 سمیگون' مہاوکی' تپن' سمپرا تپن' سمگھتا' کدمل' پتی حرتک اور سکاکل۔

-88 لوہنکو' رگش' پاتھن' آگ کا دریا' سلمل' اسی پتر ون اور لوہکرک۔

-89 فاضل برہمن جانتے ہیں کہ وید پڑھنے اور آخرت میں رحمت کے طلب گار ایسے بادشاہ سے تحائف قبول نہیں کرتے۔

-90 برہما کے نزدیک مقدس گھڑی' یعنی صبح سویرے اٹھ کر روحانی درجات (کے حصول) کا سوچے۔ دولت' اس کے حصول کی بھاگ دوڑ' تکلیف اور ویدوں کے صحیح مطلب پر غور کرنے کا بھی یہی وقت ہے۔

-91 صبح اٹھنے کے بعد فطری حاجات سے فارغ ہوکر اچھی طرح پاک ہو۔ صبح کے جھٹپٹے میں تادیر گائتری کا جپ کرے۔ اسی طرح مناسب وقت پر شام کی جپ کا اہتمام کرے۔

-92 جھٹپٹے کی جپ یعنی سندھیہ سے رشیوں نے طویل عمل' عقل' عزت' شہرت اور ویدوں کے علم میں کمال حاصل کیا۔

-93 (مہینے کے پورے چاند کے موقع پر) بتائے گئے طریقے کے مطابق اپاکرم ساون یا بھادوں کے موسم میں کرے۔ یوں برہمن پوری تندہی سے ساڑھے چار ماہ ویدوں کا مطالعہ کرے۔

-94 ماگھ کے مہینے کے نصف روشن چاند کے پہلے دن برہمن ویدوں کا اتسراجن کرے گا۔

-95 (مقدس قوانین کے) بتائے طریقے کے مطابق (گاؤں) سے باہر اتسرج سے فارغ ہوکر برہمن دو دن اور ان کی درمیانی رات یا اس (اتسرج) کے دن اور آنے والی رات وید پڑھنا بند کردے گا۔

-96 اس کے بعد وہ مہینوں کے روشن نصفوں میں پورے توجہ سے وید پڑھے گا اور تاریک نصفوں میں ان کے انگ۔

97- (عبادت) پڑھنے میں صاف ہو اور کوئی شودر پاس میں موجود نہ ہو۔ اور نہ ہی رات گئے؛ وید پڑھنے سے تھک کر سو جائے۔

98- اوپر بتائے گئے قاعدے کے مطابق منتر بھی پڑھے۔ عبادت گزار براہمن' اگر مصیبت یا ابتلا سے مجبور نہیں تو براہمن بھی پڑھے گا۔

99- وید پڑھنے والا نیچے دیے گئے مواقع پر وید پڑھنا بند کر دے؛ وید پڑھانے والا بھی ان دنوں میں اپنے شاگردوں کو وید نہیں پڑھائے گا۔

100- ویدوں کی پڑھائی (کے قواعد) جاننے والے بتاتے ہیں کہ برسات کے موسم میں ان دو (مواقع) پر ویدوں کی پڑھائی لازماً بند کر دینا چاہیے؛ ایک جب رات کو ہوا چلنے کی سرسراہٹ سنائی دیتی ہو اور دوسرے جب یہ دن کے وقت گرد لیتے بگولوں کے شکل میں اوپر چڑھے۔

101- منوجی نے کہا ہے کہ سب اطراف تارے ٹوٹیں یا بجلی کی کڑکے' چمک اور بارش (اکٹھے نظر آئیں) تو ویدوں کی پڑھائی (اگلے دن اسی لمحے تک ملتوی کر دی چاہیے جس لمحے وقوعہ ہوا۔)

102- جب یہ سب (مظہر) اکٹھے (جھٹپٹے کے وقت) مقدس آگ (اگنی ہوتر کے لیے) جلائے جانے کے بعد دکھائی دیں تو وید پڑھنا بند کر دینا چاہیے۔ اسی طرح بے موسم بادل آ جانے پر بھی ویدوں کی پڑھائی بند ہے۔

103- آسمانوں سے بعید از فہم آوازوں' زلزلے (کی آواز) اور روشن آسمانی اجسام (سورج اور چاند) کے گرد ہالہ ہو جانے پر (ویدوں کا مطالعہ) بند کر دے حتیٰ کہ (اگلے دن) کی وہی ساعت آ جائے (اور مطالعہ دوبارہ شروع ہو۔ (برساتی موسم میں بھی (ان مظاہر پر) یہی حکم ہے۔

104- بلند مرتبت ہونے کے خواہشمند کو چاہیے کہ گاؤں یا شہر میں کسی بھی طرح کی ناگوار بو کا احساس ہوتے ہی ویدوں کی پڑھائی معطل کروا دے۔ بو کے رہنے تک وقفہ برقرار رہے گا۔

105- گاؤں جہاں مردہ رکھا ہے' شودر (کی سی گناہگارانہ گزارنے والے) شخص کے قریب' رونے (کی آواز) کے دوران اور آدمیوں کی بھیڑ میں (ویدوں کا پڑھنا) بند کر دینا چاہیے۔

106- پانی میں، رات کے عین درمیان میں، پیشاب یا پاخانہ کرتے ہوئے یا ناپاکی کی حالت میں اور شرادھ کھانے کے بعد کسی شخص کو (ویدوں کی عبادت کا) دل میں بھی خیال نہیں لانا چاہیے۔

106- پڑھا لکھا برہمن تین دن وید پڑھنے کا سوچے گا بھی نہیں؛ جب اس نے کسی بزرگ کے شرادھ کا دعوت نامہ قبول کرلیا، جب بادشاہ اپنے خاندان میں کسی پیدائش یا موت کے باعث ناپاک (سوتک) حالت میں ہے اور جب گرہن کے دوران راہو نے چاند کو ناپاک کردیا ہو۔

108- جب تک ایک فاضل برہمن کے جسم پر پتروں کے شرادھ (میں دی گئی خوراک) کی بو باقی رہتی ہے اسے کبھی وید نہیں پڑھنا چاہیے۔

109- جب وہ بستر پر لیٹا ہو اور اس کے پاؤں بلند (چوکی پر دھرے) ہوں، جب وہ اکڑوں بیٹھا ہو اور اس کے گھٹنوں کے گرد کپڑا لپٹا ہو برہمن وید نہ پڑھے؛ اور نہ اس وقت جب اس نے موت یا پیدائش کے باعث سوتک شخص کا پیش کردہ کھانا یا گوشت کھایا ہو۔

110- نہ ہی دھند میں، نہ ہی جب تیر کی سنسناہٹ سنائی دیتی ہو، نہ ہی دونوں جھٹپٹوں کے دوران، نہ ہی نئے چاند کے دن، نہ ہی پورے چاند کے دن اور نہ ہی (نصف ماہ) کے چودھویں اور آٹھویں دن۔

111- نئے چاند کا دن استاد کو تباہ کردیتا ہے جبکہ چودھواں (دن) شاگرد کو۔ آٹھواں اور پورے چاند کا دن ویدوں (کی ساری یادداشت) ختم کردیتا ہے۔ اس لیے (ان دنوں میں) ویدوں (کی پڑھائی) سے گریز کیا جائے۔

112- برہمن آندھی کے دوران (وید) نہیں پڑھے گا۔ نہ اس وقت جب آسمان غیر فطری طور پر سرخ ہو یا گیدڑ آوازیں نکال رہے ہوں۔ نہ ہی کتوں کے بھونکنے گدھوں کے ہنہنانے اور اونٹوں کے بلبلانے کی آوازیں سنائی دینے (کے دوران) اور نہ ہی اس وقت جب وہ مجلس میں بیٹھا ہو۔

113- کسی شمشان گھاٹ یا گاؤں کے نزدیک، گائے کے باڑے (گؤاستھان) میں، مباشرت کے وقت پہنے گئے لباس میں اور تدفین کی رسوم پر تحائف قبول کرنے کے بعد وید نہ پڑھے۔

-114 شرادھ پر جو (دان) بھی دیا' خواہ جاندار ہو یا بے جان' قبول کرنے کے فوراً بعد وید نہ پڑھے' اس لیے کہ کا ہاتھ ہی اس کا منہ ہے۔

-115 گاؤں میں ڈاکوؤں کی دہشت پھیلی ہو یا آگ لگنے پر خبردار کیا گیا ہو تو (اگلے دن کی) اسی ساعت تک (ویدوں کا مطالعہ) معطل کر دیا جائے گا۔ ہر طرح کی مصیبت اور ابتلاء کے آثار (نمودار ہونے) کی صورت میں بھی یہی ہوگا۔

-116 اپاکرم اور ویداتسرج کے موقع پر (ویدوں کے مطالعے) میں تین دن کا تعطل تجویز کیا گیا ہے لیکن اشٹکوں اور موسموں کے آخر میں ایک دن ایک رات کا تعطل کرنا چاہیے۔

-117 گھوڑے' ہاتھی' گدھے' اونٹ' کشتی یا گاڑی پر سواری کے دوران اور درخت پر چڑھ کر یا بنجر زمین میں کھڑے ہو کر وید نہیں پڑھنا چاہیے۔

-118 دوران تلخ کلامی' دنگا فساد کی حالت میں' دوران لڑائی' حالت خیمہ زنی' کھانا کھانے کے فوراً بعد' دوران بدہضمی' قے کے فوراً بعد اور کھٹے ڈکار آنے کے بعد (ویدوں کا مطالعہ) معطل ہوگا۔

-119 نہ ہی (اپنے گھر میں مقیم مہمان کی) اجازت کے بغیر نہ ہی جب ہوا بہت تیز چل رہی ہو' نہ ہی جب اس کے جسم سے خون بہہ رہا ہو اور نہ ہی کسی ہتھیار سے گھائل ہونے کے بعد (وہ ویدوں کا مطالعہ جاری رکھ سکتا ہے)۔

-120 جب تک سام (کے نغمات) سنائی دیتے ہیں وہ کبھی رگ یا یجر وید نہیں پڑھے گا۔ کسی وید کے اختتام یا ارنیاک پڑھنے کے بعد بھی (ایک دن اور ایک رات کی تعطیل ہوگی۔)

-121 رگ وید کو دیوتاؤں کے نزدیک مقدس قرار دیا گیا ہے' یجر وید کو منش کے لیے جبکہ سام وید پتروں کے لیے مقدس ہے اس لیے سام وید کا شبد پوتر نہیں۔

-122 (ویدوں کے) فاضل پہلے مقررہ ترتیب میں تین ویدوں کے جوہر (یعنی گاتیری اور اوم) کا جپ کرتے ہیں اور اس کے بعد ویدوں (کی عبارت) کا مطالعہ۔

-123 معلوم ہو کہ (گورو اور چیلے کے) درمیان سے مینڈک' بلی' کتا' سانپ' نیولا یا چوہا گزر جائے تو ویدوں کا مطالعہ ایک دن اور ایک رات کے لیے معطل کر دیا جائے گا۔

-124 گرہستی والا برہمن یعنی سناتک نئے چاند (اماوس)' (ہر قمری نصف ماہ کے

آٹھویں) دن (یعنی اشٹمی)، پورنماشی (پورے چاند کی رات) اور چودھویں کو مباشرت سے گریز کرے خواہ یہ راتیں (مباشرت کے لیے) مناسب دورانیے میں (پڑ رہی) ہوں۔

125- کھانا کھانے کے (فوراً) بعد، بیماری کے دوران اور آدھی رات کے وقت نہ نہائے، کپڑے پہنے ہوئے بار بار نہانے اور جس کے متعلق اچھی طرح معلوم نہ ہو اس جوہڑ میں بھی نہانے سے گریز کرنا چاہیے۔

126- دیوتاؤں (کی مورتیوں) گورو، بادشاہ، سناتک، اپنے استاد، سرخ بھورے بالوں والے جانور اور جس سے شرتیہ کی سکھائی ہو سب کے پرچھائیں پر پاؤں رکھنے سے گریز کرنا چاہیے۔

127- دن اور رات کے عین وسط میں، شرادھ میں گوشت کھانے کے بعد اور صبح اور شام کے جھٹپٹے میں کسی چوراہے پر زیادہ دیر کھڑا نہ رہے۔

128- جسم کی صفائی میں استعمال ہونے والی اشیاء، نہانے کے پانی، پیشاب یا مادہ منویہ، خون، بلغم اور کسی بھی تھوکی یا قے کی گئی چیز کو عمداً پھلانگنے سے گریز کرے۔

129- دشمن، دشمن کے دوست، کمینے شخص، چور اور دوسرے کی بیوی پر زیادہ وقت صرف نہ کرے۔

130- اس لیے کہ زندگی کے لیے کسی دوسرے شخص کی بیوی کے ساتھ مجرمانہ گفتگو سے زیادہ تباہ کن کوئی اور چیز نہیں۔

131- خوش حالی کا طالب کھشتری، سانپ اور فاضل برہمن سے ہتک آمیز سلوک نہ کرے ہو خواہ وہ کیسے ہی کمزور نظر آتے ہوں۔

132- اس لیے کہ ہتک کیے جانے پر یہ تینوں اسے مکمل طور پر تباہ کر سکتے ہیں اسی لیے عقلمند ان کی توہین سے گریز کرتا ہے۔

133- اپنی پچھلی ناکامیوں کی بنا پر اپنی بے توقیری بھی نہ کرے؛ موت تک خوش نصیبی کے لیے کوشاں رہے اور اس کے ملنے سے مایوس نہ ہو۔

134- جو سچ ہے کہے، جو خوش کن ہے کہے، جو سچ لیکن کڑوا ہے نہ کہے اور جو خوش کن لیکن جھوٹ ہے نہ کہے؛ یہی امر قانون ہے۔

135- جو اچھا ہے اسے اچھا کہے یا اچھا جانے، کسی کے ساتھ بے فائدہ جھگڑے یا دشمنی

عبادت میں طلوث نہ ہو۔

136- صبح بہت جلدی‘ رات بہت دیر میں سفر نہ کرے۔ نہ ہی دو پہر (کی گرمی) میں نہ کسی انجانے (ساتھی) کے ساتھ‘ نہ اکیلے اور نہ ہی شودر کے ساتھ۔

137- پیدائشی طور پر کسی عضو سے محروم‘ جاہل اور عمر رسیدہ کی توہین نہ کرے‘ نہ ہی ان کی جو دولت یا حسن سے محروم یا کم ذات ہیں۔

138- برہمن جسے طہارت کی حاجت ہے‘ برہمن اور آگ کو نہیں چھوئے گا‘ نہ ہی اس حالت میں کہ وہ صحت مند لیکن طہارت کی حاجت رکھتا ہے آسمان کے نورانی اجسام پر نظر ڈالے۔

139- اگر اسے طہارت کی حاجت تھی اور ان (مذکورہ بالا) کو چھو بیٹھا تو اسے اپنے حسی اور دیگر اعضاء اور ناف پر ہاتھ سے پانی چھڑکنا چاہیے۔

140- سوائے جب (بیماری وغیرہ کے باعث) ضرورت ہو (اپنے جسم کے) قعر یعنی گڑھا نما مقامات کو ہرگز نہ چھوئے‘ اسے (پوشیدہ) مقامات کے بالوں (کو چھونے) سے بھی گریز کرنا چاہیے۔

141- (طور طریقے) جو سعد ہیں اختیار کرنے اور اچھے اخلاق اپنانے میں سرگرمی دکھائے اپنے اعضاء پر قابو رکھے اور طہارت پر توجہ دے۔ عبادات انتھک طور پر بجا لاتا رہے اور روزانہ ہون کرے۔

142- سعد اطوار اور اچھے اخلاق کے حامل پر کوئی آفت نہیں آتی اور نہ ہی ان پر جو طہارت کا خیال رکھتے ہیں‘ (مقدس عبارتوں کا) جپ متواتر کرتے ہیں اور ہون کرتے ہیں۔

143- روزانہ انتھک اور مناسب وقت پر وید پڑھے‘ اس لیے کہ فاضلوں کے نزدیک یہ اس کا سب سے بڑا فرض ہے‘ باقی سب (احکامات و ہدایات) ثانوی فرائض ہیں۔

144- ویدوں کو روزانہ پڑھنے‘ طہارت (کے اصولوں) کو پیش نظر رکھنے‘ ریاضت (کرنے) اور مخلوق کو نقصان نہ پہنچانے سے پچھلے جنموں پر نظر (کرنے کی صلاحیت حاصل ہو جاتی ہے۔

145- اپنے سابقہ جنموں کو یاد کرنے کے بعد وید پڑھنے والے کو ختم نہ ہونے والا سکھ ملتا ہے۔

146- پرو کے دنوں میں ہمیشہ ساوتری کا جپ اور نحس فالوں کے دور کرنے کے ہون کرے۔ اشٹکا اور انواشٹکا کے دن متواتر پتروں کی پوجا کرے۔

147- پیشاب (اور اس سے متعلقہ غلاظتیں) اپنی جا مقام سے دور ہٹا دے۔ اپنے پاؤں دھونے کے پانی کو دور (ہٹا دے) اور کھانے اور غسل کے بعد بچ جانے والی اشیاء کو دور ہٹا دے۔

148- فطری حاجات، غسل، دانتوں کی صفائی، آنکھوں کے کاجل اور (جسم کی) آرائش اور دیوتاؤں کی عبادت سے صبح سویرے فارغ ہو جائے۔

149- لیکن پرو کے دنوں میں دیوتاؤں (کی مورتیوں) عبادت گزار برہمنوں، (ملک کے) حکمرانوں اور گوروؤں کے درشن کو جائے۔

150- (ملنے کے لیے آنے والے) معزز ملاقاتیوں کو تعظیماً سلام کرے، انہیں نشست پیش کرے، ہاتھوں کو باہم ملائے ان کے نزدیک بیٹھے اور جب وہ رخصت ہوں تو (ان کے ہمراہ) پیچھے پیچھے چلے۔

151- انتھک طور پر نیک آدمیوں کی پیروی کرے۔ اچھے اطوار، الہامی کتب، روایات کے مجموعوں یعنی (سمرتیوں) میں بیان کیے گئے ہیں اور مقدس قانون کی جڑ ہیں۔

152- نیک اطوار سے لمبی عمر صالح اولاد اور لازوال دولت ملتی ہے، نیک اطواری نحس نشانات (کے اثرات) کو ختم کر دیتی ہے۔

153- بداطوار کو خلقت مستقلاً کوستی ہے۔ چنانچہ اس پر بدقسمتی منڈلانے لگتی ہے اور وہ بیماری اور کم عمر کا شکار ہو جاتا ہے۔

154- نیک لوگوں کی پیروی کرنے والا جو صاحب ایمان اور حسد سے پاک ہے سعد نشانوں سے تہی ہونے کے باوجود سو سال جیتا ہے۔

155- ایسے تمام کاموں سے گریز کرے جن (میں کامیابی) کا انحصار دوسروں پر ہو، ایسے کاموں پر بھرپور توجہ دے جن (کی تکمیل) کا انحصار خود اس پر ہو۔

156- دوسروں پر منحصر ہر چیز نقصان (دیتی) ہے لیکن ہر چیز جس کا انحصار خود پر ہو مسرت (دیتی) ہے، جان لو کہ درد و مسرت کی مختصر تعریف یہی ہے۔

157- جس عمل سے دل کو مسرت ہو سرگرمی سے کرتا چلا جائے، اس کے برعکس سے گریز کرے۔

-158 جس نے اسے وید شروع کروائی' ویدوں کی شرح بتائی' ماں باپ' کسی (اور) گورو' گائے' برہمن اور کسی بھی ریاضت و عبادت کرنے والے کو ناراض کرنے سے باز رہے۔

-159 دہریت' ویدوں پر نکتہ چینی' دیوتاؤں کی توہین' نفرت' تکبر' غرور غصے اور سخت گیری و درشتگی سے بچے۔

-160 غصے کی حالت میں کسی شخص پر چھڑی نہ اٹھائے' نہ ہی (کسی کو) سوائے بیٹے یا شاگرد کے' چوٹ لگائے' ان دونوں کو راہ ہدایت پر لانے کے لیے وہ پیٹ سکتا ہے۔

-161 برہمن کھشتری یا ویش جو کسی برہمن کو جسمانی ضرب (پہنچانے) کی دھمکی بھی دیتا ہے تامسر نامی جہنم میں سو سال تک بھٹکتا دیتا ہے۔

-162 برہمن کو غصے سے ضرب لگانے والا' خواہ گھاس کی ایک پتی سے لگائی گئی ہو' اکیس جنموں تک ایسے رحموں میں سے پیدا کیا جاتا ہے (جن مخلوقات میں سے صرف گناہوں کی سزا کاٹنے والا پیدا ہوتا ہے۔)

-163 وہ شخص جس نے برہمن پر حملہ نہیں کیا لیکن اپنے حماقت سے اس کے جسم سے خون بہنے کا سبب بنا' موت کے بعد سخت اذیت سے دوچار ہوگا۔

-164 خون گرد کے جتنے ذرے رنگے گا' اگلی دنیا میں اتنے برس تک خون بہانے والے کو دوسرے (جانور) نگلتے رہیں گے۔

-165 اسی لیے صاحب فہم کو چاہیے کہ وہ برہمن کو دھمکانے' اسے مارنے کو گھاس کی پتی تک اٹھانے اور اس کے جسم کا خون بہانے سے باز رہے۔

-166 گمراہی کی زندگی (گزارنے) والا' وہ جو جھوٹ (بولنے) کے ذریعے دولت (حاصل) کرتا ہے اور دوسروں کو ایذا دے کر خوش ہونے والا اس دنیا میں مسرت حاصل نہیں کرسکتا۔

-167 خواہ راستبازی کے نتیجے میں مصائب کا سامنا کرنا پڑے اپنے دل کو گمراہی پر مائل نہ ہونے' اس لیے کہ وہ گمراہ اور شریر کا تیز رفتار زوال خود دیکھے گا۔

-168 گائے (کے فوائد) کی طرح اس دنیا میں بدی کا راستہ بھی جلد اپنے نتائج سامنے نہیں لاتا' لیکن دھیرے دھیرے اسے اختیار کرنے والے کی جڑیں کٹ جاتی ہیں۔

169- اگر خود (گناہگار) کو (سزا) نہیں ہوتی تو یہ اس کے بیٹوں کو (ہوتی) ہے، اگر بیٹوں کو نہیں ہوتی تو (کم از کم) اس کے پوتوں کو ہوتی ہے، لیکن (ایک بار) سرزد ہو جانے والی برائی اپنے کرنے والے کے لیے برگ و بار ضرور لاتی ہے۔

170- وہ ناحق سے ایک بار خوش حال ہو جاتا ہے، اسے مال و دولت بھی مل جاتا ہے، دشمنوں پر فتح بھی پا لیتا ہے لیکن (آخرکار) وہ نیست و نابود ہو جاتا ہے۔

171- اسے چاہیے کہ حق اور سچ میں، مقدس قوانین، (کے ماننے) میں آریہ کے شایان شان طور طریقوں اور پاکیزگی میں مسرت حاصل کرے؛ اپنے طالب علموں کو مقدس قوانین کا پابند کرے اور اپنی گفتار، بازو اور پیٹ قابو میں رکھے۔

172- اگر یہ مقدس قوانین کے خلاف ہیں تو اسے چاہیے کہ دولت (کے حصول) اور خواہشات (کی تسکین سے) گریز کرے۔ اسے ان جائز افعال سے بھی گریز کرنا چاہیے جو مستقبل میں کرب یا دوسرے انسانوں کے لیے باعث آزار ہو سکتے ہوں۔

173- وہ اپنے ہاتھ پاؤں بیکار میں نہ چلاتا رہے اور نہ ہی اپنی آنکھیں (بیکار میں) استعمال کرے، (معاملات) کا سیدھا ہو، بیکار باتیں نہ بنائے اور نہ کسی کو اپنے افعال سے دکھ پہنچائے بلکہ اس کا سوچے بھی نہیں۔

174- برگزیدہ ہستیوں کے اسی راستے پر چلتا رہے جس پر اس کے باپ دادا گامزن رہے، جب تک اس پر چلتا رہے گا اسے کوئی تکلیف نہ ہو گی۔

175- اپنے پروہت، آچاریہ (روحانی رہنما) استاد، ماموں، مہمان، زیر کفالت، شیر خوار، بیمار اور ضعیف، عالم فاضل، ددھیال رشتہ دار، سسرالی رشتہ دار اور ننھالی رشتہ داروں کے ساتھ۔

176- اپنے ماں باپ، رشتہ دار خواتین، بھائی، بیٹے اور بیوی، بیٹی اور خدمتگاروں کے ساتھ جھگڑا نہ کرے۔

177- ان (مذکورہ بالا) اشخاص کے ساتھ جھگڑے سے گریز کرنے والا تمام گناہوں سے چھوٹ جائے گا، (ان تمام) جھگڑوں کو دبا دینے سے سناتک موت کے بعد کی ساری دنیائیں فتح کر لیتا ہے۔

178- (سناتک کے لیے) آچاریہ (یعنی روحانی استاد) برہما کی دنیا کا مالک ہے، باپ کی اختیار میں مخلوقات کے خالق (پرجاپتی) کا جہاں ہے، مہمان کا اندر کی دنیا پر

اختیار ہے جبکہ پروہت کے زیر اختیار دیوتاؤں کا جہاں ہے۔

179- خواتین رشتہ دار (کا اختیار) اپسراؤں کی دنیا پر ہے' ننھالی رشتہداروں کا وشودیو سسرالی رشتہ داریوں کا پانیوں اور ماں اور ماموں کا دھرتی پر ہے۔

180- شیر خواروں' ضعیفوں' حاجت مندوں اور بیماروں کو کرہ وسطی کا حاکم خیال کرنا چاہیے۔ اسی طرح سب سے بڑا بھائی باپ کی جگہ خیال کرنا چاہیے جبکہ بیٹا اور بیوی اپنے ہی جسم کا حصہ ہیں۔

181- غلاموں کو اپنا سایہ اور بیٹی کو ایسی رشتہ خیال کرے جہاں لطیف ترین سلوک کی ضرورت ہے۔ چنانچہ اگر کسی کو ان (میں سے کسی) سے دکھ پہنچے تو بغیر غصہ کھائے برداشت کرے۔

182- اگرچہ (اپنے علم و تقدس) کی بنا پر اسے دان لینے کا اختیار (یعنی سامرتھ) ہو سکتا ہے لیکن وہ اس (عادت) کو (زیادہ) پختہ نہ ہونے دے' اس لیے کہ (بہت زیادہ) دان قبول کرنے سے اس کے اندر کا آسمانی نور (یعنی برہم تیج) مدھم پڑ جاتا ہے۔

183- مقدس قانون کے بیان کردہ دان کے متعلق قواعد سے اچھی طرح واقفیت کے بغیر کوئی بھی عقلمند کوئی چیز قبول نہیں کرتا خواہ وہ بھوک سے مر رہا ہو۔

184- لیکن (دان کے طور پر) سونا' زمین' گھوڑا' گائے' کھانا' لباس' تل (یا) گھی قبول کرنے والا جاہل شخص لکڑی (کے ٹکڑے) کی مانند راکھ ہو جاتا ہے۔

185- خوراک اور سونا اس کی طوالت عمر' زمین اور گائے اس کا جسم' گھوڑا اس کی بصارت لباس اس کی جلد' گھی توانائی اور تل اس کی اولاد تباہ کر دیتے ہیں۔

186- چنانچہ جاہل (شخص) کو کسی بھی طرح کا دان لینے سے ڈرنا چاہیے یا اس لیے کہ بہت تھوڑا سا (دان) لینے سے بھی احمق (دوزخ میں) یوں ڈوبتا ہے جیسے گائے دلدل میں دھنستی ہے۔

187- قانون کا جاننے والا (شخص) بلی اور بگلے کی صفات رکھنے والے برہمن کو پانی تک نہیں پوچھے گا اور نہ ہی ان برہمنوں کو جو ویدوں سے بے بہرہ ہیں۔

188- اس لیے کہ خواہ بیان کردہ اصولوں کے مطابق ہی کمایا گیا ہو' جو کچھ ان تین (شخصوں) کو دیا گیا اگلے جہاں میں لینے اور دینے والے دونوں کے لیے باعث آزار بنے گا۔

189- بالکل اس شخص کی طرح جو پتھر سے بنی کشتی میں پانی عبور کرنے (کی کوشش) میں ڈوب (کر تہہ نشیں ہو) جاتا ہے۔ اسی طرح جاہل دان کرنے والا اور لینے والا دونوں ڈوب جاتے ہیں۔

190- دولت کی طمع کرنے والا' اپنی پرہیزگاری کا چرچا کرنے والا' منافق' لوگوں کو دھوکہ دینے والا' دوسروں کو نقصان پہنچانے پر آمادہ اور سب لوگوں (کی خوبیوں) کا منکر بلی کی طرح عمل کرنے والے (بڈال) کے طور پر یاد کیا جانا چاہیے۔

191- برہمن جو ظلم کے ارادے سے نظریں جھکاتا ہے' ایمان اور انکسار کا جھوٹا ہے اور اس کا واحد مقصد اپنے مفاد کا حصول ہے؛ بگلے کی طرح عمل کرنے والا کہلاتا ہے۔

192- بگلے کی طرح عمل کرنے والے اور بلی کے سے خواص دکھانے والے برہمن اپنے بدسرشتی پر طرزِ عمل کے باعث اندھتامسرا (نامی) دوزخ میں گرتے ہیں۔

193- گناہ کر چکنے کے بعد نفس کشی (اور کفارہ) اس طرح نہ کرے گویا روحانی ارتقاع (کے حصول کا ذریعہ) ہے اور یوں اپنے گناہ کو (جھوٹے) دعوؤں میں چھپاتا اور عورتوں اور شودروں کو دھوکا دیتا ہے۔

194- اس طرح کے برہمنوں کو اگلی دنیا میں اور اس (زندگی) میں ویدوں کے علمبرداروں کے ہاتھوں سختی کا سامنا ہوگا' اس طرح کی جھوٹی نیت سے اٹھائی قسم سیدھی راکشسوں کو جاتی ہے۔

195- وہ جو برہمچاری نہیں لیکن اس کا سا لباس پہن کر اس کے طریقہ سے گزر بسر کرتا ہے' اپنے اوپر (تمام) برہمچاریوں کے گناہ لیتا اور اگلے جنم میں جانور کی کوکھ سے پیدا کیا جاتا ہے۔

196- کسی دوسرے شخص کے تالاب میں غسل نہ کرے' (اس طرح کے تالاب میں) غسل کرنے والا تالاب بنانے والے کے گناہوں کا ایک حصہ اپنی جلد پر پوت لیتا ہے۔

197- کسی (دوسرے شخص) کا بستر' نشست' گھوڑا' باغ' گھر' یا کوئی بھی دوسر ملک استعمال کرنے والا (مالک کے) گناہوں کا ایک چوتھائی اپنے اوپر لیتا ہے۔

198- ہمیشہ دریاؤں' دیوتاؤں کے بنائے تالابوں' جھیلوں اور چشموں میں نہائے۔

199- عقل مند کو چاہیے کہ اعلیٰ فرائض (یام) مستقلاً ادا کرتا رہے جبکہ کم تر فرائض (نیم) کی ادائیگی میں ایسی کوئی پابندی نہیں' کیونکہ صرف نایام کا ادا کرنے اور یام کا

بھول جانے والا اچھوت ہو جاتا ہے۔

200- وید نہ پڑھنے والے، کئی طرح کے لوگوں کے یگیہ کے پروہت، عورت اور زنخے کے یگیہ میں برہمن (پیش کیا گیا) کھانا نہیں کھائے گا۔

201- اس طرح کے لوگوں کا ہون کرنا مقدس (انسانوں) کے لیے بدقسمتی ہے اور یہ فعل دیوتاؤں کو بھی ناراض کرتا ہے چنانچہ وہ اس سے پرہیز کرے۔

202- ایسا (پیش کردہ) کھانا نہ کھائے جو نشئی، ناراض یا بیمار کے ہاتھ بھجوایا گیا ہو، نہ ہی وہ جس میں بال یا کیڑا پتنگا پایا جائے نہ وہ جسے جان بوجھ کر پاؤں لگایا گیا ہو۔

203- نہ وہ جس پر کسی فاضل برہمن کو ہلاک کرنے والے کی نظر پڑی ہو، نہ وہ جسے کسی حائضہ عورت نے چھوا ہو اور نہ وہ جس میں کوئی پرندہ چونچ مار گیا یا کتا چھو گیا ہو۔

204- نہ وہ کھانا جسے گائے سونگھ جائے اور، خصوصیت سے، نہ وہ کھانا جسے صلائے عام کے طور پر کھلایا جا رہا ہو، نہ وہ جسے کوئی جماعت یا گروہ کھلا رہا ہو یا طوائفوں نے پیش کیا ہو اور نہ ہی وہ جسے کسی فاضل (شخص) نے کھانے کے لیے نامناسب قرار دیا ہو۔

205- نہ ہی وہ کھانا جو کسی چور، موسیقار، بڑھئی، سودخور، بخیل اور نہ ہی زنجیروں میں جکڑے گئے شخص کی طرف سے پیش کردہ کھانا کھائے گا۔

206- نہ سنگین جرم کے مرتکب (ابھیشت) کا پیش کردہ، نہ ہی دوجنسیئے کا پیش کردہ کھانا، نہ عفت سے تہی عورت کا، نہ منافق کا، نہ کوئی ایسی چیز جو (میٹھی سے) کھٹی کی گئی ہو، نہ وہ چیز جو رات بھر رکھی رہی ہو، نہ شودر کا (پیش کردہ) کھانا اور نہ ہی وہ (کسی دوسرے کا) بچا ہوا کھانا کھائے گا۔

207- نہ کسی حکیم کا (پیش کردہ) کھانا، نہ شکاری کا، نہ ظالم کا، نہ جھوٹا کھانے والے کا، نہ دایہ کا اور نہ ہی زچہ کا تیار کردہ کھانا کھائے گا۔ نہ اس جگہ کھانا کھائے گا جہاں کوئی مہمان قبل از وقت اٹھ کر آچمن (کلی) کرنے لگے اور نہ ہی (عورت کا پیش کردہ) جس کے حیض کے بندش کو دس روز نہ ہوئے ہوں۔

208- نہ ہی وہ (کھانا) جو مناسب تعظیم سے پیش نہیں کیا گیا، نہ وہ جس میں بغیر کسی مقدس رسم کی ادائیگی کے گوشت (ملایا گیا ہو)، نہ اس عورت کا (پیش کردہ) جس کا کوئی مرد (رشتہ دار) نہیں، نہ دشمن کا کھانا، نہ شہر کے رئیس کا پیش کردہ کھانا، نہ ذات اور سماج باہر کردہ کا (پیش کیا گیا) کھانا اور نہ ہی ایسا کھانا کھائے جس پر

چھینکا گیا ہو۔

209- نہ مخبر کا (پیش کردہ) کھانا' عادی جھوٹے کا پیش کردہ' نہ یکیہ (کا صلہ) فروخت کرنے والے کا پیش کردہ' نہ سوانگ بھرنے والے کا (پیش کردہ) کھانا اور نہ ہی درزی اور ناشکرے انسان کا پیش کردہ کھانا کھائے گا۔

210- نہ لوہار' نوٹنکی میں کام کرنے والے' سنار' ٹوکریاں بننے والے اور نہ ہی ہتھیاروں کا کاروبار کرنے والے کا پیش کردہ کھانا۔

211- نہ شکاری کتوں کو سدھانے والے' محصول اکٹھا کرنے والے' دھوبی' انگریز' بے رحم (شخص) اور نہ ہی اس شخص کا پیش کردہ کھانا کھائے گا جس کے گھر میں اس کی بیوی کیساتھ ملوث شخص مقیم ہو۔

212- نہ ہی ان کا (پیش کردہ) کھانا جو جانتے بوجھتے (اپنی بیویوں کے) ناجائز آشنا کو برداشت کرتے ہیں' نہ ان کا جو ہر معاملہ میں عورتوں کے کہے پر چلتے ہیں' نہ ان کا جن کے موت کی سوتک کو دس دن نہ گزرے ہو اور نہ ہی وہ بدذائقہ کھانا کھائے گا۔

213- بادشاہ کی خوراک اس کی توانائی' شودر کی خوراک مقدس علوم کے کمال' سنار کی طوالت عمر اور چمار کی پیش کردہ خوراک کا کھانا اس کی نیک نامی کے زوال کا سبب بنتا ہے۔

214- معمار کی پیش کردہ خوراک کھانے سے اس کی اولاد اور دھوبی کی پیش کردہ خوراک سے (جسمانی) قوت کو زوال آتا ہے جبکہ طوائفوں اور صلائے عام کا کھانا کھانے سے وہ عالم بالا سے نکال دیا جاتا ہے۔

215- طبیب کی پیش کردہ خوراک (پس کی سی) قابل نفور۔ فاحشہ کی مادہ منویہ جیسی' سودخور کی پیشاب کی سی اور اسلحہ کے سوداگر کی پیش کردہ خوراک خاک (جتنی بری) ہے۔

216- دیگر جن اشخاص کو گنوایا گیا ہے ان کی خوراک ہرگز نہ کھائے سیانوں نے اسے ہڈی بال اور گوشت کا سا ناپاک قرار دیا ہے۔

217- انجانے میں کھا بیٹھنے کی صورت میں اسے تین دن کا برت رکھنا ہوگا۔ لیکن اگر یہی کھانا مرضی سے کھایا ہے یا (جسم کے مادہ منویہ اور پاخانہ جیسے) فضلات نگل گیا

ہے تو کفارہ صرف کرچھر برت سے ہوسکتا ہے۔

218- برہمن کسی شودر کا شرادھ نہ کھائے' انتہائی مجبوری کے عالم میں کچا اناج استعمال کرسکتا ہے۔

219- دیوتاؤں نے کالے شروتریہ اور سخی دل سودخور کی کھانوں کو یکساں حلال قرار دیا ہے۔

220- مخلوق کے خالق پرجاپتی نے انہیں (دیوتاؤں سے) کہا کہ دونوں کا کھانا یکساں قرار نہ دے کیونکہ عقیدے نے مؤخرالذکر کے کھانے کو پاک جبکہ بدعقیدگی نے اول الذکر کے کھانے کو پلید کردیا ہے۔

221- یگیہ انتھک کرتا رہے اور بھلائی کے کام بھی پورے ایمان سے؛ جائز کی کمائی سے نیک کام کا اجر ختم نہ ہونے والا ہے۔

222- اپنی توفیق کے مطابق خوش دلی سے یگیہ اور دان دونوں میں فراخ دل کا مظاہرہ کرتا رہا' بشرطیکہ اسے (اپنے دان کے لیے) کوئی اہل قبول کرنے والا مل جائے۔

223- اس سے سوال کیا جائے تو خواہ کتنا ہی کم کیوں نہ ہو' ضرور دے اور دل میں میل نہ لائے۔ (شاید) کوئی دان لینے والا ایسا ہو جو اسے تمام (خطاؤں) سے بچالے۔

224- پانی دینے والا (اپنی بھوک اور پیاس کی) تسکین پاتا ہے' کھانا دینے والا لازوال مسرت' تلوں کے بیج حسب منشاء اولاد اور چراغ دینے والا شاندار بصارت پاتا ہے۔

225- زمین دینے والے کو زمین' سونا دینے والے کو حیات میں طوالت' گھر دینے والے عالی شان محل اور چاندی (روپیا) دینے والے کو خوبصورتی (یعنی روپ) ملتی ہے۔ کپڑا دینے والا (اگلے جہاں میں) سوم لوک (چاند کی زمین) میں' گھوڑا دینے والا اشونی اور گائے دینے والا اگلے جہان میں سورج لوک (سورج کی سرزمین میں جگہ پاتا ہے جبکہ بیل دینے والے کو خوش قسمتی ملتی ہے۔

226- سواری یا بستر دینے والے کو بیوی' پناہ دینے والا بلند مرتبہ' غلہ دینے والا لازوال سرخوشی اور وید دینے والا اگلے جہان برہما سے وصل پاتا ہے۔

227- وید کا دان پانی' کھانے' گائے' زمین' کپڑے' تل' سونے اور گھی سب سے بہتر ہے۔

228- (کوئی شخص) جس کسی مقصد کے لیے دان کرتا ہے (اگلے جنم میں) اسے وہی کچھ حاصل ہو جاتا ہے۔

229- (دان کا) بطریق احسن قبول کرنے اور تعظیم سے پیش کرنے والا دونوں بہشت میں جائیں گے، برعکس ہونے کی صورت میں (وہ دونوں) دونوں جہنم میں جائیں گے۔

230- اپنی عبادت و ریاضت پر غرور نہ کرے، یگیہ کے بعد جھوٹ سے کنارہ کشی کرے۔ برہمنوں کے متعلق توہین آمیز کلمات نہ کہے خواہ اسے (ان سے) تکلیف پہنچی ہو، (دان) نذر کرنے کے بعد اس کے متعلق بڑ نہ مارے۔

231- جھوٹ سے یگیہ ناش (یعنی برباد) ہو جائیے، خود تعریفی سے ریاضت (کا صلہ) جاتا رہتا ہے، بڑ مارنے سے دان (کا صلہ) ضائع ہو جاتا ہے جبکہ برہمنوں کے متعلق توہین آمیز کلمات کہنے سے طوالت عمر نہیں رہتی۔

232- مخلوقات میں سے کسی کے لیے باعث آزار نہ بنتے ہوئے بتدریج روحانی فضائل حاصل کرے تاکہ پرلوک (یعنی اگلے جہان) کا ساتھ ہو سکے یا بالکل اس طرح جیسے سفید چیونٹی (بتدریج) اپنا ٹیلہ بلند کرتی ہے۔

233- اس لیے کہ اگلے جہان میں باپ، ماں، بیوی، بیٹوں اور دوسرے رشتے داروں میں سے کسی کا ساتھ نہ ہوگا، (اس کے ساتھ) فقط روحانی فضائل رہ جائیں گے۔

234- ہر کوئی اکیلا پیدا کیا جا رہا ہے، ہر کسی کو اکیلا مرنا ہے، ہر کوئی اپنے نیک عمل (کے اعزاز) سے اکیلا مستفید ہوگا اور اکیلا ہی گناہ (کی سزا بھگتے گا)۔

235- لکڑی کے لٹھ یا مٹی کے ڈھیر کی طرح مردہ زمین پر ڈال کر رشتہ دار منہ پھیر کر رخصت ہو جاتے ہیں، لیکن روحانی فضائل (روح کے) پیچھے پیچھے جاتے ہیں۔

236- چنانچہ وہ آہستہ آہستہ روحانی فضائل اکٹھا کرتا رہے تاکہ (وہ بعد از مرگ اس کے) ساتھی بن سکیں، روحانی فضائل کی معیت میں ہی وہ ملک حزن کا سفر کر سکے گا جس میں سفر بہت مشکل ہے۔

237- (یہ ساتھی) مذہب سے وابستگی رکھنے اور عبادت و ریاضت کرنے والے کو تیزی سے پرلوک (یعنی اگلے جہان) لے جاتے ہیں۔ اس حال میں کہ اس کا جسم لطیف اور لباس نورانی ہوتا ہے۔

238- جو اپنی نسل کا رتبہ بلند کرنا چاہتا ہے ہمیشہ بلند ترین (اشخاص) کے ساتھ تعلق بنائے اور سب نیچوں سے دور رہے۔

239- اعلیٰ ترین (اشخاص) سے تعلق رکھنے اور نیچ (اشخاص) کو دور رکھنے والا برہمن بلند اور ممتاز مقام پاتا ہے' لیکن متضاد رویہ رکھنے پر وہ شودر بن جاتا ہے۔

240- محتاط' شریف (اور) صابر جو ظالموں کی صحبت سے گریز کرتا ہے اور کسی (جاندار) کو زخمی نہیں کرتا بالآخر بہشتی مسرت حاصل کر لیتا ہے بشرطیکہ اسی طریقہ حیات کو برقرار رکھے' اعضاء پر قابو پائے اور فیاضی سے کام لے۔

241- وہ بغیر سوال کیے کسی (شخص) کا پیش کردہ ایندھن' پانی' پھول اور شہد قبول کر سکتا ہے۔ اسی طرح دان میں دی گئی امان (بھی قبول کر سکتا ہے۔)

242- مخلوقات کے مالک (پرجاپتی) نے قرار دیا ہے کہ (دینے والا خود لاتا ہے تو) گناہ گار کا (دان) بھی قبول کیا جا سکتا ہے بشرطیکہ سوال نہ کیا گیا ہو اور نہ ہی پہلے سے دینے کا وعدہ موجود ہو۔

243- مذکورہ بالا طریق پر دی گئی چیز قبول نہ کرنے والے کا کھانا پتر پندرہ برس تک نہیں کھاتے اور نہ ہی اگنی اس کا ہون دیوتاؤں تک لے جاتی ہے۔

244- (بغیر سوال کے پیش کی جائیں تو) چارپائی' گھر' کش گھاس' عطر' پانی' پھول' جواہرات' دہی' اناج' مچھلی' گوشت اور ترکاری قبول کر سکتا ہے۔

245- جو اس پر انحصار کرتے ہیں' اپنے گوروؤں کی ضروریات پوری کرنے کے لیے' دیوتاؤں اور مہمانوں کے یگیہ کے لیے تحائف قبول کر سکتا ہے لیکن اپنی ذات پر خرچ نہیں کرے گا۔

246- لیکن اگر گورو مر چکے اور وہ اپنے طور پر الگ رہ رہا ہے تو صرف نیک لوگوں سے تحائف قبول کر سکتا ہے۔

247- شودروں میں سے اس کی زمین کاشت کرنے والے' گوالے' غلام اور حجام وہ لوگ ہیں جن کا کھانا وہ قبول کر سکتا ہے؛ اس غریب شخص کا پیش کردہ بھی (اس کے غلام کی حیثیت سے) کھانا بھی جائز ہے۔

248- کسی شخص کا کردار کیسا بھی ہو' وہ جو خدمت بھی جس طریقہ سے بجا لانا چاہتا ہو' (رضاکارانہ طور پر) خود کو بطور غلام پیش کر سکتا ہے۔

-249 حقیقت کے برعکس خود کو نیک اطوار کے طور پر پیش کرنے والا گنہگار ترین شخص ہے؛ (وہ) ایسا چور ہے جو اپنی چوری خود کرتا ہے۔

-250 تمام چیزوں کی فطرت (ان کی) گفتار سے متعین ہوتی ہے؛ گفتار کا گنہگار ہر اعتبار سے گنہگار ہے۔

-251 جب قانون کے مطابق رشیوں' دیوتاؤں اور پتروں کا قرض اتار چکے تو دنیاوی تعلقات سے ناطہ توڑے اور سب کچھ اپنے بیٹے کے حوالے کرنے کے بعد گھر بیٹھ جائے۔

-252 اپنے روح کی سرفرازی کے لیے اکیلا دھیان میں رہے؛ تنہائی میں دھیان کرنے والا ہی ایزدی رحمت کا سزاوار ہے۔

-253 یوں ان طریقوں کا بیان ہوا جنہیں اختیار کرتے ہوئے برہمن گرہستی دار کو گزارا کرنا چاہیے؛ یہ سناتک کے لیے ان احکام کا خلاصہ ہے جن پر عمل سے اس کے درجات اور عزت میں اضافہ ہوتا ہے۔

-254 ویدوں میں فاضل ان طریقوں پر عمل کرنے والا برہمن اپنے گناہ روزانہ دھوتا اور بالآخر برہما سے وصل پاتا ہے۔

پانچواں باب

1- سناتک کے فرائض سننے سے فراغت کے بعد (حاضر باش) رشی مہا تمارشی بھرگو سے یوں مخاطب ہوئے۔

2- اے مالک! مقدس علوم' ویدوں کے جاننے والے برہمنوں پر موت کس طرح غالب آسکتی ہے (اور) پھران پر جو تیری طرف سے تفویض کردہ فرائض کی بجاآوری میں کوتاہی نہیں کرتے۔

3- منو کے بیٹے دھرماتما بھرگو نے واجب التعظیم رشیوں کو جواباً بتایا ''وہ قصور سن لو کہ (جن کی سزا میں) موت برہمنوں کی زندگی مختصر کردیتی ہے۔''

4- ویدوں کے مطالعہ میں تساہل' مقررہ قواعد اور طرز عمل سے انحراف' (فرائض کی ادائیگی میں) غفلت اور (ممنوعہ اشیاء) کھانے کے جرم میں موت برہمنوں کی حیات مختصر کرنے میں مستعد ہوتی ہے۔

5- پیاز' لہسن' کُکرمتا اور ناپاک (جگہ اور اشیاء سے پھوٹنے والے (تمام پودے) برہمنوں کے کھانے کو موزوں نہیں ہیں۔

6- اسے درختوں سے رسنے والے سرخ لاسے' درختوں پر کاٹنے کے نشان سے بہنے والی تراوشوں اور (بچھڑا جننے کے فوراً بعد کے) گاڑھے دودھ سے پرہیز کرنا چاہیے۔

7- اسے ابالے گئے تل چاول' مکھن ملے گیہوں' میٹھا ملے دودھ' کھیر اور پنیوں کے کھانے سے گریز کرنا چاہیے (بشرطیکہ یگیہ کی نہ ہوں)' اسی طرح گوشت سے جس پر وید پڑھتے پانی کا چھینٹا نہ دیا گیا ہو۔

8- گائے (یا کسی بھی جانور) کا دودھ جسے بچہ جنے دس دن نہ گزرے ہوں' اونٹنی کا دودھ' ایک کھر والے جانوروں کا دودھ' بھیڑ کا دودھ' گابھن ہونے کو تیار گائے کا دودھ اور ایسی گائے کا دودھ جس کا بچھڑا ساتھ نہ ہو' برہمن نہ پیئے۔

9- سوائے بھینس کے تمام جنگلی جانوروں کا دودھ' عورت کا دودھ اور سب (چیزیں)

جو کھٹی پڑ جائیں، ممنوع ہیں۔

-10 (کھٹی پڑ جانے والی) چیزوں میں سے دہی اور اس سے تیار ہونے والی چیزیں کھائی جا سکتی ہیں اسی طرح پاک پھولوں اور پھلوں کی کشید بھی استعمال ہو سکتی ہے۔

-11 شکاری پرندے، گاؤں کے باسی پرندے، ایک کھر والے (وہ جانور) جن کے کھانے کی اجازت بالاستثناء نہیں دی گئی اور بھیڑی کا کھانا منع ہے۔

-12 چڑیا، ہنس، چکوا، مرغا، سارس، رجودل، ہدہد، طوطا اور مینا کے کھانے سے پرہیز کرے۔

-13 وہ (پرندے) جو اپنی چونچوں سے توڑ کر کھاتے ہیں، جالا نما پاؤں والے پرندے، ناخنوں سے نوچ کر کھانے والے پرندے، مچھلی پر جھپٹنے اور اس پر گزارا کرنے والے پرندے، مذبوحے کے گوشت اور سکھائے گئے گوشت سے گریز کرے۔

-14 بگلہ اور اس کی نوع کے پرندے، مچھلی کھانے والے پرندے، کوا، گاؤں کے (پالتو) سور اور سب طرح کی مچھلی سے گریز کرے۔

-15 جو کسی (جانور) کا گوشت کھاتا ہے اس کا گوشت کھانے والا کہلاتا ہے۔ مچھلی کھانے والا ہر (طرح کا) گوشت کھانے والا ہے۔ اسے مچھلی سے گریز کرنا چاہیے۔

-16 لیکن دیوتاؤں اور پتروں کے یگیہ میں پاچھن اور روہت نامی مچھلی موجود ہو تو کھائی جا سکتی ہے۔

-17 دور افتادہ جگہوں کے اور نامعلوم جانور اور پرندے نہ کھائے اگرچہ ممکن ہے کہ وہ خوردنی (جانوروں) میں ہی شمار ہوتے ہوں۔ پانچ انگلیوں والے (جانور) بھی نہ کھائے۔

-18 خارپشت، چیونٹی خور، گینڈا، کچھوا اور خرگوش کو خوردنی قرار دیتے ہیں۔ اسی طرح ان جانوروں کو بھی جن کے صرف ایک جبڑے میں دانت ہوتے ہیں سوائے اونٹ کے۔

-19 جانتے بوجھتے کھمبی، گاؤں کا سور، پالتو مرغا، لہسن، پیاز اور گکرمتا کھانے والا (دھرم، ذات، آشرم سے) باہر ہو جاتا ہے۔

20- ان چھ میں سے کوئی ایک چیز انجانے میں کھانے والا کرچھر یا چندرائین برت رکھے گا۔ اگر (ممنوعہ چیزوں میں سے) کوئی اور چیز (کھائی) ہے تو وہ ایک ایک دن اور رات کا برت رکھے گا۔

21- سال میں ایک بار کرچھر برت برہمن پر لازم ہے تاکہ (ممنوعہ چیزوں میں سے کوئی) بھولے سے کھا بیٹھے تو کفارہ ہو سکے' لیکن جان بوجھ کر (ممنوعہ چیز) کھانے کی صورت میں اسے خصوصی طور پر مقرر کردہ کفارہ دینا ہوگا۔

22- ممکن ہے (اگلے وقتوں کے) برہمنوں نے ان جانوروں اور پرندوں کو مارا ہو (جنہیں تصرف میں لانے کی اجازت دی گئی ہے) تاکہ اپنے زیر کفالت افراد کو پال سکیں۔ رشی اگستی نے اگلے وقتوں میں ایسا کیا۔

23- اس لیے کہ اگلے زمانوں میں برہمن اور کھشتری یگیہ میں ان جانوروں اور پرندوں کا گوشت دیتے تھے جن کی اجازت دی گئی ہے۔

24- ہر طرح کی خوراک' جسے کھانے کی اجازت ہے' جو گھی میں پکائے جانے کے بعد باسی ہوئی ہو کھائی جا سکتی ہے اور یہی حال یگیہ کے کھانے کا ہے۔

25- گندم اور جو سے بنی چیزیں اور دودھ سے تیار کردہ چیزیں دیر تک استعمال کی جا سکتی ہیں خواہ انہیں روغن میں نہ بھونا گیا ہو۔

26- برہمن' کھشتری اور ویشن کے لیے ممنوع اور مناسب خوراک کو بیان کر دیا گیا ہے' اب میں گوشت کے (کھانے اور نہ کھانے کے) قواعد بیان کروں گا۔

27- جب گوشت پر پانی چھڑکا گیا ہو' کاٹنے بنانے کے دوران ویدوں میں سے حمدیہ کلام پڑھا جا رہا ہو' جب برہمن (کو کھانے) کی خواہش ہو' کوئی ضوابط کے مطابق (کسی رسم کی) ادائیگی کے دوران اور جب کسی کی زندگی کو خطرہ ہو تو گوشت کھایا جا سکتا ہے۔

28- اس کل عالم کو مالک مخلوقات (پرجاپتی) نے روح حیات سے تخلیق کیا ہے' ساکن اور متحرک (تخلیق) دونوں روح حیات کی غذا ہیں۔

29- جو حرکت سے محروم ہے متحرک کی غذا ہے' بغیر کچلی کے (جانور) کچلی والوں (کی غذا ہیں) ہاتھوں سے محروم ہاتھوں والوں کی اور بزدل (جانور) دلیر (جانور) کی خوراک ہے۔

30- گوشت خور روزانہ شکار کرتا اور گوشت کھاتا ہے اور یہ کوئی گناہ نہیں اس لیے کہ کھانے والے اور کھائے گئے دونوں کو خالق نے (اسی خاص مقصد کے لیے) پیدا کیا۔

31- دیوتاؤں کا مقرر کردہ قاعدہ بتایا جاتا ہے کہ "یکیہ پر گوشت خوری مناسب ہے" اس کے علاوہ (مواقع پر) گوشت خوری (پر اصرار) راکشسوں کی حرکت ہے۔

32- دیوتاؤں اور پتروں کے یکیہ میں گوشت خوری گناہ نہیں ہے؛ چاہے گوشت خریدا گیا ہو یا اس نے خود (جانور) ہلاک ہو یا دوسروں کی طرف سے گوشت (تحفتاً) ملا ہو۔

33- قانون جاننے والے دو جنمے کو گوشت خوری صرف قواعد کے مطابق کرنی چاہیے؛ اس لیے کہ قواعد کی خلاف ورزی کرتے ہوئے کھانے سے وہ موت کے بعد (اپنے شکار کو) اپنا گوشت کھانے سے نہیں روک سکے گا۔

34- اپنے مفاد میں ہرن ہلاک کرنے والے کا گناہ موت کے بعد اتنا شدید نہیں ہوتا ہرن کو مارنے والے کا جرم اتنا شدید نہیں ہوتا جتنا اس کا جو بغیر کسی (مقدس) مقصد کے گوشت خوری کرتا ہے۔

35- لیکن ایک شخص جو (مقدس رسوم کی ادائیگی یا اس طرح کے کھانے پر مدعو ہے اور) گوشت خوری سے انکار کرتا ہے مرنے کے بعد اکیس جنم تک جانور کے روپ میں رہتا ہے۔

36- برہمن اس جانور کا گوشت ہرگز نہیں کھائیگا جسے سنسکار نہیں کیا گیا' لیکن بدائی قانون کے اتباع میں مقدس کلام سے پاک کیا گیا گوشت کھا سکتا ہے۔

37- اگر اسے (گوشت کی) شدید خواہش ہو تو گھی یا آٹے سے جانور بنائے (اور کھا لے) لیکن بغیر کسی (جائز) وجہ کے ہرگز جانور کو ہلاک نہ کرے۔

38- بغیر کسی مناسب وجہ کے جانور کو ہلاک کرنے والا اگلے جنموں میں اتنی ہی بار دردناک موت کا شکار ہوگا جتنے اس جانور کے جسم پر بال ہیں۔

39- خود سوبھو نے جانوروں کو یکیہ کے لیے پیدا کیا' یکیہ کل (عالم) کی بھلائی کے لیے (قائم کیے گئے) ہیں' چنانچہ (جانوروں کا) یکیہ کی غرض سے ذبح کرنا (عام معنوں میں) قتل کرنا نہیں ہے۔

40- جڑی بوٹی' درخت' مویشی' پرندے اور (دوسرے) جانور جنہیں یکیہ کے لیے تلف

کیا گیا (دوبارہ جنم لینے پر) برتر وجود میں ہوں گے۔

41- کسی جانور کو صرف منش یکیہ' دیو یکیہ اور پترکرم میں ہی مارا جا سکتا ہے' ویدوں میں اسی طرح بیان ہوا ہے۔

42- ویدوں کے معنی جاننے والا برہمن' کھشتری اور ویش جو مذکورہ بالا مقاصد کے لیے کسی جانور کو ہلاک کرتا ہے بمع اس جانور کے بہت بابرکت مقام حاصل کرتا ہے۔

43- نیکوکار برہمن' کھشتری یا ویش' خواہ وہ (اپنے) گھر میں ہے' گورو کے پاس یا جنگل میں ہے' مصیبت کے وقت بھی' ان جانداروں کو نقصان نہیں پہنچاتا جن کی ویدوں میں اجازت نہیں دی گئی۔

44- جان لو کہ حرکت کے قابل اور جو حرکت نہیں کر سکتے انہیں ویدوں میں بتائے طریقے کے مطابق کھانا گناہ نہیں اس لیے کہ مقدس قانون ویدوں سے ہی ہیں۔

45- جن جانوروں کو مارنے کی مقدس کتب میں اجازت نہیں انہیں محض اپنی تسکین کے لیے نقصان پہنچانے والا زندگی میں اور اس کے بعد خوشی نہیں پاتا۔

46- وہ جو جاندار مخلوق کے لیے قید اور موت کی صعوبتوں کی تدبیر نہیں کرتا (بلکہ) سب (مخلوق) کی بھلائی چاہتا ہے لازوال مسرت حاصل کرتا ہے۔

47- جو کسی (مخلوق) کو نقصان نہیں پہنچاتا ہر وہ چیز حاصل کر لیتا ہے جس کا سوچتا ہے' جس کے لیے کوشش کرتا ہے یا جس پر دھیان ڈالتا ہے۔

48- جانداروں کو نقصان پہنچائے بغیر گوشت حاصل نہیں ہو سکتا اور حیات کی حامل مخلوق کو ضرب پہنچانا آسمانی مسرت (کے حصول) کے لیے تباہ کن ہے' چنانچہ گوشت (کے استعمال) سے پرہیز چاہیے۔

49- گوشت کے حصول کے (قابل نفور) مبداء اور زنجیر ڈالنے اور ہلاک کرنے (کے ظلم) کو اچھی طرح پیش نظر رکھتے ہوئے اسے چاہیے کہ گوشت خوری سے گریز کرے۔

50- جو (مذکورہ بالا) قواعد کو نظر انداز کرتے ہوئے' پشاچ برعکس' گوشت نہیں کھاتا انسانوں کو ہرن کی مانند عزیز ہوتا ہے اور اسے بیماریوں کی اذیت نہیں ہوتی۔

51- جو کوئی (جانور ذبح کرنے کی) اجازت دیتا ہے' اسے ہلاک کرتا ہے' اسے کاٹتا ہے' اس (کے گوشت) کو خریدتا یا بیچتا ہے' پکاتا ہے' پیش کرتا ہے اور وہ جو کھاتا ہے

سب (جانور) ہلاک کرنے والوں (میں شامل ہیں)۔

52- اس (شخص) سے بڑا کوئی گناہ گار نہیں جو' دیوتا اور پتروں کے یگیہ کے بغیر' دوسری (مخلوقات) کے گوشت سے اپنے (گوشت کے) جسم کو بڑھاتا ہے۔

53- وہ جو سو برس تک ہر سال اشومیدھ یگیہ کرتا ہے اور وہ جو گوشت سے مکمل پرہیز کرتا ہے' پرہیزگاری کا ایک سا صلہ حاصل کرتے ہیں۔

54- صرف پھلوں اور کند پر گزارا کرنے والا اور (جنگل میں) ریاضت کرنے والے کی سی خوراک کھانے والا بھی ویسا (عظیم) صلہ نہیں پاتے جو گوشت (کے استعمال) سے بچنے والے کو ملتا ہے۔

55- فاضل بیان کرتے ہیں کہ مانس (گوشت) کا اصل مطلب ماں شا ہے یعنی اگلی (دنیا) میں میرا گوشت وہی گا جس کا میں اس (زندگی) میں کھاتا ہوں۔

56- گوشت خوری' شراب (نوشی) اور جماع کوئی گناہ نہیں کیونکہ مخلوق کے فطری اطوار یہی ہیں' لیکن ان سے بچنے والے کو عظیم صلہ ملے گا۔

57- اب ان قواعد کو بیان کروں گا جو چار ذاتوں (ورنوں) کے لیے مردوں اور اشیاء کو پاک کرنے کی غرض سے بتائے گئے ہیں۔

58- جس بچے نے دانت نکال لیے ہیں یا دانت نکالنے سے پہلے اس کی تقدیس یا چنڈکرن کردی گئی ہو' مر جائے تو رشتہ ناپاک ہو جاتے ہیں اور یہی حال بچے کے پیدا ہونے پر بھی ہے۔

59- حکم دیا جاتا ہے (کہ) مرنے والے کے سپنڈوں میں سوت دس دن (یا) پھولوں کے چن لیے جانے (یا) تین دن یا صرف ایک دن تک رہے گا۔

60- لیکن (اگلی اور پچھلی پیڑھیوں میں) ساتویں شخص پر سپنڈ کی رشتہ داری ختم ہو جاتی ہے جبکہ (مشترکہ) اور (مشترکہ خاندانی) نام معلوم نہ رہیں تو سمانودک رشتہ داری بھی ختم ہو جاتی ہے۔

61- اگرچہ (کل) سپنڈ کے لیے سوتک موت پر ہے لیکن مکمل طور پر پاک رہنے کے خواہش مند اسے پیدائش پر بھی جانیں گے۔

62- (یا جہاں) موت کی سوتک سارے سپنڈ کے لیے ہے وہاں پیدائش کی سوتک صرف والدین کے لیے ہے (یا) پھر یہ صرف ماں کے لیے اور باپ صرف نہانے

سے پاک ہوجاتا ہے۔

-63 مادہ منویہ نکلنے کے بعد مرد صرف نہانے سے پاک ہوجاتا ہے (دوسرے مرد سے شادی کرنے والی) عورت سے بچہ ہونے کی صورت میں مرد تیسرے دن پاک ہوتا ہے۔

-64 مردے کو چھونے والے (دن رات جمع) تین تین دن کے تین وقفوں میں پاک ہوتے ہیں' مردے کو پانی دینے والے (تین دن میں) پاک ہوتے ہیں۔

-65 اگر (اپنے) گورو کا کریا کرتا ہے تو وہ بھی دس دنوں تک سوتک ہے' بالکل مردہ (شمشان گھاٹ) لے جانے والوں کی طرح۔

-66 حمل گرنے والی عورت اتنے ہی دن اور رات میں پاک ہوتی ہے جتنے ماہ استقرار حمل کو گزرے ہوں' حائضہ عورت اسی روز نہانے سے پاک ہوجاتی ہے جس روز حیض بند ہوتا ہے۔

-67 ان بچوں (کی موت) پر جن کا چونڈا کرم نہ ہوا ہو' سپنڈ ایک دن اور ایک رات میں پاک ہوجاتے ہیں' لیکن ان بچوں کی موت پر جن کا چونڈا کرم ہو چکا ہے' پاکیزگی تین دن بعد ہوتی ہے۔

-68 بچہ دو سال عمر کو پہنچنے سے پہلے مر جائے تو رشتے دار اسے (گاؤں سے) باہر پھولوں سے ڈھک کر صاف زمین (میں دفنا) دیں گے۔ اور بعد ازاں ہڈیاں نہیں چنی جائیں گی۔

-69 ایسے (بچے) کو جلایا نہیں جائے گا اور نہ ہی پانی چڑھایا جائے گا' اسے لکڑی (کے لٹھ) کی طرح جنگل میں چھوڑ آنے کے بعد (رشتہ دار) صرف تین دن تک ناپاک رہیں گے۔

-70 (بچہ) تین برس کی عمر کو نہ پہنچا ہو تو رشتہ دار پانی نہیں چڑھائیں گے' لیکن اگر اس نے دانت نکال لیے ہیں یا نام رکھنے کی رسم (نامہ کرم) ہو چکی ہے تو پھر رشتہ داروں کو اختیار ہے پانی چڑھائیں یا نہ چڑھائیں۔

-71 ہم مکتب کے مر جانے کی صورت میں ایک دن کا سوتک ہوتا ہے' پیدائش کی صورت میں تین (دن اور) راتوں کے بعد سمانودک سوتک ختم ہوجاتا ہے۔

-72 عورتوں (کی موت) کی صورت میں منسوبہ لیکن غیر شادی کے لیے (منسوب اور

اس کے رشتہ دار) تین بعد پاک ہو جاتے ہیں۔ دودھیالی رشتہ داروں کے لیے یہی قاعدہ ہے۔

-73 (لواحقین) مصنوعی نمک سے پرہیز کریں گے' تینوں دن نہائیں گے اور زمین پر الگ الگ سوئیں گے۔

-74 سوتک کے متعلق مذکورہ بالا قاعدے کا اطلاق وہاں ہوتا ہے جہاں رشتہ دار (مرنے والی کے نزدیک) رہائش پذیر ہوں۔ سپنڈ اور سمانودک رشتہ داروں کے لیے' جو (مرنے والی سے) فاصلے پر رہائش رکھتے ہیں' قاعدہ یوں ہے۔

-75 جو کوئی دور دیس مقیم (اپنے رشتہ دار) کی موت کا (موت ہونے کے دس دن کے اندر اندر) سنتا ہے' باقی دن سوتک میں رہتا ہے۔

-76 اگر دس دن ہو چکے ہوں تو وہ (تین دن اور) راتیں سوتک میں رہے گا' اگر (موت واقع ہوئے) ایک برس گزر گیا تو محض نہانے سے پاک ہو جائے گا۔

-77 اگر کسی کو اپنے (سپنڈ کے) رشتہ دار یا بیٹے کے پیدا ہونے کی خبر (سوتک کے) دس دن کے بعد ملتی ہے تو وہ محض کپڑوں سمیت نہانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

-78 شیر خوار (جس نے دانت نہ نکالے ہوں) یا سپنڈ باہر (رشتہ دار) کسی دور دراز ملک میں مر جائے تو کپڑوں سمیت نہانے سے ہی پاک ہو جاتا ہے۔

-79 اگر (سوتک کے) اس دن کے اندر اندر ایک اور موت یا پیدائش واقع ہو جاتی ہے تو برہمن پہلے (دس دن کے) وقفہ کے ختم ہونے پر ہی پاک ہو جائے گا۔

-80 مذہب کے فاضل بتاتے ہیں کہ روحانی مرشد (اچاریہ) کی موت پر سوت تین دن (رہتا ہے)' اگر (اس کی) بیوی یا بیٹا (مر جاتا ہے) تو سوتک ایک دن اور رات کا ہے' یہی طے شدہ (قاعدہ) ہے۔

-81 اگر (بوجہ شفقت) ساتھ رہنے والا شروتریہ مر جاتا ہے تو ایک شخص تین دن تک سوتک میں رہتا ہے' چچا' چیلا' پروہت اور ننھالی رشتہ دار کی وفات کی صورت میں دو دن اور ان کی درمیانی رات۔

-82 اپنے ملک کے بادشاہ کے مرنے کی صورت میں وہ (سورج) یا ستاروں کے) چمکنے تک سوتک میں ہوگا لیکن (کسی قریبی) دوست کی صورت میں' جو شرتریہ نہیں' سوتک پورے دن کا ہے' ویدوں اور انگوں کے جاننے والے گورو کی صورت میں

میں بھی یہی حکم ہے۔

83- برہمن دس دن بعد، کھشتری بارہ اور ویش پندرہ دن بعد پاک ہوگا۔ شودر کے لیے یہ موت ایک ماہ ہے۔

84- سوتک کا دورانیہ غیر ضروری طور پر نہ بڑھائے اور نہ ہی مقدس آگ پر ادا ہونے والی رسوم (اگنی ہوتر) میں تعطل آنے دے؛ اس لیے کہ (اگنی ہوتر) کرنے والا سوتک نہ ہوگا خواہ (سپنڈکا) رشتہ دار ہی کیوں نہ ہو۔

85- جب وہ چنڈال، حائضہ، دھرم آشرم سے باہر شخص، زچہ، مردے یا اسے چھو نہ بیٹھے جس نے کسی (مردے) کو چھوا ہو تو صرف نہانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

86- جو آچمن کے ذریعہ پاک ہوا ہو ناپاک (چیزوں یا اشخاص) کو دیکھ کر ہمیشہ سورج رخ ہو کر منتر سے پاکیزہ ہوتا ہے۔

87- کسی انسانی ہڈی کو، جس کے ساتھ چکنائی چمٹی ہو، ہاتھ لگا بیٹھنے والا برہمن نہانے سے پاک ہو جاتا ہے، اگر ہڈی کے ساتھ چکنائی نہیں تو محض آچمن، سورج کو دیکھنے یا گائے کو ہاتھ لگانے سے بھی پاک ہو جاتا ہے۔

88- جس نے کسی کام کا عہد کر رکھا ہے، عہد پورا ہونے تک مردے کو پانی نہیں چڑھائے گا، لیکن عہد پورا کرنے کے بعد ایک بار پانی چڑھا دیا تو وہ تین دن میں پاک ہو جاتا ہے۔

89- پانی انہیں نہیں چڑھایا جائے گا جو (مقررہ رسوم و قواعد کو نظر انداز کرتے رہے اور جن کے متعلق کہا جاتا ہے کہ) بیکار میں پیدا ہوئے؛ ذاتوں کے ناجائز ملاپ سے پیدا ہوئے؛ (مذہب کے منکر) تارک الدنیا اور وہ جنہوں نے خودکشی کی۔

90- ان عورتوں کو جنہوں نے ویدوں سے روگردانی کی، شہوت میں (کئی آدمیوں کے ساتھ) رہتی رہی، جنہوں نے اسقاط حمل کیا، اپنے خاوند کو قتل کیا اور نہ ان عورتوں پر جو مے نوشی کرتی رہیں۔

91- اپنے مرشد (اچاریہ)، استاد (اپادھیہ)، باپ، ماں یا گورو کو شمشان گھاٹ تک پہنچانے سے برہمچاری (طالب علم) کا عہد (برت) نہیں ٹوٹتا۔

92- مردہ شودر کو قصبے کے جنوبی دروازے میں سے باہر لے جایا جائے، لیکن مرنے والا برہمن، کھشتری یا ویش ہو تو حسب حال مغربی، شمال اور مشرقی (دروازوں) سے۔

-93 بادشاہوں' برت کی تکمیل میں مصروف اور ستر (کھانا کھلانے والے) کو سوتک نہیں ہوتا؛ اس لیے کہ (پہلے) اندر کے تخت پر ہیں اور (آخری دو) ہمیشہ برہما کی طرح پاک ہوتے ہیں۔

-94 جود وسخا کے تخت پر بیٹھے بادشاہ کی فوری پاکیزگی ضروری ہوتی ہے۔ وجہ یہ ہے کہ اسے (اپنے) عوام کی حفاظت کے لیے (وہاں) بٹھایا گیا ہے۔

-95 اسی قاعدے کا اطلاق ان کے رشتہ داروں پر بھی ہوتا ہے۔ جو جنگ یا فساد میں کھیت رہے' (ان کے رشتہ داروں پر بھی) جو بجلی گرنے یا بادشاہ کے حکم سے مارے گئے اور (ان کے رشتہ داروں پر بھی) جو گائے اور برہمن کی حفاظت کرتے مارے گئے اور وہ بھی پاک رہتے ہیں جنہیں بادشاہ (پاک رہنے کا) حکم دیتا ہے۔

-96 بادشاہ دنیا کے محافظ آٹھ دیوتاؤں سوم' اگنی' سوریہ' ہوا' اندر' یم اور پانی اور دولت کے دیوتا کا اوتار ہے۔

-97 چونکہ بادشاہ میں دنیا کے یہ مالک حلول ہیں اس کے لیے کوئی سوتک نہیں؛ فانیوں کے لیے پاکیزگی اور ناپاکی دنیا کے ان مالکوں نے ہی مقرر کرنا ہے۔

-98 وہ جو میدان جنگ میں ہتھیار بند کھشتری کے قاعدے سے مرا' یکیہ کر گیا اور یہی حال اس کی (موت سے ہونے والی) سوتک کا ہے' یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

-99 (سوتک کے اختتام پر) رسوم ادا کرنے والا برہمن پانی کے چھونے سے' کھشتری اپنی سواری کے جانور اور اپنے ہتھیار کو چھونے' ویش اپنے سانٹے یا سواری کی لگام چھونے اور شودر اپنی لاٹھی چھونے سے پاک ہو جاتا ہے۔

-100 یوں (سپنڈ میں) موت ہونے پر (مطلوبہ) پاکیزگی حاصل کرنے کا طریقہ آپ پر واضح کیا گیا۔ دوجنموں (برہمن' کھشتری' ویش) میں سے بہترین انسانوں اب ان (متعلقین) کی موت پر پاکیزگی کا سنیں جو سپنڈ میں سے نہیں ہیں۔

-101 برہمن کسی مردہ برہمن کو لے جاتا ہے تو ایسا ہی جیسے اپنے یا اپنی ماں کے کسی قریبی عزیز کو لے جائے؛ وہ تین دن بعد پاک ہو جاتا ہے۔

-102 لیکن اگر وہ مرنے والے (کے سپنڈ) سے کھانا کھالے تو دس دن میں پاک ہوتا ہے' لیکن کھانا نہ کھائے اور نہ ہی مرنے والے کے ہاں قیام کرے تو ایک دن میں پاک ہو جاتا ہے۔

103- اگر اپنی مرضی سے مردے کے پیچھے پیچھے چلتا جائے' تو مرنے والا خواہ اجنبی ہو یا اس کے ننھالی قرابت داروں میں سے' تو کپڑوں سمیت نہانے' آگ چھونے اور گھی چکھنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

104- کسی شودر کو برہمن کا مردہ نہ اٹھانے دے؛ خصوصاً جب اس کی ذات کے لوگ موجود ہوں۔ غیر برہمن کے ہاتھ کا لمس (مرنے والے کے) جنت کو (جاتے رستے) برباد کر دیتا ہے۔

105- (برہما کا) گیان' تپسیا' آگن' مقدس (خوراک) مٹی' اندری پر قابو' پانی (گائے کے گوبر کا) لیپ' ہوا' مقدس رسوم' سورج اور زمانہ سب فانی (مخلوق) کو پاک کرتے ہیں۔

106- پاکیزگی حاصل کرنے کے تمام طریقوں میں سے بہترین یہ ہے کہ دولت (کے حصول) میں پاکیزگی رکھی جائے یا اس لیے کہ وہ پاک ہے جو صاف ہاتھوں سے دولت حاصل کرتا ہے نا کہ وہ جو خود کو مٹی اور پانی سے پاک کرتا ہے۔

107- عالم فاضل معاف کرنے سے' اعمال ممنوعہ بجا لانے والے سخاوت' چھپا گناہگار (مقدس کلمات) جپنے اور ویدوں کے جاننے والے تپسیا سے پاک ہو جاتے ہیں۔

108- چیزیں جنہیں پاک کرنا ضروری ہے مٹی اور پانی سے پاک ہو جاتی ہیں۔ دریا اپنے بہاؤ سے' ناپاک خیالات کی حامل عورت اپنے حیض اور برہمن ترک دنیا یعنی سنیاس سے پاک ہوتا ہے۔

109- جسم پانی سے' اندرونی اعضاء صداقت سے' روح علم اور تپسیا سے اور عقل (سچے) علم سے پاک ہوتے ہیں۔

110- جسم کی پاکیزگی کے صحیح قواعد آپ کو بتائے جا چکے' اب مختلف (بے جان) اشیاء کی پاکیزگی کے متعلق (قانون کا) فیصلہ سنیں۔

111- عقلمند قرار دیتے ہیں کہ دھات' جواہر اور پتھر سے بنی چیزوں کو مٹی' راکھ اور پانی سے صاف کرنا چاہیے۔

112- سونے کا برتن جس پر دھبے نہ ہوں' صرف پانی سے پاک (شدھ) ہو جاتا ہے۔ یہی حال چاندی اور پانی میں پیدا ہونے والی اشیاء' گھونگے اور مونگے وغیرہ سے بنے برتنوں کا ہے۔

113- پانی اور آگ کے ملاپ سے دمکتا سونا اور چاندی پیدا ہوتی ہیں۔ چنانچہ ان دونوں کے پاک کرنے کا ذریعہ بھی (دو عناصر) ہیں جن سے یہ پیدا ہوئے ہیں۔

114- تانبا' لوہا' پیتل' جست' سیسہ اور ٹن سے بنے برتنوں کو ترشاوے' کھار اور پانی سے صاف کرنا چاہیے۔

115- کش گھاس کے دو تنکے پھرانے سے ہر طرح کا مائع پاک ہو جاتا ہے۔ ٹھوس اشیاء کو پاک کرنے کے پانی چھڑکنا ضروری ہے۔ لکڑی کی اشیاء رندہ کرنے سے پاک ہوتی ہیں۔

116- یگیہ کے (سوم کے برتن) چمس اور گر یہہ اور (دوسرے) تقریباتی برتنوں کی صفائی میں (انہیں) ہاتھوں سے مانجھنا ضروری ہے (جس کے بعد) ان پر (پانی) بہا لیا جاتا ہے۔

117- برتنوں سے کھانا نکالنے کے چمچ اور کفگیر گرم پانی سے اور اناج ڈھونے کی بہلی' اور موصل اوکھلی کی صفائی کا بھی یہی حال ہے۔

118- بڑی مقدار میں اناج اور کپڑے محض پانی چھڑکنے سے پاک ہو جاتے ہیں لیکن تھوڑی مقدار میں اناج اور کپڑوں کا پانی سے دھونا بتایا جاتا ہے۔

119- چمڑے اور بید وغیرہ سے بنی اشیاء کپڑوں کی طرح پاک ہوتی ہیں۔ سبزیاں' خوردنی جڑیں (کند) اور پھل وغیرہ اناج کی طرح پاک ہوتے ہیں۔

120- اونی اور ریشمی اشیاء کھار سے' (بالوں سے بنے) کمبل ریٹھے' سن بیل (پھل) جبکہ تیسی کا کپڑا (لینن) پیلے سرسوں سے۔

121- (قانون) جاننے والا سنکھ' سینگ' ہاتھی دانت اور ہڈی کو تیسی (لینن) کی طرح پاک کرے یا اس مقصد کے لیے گائے کا پیشاب اور پانی بھی استعمال کر سکتا ہے۔

122- گھاس' لکڑی اور تنکے وغیرہ (پانی) چھڑکنے سے پاک ہو جاتے ہیں۔ گھر کو صاف کرنے کے لیے جھاڑو دینے کے بعد (گائے کے گوبر یا سفیدی سے) لیپنا چاہیے۔ مٹی سے بنا (برتن) آگ پر دوبارہ جلانے سے پاک ہو جاتا ہے۔

123- مٹی کا برتن جو شراب' پیشاب' تھوک' پیپ' خون یا فضلے وغیرہ سے ناپاک ہوا ہو دوسری بار جلانے سے بھی پاک نہیں ہوتا۔

124- زمین پانچ طرح سے پاک ہوتی ہے؛ جھاڑو سے' (گائے کا گوبر) لیپنے سے' (گائے کا دودھ یا پیشاب) چھڑکنے سے' سطح کی مٹی کھرچ اتارنے سے اور اس پر (ایک دن رات) گائے ٹھہرانے سے۔

125- (کھانا) جس پر کسی پرندے نے چونچ ماری ہو' گائے نے سونگھ لیا ہو' (پاؤں) چھو گئے ہوں' جس پر چھینک ماری گئی ہو یا اس میں سے بال یا کیڑا نکل آیا ہو مٹی چھڑکنے سے پاک ہو جاتا ہے۔

126- جب تک ناپاک چیزوں سے ناپاک (بھرشٹ) ہونے والی شے میں (بد) بو موجود ہے یا ان پر پڑنے والے داغ دھبے (غائب نہیں ہو جاتے) اتنی دیر تک (بے جان) اشیاء کو مٹی اور پانی سے دھوتے رہنا چاہیے۔

127- دیوتاؤں نے تین چیزوں کو برہمنوں کے لیے پاک قرار دیا ہے؛ وہ (جن پر داغ) نظر نہیں آتا' وہ جسے پانی سے دھو گیا ہے اور وہ جسے برہمن نے (اپنے قول سے پاک) قرار دیا ہے۔

128- (پاک) زمین پر ٹھہرا ہوا پانی جو (اتنا ہے کہ) گائے کی پیاس بجھا سکے' جس کا رنگ' بو اور ذائقہ ٹھیک ہے اور جس میں ناپاک کر دینے والے مادے شامل نہیں' پاک ہے۔

129- کاریگر کا ہاتھ ہمیشہ پاک ہوتا ہے۔ اسی طرح فروخت کے لیے بازار میں رکھی (تمام چیزیں) اور برہمچاری (یعنی طالب علم) کے ہاتھ کی چیز جو اس نے بھیک میں وصول کی ہے یہ سب استعمال کرنے کے قابل ہیں۔ یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

130- (جماع کے وقت) عورت کا منہ اور پھل گراتے وقت پرندہ پاک ہوتا ہے؛ دودھ پیتے بچھڑا اور ہرن کا شکار کرتے کتا پاک ہوتے ہیں۔

131- منو نے قرار دیا ہے کہ کتے کے شکار کردہ (جانور) کا گوشت' گوشت خور (جانوروں) کے ہاتھوں ہلاک ہونے والے (جانور) کا گوشت اور نچلی ذات کے لوگوں (مثلاً چنڈالوں) کا شکار کردہ گوشت پاک ہے۔

132- جسم کے ناف سے اوپر کے سب سوراخ پاک ہیں لیکن جسم کے ناف کے نیچے کے سوراخ ناپاک ہیں؛ جسم سے خارج ہونے والے سب مادے ناپاک ہیں۔

133- مکھیاں' پانی کے قطرے' سایہ' گائے' گھوڑا' سورج کی شعاعیں' گرد' مٹی' آندھی

اور آگ چھونے میں پاک ہیں۔

134- پیشاب اور پاخانے کے اخراج (کے اعضاء) کی صفائی میں مٹی اور پانی ضرور استعمال ہونا چاہیے۔ جسم کی بارہ غلاظتوں (میں سے کسی کو بھی) دور کرنے کے لیے بھی (پانی اور مٹی لازماً استعمال ہوگا)

135- خارج ہونے والی چکنائیاں' خون' مادۂ منویہ' دماغ (کا چربیلا مادہ)' پیشاب' پاخانہ' ناک کی رطوبت' کان کی میل' بلغم' آنسو' آنکھوں کی گید اور پسینہ انسانی (اجسام کی) بارہ غلاظتیں ہیں۔

136- پاکی کے خواہشمند کے لیے عضو پر ایک پر مٹی (ملنا) لازماً ہے' مقعد پر تین (بار مٹی ملنے سے)' (بائیں) ہاتھ پر دس (بار ملنے سے) اور دونوں (ہاتھوں) پر (سات بار) مٹی ملنے سے پاکی ہوتی ہے۔

137- جسمانی پاکی کا خواہشمند پہلے تین بار آچمن کرے اور پھر دو بار منہ دھوئے؛ لیکن شودر اور عورت (ہر عمل صرف) ایک (بار) انجام دے گے۔

138- قانون کے مطابق بسر کرنے والا شودر ہر ماہ (اپنا سر) منڈوائے گا؛ ان کی پاکی طریقہ وہی (ہوگا) جو ویشوں کا ہے۔ ان کا کھانا اونچی ذات والوں کی جھوٹن ہوگا۔

139- منہ سے نکلنے والے (پانی کے) قطرے بشرطیکہ کسی عضو پر نہ کریں' منہ میں پڑ جانے والے مونچھوں کے بال اور دانتوں سے چمٹا مادہ بھی ناپاک نہیں کرتا۔

140- دوسروں کو آچمن کراتے پاؤں پر پڑ جانے والا پانی ویسا ہی خیال کیا جائے گا جیسے (زمین پر) اکٹھا ہو جانے والا پانی' یہ بھی ناپاک نہیں کرتے۔

141- وہ جو کوئی چیز اٹھائے جا رہا ہے اور کسی ناپاک (چیز یا شخص) سے چھو جاتا ہے بغیر بوجھ اتارے آچمن کرنے سے ہی پاک ہو جاتا ہے۔

142- قے یا دست سے فارغ ہونے والا غسل سے فارغ ہو کر گھی کھائے گا لیکن اگر کھانے چکنے کے بعد بھی (دست یا قے جاری رہیں) تو وہ صرف آچمن کرے' نہانا فقط ان کے لیے ہے جنہوں نے عورت سے ملاپ کیا ہو۔

143- خواہ (پہلے سے) پاک ہی ہو سونے' چھینکنے' کھانے' تھوکنے' جھوٹ بولنے اور پانی پینے کے بعد آچمن کرے؛ ویدوں کے پڑھنے سے پہلے بھی اسی طرح کا حکم ہے۔

144- تمام ذاتوں کے مردوں کے لیے جسمانی پاکی اور (بے جان) چیزوں کی صفائی کے طریقے آپ پر واضح کر دیے گئے' اب عورتوں کے فرائض سنیں۔

145- لڑکی ہو یا جوان عورت یا عمر رسیدہ عورت ہو اسے کچھ بھی آزادانہ اور اپنی مرضی سے نہیں کرنا چاہیے خواہ اپنے گھر میں ہی کیوں نہ ہو۔

146- بچپن میں اپنے باپ' جوانی میں شوہر اور شوہر کی موت کے بعد بیٹوں کے اختیار میں رہے۔ اسے کبھی خودمختار نہیں ہونا چاہیے۔

147- اسے اپنے باپ' خاوند' بیٹوں سے الگ ہونے کی ہرگز کوشش نہیں کرنا چاہیے۔ انہیں چھوڑنے سے وہ (اپنے اور خاوند کے) دونوں خاندانوں کے لیے باعث تحقیر بنے گی۔

148- اسے ہمیشہ خوش باش' اپنے گھرداری (کے انتظامات) میں ہوشیار' برتنوں کی صفائی میں محتاط اور مالی معاملات میں جزرس ہونا چاہیے۔

149- اس کا باپ یا باپ کی اجازت سے بھائی جس کے ساتھ بھی بیاہ دیں وہ موت تک اس کی خدمت کرے گی؛ اس کے مر جانے کے بعد (اس کی یاد کی بھی) ہرگز توہین نہ کرے گا۔

150- شادی پر (دلہنوں کی) خوش قسمتی کے لیے سوتی واچن (یعنی ویدوں کا خوش قسمتی کے لیے پڑھنا) اور پرجاپتی کا یگیہ ضرور کرنا چاہیے۔

151- شادی کے موقع پر مقدس کلمات پڑھے جانے سے خاوند اپنی بیوی کا ہمیشہ خیال رکھتا ہے؛ علاوہ ازیں دوران حیض اور پاکی دونوں زمانوں میں اور اس اور اگلے جہاں میں ہمیشہ اسے خوش رکھتا ہے۔

152- وفادار بیوی اپنے خاوند کی ہمیشہ دیوتا کی طرح پوجا کرتی ہے خواہ وہ خیر سے تہی' (دوسری جگہوں پر) لذت کا متلاشی اور اچھی خوبیوں سے محروم ہی کیوں نہ ہو۔

153- عورت کو (اپنے خاوند سے جدا) کسی یگیہ' برت یا عہد سے گریز کرنا چاہیے مع:ض اس عمل (پر کاربند رہنے) سے ہی وہ سورگ میں اٹھالی جائے گی۔

154- وفادار بیوی جو (موت کے بعد) اپنے خاوند کے ساتھ رہنا چاہتی ہے کوئی ایسا کام نہ کرے جس سے وہ (جس کو اس کا ہاتھ دیا گیا) ناراض ہو؛ خاوند کی زندگی میں اور مرنے کے بعد یہی حکم ہے۔

155- چاہے تو پھولوں، پھلوں اور خوردنی جڑوں پر گزارتے اپنا جسم گھلالے لیکن اپنے شوہر کے مرنے کے بعد کسی دوسرے شخص کا نام تک نہ لے۔

156- مرنے تک (مشکلات پر) صبر کرے اور خود پر قابو رکھے عفت مآبی میں اس فرض (کی ادائیگی) میں کوشاں رہے جو ایک خاوند والی بیویوں کے لیے (بیان کردیا گیا) ہے۔

157- نوعمری سے عفت مآب چلے آنے والے کئی برہمن سورگ میں گئے حالانکہ ان کی اولاد نہیں تھی۔

158- عفت مآب بیوی جو خاوند کی وفات کے بعد بھی عفت مآب رہتی ہے؛ بیٹا نہ ہونے پر بھی، ان برہمنوں کی طرح سورگ میں جاتی ہے۔

159- لیکن ایک عورت جو محض اولاد کے لیے اپنے (مرحوم) خاوند کی طرف سے عائد فریضے کو پس پشت ڈالتی ہے نہ صرف اس دنیا میں بدنام بلکہ (بہشت میں) شوہر کے ساتھ مقام بھی کھو بیٹھتی ہے۔

160- کسی دوسرے مرد سے ہونے والی اولاد (جائز نہیں سمجھی جاتی) اور نہ ہی (کسی دوسرے کی) عورت سے پیدا ہونے والی اولاد؛ نہ ہی کسی نیک عورت کے لیے دوسرا خاوند کہیں مذکور ہے۔

161- وہ عورت جو کمتر ذات کے شوہر کو چھوڑ کر نسبتاً اونچی ذات والے مرد کے ساتھ رہنے لگتی ہے دو بیاہ کرنے والی کہلاتی ہے؛ دنیا میں اسے حقارت سے دیکھا جاتا ہے۔

162- خاوند کی طرف سے عائد فریضہ ادا نہ کرنے والی عورت اسی دنیا میں بے توقیر ہوتی ہے۔ (موت کے بعد) گیدڑی کے رحم میں ڈال دی جاتی ہے اور اپنے گناہ کی پاداش میں بیماریوں (کی سزا) سے اذیت اٹھاتی ہے۔

163- وہ جو اپنے خیالات، الفاظ اور اعمال قابو میں رکھتی ہے اور اپنے خاوند کی تحقیر کا باعث نہیں بنتی (مرنے کے بعد) خاوند کے ساتھ (بہشت میں) رہتی اور باعفت بیوی کہلاتی ہے۔

164- ایسا طرز عمل اختیار کرنے والی بیوی جو اپنے خیالات، زبان اور افعال کو بے راہ رو نہیں ہونے دیتی اس (زندگی) میں نیک نامی اور اگلی (دنیا) میں اپنے خاوند

کے قرب میں جگہ پاتی ہے۔

-165 زندگی میں مر جانے پر اس مقدس قانون کا جاننے والا برہمن کھشتری اور ویش اپنی اس طریقہ پر چلنے والی ہم ذات بیوی کو موت کے بعد اگنی ہوتر کی مقدس آگ دے گا اور مقدس رسوم ادا کرے گا۔

-166 اپنے سے پہلے مر جانے والی بیوی کو مقدس آگ دکھانے کے بعد وہ چاہے تو دوبارہ شادی کر کے (مقدس) آگ روشن رکھ سکتا ہے۔

-167 (درج بالا) قواعد کے مطابق (زندگی) گزارتے ہوئے اسے پانچ (عظیم) یگیہ سے غافل نہیں ہونا چاہیے؛ دوسری بیوی لے کر وہ زندگی کا دوسرا حصہ گھر میں گزارے گا۔

✿ ✿ ✿ ✿

چھٹا باب

1- قانون کے مطابق گرہستی (آشرم) کی زندگی گزار چکنے پر سناتک برہمن، کھشتری اور ویش بن آشرم (بن پرستھ) اختیار کر سکتے ہیں۔ انہیں اندریوں (یعنی حواس واعضاء) پر قابو رکھنا اور مندرجہ ذیل قواعد پر عمل کرنا ہوگا۔

2- گرہستی والا اپنی (جلد) پر جھریاں، (اپنے بالوں کی) سفیدی اور بیٹوں کے بیٹے دیکھ لے تو وہ جنگل میں قیام کر سکتا ہے۔

3- کاشتکاری سے پیدا ہونے والی خوراک اور اپنی املاک سے تعلق توڑ کر جنگل کا رخ کرے۔ بیوی کو بیٹوں کے سپرد کرے یا ساتھ لے آئے۔

4- مقدس آگ اور یگیہ کے ضروری سامان اپنے ساتھ لے کر گاؤں سے نکل کر جنگل میں سکونت کرے۔ اس کے حواس مکمل طور پر اختیار میں ہوں۔

5- پانچوں یگیہ قاعدے کے مطابق انجام دیتا رہے۔ یگیہ میں سنیاسیوں کے لیے مناسب خوراک یا پھل اور جڑ (کند) وغیرہ استعمال ہو سکتی ہیں۔

6- کھال یا چیتھڑوں سے بدن ڈھانپے، صبح یا شام غسل کرے، جٹائیں چھوڑ دے، جسم، داڑھی اور مونچھوں کے بال اور ناخن (بغیر کترے) رہنے دے۔

7- جو چیز کھاتا ہے اسی سے بلی کرم کرے اور اسی کا دان اپنی اہلیت کے مطابق کرے؛ اپنی کٹیا تک آنے والوں کی پانی، پھل اور کند وغیرہ سے پوجا کرے۔

8- وید پڑھنے میں جتا رہے، مشکلات میں صبر کرے، (سب کے ساتھ) دوستانہ رویہ رکھے اور ذہن یکسو رہے۔ اسے دل کا سخی ہونا چاہیے۔ دان ہرگز قبول نہ کرے، تمام مخلوق پر رحم کرے۔

9- (شاستروں کے) قانون کے مطابق تین مقدس آگوں پر اگنی ہوتر کرے۔ پورنماشی اور نئے چاند کی رات یگیہ بروقت کرنے کا خصوصی اہتمام کرے۔

10- نکشتر شتی، اگرائن اور چاترماس یگیہ کے ساتھ ساتھ ترائن اور دلکشائن یگیہ کا بھی

اہتمام کرے۔

-11 خزاں اور بہار میں اگنے والے غلے کے دانے خود اکٹھے کرے۔ دانے اتنے پاک ہوں کہ سنیاسی بھی استعمال کرسکیں۔ (شاستروں کے) قوانین کے مطابق اس کا چارو بنائے۔

-12 جنگلی پیداوار سے تیار کردہ پاک کھانا یگیہ میں چڑھانے کے بعد بچا ہوا خود کھا سکتا ہے۔ حسب خواہش اس میں اپنا تیار کردہ نمک ملا سکتا ہے۔

-13 خشک زمین پر یا پانی میں اگنے والی سبزی کھائے۔ علاوہ ازیں پھول' کند' پھل' پاک درختوں کی پیداوار اور جنگلی پھلوں سے نکالا تیل کھا سکتا ہے۔

-14 شہد' گوشت' کہیں بھی اگنے والی کھمبی سے پرہیز کرے۔

-15 اپنی اکٹھی کردہ خوراک اور پرانے کپڑ ا سوج کے مہینے میں پھینک دے۔

-16 ہل چلی (زمین) پر (اگنے والی) کوئی چیز ہرگز نہ کھائے خواہ اسے کسی نے پھینک دیا ہو اور نہ ہی گاؤں میں اگائے گئے پھل اور کند (خواہ) وہ (بھوک سے) اذیت میں ہو۔

-17 وہی کھا سکتا ہے جو آگ پر پکایا یا جسے وقت نے پکا دیا' پیسنے کے لیے اپنے دانت استعمال کرے یا پتھر۔

-18 چاہے تو آگ پر پکا کھائے یا درخت پر وقت کے ساتھ پک جانے والا' چاہے اپنے دانتوں سے پیسے یا پتھر استعمال کرے۔

-19 چاہے تو وہ (سامان خورد ونوش اکٹھا کرنے کے لیے روزانہ) اپنا برتن صاف کردے خواہ ایک ماہ' چھ ماہ یا ایک سال کے لیے ذخیرہ کرلے۔

-20 اپنے اہلیت کے مطابق اکٹھا کرنے کے بعد چاہے تو (صرف) رات کو کھائے خواہ (صرف) دن کے وقت یا ہر چوتھے یا آٹھویں وقت۔

-21 چاہے تو وہ چاند رائن کے مطابق بسر کرتے ہوئے مہینے کے روشن (نصف میں) خوراک کم کرتا چلا جائے اور تاریک (نصف میں) بڑھاتا چلا جائے' یا وہ ہر چودھویں کے آخری دنوں میں کھائے اور (دن میں صرف ایک بار) جو کا دلیہ استعمال کرے۔

-22 چاہے تو وہ وایکان کے اتباع میں ازخود پک جانے والے پھل' پھول اور کند پر

مستقلاً گزارا کرے۔

-23 دن کے وقت زمین پر لیٹے یا پنجے کے بل کھڑا رہے (یا) باری باری لیٹے اور کھڑا رہے؛ ساون میں (صبح' دوپہر' شام) پانی کے تالاب پر (نہانے کو) جائے۔

-24 گرما میں جسم کو پانچ مقدس آگوں کی تپ پہنچائے۔ برسات کھلے آسمان تلے گزارے اور سرما میں لباس بھگوئے رکھے (اور یوں) بمراحل اپنی تپسیا (کی سختی) بڑھاتا جائے۔

-25 (صبح' دوپہر اور شام) نہاتے وقت دیوتاؤں اور پتروں کو پانی چڑھائے اور سخت سے سخت ریاضت کرتا اپنا جسم خشک کرے۔

-26 مقررہ قواعد کے مطابق تین مقدس آگ خود میں قائم کرلے تو بے گھر' بے آگ اور مکمل خاموش ہوجائے' صرف کند اور پھلوں پر گزارا کرے۔

-27 ایسی چیزوں (کے حصول) میں کوشش نہ کرے' پاک رہے' ننگی زمین پر سوئے' چھت کی پرواہ نہ کرے اور صرف درختوں کی جڑیں کھائے۔

-28 (سنیاسی) برہمنوں سے دان لے (جو فقط اتنی ہو) کہ زندہ رہ سکے۔ جنگل میں مقیم کھشتری اور ویش ناستکوں سے بھی دان لے سکتا ہے۔

-29 جنگل میں مقیم (تارک الدنیا) گاؤں سے بھی (خوراک) لاسکتا ہے' پتوں پر لائے' ہتھیلی پر یا ٹھیکرے میں اور آٹھ لقمے کھا سکتا ہے۔

-30 جنگل میں رہنے والے برہمن کو مندرج بالا اور دوسری پابندیوں کو سختی سے پیش نظر رکھنا چاہیے۔ (مہا) آتما سے مکمل (وصال) کے حصول کے لیے ضروری ہے کہ مختلف مقدس کتب اور اپنشدوں (کا مطالعہ کرتا رہے۔)

-31 (ان کتابوں اور کرموں کو بھی) پیش نظر رکھے جنہیں رشیوں اور برہمن ناستکوں نے (برہما کے متعلق) اپنا علم بڑھانے' اپنی ریاضت پختہ کرنے اور اپنے جسموں کو پاک کرنے کے لیے پڑھا اور سرانجام دیا۔

-32 صرف پانی اور ہوا پر گزارا کرتا پورے عزم کے ساتھ شمال مشرق کی طرف سیدھا چلتا جائے حتیٰ کہ اس کا جسم انجام کو پہنچ جائے۔

-33 عظیم رشیوں کے ان طریقوں پر چلتے اپنے جسم سے نجات حاصل کرلینے والے برہمن کو خوف والم سے نجات دے کر برہما کی دنیا میں اٹھالیا جاتا ہے۔

34- (ایک انسان کی فطری عمر کا) تیسرا حصہ اس طور جنگل میں گزار لینے کے بعد وہ اپنی ہستی کا چوتھا حصہ بطور تپسوی تمام دنیاوی علائق سے لاتعلق ہو کر گزار سکتا ہے۔

35- ایک سے دوسرے آشرم میں سفر کرنے والا' تمام یگیہ اور قربانیوں سے فراغت' اندریوں پر قابو پانے اور دان (دینے) کے بعد تھک جانے والا تپسوی اخروی لطف و کرم حاصل کرتا ہے۔

36- تین قرض (تین دن یعنی دیورن' پتررن اور رشی رن) ادا کرنے کے بعد اپنے ذہن کو موکش (کے حصول) پر لگا دے' (قرض) ادا کیے بغیر ایسا کرنے والا پستی میں ڈوب جاتا ہے۔

37- قواعد کے مطابق وید پڑھ چکے' بیٹے پیدا ہو جائیں اور اپنی صلاحیت کے مطابق یگیہ کر چکے تو اپنے دھیان کو موکش (کے حصول) پر لگا سکتا ہے۔

38- برہمن' کھشتری یا ویش جو ویدوں کے مطالعہ' بیٹوں کی پیدائش اور یگیہ کی ادائیگی سے پہلے موکش کی کوشش کرتا ہے' (جہنم میں) ڈوب جاتا ہے۔

39- مخلوقات کے خالق (پرجاپتی) کے نزدیک مقدس اشٹی ادا کرنے' اپنی ساری جائیداد اس کی دکشنا میں دینے اور اگنی اپنے اندر سمونے کے بعد برہمن سنیاس لے سکتا ہے۔

40- برہما (سے متعلق کلام کا) پڑھنے والا جو تمام مخلوق کو امان دے کر (سنیاس میں) گھر چھوڑتا ہے کئی منور جہان پاتا ہے۔

41- برہمن' کھشتری یا ویش جس سے مخلوقات کو کسی طرح کا خطرہ لاحق نہ ہو' اپنے جسم سے جدا ہونے کے بعد (کسی طرف سے) کسی خوف و خدشے کا سامنا نہ کرے گا۔

42- پوترتا کا سامان لیے سنیاس اختیار کرنے والا مکمل خاموشی سے چلتا رہے اور پیش کیے جانے والے سامان سے راحت نہ لے۔

43- (موکشا کے لیے) ضروری ہے کہ وہ بغیر کسی ساتھی کے' بالکل تنہا سفر کرے۔ اچھی طرح جان لے کر اکیلا (انسان جو) نہ تیاگتا ہے اور نہ کسی سے تیاگا جاتا ہے بالآخر منزل پا لیتا ہے۔

44- اگنی اور گھر ملکیت میں نہیں رکھے گا۔ خوراک کے لیے گاؤں میں جا سکتا ہے۔ ہر چیز سے بے نیاز اور اپنے ارادے (کا پختہ ہوگا) اور ذہن کو برہما کے دھیان میں

یکسو رکھے گا۔

-45 (بھیک مانگنے کے کاسہ کی جگہ) ٹھیکرا (رہائش کو) درخت کی جڑیں' کھردرے کپڑے' تنہائی کی زندگی اور ہر چیز سے بے نیازی موکش حاصل کرنے والے کے نشان ہیں۔

-46 مرنے کی خواہش کرے نہ جینے کی' (اپنے مقررہ) وقت کا انتظار کرے جس طرح ایک مزدور اپنی مزدوری کے لیے (انتظار کرتا ہے)

-47 اپنے پاؤں (آلودہ ہونے سے بچانے کے لیے) بصارت سے (جگہ کے) پوتر ہونے کا یقین کرلے اور اپنے دل کو صاف رکھے۔

-48 درشت کلامی صبر سے برداشت کرے' کسی کی توہین نہ کرے اور نہ ہی اپنے (فانی) جسم کے لیے کسی کا دشمن بنے۔

-49 کسی شخص کے غصے کے جواب میں غصہ نہ کرے۔ کوسنے کے جواب میں دعا دے' سچ سے تہی گفتگو نہ کرے اور نہ ہی اندریوں کے متعلق۔

-50 (یوگا میں بتائے آسن میں) بیٹھے روح کے دھیان سے تسلی پکڑے۔ (بیرونی مدد پر) انحصار نہ کرے' حسی لذتوں سے کنارہ کش رہے' فقط خود کو اپنا ساتھی جانے اور موکش کا طلب گار رہے۔

-51 فال اور غیر معمولی وقوعوں (کی وضاحت) نجوم اور دست شناسی میں مہارت' پندونصائح یا شاستروں (کی شرح) سے رزق حاصل نہ کرے۔

-52 (بھیک کے لیے) کسی ایسے گھر کے قریب نہ جائے جو تپسویوں' برہمنوں' پرندوں' کتوں یا بھکاریوں سے بھرا ہو۔

-53 داڑھی اور ناخن ترشوائے' کاسہ اٹھائے' عصا بردار (کمنڈل) لٹیا لٹکائے متواتر پھرتا رہے۔ خود پر قابو رکھے اور کسی مخلوق کو آزار نہ دے۔

-54 اس کے برتن دھات سے بنے نہ ہوں گے۔ ان کی جگہ تو نبا رکھے جو کہیں سے ٹوٹا ہوا نہ ہو' قاعدہ ہے کہ اس کے برتن یگیہ (میں استعمال ہونے والے) چمس کی طرح پاک ہوں گے۔

-55 سویمبھو کے بیٹے منو نے تپسوی کے لیے تونبے' لکڑی کے پیالے یا مٹی یا بید سے بنی رکابی کو مناسب برتن قرار دیا ہے۔

56- دن میں (ایک بار) مانگنے جائے' (بھیک کی) زیادہ مقدار حاصل کرنے میں بے تابی نہ دکھائے' اس لیے کہ بے تابی سے بھیک مانگنے والا تپسوی حسی لذتوں میں بھی ملوث ہو جاتا ہے۔

57- تپسوی اسی وقت مانگنے کو نکلے جب (باورچی خانوں سے) دھواں اٹھنا بند ہو جائے' موسل چلنا رک جائے' عور سلگنا بند ہو جائے' لوگ کھانا کھا چکیں اور بچا کھچا کھانا اٹھایا جا چکے۔

58- کچھ نہ ملنے پر افسردہ نہ ہو اور نہ ہی (کسی چیز کے) ملنے پر خوش؛ اتنا ہی لے جو زندگی برقرار رکھنے کے لیے کافی ہو۔ اپنے برتنوں کے اچھا برا ہونے کی پروانہ کرے۔

59- بہت تعظیم کے بعد ملنے والا کھانا قبول نہ کرے۔ اس لیے کہ موکشا پانے والا تپسوی بھی اس طرح کھانا قبول کرنے کے بعد (سنسار کے بندھنوں میں) بندھ جاتا ہے۔

60- حسیات کی توجہ حسی تلذذ کی طرف ہونے لگے تو کم خوری' تنہائی اور کھڑا رہ کر ان پر قابو پائے۔

61- اعضائے حسی پر قابو' محبت و نفرت کو مٹانے اور مخلوق کو نقصان نہ پہنچانے سے وہ ابدیت کے لیے موزوں ہو جاتا ہے۔

62- برے اعمال کے ہاتھوں (کم درجے میں) منتقل ہو جانے' دوزخ میں جانے اور یم کی دنیا میں ہونے والے عذاب پر غور کرے۔

63- اپنے پیاروں سے جدائی' ناپسندیدہ (لوگوں) سے ملاپ' جسم پر وقت کے ساتھ حاوی ہو جانے والے ضعف اور بیماریوں کی اذیت پر غور کرے۔

64- فرد کی روح جسم سے نکلنے' اس کے کسی اور (رحم) سے جنم لینے اور اس کے دس ہزار ملین برس تک بھٹکتے پھرنے پر غور کرے۔

65- گناہوں کے باعث (اجسام میں موجود) ارواح کو ہونے والے عذاب اور روحانی ترفع (کی وساطت) سے بلند ترین مقام یعنی موکش کے حصول پر غور کرے۔

66- دھیان اور یکسوئی سے پرم آتما کی لطافت اور ارفع و ادنیٰ میں اس کی موجودگی کو سمجھے۔

67- خواہ کسی بھی آشرم سے تعلق رکھتا ہے اور (ظاہری نشانوں کی کمی سے) آلودہ ہے، اپنے فرائض سرانجام دیتا رہے اور مخلوق سے یکساں اچھا سلوک کرے، اس لیے کہ (آشرم کے) ظاہری نشان بلند رتبہ کے حصول میں معاونت نہیں کرے۔

68- اگرچہ نرمل پھل پانی کو صاف کرتا ہے (لیکن) پانی اس کا نام لینے سے ہی صاف نہیں ہو جاتا۔

69- مخلوقات کو بچانے کے لیے ضروری ہے کہ وہ، دن ہو یا رات اور خواہ اسے زحمت ہو، زمین کو دیکھ بھال کر چلے۔

70- مخلوقات کو انجانے میں پہنچنے والی زد کا کفارہ ادا کرنے کے لیے سنیاسی اشنان اور چھ پرانا یام (حبس دم) کرے۔

71- معلوم ہو کہ قواعد کے مطابق کیے گئے تین پرانا یام اور اس کے ویہار اور اوم کا جاپ ہر برہمن کے لیے (اونچے درجے کا) سنیاس ہے۔

72- اس لیے کہ جس طرح دھاتوں کا میل (بھٹی میں) پگھلانے پر جل کر ختم ہو جاتا ہے اسی طرح اعضاء کے داغ پرانا یام سے مٹ جاتے ہیں۔

73- تمام داغ پرانا یام سے مٹائے، گناہ (کا ہونا) یکسوئی سے روکے، حسی تعلیقات (اعضاء اور حواس پر قابو سے) ختم کرے اور پست خاصیتوں کو دھیان سے دبائے۔

74- دھیان کی مشق سے مختلف انواع کی مخلوق میں روح کے درجات شناخت کرے، (روحانی طور پر) دوسری بار جنم نہ لینے والوں کے لیے یہ شناخت مشکل ہے۔

75- اس دنیا کی حقیقت جاننے والا اپنے عمل کی زنجیروں میں نہیں بندھتا۔ لیکن اس بصارت سے محروم اموات اور پیدائش کے چکر میں پھنس جاتا ہے۔

76- مخلوقات کو نقصان پہنچانے سے باز رہ کر، حسیات کو (اشیائے تلذذ) سے الگ رکھ کر، ویدوں میں دیے کرم بجا لا کر اور سنیاس پر سختی سے عمل پیرا ہو کر (انسان) اس (دنیا) میں (بھی) وہ مقام حاصل کر سکتا ہے۔

77- آبی عناصر سے مرکب اپنی سکونت ترک کرے جس کی کڑیاں ہڈیوں سے بنی ہیں جنہیں (ڈوریوں کی جگہ) نسوں نے باہم باندھ رکھا ہے، جس کا مسالہ گوشت اور خون ہے، جو جلد سے ڈھکی ہے جس میں پیشاب اور جو بدبودار ہے، جو پیرانہ سالی اور رنج و الم کا مقام ہے، بیماریوں کی جا ہے، درد سے مسدود ہے، حزن سے مغموم

اور فنا پذیر ہے۔

-78 اپنے جسم کو چھوڑنے والا' خواہ وہ دریا کنارے کے (اکھاڑ لیے گئے) درخت کی مانند (مجبوراً) چھوڑے یا اس طرح (مرضی سے) جیسے ایک پرندہ درخت (چھوڑتا ہے) اس دنیا کی (شارک کی سی مہیب) تکالیف سے نجات پا جاتا ہے۔

-79 اپنے اچھے اعمال دوستوں اور بد اعمال دشمنوں سے منسوب کرتے ہوئے وہ یکسوئی اور دھیان سے برہما تک رسائی پاتا ہے۔

-80 جب وہ (اپنے دل کی) طمانیت سے ہر شے سے بیگانہ ہو جاتا ہے تو اسے اس دنیا میں اور مرنے کے بعد لازوال مسرت حاصل ہوتی ہے۔

-81 اس طور رفتہ رفتہ تمام تعلیقات سے دامن چھڑانے اور (متضادات) کے جوڑوں سے آزاد ہو جانے والا برہما میں سما جاتا ہے۔

-82 جو کچھ (اوپر) بیان ہوا ہے فقط دھیان پر منحصر ہے اس لیے کہ روح سے متعلق علم میں مہارت نہ رکھنے والا رسوم کی ادائیگی سے پورا استفادہ نہیں کر پاتا۔

-83 ویدوں کا یکیہ' دیوتاؤں اور روح کے بیان والے حصے اور ویدوں کے اختتامی حصے (ویدانت) مسلسل پڑھتا رہے۔

-84 یہ نہ جاننے والے کے لیے پناہ گاہ ہے اور ان کے لیے بھی (پناہ گاہ) جو (ویدوں کے معنی) جانتے ہیں' بہشت (میں مسرت) اور لازوال (رحمت) کے متلاشیوں کی بھی محافظ ہے۔

-85 مندرج بالا کرموں کی ادائیگی کے بعد سنیاس لینے والا برہمن' کھشتری اور ویش اپنے گناہ یہیں نیچے جھاڑ کر برہم کو پاتا ہے۔

-86 یوں سنیاس اختیار کر لینے والے پر لاگو قانون آپ پر واضح کر دیے گئے اب ان سے مخصوص فرائض سن لیں جو ویدوں (میں بیان کردہ رسوم کو) کو ترک کرتے ہیں۔

-87 برہمچاری (طالب علم)' سناتک' تارک اور سنیاس کے چاروں آشرم دراصل سناتک (آشرم) سے پھوٹتے ہیں۔

-88 ان سب (یا) ان ہی میں کسی آشرم کو (مقدس قانون کے مطابق) اختیار کرنے کے بعد برہمن اعمال (مندرج بالا) بجا لاتے ہوئے ارفع ترین مرتبہ حاصل کرتا

ہے۔

89- ویدوں اور سمرتی میں درج ضابطہ کی رو سے سناتک سب (آشرم کے لوگوں) سے بہتر ہے اس لیے کہ وہی باقی تین کی معاونت کرتا ہے۔

90- جس طرح' چھوٹے بڑے سب دریا سمندر میں جا گزیں ہوتے ہیں اسی طرح تمام آشرموں سے متعلقہ سناتک کے ہاں پناہ پاتے ہیں۔

91- برہمن' کھشتری اور ویش کو' خواہ وہ (چار میں سے) کسی بھی آشرم سے متعلق ہو' دش لکشن کی پابندی ضرور کرنا چاہیے۔

92- طمانیت' ضبط نفس' کسی بھی چیز کو ناجائز طور پر قبضانے سے گریز' پوترتا (کے قوانین) کا خیال' اندریوں کا قابو رکھنا' گیان' (پرماتما کا) علم' سچائی اور غصے سے پرہیز دش لکشن ہیں۔

93- دش لکشن کا مطالعہ اور پھر ان پر عمل کرنے والا برہمن بلند ترین مرتبہ پاتا ہے۔

94- دش لکشن کا مطالعہ اور اس پر عمل کرنے والا برہمن' کھشتری یا ویش اپنے تین قرضے ادا کرنے کے بعد ویدانت کا مطالعہ کرنے اور سنیاس اختیار کرنے کا مجاز ہے۔

95- تمام رسوم (کی ادائیگی) ترک کرنے' اپنے گناہوں کی ندامت جھٹکنے' اندریوں پر قابو پانے اور ویدوں کے مطالعہ کے بعد وہ اپنے بیٹے کی حفاظت میں زندگی گزار سکتا ہے۔

96- تمام رسوم (کی ادائیگی) سے اس طرح دست کش ہونے والا جو شخص اپنے مقصد میں مگن اور خواہشات سے آزاد ہے اپنے گناہ مٹاتے ہوئے ارفع مقام حاصل کرتا ہے۔

97- یوں آپ پر برہمنوں کا چہار پہلو مقدس قانون واضح کر دیا گیا جو موت کے بعد لازوال صلے کا باعث بنتا ہے؛ اب بادشاہ کے فرائض بیان ہوں گے۔

✿ ✿ ✿ ✿

ساتواں باب

1- (بھوگو جی فرماتے ہیں کہ) اب میں بادشاہوں کے فرائض بتاؤں گا اور واضح کروں گا کہ ان کا طرز عمل کیسا ہونا چاہیے اور یہ کہ اسے کیسے پیدا کیا گیا اور کیسے وہ ارفع ترین کامیابی (حاصل کرسکتا ہے)

2- ویدوں میں بیان قواعد کے مطابق تقدیس حاصل کرنے والے کھشتری کو اس کل (عالم) کی درست طور پر حفاظت کرنا ہوگی۔

3- اس لیے کہ بادشاہ کی عدم موجودگی میں جب کل مخلوقات خوف سے ہر طرف منتشر ہونے لگی تو مالک نے کل (مخلوق) کی حفاظت کے لیے بادشاہ پیدا کیا۔

4- (اس مقصد کے لیے) اندر' وایو' یم' سوریہ' اگنی' ورن' سوم اور دولت کے دیوتا (کبیر) کے لافانی ذرات لیے گئے۔

5- دیوتاؤں کے ذرات سے پیدا ہونے کے باعث بادشاہ میں تابانی تمام مخلوق سے زیادہ ہے۔

6- اور وہ' سوریہ کی طرح' آنکھوں اور دلوں کو خیرہ رکھتا ہے' نہ ہی کوئی اسے ٹکٹکی باندھے دیکھ سکتا ہے۔

7- اپنی (مافوق الفطرت) طاقت کے باعث وہ اگنی اور وایو' سوریہ اور سوم انصاف کے دیوتا (یم)' کبیر' ورن اور عظیم اندر ہے۔

8- بادشاہ شیر خوار ہی کیوں نہ ہو' (اس خیال سے) حقیر نہیں جاننا چاہیے کہ (محض) فانی ہی تو ہے' اس لیے کہ وہ انسان کے روپ میں عظیم معبود ہے۔

9- آگ بے احتیاطی کرنے والے شخص کو ہی جلاتی ہے لیکن بادشاہ کی (آتش غضب پورے) خاندان کو مع مال مویشی جلا دیتی ہے۔

10- (اپنے) قوت و اختیار کے مقاصد کو اچھی طرح سمجھ لینے بعد وہ موقع محل کے مطابق مکمل انصاف کی فراہمی میں کامیابی کے لیے کئی (مختلف) روپ دھارتا ہے۔

11- وہ جس کی معاونت میں خوش بختی کی دیوی پدم ہر وقت موجود رہتی ہے جس کے لبادے میں فتح کا بسیرا ہے اور جس کے غصے میں موت ہے تمام دیوتاؤں کی تابانی سے مرکب ہے۔

12- اپنی انتہائی حماقت میں بادشاہ سے نفرت کرنے والے (شخص) کی تباہی میں کوئی شبہ نہیں؛ اس لیے کہ بادشاہ فوراً ایسے (شخص) کو تباہ کرنے کا ارادہ کر لیتا ہے۔

13- اپنے من پسند لوگوں کے مفاد میں بادشاہ کے بنائے قوانین سے انحراف نہ کرے اور نہ ہی ان (احکام) سے جو وہ معتوبوں پر عتاب کے لیے جاری کرے۔

14- ایشور نے بادشاہ کے لیے اور اس سے پہلے خود اپنا بیٹا 'سزا' پیدا کیا؛ تمام مخلوق کا محافظ یہ بیٹا قانون (کا اوتار) ہے اور اس کی تعمیر برہما کی شان سے ہوئی ہے۔

15- اسی خوف کے باعث' متحرک اور ساکن' تمام مخلوق اسے خود سے لطف کشید کرنے دیتی ہیں اور اپنے فرائض سے بھی منحرف نہیں ہوتی۔

16- (جرم کا) محل وقوع اور وقت مناسب طور پر زیر غور لانے کے بعد' (مجرم کی) قوت وعلم کو پیش نظر رکھتے ہوئے وہ بے انصافی کے مرتکب ہونے والوں پر پورے انصاف کے ساتھ (عتاب) نازل کرے۔

17- سزا (اپنی اصل میں) بادشاہ اور نر ہے جو معاملات کا منتظم' حکمران اور چاروں ورنوں کو پابند قانون رکھنے کا ضامن ہے۔

18- اکیلی سزا تمام مخلوق پر حاکم ہے' یہی ان کی محافظ ہے اور وہ سوتے ہیں تو سزا ان پر پہرا دیتی ہے' عقلمندوں کے نزدیک سزا اور قانون ایک ہی چیز ہیں۔

19- اگر (سزا مناسب) غور وفکر کے بعد اور درست طور پر دی جائے تو لوگوں کو خوش کرتی ہے؛ لیکن مناسب غور وفکر کے بغیر دی گئی سزا ہر چیز کو تباہ کر دیتی ہے۔

20- اگر بادشاہ سزا کے مستحقین کو انتھک سزائیں نہ دے تو طاقتور کمزوروں کو سیخ پر مچھلی کی طرح بھون ڈالیں۔

21- کوے یکیہ کے پنڈ کھا جائیں' کتے یکیہ کا کھانا چاٹیں' کوئی چیز کسی کی ملکیت نہ ہو اور نچلی ذات کے لوگ اونچی ذات والوں (کا مقام چھین لیں۔)

22- پوری دنیا میں نظم سزا کے باعث ہی ہے' مکمل بے گناہ شخص ڈھونڈ نکالنا اسی لیے بہت مشکل ہے؛ پوری دنیا سزا کے خوف کے طفیل مسرت سے لطف اندوز ہوتی ہے۔

23- دیوتا' دانو' گندھرب' راکشس' پکشی اور سانپ معبودات (اپنی اپنی ذات سے منسوب) لذات فقط سزا (کے خوف) کے کرب میں فراہم کرتے ہیں۔

24- سزا کے اطلاق میں ہونے والی غلطیوں کے نتیجے میں تمام ذاتیں (باہمی ملاپ سے) ناخالص ہو جائیں گی' سب حدیں اور پابندیاں ٹوٹ جائیں گے اور تمام انسان (ایک دوسرے پر) غضبناک ہو جائیں گے۔

25- لیکن جہاں سیاہ فام' سرخ آنکھوں والی سزا ثابت قدمی سے گناہگاروں کو تباہ کرتی ہے وہاں کے لوگ بدامنی کا شکار نہیں ہوتے بشرطیکہ سزا کے نفاذ میں خوب اچھی طرح دیکھ بھال کر فیصلہ کیا جائے۔

26- (سیانے کہتے ہیں کہ) انصاف سے سزا دینے والا بادشاہ وہی ہے جو سچا یا مناسب غور وفکر کے بعد عمل کرنے والا' دانش مند اور خیر' لذت اور دولت کی قدر جانتا ہے۔

27- مناسب طور پر سزاؤں کا نفاذ کرنے والا بادشاہ خوشی کے ان تین (ذرائع کی مناسبت) سے خوشحال ہو جاتا ہے' لیکن دھوکہ باز' جانب دار اور ہوسناک بادشاہ سزاؤں کا نفاذ کرنے کے باوجود تباہ کر دیا جائے گا۔

28- سزا کی دمک بہت زیادہ ہے اور کم درجہ کی دماغی صلاحیت اس کا نفاذ نہیں کر سکتی؛ سزا فرض سے منحرف بادشاہ کو مع کنبے کے تباہ کر دیتی ہے۔

29- پھر اس کا قلعہ' علاقے اور متحرک اور غیر متحرک مخلوقات سمیت کل جہان تباہ ہو جاتا ہے۔ رشیوں اور دیوتاؤں کا بھی یہی حال ہوتا ہے جنہیں (یگیہ نہ ہونے کے باعث) آسمانوں پر جانا پڑتا ہے۔

30- کسی معاون سے تہی' احمق' حریص' جاہل اور لذات نفسانی کا عادی منصفانہ (سزا کا) نفاذ نہیں کر سکتا۔

31- اپنے وعدے کا سچا' (مقدس قوانین کے مطابق) عمل کرنے والا' عقلمند اور اچھے معاون رکھنے والا بادشاہ ہی (منصفانہ طور پر) سزاؤں کا نفاذ کر سکتا ہے۔

32- اسے چاہیے کہ اپنی فرمانروائی میں انصاف سے کام لے' دشمنوں کو قوت سے دہشت زدہ رکھے' دوستوں سے منافقت نہ کرے اور برہمنوں کے ساتھ نرمی کا سلوک کرے۔

33- اس طرح کا طرزِ عمل رکھنے والے بادشاہ کی شہرت پانی پر تیل کے قطرے کی طرح دنیا میں پھیل جاتی ہے خواہ وہ کھیتوں میں گر پڑا اناج جمع کرنے پر گزارہ کرتا ہو۔

34- لیکن اس کے برعکس طرزِ عمل اختیار کرنے اور خود پر قابو نہ پانے والے بادشاہ کی نیک نامی دنیا سے یوں ختم ہوتی ہے جیسے گھی کا قطرہ پانی میں۔

35- بادشاہ کو ذاتوں (ورنوں) اور آشرموں کا محافظ مقرر کیا گیا ہے جو اپنے اپنے رتبوں کے مطابق مختلف فرائض سرانجام دیتے ہیں۔

36- اپنے عوام کی حفاظت کے لیے بادشاہ اور اس کے ملازموں پر جو کچھ فرض ہے وضاحت سے بیان کرتا ہوں۔

37- بادشاہ صبح سویرے اٹھ کر برہمنوں کی پوجا کرے؛ برہمنوں کو سہ جہتی علوم اور ریاستی سیاسی امور میں ماہر ہونا چاہیے۔ بادشاہ ان کے مشورے پر چلے۔

38- روزانہ ویدوں کے عالم اور پوتر عمر رسید برہمنوں کا پوجن کرے۔ عمر رسیدہ (برہمنوں) کی پوجا پر کاربند (بادشاہ) کی راکھشس بھی عزت کرتے ہیں۔

39- مزاج کا کیسا ہی ملائم کیوں نہ ہو ان سے مسلسل عاجزی سیکھتا رہے' منکسر المزاج بادشاہ کبھی برباد نہیں ہوتا۔

40- عاجزی کے فقدان کے باعث بہت سے بادشاہ مع املاک کے نیست و نابود ہو گئے' عاجزی سے جنگل کے تارک الدنیا بھی بادشاہ بنے ہیں۔

41- عدم انکسار کے باعث ون' نہش' سداس' پجاون کا بیٹا' سمکھ اور نیمی برباد ہو گئے۔

42- انکسار کے باعث ہی پرتھو اور منو کو اقتدار' کبیرا کو دولت کے مالک کا مقام اور گادہی کے بیٹے کو برہمن کا رتبہ ملا۔

43- ویدوں کے فاضلین سے سہ جہتی (مقدس علوم)' حکومت کا بدئی علم' زبان اور پرماتما کا علم حاصل کرے' (مختلف) ہنر اور پیشوں کے متعلق نظریات لوگوں سے سیکھے۔

44- دن رات اپنی اندریوں پر قابو پانے کی کوشش کرے' اس لیے کہ (صرف) اپنی اندریوں پر قابو پانے والا ہی اپنے عوام کو مطیع رکھ سکتا ہے۔

45- مسرت کی چاہت سے جنم لینے والی دس بدیوں سے دور رہنے کا اہتمام کرے اور آٹھ (بدیوں سے بھی) جو غیض و غضب کا نتیجہ ہوتی ہیں دس اور آٹھ (ان سب

بدیوں) کا انجام حسرت انگیز ہے۔

46- مسرت کی چاہت سے منسلک بدیوں کا شکار بادشاہ اپنی دولت اور نیکی سے ہاتھ دھو بیٹھتا ہے لیکن غیض سے پیدا ہونے والی بدیوں کا شکار اپنی جان بھی ہار جاتا ہے۔

47- شکار' جوا' دن کا سونا' بے جا نکتہ چینی' عورتوں کی زیادتی' شراب کی مدہوشی' رقص (کا حد سے بڑھا شوق)' گانا' بجانا اور بے مقصد سفر مسرت کی چاہت سے پھوٹتے ہیں۔

48- عیب جوئی' جبر وتشدد' دغا بازی' حسد' تہمت بازی' املاک پر (غیر منصفانہ قبضہ) دشنام طرازی اور (بے جا) حملہ کرنا وہ آٹھ بدیاں ہیں جو غیض سے پیدا ہوتی ہیں۔

49- عقلمند کہتے ہیں کہ لالچ سے اوپر بیان کردہ بدیوں کی ہر دو اقسام پیدا ہوتی ہیں؛ چاہیے کہ لالچ پر فتح کا اہتمام کرے۔

50- وہ یاد رکھے کہ مسرت کی محبت سے پھوٹنے والی برائیوں میں سے چار شراب نوشی' جوا' عورت اور شکار سب سے زیادہ ضرر رساں ہیں۔

51- غیض وغضب سے پھوٹنے والی بدیوں میں سے جسمانی ضرر رسانی' دشنام طرازی اور املاک قبضانا سب سے خطرناک ہیں۔

52- ضبط نفس رکھنے والے (بادشاہ) کو معلوم ہو کہ ہر جگہ پائی جانے والی ان سات برائیوں میں سے ہر ایک بدی (اپنے سے اگلی بدی سے) زیادہ قابل نفرت ہے۔

53- بدی اور موت میں سے بدی کو (مقابلتاً) زیادہ ضرر رساں قرار دیا گیا ہے' بد سب سے نچلے (جہنم) میں گرتا ہے جبکہ مرنے والا بدی سے پاک ہو تو بہشت میں اٹھایا جاتا ہے۔

54- اپنے سات یا آٹھ وزیر مقرر کرے۔ ان کے اجداد شاہی ملازم رہے ہوں' وہ خود علوم میں طاق' ہتھیاروں کے استعمال پر دست قدرت رکھنے والے سورما اور شریف آزمودہ خانوادوں سے ہوں۔

55- (بعض اوقات بجائے خود) آسان کام بھی اکیلے آدمی کے لیے پایہ تکمیل تک پہنچانا مشکل ہو جاتا ہے' (ایک بادشاہ کے لیے) کتنا زیادہ (مشکل ہوگا) خصوصاً' اگر (اس کا کوئی) معاون نہیں جس کی مدد سے بھاری محصولات لینے والی سلطنت (کی حکومت) چلائی جا سکے۔

56- ان کے ساتھ روزانہ جنگ اور امن جیسے (معمول کے معاملات) اور (چار دیگر معاملات) ستھانہ' محصول' (اپنی اور سلطنت کی) حفاظت (کے طریقہ) اور جمع ہونے والی دولت کی (دان وغیرہ سے) پوتر تا پر بات کرے۔

57- (پہلے) ہر (وزیر) کی رائے الگ سے جان لے اور پھر سب کا نقطہ نظر اکٹھے (سنے) اور پھر وہ کرے جو معاملات میں اس کے لیے (سب سے زیادہ) فائدہ مند ہو۔

58- بادشاہ ان میں سے نمایاں ترین' یعنی ایک فاضل برہمن' کو شاہی حکمت عملی کے چھ امور سے متعلق اہم ترین معاملات پر راز میں لے۔

59- سب معاملات میں پورے یقین کے ساتھ اسے اعتماد میں لے اور پھر اس کی حتمی رائے کے مطابق عمل کا آغاز کرے۔

60- دوسرے عہدیداران بھی ایماندار' دانشمند' طاقتور' محصول جمع کرنے کے اہل اور آزمودہ لوگوں کو مقرر کرے۔

61- اپنا کام مناسب طور پر چلانے کے لیے جتنے آدمیوں کی ضرورت ہو اتنے ہی تیز اور ماہر آدمی مقرر کرے جن میں کسی طرح کی سستی نہ ہو۔

62- (محصولات وغیرہ کے) دفاتر' کان کنی' صنعت اور گوداموں میں شجاع' شریف' دیانتدار اور اونچی ذات کے ملازم مقرر کرے جبکہ بزدل کو محل کے اندر کی نوکری دینی چاہیے۔

63- اسے سفیر بھی مقرر کرنا چاہیے جو تمام علوم میں ماہر' تاثرات بھانپنے والا' اشارہ کنایہ سمجھنے والا' قیافہ کا ماہر' دیانتدار اور (شریف) خاندان سے تعلق رکھتا ہو۔

64- بادشاہ کا سفیر (ایسا) ہونا چاہیے (جو) وفادار' ایماندار' ماہر' یادداشت کا تیز' موقع محل اور وقت (کی مناسبت) سے عمل کرنے کا اہل' وجیہہ' بے خوف اور نڈر ہو۔

65- فوج کا انحصار اپنے سپہ سالار پر ہے' (محکوموں پر) مناسب گرفت کا فوج پر' مملکت کے خزانے اور حکومت کا بادشاہ پر اور امن اور اس کے متضاد (جنگ) کا انحصار سفیر پر ہے۔

66- اس لیے سفیر ہی (بادشاہ) کے حلیف بناتا ہے اور حلیفوں کو دور کرتا ہے' جن امور پر (بادشاہوں کے) اتفاق یا نفاق کا انحصار ہے سفیر ہی چلاتا ہے۔

-67 سفیر غیر ملکی بادشاہ کے معتمد (مشیران) کے اعضائے جسمانی کی حرکات و سکنات اور انداز کے جائزے سے بادشاہ کے چہرے کے تاثرات' اعضائے جسمانی کی حرکات و سکنات اور انداز کا جائزہ لے اور اس کے عزائم ملازموں کے انداز سے (دریافت کرے۔)

-68 (اپنے سفیر سے) غیر ملکی بادشاہ کے عزائم اچھی طرح سمجھ کر (بادشاہ) اپنی فلاح کے لیے اقدامات کرے۔

-69 ایسے کھلے علاقے میں قیام کرے جہاں کی آب و ہوا خشک ہو' اناج کی فراوانی ہو' باشندوں کی اکثریت آریہ ہو' جو وباؤں (اور ایسی دوسری مشکلات) سے پاک ہو' اس کے اپنے وفادار (لوگوں کو بہ آسانی) معاش فراہم کرسکتا ہو۔

-70 (وہاں) ایک قصبہ بنائے جس میں اس کا رہائشی قلعہ ہوں۔ اس کے گرد حفاظتی نقطہ نگاہ سے صحرا یا (پتھر اور) مٹی سے بنا ایک قلعہ ہو۔ یا وہ (قصبہ) پانی یا درختوں کی حفاظت میں یا مسلح خیمہ زن (فوج) کی (حفاظت میں ہو) یا پہاڑی قلعہ بنائے۔

-71 پہاڑی قلعہ کے حصول میں ہر ممکن کوشش کرے' اس لیے کہ (مذکورہ قلعوں میں سے) یہ کئی برتر خوبیوں کی بنا پر متمیز ہے۔

-72 (بیان کیے گئے مختلف طرح کے قلعوں میں سے) پہلے تین میں جنگلی جانور' بلوں میں رہنے والے جانور اور آبی جانور رہائش رکھتے ہیں جبکہ آخری تین میں بندر' انسان اور دیوتا رہتے ہیں۔

-73 جب تک یہ (مخلوقات اپنے) قلعوں میں پناہ گزیں ہوتی ہیں دشمن انہیں نقصان نہیں پہنچاتے۔ اسی طرح قلعہ میں محصور ہونے والے بادشاہ کو بھی اس کے دشمن نقصان نہیں پہنچا سکتے۔

-74 جنگ میں حفاظتی حصار پر ایک کمان انداز ایک سو دشمنوں کے برابر ہے اور ایک سو کمان انداز دس ہزار دشمنوں کے (برابر)' چنانچہ (شاستروں میں بادشاہ کو) قلعہ کا کہا گیا ہے۔

-75 اس قلعہ میں ہتھیار' رقم' اناج' لادو جانور' برہمن' معمار' چارہ اور پانی اچھی طرح فراہم کیا گیا ہو۔

76- اس (قلعہ) کے مرکز میں اپنے لیے ایک کشادہ محل بنوائے جسے (خوب) محفوظ' ہر موسم میں قابل رہائش' سفیدی (سے چمکتا ہوا) ہونا چاہیے۔ اس میں بکثرت درخت اور پانی وافر موجود ہو۔

77- یوں رہائش اختیار کرنے کے بعد وہ برابر ذات کی ایک عورت سے شادی کرے (جس کے جسم پر) سعد نشان ہوں۔ عظیم خاندان سے ہو' دلفریب اور خوبصورت اور خوب سیرت وخوش خصال ہو۔

78- اپنا ایک خاندانی پروہت مقرر کرے اور ایک رتوگ' وہ اس کی گرہستی کی رسوم ادا کریں گے اور اس یگیہ کا اہتمام کریں گے جو تین آگوں کے متقاضی ہیں۔

79- بادشاہ مختلف (شرت) یگیہ کرے گا' جن میں وہ' برکت کے حصول کے لیے برہمنوں کو فراخ دل سے نذر بانٹے گا۔

80- اہتمام کرے کہ اس کے عہدیداران مملکت میں سالانہ محصولات ایمانداری سے اکٹھا کرتے ہیں ۔ لوگوں کے ساتھ مالی لین دین میں مقدس قوانین کی پابندی کرے اور سب لوگوں سے باپ کا سا سلوک روا رکھے۔

81- ہر (طرح کے) کاروبار کی نگرانی کے لیے ذہین نگران مقرر کرے' وہ اس کے معاملات چلانے والے افراد (کے افعال) پر نظر رکھیں گے۔

82- وہ (ویدوں کے مطالعہ کے بعد) اپنے گھروں کو لوٹنے والے برہمنوں کو تعظیم دے' اس لیے کہ (ان برہمنوں کو دی گئی) رقم کو بادشاہ کا لازوال خزانہ قرار دیا گیا ہے۔

83- اسے چور چرا سکتا ہے نہ ہی دشمن اور نہ ہی یہ کھو سکتی ہے؛ چنانچہ بادشاہ کو برہمنوں کے پاس ایک لازوال ذخیرہ رکھوا دینا چاہیے۔

84- برہمن کے دہن کے ذریعے کیا گیا ہون اگنی ہوتر سے بہت بہتر ہے کیونکہ یہ نہ بہتا ہے' نہ زمین پر گرتا ہے اور نہ ہی تباہ ہوتا ہے۔

85- غیر برہمن کو دان وغیرہ دینے کا صلہ عام (تحفہ وغیرہ) ہے؛ جو خود کو برہمن کہتا ہے اسے دینے کا صلہ دوگنا ہے' فاضل برہمن کو دینے سے لاکھ گنا زیادہ (صلہ) جبکہ وید اور انگوں کے جاننے والے برہمن کو (دان) دینے سے ختم نہ ہونے والا (صلہ ملتا ہے)۔

86- لینے والے کے خصائص اور دینے والے کے یقین کے مطابق دان کا دوسری دنیا میں کم یا زیادہ صلہ ملتا ہے۔

-87 بادشاہ کو اپنے عوام کی حفاظت کے دوران دشمن کے چیلنج کا سامنا ہو تو منہ نہ موڑے خواہ طاقت میں دشمن برابر ہو' کمزور ہو یا طاقتور؛ اسے کھشتری کا فرض یاد رکھنا چاہیے۔

-88 مسرت کے متلاشی بادشاہ کو چاہیے کہ میدان جنگ سے منہ نہ موڑے' برہمنوں کی تعظیم کرے اور لوگوں کی حفاظت کرے۔

-89 جو بادشاہ لڑائی ایک دوسرے کو قتل کرنے کے لیے لڑتے ہیں' کتنی ہی مشقت کرلیں بہشت میں نہیں جائیں گے۔

-90 لڑائی میں دشمن سے لڑتے ہوئے (لکڑی میں) چھپائے ہتھیار' باڑھ لگے زہر میں بجھے یا (آگ سے) دہکتی نوک والے ہتھیار سے حملہ نہ کرے۔

-91 (میدان جنگ سے) بھاگتے ہوئے خود کو پیش کردینے والے' زنخے اور ہاتھ جوڑ دینے والے پر حملہ نہ کرے اور نہ ہی اس پر جو بیٹھ گیا یا جس نے کہہ دیا' میں آپ کا ہوں'۔

-92 نہ سوتے ہوئے پر' نہ اس پر جس کی زرہ کھوگئی ہو' نہ ننگے پر' نہ نہتے پر' نہ غیر مسلح پر' نہ تماشائی پر جو جنگ میں شریک نہیں اور نہ اس پر جو کسی دوسرے (دشمن) کے ساتھ لڑ رہا ہے۔

-93 اس پر جس کا ہتھیار ٹوٹ گیا ہے' جسے کسی غم واندوہ نے گھیر لیا ہے' جو سخت زخمی ہے' خوفزدہ ہے اور نہ ہی اس پر جو راہ فرار اختیار کرچکا ہے' (ان تمام امور میں باوقار جنگجوؤں کے) فرائض یاد رکھے۔

-94 لیکن جو (کھشتری) مارے خوف کے بھاگتے مارا جاتا ہے' اپنے آقا کے سارے گناہ اپنے سر لیتا ہے۔

-95 (ایسے شخص کے پاس) اگلی دنیا کے لیے جتنی نیکیاں ہوتی ہیں اس کے آقا کو مل جاتی ہیں۔

-96 گھوڑے اور رتھ' ہاتھی' چھتر' نقدی' اناج' مویشی' عورتیں' ہر طرح کی (قابل فروخت) اشیاء اور بے کار دھات (مالک کو) فاتح بنانے والے فرد کو ملتی ہیں۔

-97 ویدوں کی ایک عبارت میں بتایا گیا ہے کہ (سپاہی) مال غنیمت کا ایک مقررہ حصہ بادشاہ کو دیں گے' جو چیزیں اجتماعی کوشش سے ہاتھ لگیں انہیں بادشاہ تمام سپاہیوں

میں بانٹے گا۔

98- جنگجوؤں کا بے خطا بدائی قانون اسی طور پر بیان ہوا ہے: کھشتری میدان جنگ میں کسی دشمن پر حملہ آور ہو تو اس قانون سے انحراف نہ کرے۔

99- جو ابھی تک حاصل نہیں ہوا اس کے حصول میں کوشاں رہے' جو حاصل ہو گیا ہے اس کی حفاظت میں احتیاط کرے' جو حاصل ہو گیا ہے اسے پھیلائے اور بڑھائے اور توسیع سے اہل آدمیوں کو نوازے۔

100- جان لے کہ انسان (کے موجود ہونے) کے مقاصد چار طرح سے حاصل ہو سکتے ہیں' اسے چاہیے کہ ان چاروں طریقوں کو برتنے میں انتھک محنت کرے۔

101- جو (ابھی تک) حاصل نہیں ہوا (اپنی) فوج کی مدد سے (حاصل کرنے کی) کوشش کرے جو کچھ حاصل چکا ہے اسے برقرار رکھنے پر توجہ دے' جو اس کی دسترس میں ہے اس میں اضافہ (مختلف طریقوں) سے اضافہ کرے اور توسیع سے (اہلیت رکھنے والوں کو) نوازے۔

102- حملے کے لیے ہر وقت تیار رہے' بہادری کی مستقل نمائش کرتا رہے' رازوں کو مسلسل اخفاء میں رکھے اور دشمن کی کمزوری کا مستقل کھوج لگاتا رہے۔

103- حملہ کرنے کو ہمیشہ تیار رہنے والے سے پوری دنیا خوفزدہ رہتی ہے' اسے چاہیے کہ ساری مخلوق کو مطیع کرے چاہے یہ کام قوت کے بل بوتے پر ہی کیوں نہ ہو۔

104- دھوکہ دہی سے ہمیشہ گریز کرے اور اعتماد کسی قیمت پر مجروح نہ کرے؛ دشمن کی متوقع عیاری سے خبردار رہے تاکہ اپنی حفاظت کر سکے۔

105- دشمنوں کو اس کی کمزوری کا ہرگز علم نہ ہونے پائے' لیکن اسے اپنے دشمن کی کمزوری کا علم ہو' جیسے کچھوا (اپنے اعضاء چھپا لیتا ہے) اسی طرح اپنے اراکین (حکومت کو دشمن کی عیاری سے) بچائے' اپنی کمزوریوں کو کھلنے نہ دے۔

106- بگلے کی طرح (صبر سے غور و فکر کرتے ہوئے) درپیش مہم کا منصوبہ بنائے' شیر کی طرح قوت لگائے' بھیڑیے کی طرح (اپنا شکار) جھپٹ لے جاتے اور خرگوش کی طرح پلٹ آنے میں دوگنا رفتار کا مظاہرہ کرے۔

107- جب وہ اس طرح فتوحات میں مصروف ہو تو تمام مقابل مخالفین کو زیر کرے۔

108- اگر انہیں تدابیر کی چار اقسام میں سے اولین تین سے نہ روکا جا سکا تو طاقت

استعمال کرتے ہوئے بتدریج زیر اطاعت لایا جائے۔

109- دانش مندوں کے نزدیک حکمت عملی کی چار اقسام یعنی مفاہمت وغیرہ میں سے سلطنت کی بہتری اور فلاح قوت (کے استعمال) مفاہمت میں ہے۔

110- جس طرح (کھیت میں سے) جڑی بوٹی نکالنے والا فصل بچانے کے لیے یہ کام کرتا ہے' اسی طرح بادشاہ بھی اپنے مخالفین کو نیست و نابود کرتے ہوئے اور اپنی بادشاہت بچائے۔

111- اپنی حماقت میں سلطنت پر جبر مسلط کرنے والا بادشاہ اور اس کے رشتہ دار' جلد ہی زندگی اور سلطنت سے ہاتھ دھو بیٹھیں گے۔

112- جس طرح مخلوقات جسمانی اذیت سے ہلاک ہو جاتی ہیں اسی طرح بادشاہوں کی زندگی سلطنتوں پر جبر سے تباہ ہو جاتی ہے۔

113- بادشاہ کو اپنی سلطنت پر حکومت کرتے ہوئے ہمیشہ (درج ذیل) قواعد کا خیال رکھنا چاہیے؛ اس لیے کہ بادشاہ اچھی طرح نظام سلطنت چلا کر جلد خوشحال ہو سکتا ہے۔

114- (ایک معتمد افسر کی) زیر کمان فوجیوں کا ایک دستہ دو' تین' پانچ یا سو گاؤں کے بیچ میں رکھے تاکہ سلطنت کی حفاظت ہو سکے۔

115- (ہر) گاؤں کا ایک سردار دس گاؤں' بیس گاؤں' سو گاؤں اور ہزار گاؤں کا سردار مقرر کرے۔

116- ایک گاؤں کا سردار اپنے گاؤں میں ہونے والے جرائم کا احوال دس گاؤں کے سردار سے کہے گا اور دس گاؤں کا سردار اپنی رپورٹ بیس گاؤں کے سردار کو دے گا۔

117- بیس گاؤں کا سردار ایسے تمام معاملات (کی رپورٹ) سو گاؤں کے سردار کو دے گا اور سو گاؤں کا سردار یہ معلومات ہزار گاؤں کے سردار کو دے گا۔

118- جو (اشیاء) گاؤں والوں نے بادشاہ کو فراہم کرنا ہیں' جیسے خوراک' مشروب اور ایندھن گاؤں کا سرداران سے وصول کرے گا۔

119- دس (گاؤں) کا سردار ایک کلہ Kula (زرعی قطعہ اراضی جو ایک خاندان کی ضروریات پوری کر سکے)' بیس گاؤں کا سردار پانچ کلہ' سو گاؤں کا نگران ایک گاؤں (کے محاصل) اور ہزار گاؤں کا حاکم ایک قصبے (کے محاصلات) سے

استفادہ کرے گا۔

120- (اپنے) دیہات کے معاملات اور ذمہ داریوں سے وابستہ ان (افسران) کی نگرانی بادشاہ کا ایک اور وزیر کرے گا۔ جس کا چاک و چوبند اور وفادار ہونا لازم ہے۔

121- ہر قصبے میں ایک نگران مقرر کرے جو تمام معاملات کی نگرانی کرے گا۔ نسبتاً اونچے عہدے پر فائز اس شخص کو بارعب اور ستاروں کے مابین سیارے (کا سا) ہونا چاہیے۔

122- یہ (شخص) باری باری سب (عہدیداران) کے پاس خود جائے۔ اضلاع میں ان کے رویے کا احتیاط سے جائزہ لے اور اس مقصد کے لیے (ہر ایک پر) جاسوس مقرر کرے۔

123- اس لیے کہ (لوگوں کی) حفاظت کے لیے رکھے گئے بادشاہ کے ملازم رفتہ رفتہ عموماً بدمعاش بن کر دوسروں کی املاک پر قابض ہونے لگتے ہیں' بادشاہ کو چاہیے کہ اپنے محکوموں کو ان (لوگوں) سے بچائے۔

124- بادشاہ ان (عہدیداران) کی املاک ضبط کرلے جو اپنی بدطینتی میں کسی عورت سے شادی کے خواہاں سے رقم لے سکتے ہیں اور انہیں ملک بدر کردے۔

125- بادشاہ شاہی خدمت پر مامور عورتوں اور گھٹیا کام کرنے والوں کا روزینہ ان کے کام اور ضرورت کے حساب سے مقرر کرے۔

126- سب سے نچلے درجے کے ملازمین کو (روزانہ) ایک پن (Pana) اور سب سے اونچے درجے کے ملازمین کو چھ' اسی طرح ہر چھ ماہ کے بعد کپڑا اور ہر ماہ ایک درون (Drona) اناج دیا جائے۔

127- شرح خرید اور فروخت' سڑک (کی لمبائی)' خوراک وغیرہ (کے اخراجات) اور سامان کی حفاظت کے اخراجات پر اچھی طرح غور کرنے کے بعد بادشاہ تاجروں کو محاصلات کی ادائیگی کا پابند کرے۔

128- بادشاہ کو اپنی قلمرو میں ٹیکس اور ڈیوٹی ہمیشہ (مناسب) غور فکر کے بعد عائد کرنا چاہیے تاکہ وہ اور کام کرنے والے (اپنا اپنا جائز) حصہ پا سکیں۔

129- جس طرح جونک‘ بچھڑا اور شہد کی مکھی اپنی خوراک آہستہ آہستہ لیتے ہیں اسی طرح بادشاہ کو بھی سالانہ ٹیکسوں کی شرح کم رکھنی چاہیے۔

130- سونے اور مویشیوں (میں ہونے والے اضافے) کا پندرھواں حصہ بادشاہ لے سکتا ہے جبکہ فصل کا آٹھواں‘ چھٹا یا بارہواں حصہ۔

131- علاوہ ازیں وہ درخت‘ گوشت‘ شہد‘ گھی‘ خوشبوئیات‘ (طبی) جڑی بوٹی‘ کھال‘ مٹی کے برتن اور پتھر سے بنائی جانے والی تمام اشیاء (کی پیداوار) کا چھٹا حصہ لے سکتا ہے۔

132- اور پتے‘ گھاس‘ بید سے بننے والی اشیاء‘ خوراک کو خوشبودار بنانے والے اجزاء‘ پھول‘ کند اور پھل کا بھی (چھٹا حصہ)

133- خواہ (احتیاج سے) قریب المرگ ہو بادشاہ کسی شروتریہ پر ٹیکس نہیں لگائے گا اور نہ ہی اس کی سلطنت میں رہنے والے کسی شروتریہ کو بھوک سے مرنا چاہیے۔

134- جس بادشاہ کے زیر تسلط علاقوں میں کوئی شروتریہ بھوک سے نحیف و نزار ہو اس کی سلطنت جلد قحط سے تباہ ہو جائے گی۔

135- اس کا ویدوں کا مطالعہ اور طرز عمل (کی پاکیزگی) جانچنے کے بعد بادشاہ اسے ذرائع مہیا کرے کہ وہ مقدس قانون کے مطابق زندگی بسر کر سکے اور اس کی حفاظت اسی طرح کرے جیسے ایک باپ اپنے جائز بیٹے کی کرتا ہے۔

136- (ایسا برہمن) بادشاہ کی زیر حفاظت جو بھی نیک عمل کرتا ہے بادشاہ کی عمر‘ سلطنت اور دولت میں ترقی کا سبب ہے۔

137- بادشاہ اپنی سلطنت کے ایسے تمام باشندوں سے جو لین دین سے روزی کماتے ہیں ایک سالانہ معمولی رقم بطور ٹیکس وصول کرے۔

138- وہ مہینہ میں ایک بار معماروں اور دستکاروں کو اپنے لیے کام پر لگا سکتا ہے۔

139- (ٹیکس نہ لگا کر) اپنی جڑیں نہ کاٹے۔ اور نہ ہی (بہت زیادہ ٹیکس لگا کر) دوسروں کی‘ اس لیے کہ اپنی (یا ان کی) جڑیں کاٹ کر وہ خود کو یا انہیں بدحالی سے دوچار کرتا ہے۔

140- بادشاہ کو معاملے کا ہر پہلو سے جائزہ لیتے ہوئے نرمی اور تندی دونوں طرح کا انداز عمل اختیار کرنا چاہیے؛ بیک وقت تیز لیکن نرم طبع بادشاہ کی تعظیم ہوتی ہے۔

141- سلطنت کے معاملات سے تھک جائے تو (انصاف کے) فرائض وزیراعظم پر چھوڑ دے یا وزیراعظم کو معاملہ فہم' قانون دان' دانشمند اور کسی شریف خانوادے سے ہونا چاہیے۔

142- (حکومتی) معاملات کا ایسا انتظام کرنے کے بعد اسے پوری توجہ اور تندہی سے رعایا کی حفاظت پر توجہ دینا چاہیے۔

143- جس سلطنت کی رعیت ڈاکوؤں (داسیو) کے رحم و کرم پر ہے' مدد کے لیے پکارتی ہے مگر بادشاہ اور اس کے ملازم صرف دیکھتے رہتے ہیں' وہ زندہ نہیں بلکہ مردہ بادشاہ ہے۔

144- کھشتری کا سب سے بڑا فریضہ اپنے محکومین کی حفاظت ہے؛ ایسا بادشاہ ہی مندرجہ بالا اعزاز و اکرام حاصل کر پاتا ہے۔

145- بادشاہ رات کے پچھلے پہر اٹھ کر (ذاتی طہارت کی) رسوم سے فارغ ہو' ذہنی یکسوئی کے ساتھ ہون کرے اور برہما کی پوجا کے بعد دربار عام میں داخل ہو' جسے سعد آثار سے آراستہ ہونا چاہیے۔

146- دربار برخواست کرتے وقت وہ اپنی رعیت کا مشکور ہوگا (جو جذبہ' خیر خواہی کے تحت اسے دیکھنے آئے)؛ دربار عام برخواست کرنے کے بعد وہ وزراء کی مجلس میں شریک ہوگا۔

147- کسی پہاڑی یا بالکونی پر' جنگل یا ایسی ہی کسی خفیہ جگہ وہ ان سے مشاورت کرے گا۔

148- جس بادشاہ کے خفیہ عزائم مجلس میں شریک لوگوں پر بھی نہ کھلیں' خواہ دولت میں برتر نہ ہو' تمام زمین کا حاکم ہے۔

149- مشاورت کے وقت احمق' گونگے' اندھے' بہرے' جانور' عمر رسیدہ' عورت' غیر مہذب' علیل اور کسی عضو کی خامی کے شکار کو شامل نہ ہونے دے۔

150- (جانوروں کی طرح کے) یہ انسان اور عورتیں مشاورت کے راز کھول دیتے ہیں' چنانچہ بادشاہ کو ان سے محتاط رہنا چاہیے۔

151- دوپہر یا نیم شب جب وہ جسمانی اور ذہنی طور پر تازہ دم ہو اکیلا یا وزراء کے ہمراہ دولت اور خیر سے مسرت حاصل کرے۔

152- مفاہمت میں دو متضاد مقاصد کا حصول پیش نظر ہے' اپنی بیٹیاں شادی میں دے اور

بیٹوں کو بچالے۔

153- سفیر روانہ کرتے' (زیر تکمیل) ذمہ داریاں پوری کرتے' (اپنے حرم) کی عورتوں پر نظر رکھتے اور اپنے جاسوسوں کی کارکردگی دیکھتے ہوئے۔

154- اسے بحیثیت مجموعی آٹھ طرح کے فرائض بجالانا ہیں۔ جاسوسوں کی پانچ جماعتیں ہیں جنہیں دوستی دشمنی کے فرائض سونپے جانا ہیں۔ جاسوسوں کو ہمسایہ کے طرز عمل کا جائزہ اچھی طرح پیش کرنا ہوگا۔

155- اسے منجھلے شہزادے' طالع آزما بادشاہ' دشمن بادشاہ اور غیر جانبدار بادشاہ ہر ایک کے طرز عمل پر نظر رکھنا ہے۔

156- یہی چار اس کی ہمسائیگی کا دائرہ (تشکیل دیتے) ہیں' اس کے علاوہ آٹھ اور ہیں جنہیں (سیاسی تنظیم میں) بیان کیا گیا ہے۔ مختصراً یہ کہ زیر نظر رکھنے کو بارہ جہات ہیں۔

157- وزیر' سلطنت' قلعہ' خزانہ اور فوج (بھی اسی دائرے کے پانچ اور اجزاء ہیں)' چونکہ انہیں پہلے سے بیان شدہ بارہ میں سے ہر رکن سے نسبت ہے چنانچہ' مختصراً دائرہ مذکورہ بالا پانچ اجزاء پر مشتمل ہے۔

158- بادشاہ اپنے قریبی دشمن ہمسائے کو دوست کو جس قدر دشمن خیال کرتا ہے اتنا ہی دوست اور اپنے دشمن کے دشمن کو خیال کرے۔ جو بادشاہ ان دونوں حدود سے باہر ہے اسے غیر جانبدار خیال کیا جائے۔

159- ان سب پر' چاروں (تدابیر) کے بیک وقت یا حسب حال مختلف طرح سے ملا کر استعمال سے' غالب آئے' یا محض بہادری اور حکمت عملی کو استعمال کرے۔

160- شاہی حکمت عملی کے چھ اجزاء ہمیشہ زیر غور رکھے' اتحاد' جنگ' پیش قدمی' پڑاؤ' فوج کی دستوں میں تقسیم اور پناہ گاہ کی تلاش۔

161- معاملات کو اچھی طرح ہاتھ میں لینے کے بعد (حسب حال) پیش قدمی کرے یا پڑاؤ ڈالے بیٹھا رہے' اتحادی بنائے یا جنگ کرے' فوجوں کو منقسم رکھے یا پناہ گاہ تلاش کرے۔

162- بادشاہ جان لے کہ اتحاد دو طرح کا ہے اور جنگ بھی' (اسی طرح) آگے بڑھنے اور خاموش جانے کی بھی دو دو اقسام ہیں۔ پناہ تلاش کرنے کے بھی دو مواقع

ہیں۔

-163 حال اور مستقبل میں فائدہ مند اتحاد دو طرح کا بیان ہوتا ہے (وہ) جب (اتحادی کے) ساتھ مل کر آگے بڑھا جائے اور اس کے برعکس (جب اتحادی الگ الگ عمل) کریں۔

-164 جنگ دو طرح (کی) بیان کی جاتی ہے (وہ) جب اپنے مفاد کے حصول میں دشمن کے خلاف چھیڑی جائے یا کسی حلیف کے ہاتھوں دشمن کے کمزور ہونے بعد اس کے خلاف برپا کی جائے اور (وہ) جو دشمن سے کسی حلیف کو پہنچنے والی زک کے بدلے کے لیے برپا کی جائے۔

-165 (حملے کو) آگے بڑھنا بھی دو طرح کا ہے کسی ہنگامی ضرورت کے پیش نظر اچانک (کیا جانے والا) حملہ اور (وہ) جو اتحادیوں کو ساتھ لے کر (کیا جائے)۔

-166 خاموش بیٹھ رہنا بھی دو طرح کا ہے بروئے اخلاق کسی ایسے شخص کے معاملے میں جو قسمت کے ہاتھوں یا سابقہ اعمال کے باعث رفتہ رفتہ کمزور ہو گیا ہو اور (وہ خاموشی جو) کسی دوست کے حق میں اختیار کی جائے۔

-167 اگر کسی خاص مقصد کے تحت فوج (ایک مقام پر) ٹھہر جاتی ہے اور آقا (دوسرے پر) تو شاہی حکمت عملی کے روشن نکات سے باخبر اسے قوت کی دو دھاری تقسیم کہتے ہیں۔

-168 محفوظ جگہ کی تلاش بھی دو طرح کی ہے (پہلی) دشمنوں کے ڈر سے کسی جگہ پناہ لے کر موافق صورتحال دیکھنے کے لیے اور دوسرے (طاقتور بادشاہ کی پناہ میں رہ کر) باکردار لوگوں میں مقبول ہونے کی غرض سے۔

-169 جب (بادشاہ کو) معلوم ہو (کہ) مستقبل میں کسی وقت اس کا غلبہ یقینی ہے اور (یہ کہ) حال میں (اسے) معمولی نقصان ہوگا تو اسے پرامن اقدامات کا راستہ اختیار کرنا چاہیے۔

-170 لیکن جب وہ دیکھے کہ اس کے عوام طمانیت میں ہیں اور (وہ) خود (طاقت میں) برتر تو دشمن کے خلاف جنگ چھیڑ دے۔

-171 جب دیکھے کہ اس کی فوج خوش باش اور مضبوط ہے اور (یہ کہ) دشمن اس کے الٹ تو فوراً دشمن پر چڑھ دوڑے۔

172- جب رتھوں، لادو جانوروں اور عددی اعتبار سے کمزور ہو تو نہایت محتاط ہو کر خاموش بیٹھے اور رفتہ رفتہ دشمنوں سے مفاہمت کرتا چلا جائے۔

173- جب بادشاہ دیکھے کہ دشمن کا پلہ ہر اعتبار سے بھاری ہے تو اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اس کی فوج کو تقسیم کر دے۔

174- جب وہ دیکھے کہ دشمن اس پر دھاوے کرنے کی صلاحیت رکھتا ہے تو کسی طاقتور اور راستباز بادشاہ کے پاس پناہ حاصل کرے۔

175- جو (شہزادہ) اس کے (غیر وفادار) عوام اور دشمنوں پر ضرب لگائے اس کی گورو کی سی خدمت کرے۔

176- لیکن اگر اس (حالت) میں بھی دیکھے کہ (ایسی) حفاظت سے شر پھیلتا ہے تو بلا جھجک جنگ کا رستہ اختیار کرے۔

177- (چاروں) تدابیر اختیار کرتے ہوئے سیاست آشنا شہزادے کو (معاملات) اس نہج پر رکھنا ہوں گے دوست، غیر جانبدار یا دشمن کو بھی اس سے برتر نہ ہونے پائے۔

178- ہر کام کے موجودہ اور آئندہ نتائج پر اچھی طرح غور کرے اور پچھلے تمام (اقدامات) کے اچھے اور برے پہلوؤں پر بھی۔

179- جو (اپنے کسی عمل کے) مستقبل میں نکلنے والے اچھے اور برے (نتائج) سے باخبر ہو حال میں فوری فیصلہ اور ارادہ کر سکتا ہے اور وہ جو سابقہ (اعمال) کے نتائج اور عواقب کو سمجھتا ہے مفتوح نہیں ہوتا۔

180- ہر چیز اس انداز میں ترتیب دے کہ دشمن، غیر جانبدار یا دوست اسے کوئی نقصان نہ پہنچا سکے، سیاسی دانش کا حاصل یہی ہے۔

181- لیکن جب بادشاہ کسی دشمن سلطنت کے خلاف لشکر کشی کرتا ہے تو اسے بمراحل، ذیل دیئے گئے طریقوں کے مطابق، اپنے دشمن کے دارالحکومت کی طرف بڑھنا ہوگا۔

182- بادشاہ پیش قدمی کے لیے مرگارش کا خوشگوار مہینہ منتخب کرے یا جب پھاگن اور چیتر آنے کو ہو، یہ اس کی فوج (کی حالت) پر ہے۔

183- جب فتح کا یقینی امکان ہو یا اس کا دشمن کسی ابتلاء میں ہو تو وہ ان مہینوں کے علاوہ (دوسرے اوقات میں) بھی حملہ کر سکتا ہے۔

184- لیکن اس (فوج کشی) سے پہلے اپنی (سلطنت) کے (تمام معاملات) مناسب طور پر طے کر لے اور وہ معاملات بھی جن کا تعلق فوج کشی سے ہے (اپنی عسکری کارروائیوں) کے لیے ایک مستقر بنائے اور مناسب طور پر جاسوس بھجوائے۔

185- (گاؤں جنگلوں اور پہاڑوں کے) تینوں رستے صاف کروائے اور اپنی فوج کے چھ اجزاء (ہاتھی، گھوڑے، رتھ، کمان انداز، عام فوج اور مزدور) کی کارکردگی بہتر بنائے۔ اس کے بعد دشمن کے دارالحکومت پر حملے کے طریقہ پیش نظر رکھتے ہوئے طریقے سے آگے بڑھے، جلد بازی نہ کرے۔

186- ایسے دوست سے محتاط رہے جو خفیہ طور پر دشمن کے مفادات کے لیے کام کر رہا ہو اور (دشمن کی طرف سے) بھاگ کر آنے والوں سے بھی، اس لیے کہ ایسے (شخص) خطرناک دشمن ہوتے ہیں۔

187- اپنی افواج کو لیے مستطیل، خانے، معین نما، راسیں ملی دو تکونوں، سیدھی قطار یا پر پھیلائے پرندے کی شکل دیے پیش قدمی کرے۔

188- جس طرف سے خطرہ محسوس ہو افواج کا رخ فوراً ادھر پھیرے؛ خود اس کے گرد فوج کی ترتیب کنول نما ہونی چاہیے۔

189- سپہ سالار اعلیٰ، ماتحت سپہ سالار اور اعلیٰ افسران کو سب اطراف میں تعینات کرے اور پھر جس طرف خطرہ محسوس کرے رخ ادھر کر لے۔

190- ہر طرف اعتباری اور آزمودہ سپاہیوں کے دستے تعینات کرے جن کے ساتھ اشارات طے شدہ ہوں انہیں وفادار اور بے خوف اور حملہ روکنے اور کرنے میں ماہر ہونا چاہیے۔

191- چاہے تو تھوڑے سے سپاہی باہم قریب رکھ کر لڑائے یا سپاہیوں کی بڑی تعداد کو جگہ چھوڑ کر متعین کرے، چاہے تو سپاہیوں کی قلیل تعداد کو (سوئی سی) سیدھی لائن میں لڑائے یا کثیر مقدار کو آسمانی بجلی کی طرح بکھرا کرے۔

192- ہموار زمین پر گھوڑے اور رتھ اور جہاں پانی کھڑا ہو ہاتھی اور کشتیاں استعمال کرے، درختوں اور جھاڑیوں والے علاقوں میں کمان سے لڑوائے جبکہ پہاڑی علاقے میں تلوار اور دوسرے ہتھیار استعمال کروائے۔

193- کورو کشیتر (دہلی کے نواح)، متسیہ (بہرائچ)، پنچول (قنوج) اور شورسین (متھرا

کے نواح) میں پیدا ہونے والوں اور لمبے ہلکے پھلکے دوسرے لوگوں کو جنگل گاڑیوں پر لڑوائے۔

194- دستوں کو ترتیب دینے کے بعد (اپنے خطاب سے) ان کی حوصلہ افزائی کرنا چاہیے' نہایت احتیاط سے ان کا معائنہ کرے' دشمن سے مقابلے میں مصروف سپاہیوں کے رویے کا احتیاط سے جائزہ لے۔

195- دشمن کو (کسی قصبے میں) محصور کر چکے تو باہر خیمہ زن ہو' دھاووں سے اس کے علاقے اجاڑے اور اس کی گھاس' خوراک' ایندھن اور پانی کی تباہی جاری رکھے۔

196- اسی طرح تالاب' فصلیں اور خندقیں بھی تباہ کر دے اور دشمن پر شب خون مارے اور رات کو ہراساں کرے۔

197- باغی جو ترغیب میں آ سکتے ہوں انہیں انگیخت دے' دشمن کی کارروائیوں سے باخبر رہے اور جب مقدر ساتھ دے تو بلا خوف و خطر لڑتے ہوئے فتح کے لیے کوشش کرے۔

198- (تاہم) کوشش کرے کہ دشمن کو افہام و تفہیم سے فتح کر لے' اس مقصد کے لیے تحائف بھی استعمال ہو سکتے ہیں اور دشمن کی صفوں میں انتشار بھی۔ خواہ فرداً فرداً استعمال ہوں یا اجتماعی طور پر لیکن (جہاں تک بچا جا سکے) لڑائی سے بچے۔

199- اس لیے کہ از روئے تجربہ دو شہزادوں کی لڑائی میں فتح اور شکست کچھ زیادہ یقینی نہیں ہوتی چنانچہ کوشش کرے کہ لڑائی سے گریز کرے۔

200- لیکن اگر (مندرج بالا) تینوں مصلحت کو شانہ اندازہ ناکام ہو جائیں تو اسے مناسب طور پر قوت لگانی چاہیے اور یوں لڑنا چاہیے کہ دشمن پر مکمل فتح پائے۔

201- لڑائی میں فتح کے بعد دیوتاؤں کی پوجا کرے اور راست باز برہمنوں کو اعزازات دے۔ مفتوحین کو استثناء اور امان دے۔

202- لیکن (مفتوحین کی) رضامندی کے ادراک کے بعد (شکست خوردہ حکمران کے) تخت پر اس کے کسی رشتہ دار کو اپنی شرائط پر تخت نشین کرے۔

203- (باشندگان کے) بمطابق قانون (رواجوں) کو' جیسے انہیں بیان کیا جاتا ہے' قانونی حیثیت دے۔ (نئے بادشاہ) کی تعظیم کرے اور اس کے بڑے بڑے عہدیداران کو تحائف دے۔

204- دلپسند املاک کی ضبطی جس سے ناراضگی پھیلے اور اس کی تقسیم جو خوشی کا سبب بنے دونوں کی سفارش کی جاتی ہے' مسئلہ فقط کسی ایک طرزِ عمل کے مناسب طور پر اختیار کرنے کا ہے۔

205- اس دنیا میں تمام مہمات اور عزائم کا انحصار تقدیر کے حکم اور انسانی کوشش پر ہے اور ان دو میں سے مقدر (کے راستے) اتھاہ ہیں' انسان کے اختیار میں فقط عمل ہے۔

206- یا (فتح پر تلا بادشاہ) جو خواہ' سونے اور مقبوضات کو (ایک مہم کا سہ گونہ اثر) خیال کرتا ہے' اپنے دشمن کے ساتھ امن کے حصول میں نہایت محتاط طرزِ عمل اختیار کرتا ہے۔

207- (ہمسایہ ریاستوں کے) دائرے میں کسی بھی ایسے بادشاہ پر پوری توجہ مرتکز رکھے جو اس پر یا اس کے حلیف پر حملہ آور ہو سکتا ہے؛ (مفتوح) سے مہم کے مفادات حاصل کرے خواہ وہ دوستی اختیار کر چکا ہوں ہو یا تاحال دشمن ہو۔

208- سونے یا ارضی کے حصول سے کوئی بادشاہ اتنا مقبول نہیں ہوتا جتنا کسی مضبوط ثابت قدم کی دوستی سے (جو) خواہ کمزور ہو' مستقبل میں طاقتور بن سکتا ہے۔

209- دوست چاہے (کمزور ہو) قابلِ صد ستائش ہے۔ اسے ناشکرا نہیں ہونا چاہیے؛ اس کے عوام مطمئن ہیں اور اپنے ذمہ لیے گئے کام سے وابستہ (تو وہ) خطرات سے بچا سکتا ہے۔

210- دانش مند اسے خطرناک دشمن قرار دیتے ہیں جو عقلمند' برتر' دلیر' سخی' احسان نافراموش اور ارادے کا پختہ ہے۔

211- آریا کے شایان شان طرزِ عمل' انسانوں کی پرکھ' بہادری' جذبات پر قابو اور مزاج دلی ایک غیر جانبدار کے خواص ہیں اور اسے دربار میں داخل کیا جا سکتا ہے۔

212- بادشاہ کسی ایسے ملک کو خود اپنی بھلائی میں فوراً چھوڑ دے خواہ وہ زرخیز' صحت افزا اور مال مویشی کے اضافہ کے لیے موزوں ہے۔

213- خزانہ ضرورت کے وقت کے لیے بچا کر رکھے؛ دولت سے اپنی بیوی کی حفاظت کرے؛ جب بھی موقع آپڑے دولت اور حتیٰ کہ بیوی چھوڑ کر بھی اپنی حفاظت کرے۔

214- جب باشعور (بادشاہ) دیکھے کہ مصیبتوں نے ہر طرف سے گھیر لیا ہے تو چاروں تدابیر اپنے دفاع میں بروئے کار لائے؛ ان سب کو ایک ساتھ یا مختلف تناسب

میں ان کے ملاپ سے۔

215- اپنے مقاصد کے حصول میں کامیابی کے لیے ضروری ہے کہ وہ تدابیر بجالانے کی ذمہ داری کے تفویض کیے گئے افراد' منصوبہ جات کی تکمیل اور تمام تدابیر پر بطور کل کے اچھی طرح غور کرے۔

216- اتنے تمام (معاملات) پر اپنے وزیروں سے مشاورت کے بعد ورزش کرے اور پھر نہانے کے بعد دوپہر کے کھانے کی غرض سے اہل خانہ کے پاس چلے جائے۔

217- وہاں وہ کھانا کھائے جسے ایسے ملازمین نے تیار کیا جو باوفا ہوں اور جنہیں خریدا نہ جاسکتا ہو۔اس کا کھانے کی اچھا طرح آزمایا گیا اور مقدس عبادات کی جپ سے شدہ کیا گیا ہو۔

218- اسے اپنی خوراک میں ایسے ادویات شامل کرنا چاہئیں جو سب زہروں کا ترق ہوں۔علاوہ ازیں نہایت اہتمام سے ایسے پتھر پہنے جن سے زہر کا اثر زائل ہو جاتا ہے۔

219- اسے خوراک' پانی اور خوشبوئیات پیش کرنے والی خواتین ایسی ہوں جنہیں اچھی طرح پرکھا جاچکا ہوں اور ان کے ذاتی سامان کی تلاشی ہو چکی ہو۔

220- (خلعت شاہی) میں ملبوس ہوکر فوجوں کا معائنہ کرے۔اس کے ساتھ رتھوں' لادو جانوروں اور ہتھیاروں وغیرہ کا معائنہ بھی شامل ہے۔

221- کھانے سے فراغت کے بعد وہ اپنے حرم کی عورتوں پر توجہ دے۔لیکن ان کی سننے کے بعد اسے اولین دستیاب موقع پر دوبارہ معاملات سلطنت پر توجہ دینا ہوگا۔

222- شام کی سندھیا کے بعد ہتھیار لگائے اندر کسی خفیہ جگہ جاسوسوں کی خفیہ رپورٹ سنے۔

223- کسی اور خفیہ کمرے سے ان جاسوسوں کو رخصت کرنے کے بعد وہ ایک بار پھر حرم میں چلا جائے۔وہاں (نوکروں) اور خواتین کے جلو میں کھانا کھائے۔

224- ایک اور خفیہ کمرے میں داخل ہونے اور سب کو برخواست کرنے کے بعد وہ حرم میں جاسکتا ہے جہاں خادماؤں سے گھرا کھانا کھائے گا۔

225- وہاں کھانے اور کچھ موسیقی سے محظوظ ہوکر آرام کرے اور تھکن اترنے پر دوبارہ اٹھ کھڑا ہو۔

226- اچھی صحت کے مالک بادشاہ کو ان تمام قواعد پر عمل کرنا چاہیے؛ لیکن اگر خود کو علیل

محسوس کرے تو اپنے فرائض ماتحتوں کو تفویض کر سکتا ہے۔

227- وہاں دوپہر کے کھانے سے فراغت کے بعد کچھ دیر موسیقی سے دل بہلائے' سو جائے اور پھر تھکن اتار کر دوبارہ مناسب وقت پر جائے۔

228- اچھی صحت کے مالک بادشاہ کو ان قواعد کا خیال رکھنا چاہیے۔ بصورت دیگر وہ کاروبار سلطنت اپنے معتمدین کے سپرد کر سکتا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

آٹھواں باب

1- قانونی معاملات کی تفتیش کے خواہشمند بادشاہ کو اپنی عدالت میں مناسب رعب و ادب سے حاصل ہونا چاہیے؛ تجربہ کار مشیر اور برہمن اس کے ہمراہ ہوں۔

2- وہاں بیٹھا ہو یا کھڑا' اپنے لباس اور زیورات کی غیر ضروری نمائش کیے بغیر فریقین کی عرضداشتوں پر غور کرے۔

3- روزانہ ایک کے بعد دوسرے مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے (ایسے تمام مقدمات) نمٹادے جو اٹھارہ عنوانات کے تحت آتے ہیں؛ فیصلہ کے وقت مقامی اندازفکر اور مقدس قوانین ہر دو کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

4- ان (مقدمات) میں سے پہلا رقم کی نادہندگی ہے۔اس کے بعد امانت اور رہن شدہ کے' چیز کے بیچنے لیکن ملکیت نہ دینے؛ کاروباری شراکت داروں کے درمیان جھگڑے۔

5- مزدوری یا تنخواہ کی عدم ادائیگی' معاہدے سے انحراف' ملکیت بغیر کسی چیز کو فروخت کرنے' حصہ اراضی کی خرید وفروخت کا مسئلہ اور مویشیوں کے مالک اور اس کے چرانے والے کے درمیان جھگڑا۔

6- اراضی کی حد بندیوں کا جھگڑا' حملے اور بدنام کرنے کا جھگڑا' چوری' ڈاکے اور زبردستی کا مقدمہ اور کسی دوسرے کی بیوی یا خاوند سے جنسی تعلقات وغیرہ۔

7- میاں بیوی کے فرائض' وراثت کی تقسیم' جوا اور شرائط بدنے' اس دنیا میں انہی معاملات کی وجہ سے مقدمات کھڑے ہوتے ہیں۔

8- اگر بادشاہ ذاتی طور پر ان معاملات کی تفتیش نہیں کرتا تو پھر اس فرض کی انجام دہی کے لیے کسی فاضل برہمن کو تفویض کرے۔

9- زیادہ تر مقدمات مذکورہ بالا قواعد کے تحت لڑے جاتے ہیں؛ بادشاہ ان کا فیصلہ مقدس قانون کے مطابق کرے گا۔

10- (بادشاہ کا مقررہ شخص) اعلیٰ ترین عدالت میں مع اپنے تین معاونین کے داخل

ہوگا جو اس کی کارروائی پر نظر رکھیں گے؛ وہ کھڑے یا بیٹھے ہونے کی حالت میں بادشاہ کے سامنے لائے جانے والے تمام معاملات کو سنتا ہے۔

یا

دربار عالی میں یہ تین اشخاص کے ہمراہ داخل ہوگا۔ جو اس کے فیصلوں کی پرکھ کریں گے اور (بادشاہ) سامنے (لائے جائے والے) تنازعات پر اچھی طرح غور کریں گے؛ اس دوران چاہے وہ کھڑے رہیں یا بیٹھ کر کام کریں۔

-11 جب ویدوں کے فاضل تین برہمنوں اور بادشاہ کے فاضل (منصف) عدالت میں بیٹھ جائیں تو انہیں چھا برہما کہا جائے گا۔

-12 لیکن جہاں ناانصافی سے گھائل انصاف پہنچے اور منصفان تیر نہ نکالیں، وہاں وہ بھی (ناانصافی کے تیر سے) گھائل ہوں گے۔

-13 جہاں تو عدالت میں جانہ جائے دیا پھر ہر حالت میں سچ بولا جائے، چپ اختیار کرنے اور جھوٹ کہنے والا دونوں گنہگار ہیں۔

-14 جہاں منصف کے جانتے بوجھتے ناانصافی کے ہاتھوں انسان تباہ ہوتا ہے، سب تباہ ہو جائیں گے۔

-15 انصاف خلاف ورزی پر تباہ ہو جاتا ہے۔ حفاظت کیے جانے پر ہی قائم رہتا ہے۔ ہر ممکن حد تک انصاف کی خلاف ورزی سے گریز لازم ہے مبادا ہم تباہ ہو جائیں۔

-16 اس لیے کہ الوہی انصاف برش بیں (کہلاتا) ہے۔ وہ شخص جو اس دیوتا کو قتل کرتا ہے شودر کی طرح قابل نفرت ہے؛ چنانچہ اسے انصاف کا خون کرنے سے باز رہنا چاہیے۔

-17 موت کے بعد بھی جو دوست انسان کے ساتھ جاتا ہے انصاف ہے، اس لیے کہ جسم کے ختم ہوتے ہی باقی ہر چیز کھو جاتی ہے۔

-18 (جرم) کا ایک چوتھائی غیر عادل منصف، ایک چوتھائی جھوٹی گواہی دینے والے پر، ایک چوتھائی دیگر منصفوں پر اور ایک چوتھائی بادشاہ پر عائد ہوتا ہے۔

-19 لیکن جہاں قابل مذمت کی مذمت ہوتی ہے بادشاہ گناہ سے بری الذمہ ہو جاتا ہے، منصف بھی (گناہ) سے بچ نکلتے ہیں؛ جرم صرف غلطی کرنے والے پر عائد

ہوتا ہے۔

20- صرف (ذات) کے نام پر گزر بسر کرنے والا برہمن' یا فقط خود کو برہمن قرار دینے والا (خواہ اس کا اصل غیر یقینی ہو) بادشاہ کی رضامندی سے اس پر قانون واضح کر سکتا ہے۔

21- وہ سلطنت دلدل میں گائے کی طرح ڈوب جاتی ہے جس کا حکمران برہمن کی ہدایات کو نظر انداز کر دیتا ہے۔

22- جس سلطنت میں شودروں کی اکثریت اور برہمنوں' کھشتریوں اور ویشوں کی اقلیت ہے' بہت جلد وبا اور بیماری کا شکار ہو کر تباہ ہو جاتی ہے۔

23- لبادہ اوڑھے انصاف کی نشست پر بیٹھے اور تمام معبودوں کی پوجا کے بعد تنازعات کی سماعت کرے۔

24- قرین مصلحت اور خلاف مصلحت اور انصاف اور بے انصافی جاننے کے بعد فریقین کے مؤقف سنے اور پھر ذاتوں کے مطابق فیصلہ کرے۔

25- کوشش کرے کہ انسانوں کی ظاہری علامات سے ہی ان کی فطرت کا اندازہ ہو جائے؛ ان کی آواز' رنگت' جذبات' انداز' آنکھوں اور حرکات وسکنات سے بھی کافی اندازہ ہو سکتا ہے۔

26- ذہن کی (اندرونی حالت) کا ادراک جذبات' چال' انداز' حرکات وسکنات' بدلی ہوئی نگاہ اور چہرے کے بدلے ہوئے تاثرات سے ہو سکتا ہے۔

27- نابالغ کے ورثے (اور دوسری املاک) کی حفاظت بادشاہ کی ذمہ داری ہے حتیٰ کہ وہ (برہمچاری آشرم سے) فراغت پا کر لوٹ آئے یا بلوغت کو پہنچ جائے۔

28- اسی طرح بانجھ عورتوں کی دیکھ بھال بھی جن کی اولاد نرینہ نہ ہو' جن کا خاندان صفحہ ہستی سے مٹ گیا ہو' اپنے خاوندوں سے وفادار بیواؤں اور بیماریوں میں مبتلا عورتوں کی۔

29- ایسی عورتوں کی حیات میں ان کی جائیداد ہتھیانے والوں کو چور کی سزا دینا چاہیے۔

30- لاپتہ ہو جانے والوں کی جائیداد تین برس تک بادشاہ کی زیر نگرانی رہے گی؛ تین برس کے دوران مالکان لوٹ آئیں تو اس کا مطالبہ کر سکتے ہیں۔ اس دورانئے کے

بعد بادشاہ اسے رکھ سکتے ہیں۔

-31 کسی چیز پر حق ملکیت جتانے والے کے دعویٰ کا احتیاط سے جائزہ لینا چاہیے' اگر وہ چیز کی شکل بیان کر دے اور اس کے مشمولات کی تعداد درست طور پر بتا دے تو وہ مالک ہے اور جائیداد اسے ملنی چاہیے۔

-32 لیکن اگر وہ چیز (کے گم جانے) کا مقام' رنگت' شکل اور جسامت درست طور پر نہ بتا سکے تو اسے (مدعویہ چیز) کی (قدر و قیمت) کے برابر جرمانہ ہونا چاہیے۔

-33 اب بادشاہ صالح انسانوں کا اتباع کرتے ہوئے چیز (مذکورہ بالا) کا چھٹا یا کم از کم بارہواں حصہ رکھ سکتا ہے۔

-34 کھوئی گئی املاک بعدازاں (بادشاہ کے ملازمین کو) مل جائیں تو وہ معتمدان خصوصی کو ملیں گی لیکن جن پر بادشاہ چوری کا الزام عائد کرتا ہے ہاتھی کے پاؤں تلے کچلوا دیا جائے گا۔

-35 کسی شخص کا خزانہ پانے کا دعویٰ سچا ہے تو بادشاہ اس کا چھٹا یا بارہواں حصہ لے سکتا ہے۔

-36 لیکن وہ جو کذب بیان سے کام لیتے ہوئے (نفی میں) جواب دیتا ہے' اس کی جائیداد کا آٹھواں حصہ ضبط ہو جاتا ہے۔ علاوہ ازیں خزانے کی قیمت کا تخمینہ اس کی جائیداد کے کم ترین حصے کے مطابق لگایا جائے گا۔

-37 لیکن اگلے (زمانوں کا) دبا خزانہ کسی برہمن کو ملتا ہے تو وہ حسب خواہش سارا رکھ سکتا ہے کیونکہ وہ ہر چیز کا مالک ہے۔

-38 جب بادشاہ کو زمین میں چھپایا گیا خزانہ مل جائے تو وہ برہمن کو دے گا اور نصف اپنی ملکیت میں رکھ لے گا۔

-39 بادشاہ (زمین کے) قدیم دفینوں اور سونے کے نصف کا حقدار ہے' اس لیے کہ وہ زمین کا محافظ ہونے کے ناطے ان کی حفاظت کر رہا تھا۔

-40 بادشاہ کو تمام ذاتوں (ورنوں) کا چوری شدہ مال انہیں واپس دلانا ہے' ایسے (مال) کو زیر استعمال لانے والا چور کے جرم میں شریک ہے۔

-41 دھرم کے جاننے والے بادشاہ کو اضلاع کی ذاتوں (جاتیوں) کا حال معلوم ہونا چاہیے۔ اسی طرح پیشہ ور گروہوں اور خاندانوں کی بھی خبر ہونی چاہیے تاکہ حسب

حال قوانین کا نفاذ کر سکے۔

42- اپنے اپنے پیشوں سے وابستہ رہنے اور مختلف فرائض سرانجام بجا لانے والوں کو لوگ عزیز رکھتے ہیں' قطع نظر وہ دور رہتے ہیں یا نزدیک۔

43- بادشاہ یا اس کے کسی اہلکار کو مقدمہ از خود شروع نہیں کرنا چاہیے اور نہ ہی کسی ایسے مقدمہ کو دبانا چاہیے جو (کوئی) دوسرا شخص ان کے (سامنے) لائے۔

44- بالکل اسی طرح جیسے کوئی شکاری زخمی ہرن کے خون سے اس کی کھوج تلاش کرتا ہے اسی طرح بادشاہ (حقائق سے) استباط کرے گا کہ راستی پر کون ہے۔

45- عدالتی کارروائی کے دوران بادشاہ پوری توجہ سے سماعت کرے گا حتیٰ کہ وہ (پیش کردہ حقائق سے) استنباط کرلے کہ حق پر کون ہے۔

46- نیک لوگوں یعنی برہمنوں' کھشتریوں اور ویشوں کے طور طریقے بطور قانون نافذ کرے گا لیکن اسے ملکی' خاندانی اور جاتی کے رواجوں کے خلاف نہیں ہونا چاہیے۔

47- جب بادشاہ کے حضور کوئی قرض خواہ کسی قرض دہندہ کے خلاف دعویٰ دائر کرے تو اس کا فرض ہے کہ قرض دہندہ سے (واجب الادا) دلوائے۔

48- کوئی طریقہ بھی اختیار کیا جائے قرض خواہ کو اپنا مال ملنا چاہیے' چاہے قرض خواہ وصولی کے لیے مقروض کے خلاف طاقت استعمال کرے۔

49- اس مقصد کے لیے وہ عمومی اصرار' مقدمہ' موثر انتظام یا پھر مروجہ طرز عمل اختیار کرے یعنی اپنی رقم کی وصولی کے لیے طاقت برتے۔

50- قرض دہندہ سے اپنی رقم یا دوسری چیز حاصل کرنے والے قرض خواہ پر بادشاہ (اپنی ملکیت کے حصول کی کوششوں کے حوالے سے) کوئی دباؤ نہیں ڈال سکتا۔

51- اگر مؤثر شہادتوں سے قرض کا دینا ثابت ہو جائے اور مقروض انکاری ہو تو بادشاہ قرض خواہ کو ادائیگی اور حالات کے مطابق جرمانے کا حکم دے گا۔

52- عدالت میں طلب کیے جانے پر قرض دہندہ ادائیگی سے انکاری ہو تو شکایت کنندہ کو (گواہ) پیش کرنا ہوگا جو (قرض دیے جانے کے وقت) موجود تھا یا پھر کوئی دوسرا ثبوت پیش کرنا ہوگا۔

53- اگر (شکایت دہندہ) کوئی ایسا گواہ پیش کرتا ہے جو موقع پر موجود نہیں تھا' اپنے بیان سے پھر جاتا ہے یا محسوس نہیں ہوتا ہے کہ اس کے بیانات گنجلک یا باہم متضاد

ہیں۔

-54 یا ثبوت کے طور پر جو بیان دیتا ہے' بعدازاں اس میں پیش کردہ (اپنے نقطہ نظر) سے پھر جاتا ہے یا اپنے بیان پر جرح کیے جانے کے بعد اس پر قائم نہیں رہ پاتا۔

-55 یا پھر قرض خواہ اپنے گواہ کے ساتھ ایسی بات چیت کرتا ہے جو اس مقام پر موزوں نہیں یا پھر وہ کیے گئے سوال کے جواب سے انکاری ہوتا ہے یا (عدالت سے) چلا جاتا ہے۔

-56 یا جو بولنے کے حکم پر خاموشی اختیار کرتا ہے' اپنا الزام ثابت نہیں کرتا یا پھر یاد نہیں رکھ پاتا کہ اس نے پہلے کیا اور دوسری بار کیا کہا تھا' اپنا کیس ہار جاتا ہے۔

-57 جو کہتا ہے کہ اس کے پاس گواہ موجود ہیں اور منصف کے حکم دینے پر گواہ پیش نہیں کرتا' انہی بنیادوں پر مقدمہ ہار جاتا ہے۔

-58 اگر شکایت کنندہ یعنی مدعی بولنے سے انکاری ہے تو اسے جسمانی سزا یا قانون کے مطابق جرمانہ کیا جا سکتا ہے۔ اگر (مدعا علیہ) تین پندرھواڑوں تک جواب نہیں دیتا تو وہ اپنا کیس ہار جاتا ہے۔

-59 جس رقم کی ادائیگی سے مدعا علیہ مکرتا ہے یا جتنی رقم کی ادائیگی کا مدعی علیہ جھوٹا وعدہ کرتا ہے' بادشاہ اس سے دوگنی رقم کا جرمانہ کذب بیانی کرنے والے پر عائد کرتا ہے۔

-60 (مدعا علیہ) مدعی کی طرف سے (عدالت) میں بلائے جانے اور جرح کیے جانے پر بھی قرض سے انکاری ہے تو اس کے جھوٹ کا مقدمہ تین گواہان کی موجودگی میں بادشاہ کے مقرر کردہ تین برہمنوں کے سامنے چلے گا۔

-61 مجھے بالوضاحت بیان کرنا ہے کہ مدعی قرض خواہ کی طرف سے کیسے اشخاص مقدمہ میں پیش کیے جا سکتے ہیں اور وہ (گواہ) اپنی سچی (گواہی) کس طرح دیں گے۔

-62 نرینہ اولاد کے حامل گرہستی والے اور ملک کے اصل باسی (خواہ) وہ کھشتری ہوں' ویش ہوں یا شودر) گواہی دینے کے اہل ہیں۔ یہ گواہی کے لیے مدعی کے کہنے پر آئیں گے؛ سوائے غیر معمولی حالات کے ان میں سے کوئی گواہی سے انکار نہیں کر سکتا۔

-63 چاروں ذاتوں (ورنوں) کے قابل اعتبار لوگ عدالتی مقدمات میں گواہ بنائے جا سکتے ہیں۔ انہیں حسد جیسے جذبات سے پاک ہونا چاہیے۔ لیکن ان میں سے

متنازعہ کردار کے حامل گواہی کے اہل نہیں۔

64- انہیں بھی ہرگز (گواہ) نہیں بنایا جا سکتا جنہیں مقدمے میں ذاتی دلچسپی ہو' قریبی دوست ہوں' ساتھی ہوں یا دونوں (فریقین) کے دشمن ہوں؛ نہ ہی انہیں جنہوں نے کبھی جان بوجھ کر سچ چھپایا ہو' (شدید) بیماری میں مبتلا ہوں؛ جن جن پر (اخلاقی گناہ کا) داغ ہو۔

65- بادشاہ کو گواہ نہیں بنایا جا سکتا نہ ہی دستکار' نقلیے' شروتریہ' برہمچاری یا تارک الدنیا کو جس نے علائق سے قطع تعلق کر لیا ہو۔

66- نہ اس کی جو مکمل طور پر زیر کفالت ہو' نہ بری شہرت کے حامل کی' نہ داسیو Dasyo کی' نہ اس کی جو ممنوعہ پیشوں سے منسلک ہو۔ نہ بوڑھے کی' نہ شیر خوار کی' نہ فرد واحد کی' نہ نیچ ذات کی اور نہ اس کی جس کا کوئی حسی عضو متاثر ہو۔

67- نہ غم و حزن میں ڈوبے ہوئے کی' نہ اس کی جو نشے میں چور ہو' نہ پاگل کی' نہ بھوک اور پیاس سے نڈھال کی' نہ اس کی جس پر تھکن کا غلبہ ہو' نہ اس کی جس پر خواہش کا غلبہ ہو' نہ غصے سے مغلوب شخص کی اور نہ ہی چور کی۔

68- عورت کی گواہی عورت کے حق میں قبول ہو گی اور برہمن' کھشتری اور شودر کی ان (ذاتوں) کے حق میں' خوبیوں کے حامل شودر کی شودر کے حق میں اور کم ذاتوں کی کم ذات کے حق میں۔

69- لیکن اگر کسی کو (درون) خانہ ہونے والے جرم کا علم ہو (خواہ وہ کوئی بھی ہو) فریقین کے درمیان گواہی دے سکتا ہے۔ یہی حال جنگل میں ہونے والے یا ایسے جرم کا ہے جو انسانی جان کے اتلاف پر منتج ہو؛ درایں کسی کی گواہی بھی قبول ہو سکتی ہے۔

70- (مطلوبہ گواہی) میسر نہ آنے کی صورت میں عورت کی گواہی تسلیم کی جا سکتی ہے۔ اسی طرح شیر خوار' مرد ضعیف' شاگرد' رشتہ دار' غلام یا تنخواہ دار کی گواہی بھی تسلیم ہو سکتی ہے۔

71- لیکن منصف کو شیر خوار' معمر اور بیمار اور (احتمالاً) جھوٹے کی گواہی کی گواہی ناقابل اعتبار گرداننا ہو گی' یہی اصول ناقص الاعضاء پر بھی لاگو ہو گا۔

72- تشدد' چوری' ازدواجی بے وفائی' بدنامی اور حملے کی صورت میں بھی گواہی کو حتمی

خیال نہیں کرنا چاہیے۔

-73 گواہوں میں اختلاف کی صورت میں بادشاہ کو اکثریت کی (شہادت کو) قبول کرنا ہوگا۔

-74 اگر فریقین (تعداد میں) برابر ہیں' یعنی دونوں برابر طور پر اچھی شہرت کے حامل ہیں تو پھر فیصلہ کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ یکساں معتبر گواہوں میں سے برہمن کھشتری یا ویش کس طرف ہیں۔

-75 معززین (آریا) کے اکٹھ میں جو گواہ چشم دید یا کانوں سنی کے علاوہ کوئی بات حلفیہ بیان کرتا ہے سیدھا سر کے بال دوزخ میں جاتا ہے۔

-76 ایک شخص جسے ابتداً بطور گواہ مقرر نہیں کیا گیا لیکن کانوں سنی جانتا ہے' سنے جانے پر عین اسی طرح بیان کرے جیسے اس نے سنا ہے۔

-77 ہوس سے پاک شخص کی گواہی قبول (کی جا سکتی) ہے۔ لیکن عورت با کردار بھی ہو تو اس کی گواہی قبول نہیں ہو سکتی کیونکہ عورت کا فہم و ادراک متزلزل ہو سکتا ہے۔

-78 ایسے گواہوں کے بیانات مقدمے میں معاون خیال کیے جائیں جن کے بیان میں بناوٹ نہ ہو۔ لیکن اگر انداز متضاد ہو یا غیر مناسب طور پر اختیار کیا گیا ہو تو (انصاف کے عمل میں) بے کار ہے۔

-79 مدعی اور مدعا علیہ کی عدالت میں موجودگی کے دوران جمع ہونے والے افراد پر جج جرح کرے اور مندرجہ ذیل طریقہ سے انہیں راغب کرے۔

-80 ''اس معاملے میں دونوں فریقوں کے درمیان لین دین پر جو کچھ آپ کے علم میں ہے ہمارے روبرو بیان کریں کیونکہ آپ اس کے گواہ ہیں۔''

-81 اپنی شہادت میں سچ بولنے والا (مرنے کے بعد) مقام رحمت پر فائز ہوگا اور یہاں (اس دنیا میں) بھی بے مثال شہرت ملے گی۔ اس بیان حلفی کا برہما خود احترام کرتا ہے۔

-82 جھوٹی گواہی دینے والا ورن کی زنجیروں میں جکڑا جائے گا اور سو جنموں تک اس سے چھٹکارا نہ پائے گا چنانچہ انسانوں پر سچ کا بولنا فرض ہے۔

-83 سچ گواہ کو پاک کرتا ہے۔ سچ سے درجات بلند ہوتے ہیں۔ اسی لیے ہر ذات کے لوگوں کو سچ بولنا ہوگا۔

84- خود روح ہی روح کی شہادت ہے اور روح ہی روح کی پناہ گاہ ہے۔ انسان اپنی ارفع ترین گواہ یعنی اپنی روح کی توہین نہ کرو۔

85- بدطینت اپنے دلوں میں کہتے ہیں' ہمیں کوئی نہیں دیکھ رہا۔'' لیکن دیوتا انہیں بالکل صاف دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

86- آسمان' زمین اور پانی' (قلب کا) زمنش' سوریہ' اگنی' یم' وایو' دیت' دونوں سندھیا (شام اور صبح کے ملاپ کے لمحات) اور خود انصاف ان خاکی مخلوقات کو دیکھ رہے ہوتے ہیں۔

87- پوتر ہونے کے بعد (منصف) دوپہر کے وقت برہمن' کھشتری یا ویش (گواہوں) کو' جو خود بھی پوتر ہوں' شمال یا مشرق رو ہو کے' سچی گواہ کے لیے کہے گا۔ اس دوران دیوتاؤں کی مورتیاں اور برہمن وہاں موجود ہوں گے۔

88- برہمن سے گواہی لیتے ہوئے مخاطب ہو' بتلایئے' کھشتری سے (آغاز کلام میں کہے) ''سچ کہو'' اور ویش کو تنبیہ کرتے ہوئے اس سے گائے' سونے اور اناج کی قسم لے کر پوچھے جبکہ شودر کو (ہر اس جرم) کی دھمکی دے کر پوچھے جو اسے ذات باہر کردے۔

89- اسے کہے کہ (رشیوں نے) برہموں کے قاتلوں' عورتوں اور بچوں کے قتل' دوستوں سے دغابازی اور ناشکرے کے لیے جو (عذاب) مقرر کیا ہے' سب جھوٹ بولنے کی صورت میں اس پر نازل ہوگا۔

90- اگر اپنی گواہی میں راستی سے ہٹتے ہو تو پیدائش سے لیکر جتنے اچھے کام کیے ہیں سب کا صلہ کتوں کے حصے میں آئے گا۔ سچ بول کر ہی اس سزا سے بچا جا سکتا ہے۔

91- اے میرے نیکی کے خواہاں دوست اگر خیال کرتے ہو کہ ''میں فقط میں ہی میں ہوں'' تو (خیال رہے) کہ تمام رشی جو دلوں میں بستے ہیں ہر نیکی کا حال خوب جانتے ہیں۔

92- اگر دلوں کے باسی وایوست کے بیٹے یم کے حوالے سے تمہارے دل میں ذرہ برابر بھی شبہ نہیں تو تمہیں گنگا پر جانے کی ضرورت ہے اور نہ ہی کوروکشیتر جانے کی حاجت۔

93- ''جھوٹی گواہی دینے والا' ننگا' پھٹے حالوں' بھوک پیاس سے معتوب اور بصارت سے محروم مٹی کا ٹھیکرا اٹھائے اپنے دشمن کے دروازے پر بھیک کے لیے جائے گا۔''

94- ''عدالتی تفتیش کے دوران کذب بیانی سے کام لینے والا اتھاہ گہرائی میں سر کے بل لڑھکتا جہنم میں جائے گا۔''

95- ''جس کا مشاہدہ چشم دید نہ ہو اور وہ عدالت میں کسی لین دین کی گواہی دیتا ہے (یا) کسی بات پر غیر ضروری زور دیتا ہے وہ مثل اس شخص کے ہے جو کانٹوں سمیت مچھلی نگلتا ہے۔

96- دیوتاؤں کے نزدیک اس سے بہتر کوئی شخص نہیں جو اپنے ضمیر کو دھوکا نہیں دیتا اور گواہی میں سچا رہتا ہے۔

97- ''میرے دوست جان لو کہ مختلف معاملات میں جھوٹی گواہی دینے والا (قرابت داری کے اعتبار سے) کتنے عزیزوں کو برباد کرتا ہے۔

98- چھوٹے مال مویشی کے سلسلے میں جھوٹے بیان حلفی سے وہ پانچ کو ہلاک کرتا ہے' گائے کے سلسلے میں جھوٹے بیان حلفی سے دس کو' گھوڑے کے معاملے میں جھوٹی شہادت سے سو کو اور انسان کے معاملے جھوٹی شہادت سے ہر چیز کو تباہ کر دیتا ہے۔

99- ''سونے کے معاملے میں جھوٹی شہادت سے وہ اسے بھی ہلاک کر دیتا ہے جو پیدا ہو چکا ہے اور اسے بھی جسے ابھی پیدا ہونا ہے۔ زمین کے متعلق جھوٹی شہادت سے وہ ہر چیز کو تباہ کر دیتا ہے۔ چنانچہ زمین کے معاملے میں جھوٹی گواہی سے گریز کرنا ہے۔

100- (سیانے کہتے ہیں کہ) پانی' عورت کے ساتھ شہوانی خواہش' پانی میں پیدا ہونے والے قیمتی جواہر اور پتھروں کے متعلق جھوٹی گواہی' زمین پر جھوٹی گواہی کی سی برائی ہے۔

101- دانستہ اور جانتے بوجھتے جھوٹی گواہی کی نشان دہی اور (اس سے پیدا ہونے والے خبائث) آپ پر یوں کھول دیئے گئے گویا (آپ نے) انہیں بچشم خود دیکھا ہو۔

102- مویشی پالنے والے' تاجر' دستکار' سوانگ بھرنے والے (یا گویے)' نیچ کام کرنے والے یا سود خور برہمنوں سے (مصنف) شودروں کا سا سلوک کرے گا۔

-103 کچھ معاملات میں ایک شخص نیک نیتی سے (غلط) گواہی دیتا ہے حالانکہ وہ حقائق (کا برعکس ہونا) جانتا ہے' بہشت سے محروم نہیں ہوتا' ایسی (شہادت) کو دیوتاؤں کا کلام کہا جاتا ہے۔

-104 جب بھی سچ بولنے سے کسی شودر' ویش' کھشتری یا برہمن کی موت ہوسکتی ہو تو جھوٹ بولا جا سکتا ہے' اس لیے کہ (ایسا) جھوٹ سچ پر قابل ترجیح ہے۔

-105 ایسی گواہی کے بعد سرسوتی کا ہون یکیہ ابلے چاولوں (چرو) سے کرنا چاہیے کیونکہ وہ کلام کی دیوی ہے۔ اس طرح کے جھوٹ کے احساس جرم کا کفارہ یوں ہی ادا ہوسکتا ہے۔

-106 یا (اس طرح کا) گواہ بمطابق ضابطہ گھی کا ہون کرے اور اس دور کشمنڈ (ورن کے نزدیک مقدس) اور پانیوں سے خطاب پر مشتمل رگ وید کے کلام کا جپ کرے۔

-107 اگر کوئی شخص بیمار نہیں اور (طلب کیے جانے کے) ڈیڑھ ماہ بعد تک قرض (یا ایسے ہی دیگر معاملات) میں گواہی کے لیے حاضر نہیں ہوتا تو تمام قرض اس کی گردن پر ہوگا اور (بطور جرمانہ بادشاہ کو) کل کا دسواں حصہ ادا کرے گا۔

-108 اگر گواہی دینے کے سات دن کے اندر اندر (گواہ کو) بیماری' آتش زنی یا کسی عزیز کی موت (جیسی بدقسمتی) کا سامنا ہوتا ہے تو اسے قرض مع جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

-109 (دو) فریقین میں تنازعہ کی صورت میں کوئی گواہ دستیاب نہ ہو اور منصف کسی فیصلے پر پہنچنے میں قاصر ہو تو وہ حقیقت تک رسائی کے لیے بیان حلفی سے بھی کام لے سکتا ہے۔

-110 مشتبہ (معاملات) میں رشیوں اور دیوتاؤں نے بھی حلفیہ بیان سے فیصلے کیے ہیں' حتیٰ کہ (پجاون) کے بیٹے سدس (بادشاہ) کے حضور وسشٹ نے بھی حلفی بیان دیا تھا۔

-111 کوئی صاحب فہم چھوٹے سے چھوٹے معاملے میں جھوٹا بیان حلفی نہ دے' (اس لیے کہ) یوں وہ (اس) اور بعد از موت کی دنیا سے محروم ہو جاتا ہے۔

-112 اپنی مراد' شادی' چارے' گائے یا ایندھن کے حصول اور برہمن کی طرف داری

میں جھوٹی قسم پر گناہ کا اطلاق نہیں ہوتا۔

113- (منصف) برہمن کو اس کی صداقت' کھشتری کو اس کے رتھ' سواری یا ہتھیار ویش کو گائے' اناج اور سونے کی اور شودر کی اس کے سر کی قسم دلوائے؛ یہ سب بڑے جرائم کے لیے ہے۔

114- یا پھر منصف (فریق کو) آگ اٹھانے یا پانی میں غوطہ لگانے کا حکم دے سکتا ہے' یا پھر اسے اپنی بیوی اور بچوں کے سر پر ہاتھ رکھنے کا کہہ سکتا ہے۔

115- وہ جسے دہکتی آگ نہ جلائے' جسے پانی (فوراً) اگل نہ دے' اور جس پر کوئی ابتلاء فوراً وارد نہ ہو جائے اسے اپنے حلف میں صادق خیال کرنا چاہیے۔

116- اس لیے کہ اگلے زمانے میں وتش رشی پر اس کے چھوٹے بھائی نے الزام لگایا تھا اور (احوال عالم کی خفیہ خبر رکھنے والی) آگ نے اسے نہیں جلایا تھا' اس کا بال بیکا نہ ہونے کی وجہ اس کی صداقت تھی۔

117- جب بھی کسی (مقدمے) میں جھوٹی گواہی دی جائے' (منصف) فیصلہ الٹ دے اور جو کچھ کر چکا ہے اسے مسترد کر دے۔

118- حسد' گمراہی' دوستی' حرص' عالم غضب' لاعلمی اور بچگانہ انداز میں دیا گیا فیصلہ قابل قبول نہیں ہوگا۔

119- اب میں مندرج محرکات کے تحت جھوٹی گواہی دینے والے کے لیے مخصوص سزائیں بالترتیب بیان کروں گا۔

120- حاسدانہ اغراض کے تحت (حلف سے انحراف) کرنے والے کو ایک ہزار پن جرمانہ کیا جائے گا۔ ترغیب میں آ کر غلط بیان دینے والے کو ایک ساہس' خوف سے جھوٹ بولنے والے کو مدیئم' ساہس اور مروتاً ''جھوٹ بولنے والے کو چار ساہس جرمانہ ہوگا۔

121- شہوت کے باعث (حلف سے روگردانی کرنے والے کو) کم از کم جرمانے کا دس گنا (ادا کرنا) ہوگا لیکن عالم طیش میں (ایسا کرنے والے کو کم از کم تین گنا' لاعلمی کی بنا پر (ایسا کرنے والے کو) دو سو لیکن جو بچگانہ انداز میں ایسا کر گزرے ایک سو (پن) کا مستوجب ہوگا۔

122- (سیانے) کہتے ہیں کہ فاضلوں نے بیان حلفی کی خلاف ورزی پر یہ جرمانے اس

لیے عائد کیے ہیں کہ انصاف قائم ہو اور بے انصافی سے بچا جا سکے۔

123- لیکن بادشاہ تین (نیچ) ذات والوں کو جرمانے کے ساتھ ملک بدر کر دے گا۔ لیکن (جھوٹی گواہی دینے پر) برہمن کو صرف ملک بدر کیا جائے گا۔

124- قائم بالذات (سویمبھو) کے بیٹے منو نے دس مقامات جسمانی بیان کیے ہیں جہاں تین کم ترین ذاتوں (ورنوں) کو سزا دی جا سکتی ہے۔ لیکن برہمن کو بغیر کسی ضرر کے ملک بدر کر دیا جائے گا۔

125- (یہ اعضائے جسمانی) پیٹ، زبان، دونوں ہاتھ، دونوں پاؤں، آنکھ، ناک، دونوں کان اور (اسی طرح) پورا جسم ہے۔

126- (بادشاہ کو جرم کے) محرکات، وقت اور جگہ کا بغور یقین کرنا چاہیے۔ (سزا سے متاثرہ مجرم کی) سزا برداشت کرنے کی اہلیت (جرم کی) نوعیت اور مستوجب سزا ٹھہرائے جانے والے کے جرم کے محرک کا یقین کر لینا چاہیے۔

127- غیر منصفانہ سزا سے انسانوں کے درمیان شہرت کو نقصان ہوتا ہے اور (بعد از موت) بھی بدنامی ملتی ہے، اور عین ممکن ہے کہ اگلی دنیا میں بہشت کے چھن جانے کا سبب بھی بن جائے، چنانچہ اسے (عتاب کے) نتائج و عواقب پر اچھی طرح غور کرنا چاہیے۔

128- بادشاہ جو قصوروار کو چھوڑ دیتا ہے اور بے قصور کو سزا دیتا ہے بہت جلد بدنامی سے دوچار ہوتا ہے اور (بعد از موت) جہنم میں جاتا ہے۔

129- پہلے پہل (نرمی سے) برا بھلا کہے، پھر (سختی سے) درشت کلامی کرے، جرمانہ تیسرا مرحلہ ہے۔ پھر کہیں جسمانی تعذیب سے راہ راست پر لانے کا مرحلہ آتا ہے۔

130- لیکن جب مجرموں پر جسمانی سزا بھی کارگر نہ ہو تو پھر ان پر (بیک وقت) چاروں طریقے آزمائے۔

131- اب تانبے، چاندی اور سونے کی ان تکنیکی اصطلاحات کا بیان کروں گا جنہیں عموماً کاروباری لین دین میں اوزان کے لیے برتا جاتا ہے۔

132- کسی سوراخ یا جالی میں سے گزرتی سورج کی شعاع میں جو چھوٹے چھوٹے ذرات (معلق) نظر آتے ہیں انہیں (تمام مقداروں میں کم ترین مانا جاتا اور <u>ترس رینو</u> کا نام دیا جاتا ہے۔ وجہ تسمیہ گرد کا تیرتا ہوا ذرہ ہے۔

-133 معلوم رہے (کہ) آٹھ ترس رینو ایک لکش (جوں) اور تین لکش کالی رائی کے ایک دانے کے برابر' جبکہ یہ تین دانے ایک دانہ سفید رائی کے برابر ہوتے ہیں۔

-134 سفید رائی کے چھ دانے درمیانی جسامت کے ایک جو' تین جو ایک رتی' جبکہ پانچ رتی کا ایک ماشہ (ماش کا دانہ) ہوتا ہے۔ پانچ دانہ ماش سورن کے برابر ہے۔

-135 پانچ سبرن کا ایک پل اور دس کا ایک دہرن ہوتا ہے۔

-136 سولہ ماشے کا ایک دہرن ہوتا ہے۔ دہرن کو پران بھی کہتے ہیں جبکہ تانبے کا ایک کرش کرش پن یا صرف پن بھی کہتے ہیں۔

-137 چاندی کے دس دہرن ایک شتمان اور دس سرون کو ایک نشک مانا جاتا ہے۔

-138 ڈھائی سو پن کو پہلے (یا کم ترین) ساہس' پانچ سو کو درمیانی ساہس اور ایک ہزار پن سب سے بڑی ساہس کا درجہ دیا گیا ہے۔

-139 قرض کی وصولی کے لیے مدعی کو عدالت میں اپنا دعویٰ (تحریر و گواہ سے) ثابت کرنا پڑے تو مدعا علیہ کو دس فیصد جرمانہ مدعی کو ادا کرنا ہوگا۔ منوجی کا یہی حکم ہے۔

-140 سود کی شرح بسشٹ جی کے حکم کے برعکس صرف ایک اعشاریہ پچیس فیصد ادا کرے۔

-141 نیک اعمال لوگوں کے اتباع کی نیت سے دو فیصدی لینے والا بھی پاپی نہیں۔

-142 برہمن' کھشتری' ویش اور شودر سے بالترتیب دو' تین' چار اور پانچ فیصد کے حساب سے سود لے۔

-143 اب رہن یا گروی کے قواعد کا بیان ہوتا ہے۔ گائے اور زمین جیسی پیداوار دینے والی چیز گروی رکھنے پر سود نہیں ہوگا۔ رہن شدہ چیز کا منافع اصل زر سے دس گنا بڑھ جائے تو رہن رکھنے والے کو وہ چیز فروخت کر دینی چاہیے یعنی یہ خیال نہ کرے کہ اصل زر کی واپسی تک فائدہ مسلسل حاصل کرتا رہے گا۔

-144 (اس مدت کے بعد) مرہونہ شے سے استفادہ جائز نہیں' اگر استفادہ کرنا ہے تو رہن رکھنے والے کو سود معاف کرے یا اس سے شے مذکورہ خرید لے' بصورت دیگر وہ چور شمار ہوگا۔

-145 رہن رکھی چیز کسی کے پاس آگے امانتاً رکھ دی جائے یا اس غرض سے کہ اس پر محنت سے استفادہ ہو تو' ہر دو صورتوں میں' مالک کے طلب کرتے ہی لوٹا دے۔ کسی

دوسرے وقت پر ٹالنا مناسب نہیں اور مدت زیادہ ہونے سے بھی ملکیت کالعدم نہیں ہوتی۔

146- مالک کی اجازت اور مہربانی سے گائے' اونٹ' گھوڑا اور بیل کسی شخص کے پاس بغرض استعمال سدھانے کی غرض سے رہتا ہے تو اس کی ملکیت زائل نہیں ہوجاتی۔

147- مالک دس سال تک اپنی چیز کسی دوسرے کے تصرف میں دیکھتا رہے اور واپسی کا مطالبہ نہ کرے تو اس کی ملکیت ساقط ہوجاتی ہے۔

148- جس کے زیر استعمال ہے وہ دلیل لاسکتا ہے کہ ملکیت کے دعویدار نے عاقل بالغ ہوتے ہوئے دس برس واپسی کا مطالبہ نہیں کیا اور یہی اس کے قبضہ کا ساقط ہونے کی دلیل ہے۔

149- رہن رکھی گئی چیز' مکان اراضی وغیرہ' یا نابالغ کی امانت صندوق وغیرہ میں سربمہر حوالے کی گئی ہو یا رکھی گئی چیز کا تعلق عورت' راجہ یا شروتریہ سے ہو تو دس سال کے بعد بھی اصل مالک کا حق ملکیت ساقط نہیں ہوتا۔

150- مالک کی اجازت کے بغیر رہن رکھی گئی شے استعمال کرنے والا واجب الادا سود کا نصف بطور زر تلافی مالک کو چھوڑے گا۔

151- رقم کے لین دین میں اگر سود (اقساط کی بجائے) یکمشت دیا جاتا ہے تو (کبھی اصل زر کا) دوگنا نہیں ہوگا۔ اناج' پھل' اون' پشمینہ (یا) لادو جانوروں کی صورت میں یہ (اصل مقدار کے) پانچ گنا سے زیادہ نہیں ہوگا۔

152- قانوناً مقررہ شرح سے زیادہ سود وصول نہیں کیا جاسکتا اور نہ اسے سودی (ادھار) کہا جاتا ہے' (دینے والا) پانچ فیصد (سے زیادہ) کا (کسی صورت میں) پابند نہیں ہے۔

153- سود ماہ بہ ماہ لینا چاہیے نہ کہ سال کے آخر میں یکمشت۔ شاستروں میں ایسا ہی مذکور ہے۔ سود مرکب' (مقدس کتابوں کی ہدایات کی خلاف ورزی کے خلاف مشروط سود) یا جسمانی محنت کی صورت میں سود کی ممانعت ہے۔

154- (مقررہ وقت میں) سود ادا نہ کرسکنے والا معاہدہ کی تجدید کرسکتا ہے لیکن اسے پہلے معاہدہ کی رو سے واجب الادا سود دینا ہوگا۔

155- اگر وہ (واجب الادا) سود ادا نہیں کرسکتا تو تجدید معاہدے کے اصل زر میں

شامل کیا جائے گا' لیکن اسے اپنا سود بہر صورت ادا کرنا ہوگا۔

-156 بیل گاڑی وغیرہ پر کوئی مال کسی خاص جگہ' خاص معاوضے پر طے شدہ وقت کے اندر پہنچانے کا معاہدہ کرتا ہے اور (طے شدہ) پورا نہیں اترتا تو معاوضے کا حق دار نہیں۔

-157 تجارتی مقاصد کے لیے حاصل کردہ سرمائے پر (قانونی حدود میں رہتے ہوئے) ترسیل کے مقام' ترسیل کی مدت اور سامان تجارت کے اعتبار سود ادا کیا جائے۔

-158 اس (دنیا) میں مقروض کا ضامن بننے والا جو اسے ادا نہ کر پائے' اس کا قرض اپنی جائیداد میں سے ادا کرے گا۔

-159 ضامن پر واجب الادا جو اس نے جوئے' میں کھو دیا' شراب نوشی میں اڑا دیا یا کسی جرمانے یا سزا میں صرف ہو گیا' اس کے بیٹے پر واجب الادا نہیں۔

-160 قانون مذکورہ بالا کا اطلاق صرف اس صورت میں ہوگا جب ضامن قرض دار کے حاضر ہونے کی ضمانت دے' لیکن ادائیگی کا ضامن مر بھی جائے تو منصف اس کے ورثاء کو ادائیگی کا پابند کر سکتا ہے۔

-161 رقم کی ضمانت اور مقروض کو حاضر کرنے کے حوالے سے ضامن کی ذمہ داری پوری ہو چکی تو پھر دیگر معاملات میں' ضامن کی وفات کے بعد' قرض خواہ اس کے ورثاء سے کسی طرح کا مطالبہ نہیں کر سکتا۔

-162 قرض لی گئی رقم میں سے کچھ رقم ضامن نے بھی وصول کی ہے اور اس کے پاس (ادا کرنے کو) رقم موجود ہے تو پھر (ضامن کی وفات کے بعد) ورثاء اس کے ترکے سے (قرض) ادا کریں گے۔ یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

-163 نشے کی بدمستی' ذہنی عدم توازن' (بیماری وغیرہ کے باعث) معذور' کسی دوسرے کی زیر کفالت' نہایت ضعیف' طفل شیر خوار یا غیر مجاز کی طرف سے کیا گیا معاہدہ نا قابل عمل ہوگا۔

-164 قانون یا مروجہ (اخلاقیات اور معیار خیر) کے برعکس معاہدے کو قانون کی پشت پناہی حاصل نہیں ہوگی خواہ اس کے ثبوت موجود ہوں۔

-165 دھوکہ دہی سے رہن یا فروخت' بیع کرنے اور اس کی قبولیت میں دھوکہ دہی یا کوئی بھی (ایسا) معاملہ جس میں منصف دھوکہ دہی بھانپ لے اسے خارج اور کالعدم کرنے کا اختیار رکھتا ہے۔

166- اگر مقروض فوت ہو جائے اور (ادھار لی گئی رقم) خاندان پر خرچ ہوئی تھی تو متعلقین، خواہ منقسم ہوں، انہیں قرض اپنی جائیداد سے ادا کرنا چاہیے۔

167- زیر کفالت شخص بھی خاندان کی بہبود کے لیے قرض لیتا ہے تو (گھرانے کا) مالک خواہ ملک میں ہو یا بیرون ملک اس کی ادائیگی سے انکار کرے گا اور نہ ہی معاف کرنے کی درخواست۔

168- بزور دینا، مفاد اٹھانا، تمسک لکھوانا اور کسی طرح کا لین دین کرنا سب منو نے منع کیا ہے۔

169- تین اشخاص دوسروں کے لیے زحمت اٹھاتے ہیں، گواہ، ضامن اور منصف؛ لیکن چار (اشخاص) دوسروں کے بل پر امیر ہوتے ہیں یعنی برہمن، مہاجن، تاجر اور بادشاہ۔

170- کوئی بادشاہ کیسا ہی ضرورت مند ہو ایسی چیز نہ لے گا جو اسے نہیں لینا چاہیے؛ اور نہ ہی، خواہ وہ کتنا ہی دولت مند ہو، کسی چیز کے لینے سے انکار کرے گا جو اسے لینا چاہیے خواہ وہ چیز کیسی ہی حقیر کیوں نہ ہو۔

171- جو نہیں لینا چاہیے، لینے سے اور جو لینا چاہیے نہ لینے سے بادشاہ پر کم ظرفی اور کم ہمتی کی تہمت لگے گی اور وہ اس (دنیا) میں اور مرنے کے بعد (بھی) برباد ہوگا۔

172- بادشاہ اپنے واجبات وصول کرنے، ذاتوں کی شناخت برقرار رکھنے اور کمزور کی حفاظت سے اس (دنیا) میں اور بعد از موت خوش حال ہوگا۔

173- چنانچہ شہزادے کو یم کا طرز عمل اختیار کرتے ہوئے اپنی پسند اور ناپسند دونوں نہیں چھپانا چاہیے؛ اپنا غصہ دبائے اور خود پر قابو رکھے۔

174- لیکن بدسرشت بادشاہ جو اپنی حماقت میں غیر منصفانہ فیصلے کرتا ہے بہت جلد دشمنوں سے مغلوب ہو جاتا ہے۔

175- اگر (وہ) اپنی پسند اور ناپسند پر غالب آتے ہوئے قانون کے مطابق فیصلے کرتا ہے تو اس کے عوام (کے دل) اس میں یوں جذب ہوتے ہیں جیسے سمندروں میں دریا۔

176- (مقروض) بادشاہ سے شکایت کرتا ہے کہ اس کے قرض خواہ نے (عدالت سے بالا بالا قرض بزور) وصول کر لیا ہے تو بادشاہ (رقم کا) چوتھائی حصہ بطور جرمانہ وصول کرے گا۔

177- اگر مقروض اپنے قرض خواہ سے ذات میں کم تر یا ہم ذات ہے تو وہ (واجب الادا) جسمانی محنت سے بھی ادا کرنے کا پابند ہوگا۔ لیکن اونچی ذات کا مقروض (بتدریج اپنی آمدن سے) قرض مرحلہ وار ادا کرے گا۔

178- حل طلب تنازعات کی صورت میں بادشاہ گواہوں اور (دیگر) شہادتوں سے فریقین کے مابین قوانین کے مطابق منصفانہ فیصلہ کرے گا۔

179- صاحب فہم اپنی امانت ایسے دولت مند اور معزز (آریہ) کے پاس رکھے گا جو (اچھے) خاندان سے ہو' چال چلن کا نیک' قانون کا جاننے والا' راست گو اور وسیع رشتہ داری رکھتا ہو۔

180- کوئی شخص کسی کے پاس کچھ جس حالت میں رکھواتا ہے اسے واپس اسی حالت میں ملنی چاہیے۔ سپرد داری اور حوالگی کے وقت چیز میں سرمو فرق نہیں ہونا چاہیے۔

181- امانت رکھنے والے کی درخواست پر واپسی سے انکار کرنے والے پر منصف اول الذکر کی غیر موجودگی میں بھی مقدمہ چلا سکتا ہے۔

182- گواہان کی عدم موجودگی میں منصف مدعا علیہ (امین) کے پاس جاسوسوں وغیرہ کی وساطت سے کچھ سونا امانتاً رکھوا دے (اور بعد ازاں اس کی واپسی کا مطالبہ کرتے ہوئے اس کی دیانت داری آزمائے)' جاسوسوں کی عمر اور ظاہری حالت اس کام کے لیے موزوں ہونا ضروری ہے۔

183- اگر طلب کیے جانے پر مدعا علیہ امانت بعین اصل وزن اور شکل میں واپس کر دے' تو پھر (اس کے خلاف) الزامات میں کوئی سچائی نہیں۔

184- لیکن اگر وہ امانتاً رکھا سونا (منصف) کے مقرر کردہ (جاسوسوں) کو واپس نہیں کرتا تو اس سے بزور دونوں امانتیں واپس لی جائیں گی' یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

185- (امانت رکھنے والے کی زندگی میں) امانت مہر بند یا کھلی' کسی بھی حالت میں مالک کے قریبی عزیز کے سپرد نہ کرے' کیونکہ اگر (وصول کنندہ) امانت کی حوالگی سے قبل مر جائے تو امانت کی ترسیل نہ ہو پائی۔

186- لیکن اگر امین (امانت رکھوانے والے کی وفات کے بعد) امانت اپنی مرضی سے مرحوم کے کسی قرابت دار کے حوالے کر دیتا ہے تو اسے بادشاہ اور مرحوم کے دوسرے عزیز و اقارب ہراساں نہیں کر سکتے۔

187- (امانت میں خیانت کا شائبہ ہو تو) کوشش کرے کہ سلسلہ دوستانہ طریقہ سے حل کر لے؛ بجائے امانت دار کی تفتیش یا ایسے دوسرے (مذکورہ بالا) ذرائع اختیار کرنے کے دوستانہ انداز اختیار کیا جانا چاہیے۔

188- یہ تمام اصول ایسی امانتوں کی واپسی کے ہیں جو مہر بند نہیں' مہر بند امانت کی صوت میں میں اگر مہر سلامت ہے تو امین پر کوئی الزام نہیں۔

189- امانت کے جلنے' پانی میں بہہ جانے یا آگ میں جل جانے کی صورت میں امین اس کے لوٹانے کا پابند نہیں بشرطیکہ اس نے کچھ نہیں لیا۔

190- کسی کی امانت قبضا لینے اور بغیر رکھوائے (مطالبہ کرنے والے) کا تصفیہ کرنے میں (منصف ہر طرح کا) طریقہ آزمائے گا اور ویدوں میں بیان شدہ حلف اٹھوائے گا۔

191- امانت نہ لوٹانے والا اور بغیر امانت رکھوائے مطالبہ کرنے والا دونوں کی سزا چور کی ہے' بصورت دیگر انہیں جرمانہ ہوگا' جرمانہ کی رقم دبائی گئی امانت کی قیمت یا اس امانت کی قیمت کے برابر ہوگی جس کے متعلق جھوٹا دعویٰ کیا گیا۔

192- اگر امانت مہر بند نہیں اور امین واپسی سے انکاری ہے تو بادشاہ حکیمہ دلوائے گا اور اسی طرح اگر کوئی' مہر بند امانت مار لیتا ہے تو اسے قیمت کے برابر جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

193- اسی طرح کسی دوسرے کی شناخت دھار کر جائیداد قبضا لیتا ہے تو اسے سرعام کئی طرح کی جسمانی سزا دی جائے یا فریب میں اس کے شریک کار سمیت موت کی سزا دی جائے۔

194- اگر کوئی شخص (کئی) گواہان کی موجودگی میں امانت رکھتا ہے جس کے خصائص اور مقدار بخوبی متعین ہو تو اس کے حوالے سے (غلط بیانی سے کام لینے والا) جرمانے کا مستحق ہے۔

195- لیکن اگر کوئی چیز بغیر کسی گواہ کے (امانتا) رکھوائی یا وصول گئی تھی اسی طرح واپس بھی کی جانی چاہیے۔

196- چنانچہ ایسی چیز جو دوستانہ انداز میں رکھوائی گئی یا قرض میں دی گئی' واپس کروانے میں بادشاہ کو امانت دار پر غیر ضروری سختی کے بغیر واپس دلوانے کا اہتمام کرنا چاہیے۔

197- اگر کوئی کسی کی ملکیتی جائیداد مالک کی مرضی کے بغیر بیچتا ہے تو منصف اس کا

موَقف تسلیم نہیں کرے گا کیونکہ وہ چور ہے خواہ وہ نہ مانے اور نہ ہی (کسی معاملے میں) اس کی گواہی تسلیم کی جائے گی۔

198- اگر مجرم (مالک کا) رشتہ دار ہے تو اسے چھ سو پن کا جرمانہ ہوگا۔ لیکن اگر رشتہ دار نہیں اور نہ ہی کوئی دوسرا جواز اس کے پاس ہے تو وہ چوری کا مجرم ہوگا۔

199- کسی دوسرے کی ملکیتی شے بیچنے یا تحفتاً دینے والا چور خیال کیا جائے گا؛ عدالتی کارروائی کا یہی قاعدہ ہے۔

200- جہاں تصرف موجود ہے لیکن تحریری ملکیتی ثبوت موجود نہیں وہاں تصرف کو ہی ملکیت کے ثبوت کے طور پر تسلیم کیا جائے گا' یہی طے شدہ قاعدہ ہے۔

201- جو شخص کئی (گواہان) کے روبرو منڈی سے چیز خریدتا ہے تو اُسے چیز پر وہی ملکیتی حق ملتا ہے جو خریدار کا ہوتا ہے۔

202- (کسی کی چوری شدہ چیز کا) کا فروخت کنندہ پیش نہ کیا جا سکے اور خرید کنندہ کا سر بازار خریدنا ثابت ہو تو اس کا کوئی جرم نہیں' بادشاہ اسے بری کرے گا؛ چیز اس کے سابقہ مالک کو واپس ملے گی اور خرید کنندہ کو کوئی معاوضہ نہیں دیا جائے گا۔

203- ملاوٹ شدہ چیز (بطور خالص) نہیں بیچی جائے گی نہ ناقص (نہ مقررہ مقدار یا تعداد سے) کم اور نہ ہی کوئی ایسی چیز جو سر دست دستیاب نہیں یا چھپائی گئی ہے۔

204- اگر ایک دولہا کو ایک کنیا دکھا کر کوئی دوسری بیاہ میں دی جائے تو وہ دونوں سے شادی کرے گا' منو کا یہی حکم ہے۔

205- جو کوئی (کنیا کو شادی میں دیتے ہوئے) پہلے سے اس کے کم ذہن' جذامی یا غیر باکرہ ہونے کا کھلے لفظوں واضح کر دے کسی سزا کا مستحق نہیں۔

206- کسی یگیہ کے لیے (قبل از وقت) مقرر کیا گیا پروہت اپنا کام (ادھورا) چھوڑ دیتا ہے' تو اسے (کیے گئے) کام کی مناسبت سے معاوضے کا حصہ اپنے شریک کاروں سے ملے گا۔

207- لیکن اگر یگیہ کا پورا عوضانہ ادا ہو چکا ہے اور پروہت نے بھی اپنا حصہ وصول کر لیا تو (کام ادھورا چھوڑنے کی صورت میں وہ) باقی کام کسی دوسرے سے کروانے کا پابند ہوگا۔

208- لیکن اگر کسی رسم کے مختلف حصوں کے لیے الگ الگ معاوضے مختص ہیں تو وہ جو کہ

کوئی ایک حصہ ادا کرتا ہے اس کا معاوضہ اکیلا وصول کرے گا یا سب میں تقسیم ہوگا؟

209- (ہون کرنے والے) ادھوریو کورتھ' آگ روشن کرنے والے برہمن (اگندہن) کو گھوڑا' ہوتری کو گھوڑا اور ادگتری کو گاڑی ملے گی۔

210- یگیہ کرانے والے (سولہ میں سے) چار پروہتوں کو دکشنا (معاوضہ) کا نصف' اگلے چار کو باقی نصف' اس میں سے نصف اگلے چار کو' اگلے چار کو بقایا کا تیسرا حصہ اور باقی کو چوتھا حصہ ملے گا۔

211- مل کر کام کرنے والوں کے مابین اجرت کے حصول کی تقسیم ان اصولوں کے تحت ہوگی۔

212- اگر کچھ رقم کسی نیک کام کے لیے دی گئی (یا دینے کا وعدہ کیا گیا) لیکن بعدازاں (رقم بتائے گئے) کام میں خرچ نہیں ہوئی تو وعدہ منسوخ ہو جاتا ہے۔

213- لیکن اگر (متوقع وصول کنندہ) لالچ یا تکبر کے باعث (وعدے کی تکمیل) پر مجبور کرتا ہے تو بادشاہ (رقم کو مناسب خرچ نہ کرنے والے اور بزور وصول کرنے کی کوشش کرنے والے) دونوں سے ایک ایک طلائی سکہ (سورن) دان کرنے والے کو دلوائے۔

214- یوں دان کی وصولی کے قانونی پہلو مفصل بیان ہوئے۔ اب میں مزدوری کی عدم ادائیگی (کا قانون) مفصل بیان کروں گا۔

215- دیہاڑی دار (ملازم یا کاریگر بغیر بیماری وغیرہ کی مجبوری کے' محض اکڑ میں اپنے فرائض معاہدے کے مطابق انجام نہیں دیتا تو اسے آٹھ کرشنل (رتی) جرمانہ دینا ہوگا اور مزدوری کا حقدار نہ ہوگا۔

216- لیکن (اگر وہ) واقعی بیماری ہے (اور) صحت یاب ہونے کے بعد (اپنا کام) اصل معاہدے کے مطابق مکمل کرتا ہے تو اسے (طویل عرصہ کے تعطل کے باوجود) مزدوری ملے گی۔

217- لیکن اگر بیماری یا صحت یابی ہر دو حالتوں میں معاہدے کے مطابق (کام) کی تکمیل نہیں کرتا (یا) کسی سے نہیں کرواتا تو' خواہ کام ذرا سا بھی نامکمل رہ جائے اسے مزدوری نہیں دی جائے گی۔

218- یوں اجرت کی عدم ادائیگی کے حوالے سے قانون بیان ہو چکا' اب معاہدہ شکنی

کرنے والوں کے متعلق قوانین بیان ہوں گے۔

219- کسی ضلع یا گاؤں کے اہل حرفت سے تعلق رکھنے والوں میں سے کوئی کسی کام کی تکمیل کی زبان دینے کے بعد، لالچ میں، کام مکمل نہیں کرتا تو بادشاہ اسے اپنی عملداری سے نکال دے گا۔

220- ایسے وعدہ خلاف کو بادشاہ قید میں ڈالنے کے بعد چار چار سورن کے چھ نشک اور چاندی کا ایک شتمن جرمانہ وصول کرے۔

221- عادل اور راستباز راجہ جرمانوں کا یہ قانون تمام قانون شکن دیہہ اور ذاتوں کے لیے رائج کرتا ہے۔

222- اگر کوئی (اس دنیا میں) خریدنے یا فروخت کرنے کے بعد (سودے پر) پچھتاتا ہے تو وہ غیر منقولہ سودا دس دن کے اندر واپس لے سکتا ہے۔

223- لیکن دس دن (گزرنے کے) بعد وہ نہ تو (سودا) واپس کرسکتا ہے اور نہ ہی (واپس) لے سکتا ہے۔ (بغیر باہمی رضامندی کے) وہ واپس کرتا یا (واپس کرواتا ہے تو بادشاہ ہر دو کو چھ سو (پن) کا جرمانہ کرے گا۔

224- اگر کوئی شخص (طالب کو) بغیر بتائے کسی خامی کی حامل کنیا رشتے میں دیتا ہے بادشاہ اس پر چھیانوے پن کا جرمانہ عائد کرے گا۔

225- لیکن اگر کوئی شخص بدطینتی سے کسی دوشیزہ کے بارے میں کہتا ہے کہ وہ باکرہ نہیں، تو اپنا الزام ثابت نہ کرنے کی صورت میں اسے ایک صد پن کا جرمانہ ہوگا۔

226- شادی کے ان قوانین کا اطلاق فقط کنواریوں پر ہوتا ہے۔ کنوار پن کھو بیٹھنے والیوں کے لیے مردوں پر ان قوانین کی پابندی ضروری نہیں اس لیے کہ ایسی (عورتیں) مذہبی رسوم سے خارج ہیں۔

227- شادی کے قوانین اسی امر کا مسکت ثبوت ہیں (کہ کنواری کو قانونی) بیوی بنایا جارہا ہے، لیکن فاضلوں کو علم رہے کہ (شادی کی) رسم اگنی کے گرد ساتویں چکر پر مکمل ہوتی ہے۔

228- اگر کوئی (اس دنیا میں) کسی طے شدہ لین دین پر پچھتاوے کا شکار ہوتا ہے تو بادشاہ اسے مذکورہ قوانین کے مطابق اخلاقیات کی پابندی پر مجبور کرے۔

229- (اب) میں مویشیوں کے مالکان اور گڈریوں کی ایک دوسرے کی حدود میں

مداخلت سے (پیدا ہونے والے) تنازعات (سے متعلق قوانین) کا بیان مقدس قوانین کی روشنی میں کروں گا۔

230- دن میں (مویشیوں کی) حفاظت کی ذمہ داری گڈریوں پر ہے جبکہ رات کے وقت مالکان پر (بشرطیکہ) مویشی اس کے گھر پر ہوں' بصورت دیگر (رات کو بھی) گڈریا ہی حفاظت کا ذمہ دار ہوگا۔

231- ملازم گڈریا' جسے تنخواہ دودھ کی صورت میں ملتی ہے' مالک کی رضامندی سے دس میں سے بہترین (گائے) کا دودھ لے سکتا ہے' یہی اگر (کوئی دوسری) اجرت ادا نہیں ہو رہی تو یہی اس کا کرایہ ہوگا۔

232- ملازم (جانور کو بچانے کی) کماحقہ کوشش نہیں کرتا تو وہ (کسی جانور کے تلف ہونے کا) نقصان بھرے گا' جانور کے گم ہونے' زہریلے کیڑے وغیرہ کے شکار ہو جانے' کتوں کے ہاتھوں مارے جانے یا گڑھے وغیرہ میں گر جانے کی صورت میں یہی قاعدہ عمل میں آئے گا۔

233- لیکن (جانور کے) چوری ہو جانے کی صورت میں' گڈریا نقصان نہیں بھرے گا خواہ وہ خطرہ بھانپ کر جاگ اٹھے بشرطیکہ وہ وقوعہ کی اطلاع بروقت مالک کو فراہم کر دے۔

234- مویشی کے مرنے کی صورت میں اس کے کان' کھال' دم' تھن' رگیں اور پتے کی پتھریاں مالک کو پیش کرے اور ان پر جانور کے مخصوص نشان دکھائے۔

235- بھیڑیئے بکریوں اور بھیڑوں کو گھیر لیں اور گڈریا (ان کی مدد کو) نہ لپکے تو وہ بھیڑیئے کا شکار ہونے والے جانور کی ہلاکت کا ذمہ دار ہوگا۔

236- لیکن اگر (مویشیوں کو) جنگل میں چرائی کے دوران طریقے کے مطابق رکھا جائے اور (اس کے باوجود) کوئی بھیڑیا اچانک جست کرتے ہوئے کسی کو ہلاک کر دے تو گڈریے پر کوئی ذمہ داری عائد نہ ہوگی۔

237- گاؤں کے گردا گرد ایک دھنش (چار سو ہاتھ) یا لاٹھی کی پھینک کا تین گنا رقبہ چراگاہ کے طور پر چھوڑ دینا چاہیے۔ قصبے کے لیے (اس کے گردا گرد) یہی رقبہ تین گنا زیادہ ہوگا۔

238- اگر کوئی جانور اس شاملات میں بغیر باڑ لگی کسی فصل کو نقصان پہنچاتا ہے تو بادشاہ

گڈریئے سے مواخذہ نہ کرے گا۔

239- (دو دیہات کے) گواہان ناکام رہتے ہیں تو چار ہمسایہ دیہات کے نیک نام (بطور شہادتی) بادشاہ کے روبرو حدبندی کے متعلق تصفیہ دیں گے۔

240- (علاقے کے) اصل رہائشیوں کے ناکام رہنے کی صورت میں' جو ہمسائے ہونے کے باعث حدبندی کا تصفیہ کرسکتے ہیں (بادشاہ) کو اختیار ہے کہ وہ بن باسیوں سے بھی رائے لے سکتا ہے۔

241- یعنی شکاری' پرندے پکڑ کر روزی کمانے والے' چرواہے' مچھیرے' کند وغیرہ کھود کر گزارا کرنے والے' سپیرے' گرے پڑے اناج پر گزر بسر کرنے والے اور جنگل کے دیگر باسی۔

242- جرح کے دوران حدبندی کے متعلق نشانات سے اپنی رائے ثابت کردیتے ہیں تو بادشاہ دیہات کے درمیان حدبندی کا فیصلہ درست طور پر کرلیتا ہے۔

243- البتہ کھیتوں' تالابوں' باغوں اور گھروں کی حدبندی کا فیصلہ ہمسائیوں (کی شہادت) پر ہی ہوگا۔

244- حدبندی کے نشانات پر تنازعے میں ہمسائے جھوٹ سے کام لیں تو بادشاہ ان میں سے ہر ایک کو درمیانے درجہ کا جرمانہ کرے۔

245- کسی گھر' تالاب' باغ یا کھیت پر ڈرا دھمکا کر قابض ہونے والے کو پانچ سو ین کا جرمانہ ہوگا' اگر لاعلمی میں کسی کی حدود کی خلاف ورزی کا مرتکب ہوتا ہے تو جرمانہ دو سو ین (ہوگا)۔

246- اگر حدبندی (کسی بھی شہادت سے) طے نہ ہوسکے تو راستباز بادشاہ (سب کے) مفاد (کی نیت سے) خود اپنی زمین انہیں دے' یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

247- حدبندی (کے تنازعات) کے قوانین کا بیان ہوچکا' اب میں ہتک عرفی (کے مقدمات) کا فیصلہ کرنے کا طریقہ واضح کروں گا۔

248- جھاڑ' مختلف اقسام کے بانس' کٹیلے درخت' مٹی کے ٹیلے اور نرسل وغیرہ بھی حدبندی کے لیے موزوں ہیں' یوں حدبندیوں کے معدوم ہونے کا امکان کم ہوجائے گا۔

249- حد بندیوں کے مقام اتصال پر تالاب، کنویں، باؤلیاں، جھرنے اور مندروں کی ایستادگی کا اہتمام کرنا چاہیے۔

250- اگر وہ دیکھے کہ متعین حدود سے لاعلمی کے باعث املاک میں باہمی مداخلت جاری ہے تو وہ حد بندیوں کے لیے کچھ خفیہ نشانات بھی لگا دے۔

251- (اس مقصد کے لیے) پتھر، ہڈیاں، گائے کے بال، بھوسہ، راکھ، ٹھیکریاں، گائے کا خشک گوبر، کنکر اور ریت (مناسب ہے)

252- (یا کوئی بھی ایسی چیز) جو زمین میں طویل عرصہ دبی سلامت رہے۔ یہ چیزیں وہاں زیرزمین دبوا دے جہاں ایک حد (دوسری سے) ملتی ہے۔

253- طویل عرصے کی ملکیت، مذکورہ بالا نشانات اور متواتر بہتی ندیوں سے بادشاہ فریقین کے درمیان امر متنازعہ پر فیصلہ دے سکے گا۔

255- اگر مقررہ نشانات کے معائنے کے بعد بھی معاملہ مشکوک رہتا ہے تو حد بندی کا تنازعہ گواہوں اور شہادتوں سے حل ہوگا۔

256- حد بندی کے متعلق (گواہی دینے والے) شہادتیوں پر شناختی آثار کے حوالے سے دیہاتیوں کی مجلس میں کھلے عام جرح ہوگی، مقدمہ کے فریقین بھی موقع پر موجود ہوں گے۔

257- جرح کے بعد وہ جو متفقہ فیصلہ دیتے ہیں۔ بادشاہ وہی تصفیہ حد بندی کی ذیل میں درج کرے گا۔ شہادتیوں کے نام بھی شامل تحریر ہوں گے۔

258- (تصفیہ کے معاون گواہ) مٹی کا ڈھیلا سروں پر دھرے، (سرخ پھولوں کی) مالا گلے میں ڈالے، سرخ لباس زیب تن کیے اپنے نیک اعمال کے صلے پر حلف اٹھا کر دیانتداری سے (حد بندی) طے کریں گے۔

259- اگر وہ مذکورہ بالا طریقے سے فیصلہ کرتے ہیں تو (سچے) شہادتی ہونے کے ناطے منصف متصور ہوں گے، لیکن اگر فیصلہ کرنے میں انصاف سے کام نہیں لیتے تو ان سے دوسو پن جرمانہ وصول کیا جائے گا۔

260- برہمن کو ویش کی ہتک عرفی پر پچاس پن، ویش (کی صورت میں) یہ جرمانہ پچیس پن جبکہ شودر کی صورت میں بارہ پن ہوگا۔

261- اگر برہمن، کھشتری یا ویش اپنے برابر والوں کی ہتک عرفی کے مرتکب ہوتے ہیں

تو انہیں بھی بارہ پن جرمانہ ہوگا' نازیبا کلام کی صورت میں یہی جرمانہ دوگنا ہو جائے گا۔

262- برہمن' کھشتری یا ویش کے ساتھ بدکلامی کے مرتکب ویش کی زبان کاٹ دی جائے گی۔

263- اگر شودر تین برتر ذاتوں والوں میں سے کسی کی ذات یا شخصیت کا ذکر گستاخانہ کرتا ہے تو لوہے کی سرخ گرم دس انگل لمبی کیل اس کے منہ میں گھسیڑ دی جائے گی۔

264- اگر وہ گستاخانہ انداز میں برہمن کو اس کے فرائض یاد دلائے تو بادشاہ اس کے کان اور منہ میں گرم تیل ڈلوا دے۔

265- اگر کوئی شخص متکبرانہ انداز میں اپنی برابر ذات کے کسی شخص کے علم' مولد' ذات یا اسے تقدیس دینے میں استعمال ہونے والی رسوم پر جھوٹا بیان دیتا ہے تو اس پر دو سو پن کا جرمانہ واجب الادا ہوگا۔

266- مبنی برحقیقت ہونے پر بھی کوئی کسی کو (بہ انداز حقارت) کانا یا لنگڑا یا ایسے ہی نام سے پکارتا ہے تو اسے کم از کم کارشاپن کا جرمانہ ہوگا۔

267- جو کوئی اپنی ماں' باپ' بیوی' بھائی' بیٹے یا استاد کی ہتک عزتی کا ارتکاب کرتا ہے یا اپنے استاد کے لیے رستہ نہیں چھوڑتا اس پر ایک سو پن کا جرمانہ ہوتا ہے۔

268- ایک برہمن اور کھشتری (باہم بدکلامی کے) مرتکب ہوں تو فیصلہ کرنے والا (بادشاہ) برہمن پر کم از کم حد کے برابر جبکہ کھشتری کو اوسط درجے کا جرمانہ کرے۔

269- ویش اور شودر کے باہم الجھ پڑنے کی صورت میں بھی جرمانے کی ترتیب اسی طرح کی ہوگی' لیکن شودر کی زبان نہیں کاٹی جائے گی؛ یہی فیصلہ ہے۔

270- کھشتری برہمن کی ہتک عزتی کا مرتکب ہوتا ہے تو اسے ایک سو پن کا جرمانہ ہوگا' ویش کو ڈیڑھ یا دو سو جبکہ شودر کو جسمانی سزا ہوگی۔

271- یوں ہتک عزتی پر (قابل اطلاق) کی وضاحت ہو چکی' آگے جسمانی حملے (کے معاملات) سے متعلق فیصلوں کی وضاحت ہوگی۔

272- نیچ ذات اپنے جس عضو سے تین اونچی (ذاتوں) کے شخص پر حملہ کرے گا' وہ عضو کاٹ دیا جائے گا' یہی منو کا فیصلہ ہے۔

273- ہاتھ یا چھڑی اٹھانے والے کا ہاتھ کاٹ دیا جائے گا' غصے میں ٹھوکر لگانے والے کا پاؤں قطع کر دیا جائے گا۔

274- کم ذات کسی اونچی ذات والے کی نشست پر بیٹھنے کی کوشش کرے تو اس کے کولہے داغ دیئے جائیں گے یا (بادشاہ) کولہوں پر شگاف لگوائے گا۔

275- اگر کوئی (اعلیٰ ذات والے پر) تحقیر سے تھوکے تو اسکے دونوں ہونٹ کٹوا دیئے جائیں' پیشاب کرنے کی صورت میں عضو تناسل' اگر اس کی طرف ریح خارج رکے تو مقعد کٹوادی جائے گی۔

276- اگر وہ کسی (ارفع) کے بالوں پر ہاتھ ڈالتا ہے تو بادشاہ بلا ہچکچاہٹ اس کے ہاتھ کاٹ ڈالے (ارفع ذات والے) کے پاؤں' داڑھی' گردن یا خصیے پر ہاتھ ڈالنے کا بھی یہی انجام ہونا چاہیے۔

277- (اپنی ذات کے برابر والے کی) جلد پر خراش ڈالنے یا خون نکالنے پر ایک سوین کا جرمانہ ہوگا۔ پٹھا کاٹ ڈالنے والے کو چھ سونشک جرمانہ جبکہ ہڈی توڑنے والے کو ملک سے نکال دیا جائے گا۔

278- مختلف انواع کے درختوں سے ہونے والے استفادے کو پیش نظر رکھتے ہوئے جتنا نقصان کسی درخت کے کٹنے یا ناقص ہونے سے ہوتا ہے اسی قدر جرمانہ مجرم کو ادا کرنا ہوگا۔

279- کسی انسان یا جانور کو (تکلیف پہنچانے کی غرض سے) ضرب لگائی جاتی ہے تو منصف ہونے والی درد کے حساب سے جرمانہ عائد کرے گا۔

280- عضو کے مجروح ہونے' زخم ہو جانے یا (حملے سے) خون بہہ نکلنے کی صورت میں مضروب کو علاج کے لیے خرچ دلوایا جائے گا یا پھر (معمول کا جرمانہ اور خرچ مذکورہ دونوں) بطور جرمانہ (بادشاہ کو) ادا ہوں گے۔

281- کسی کے سامان کو ارادی یا غیر ارادی طور پر نقصان پہنچانے والا نہ صرف (مالک) کا نقصان پورا کرے گا بلکہ بادشاہ کو نقصان کے برابر رقم بطور جرمانہ بھی ادا کرے گا۔

282- چمڑے (کے نقصان) یا چمڑے' لکڑی یا مٹی سے بنے' برتنوں کو نقصان کی صورت میں کیا جانے والا جرمانہ ان کی قیمت کے پانچ گنا کے برابر (ہوگا)۔ پھل' پھول

اور کند کو ہونے والے نقصان کی بھی یہی صورت ہے۔

283- کہا گیا ہے کہ (دس مواقع ایسے ہیں جب) گاڑی' گاڑی بان اور گاڑی کے مالک کو (نقصان ہو جانے پر) سزا نہیں دی جائے گی؛ ان (دس) کے علاوہ سزا ہو گی۔

284- نکیل ٹوٹنے' جوا ٹوٹنے' گاڑی کے اطراف یا پیچھے کی طرف لڑھک جانے یا اس کا دھرا ٹوٹ جانے کی صورت میں۔

285- چمڑے کے بندھن' گردن کا پٹہ یا لگام ٹوٹ جانے کی صورت میں (گاڑی بان کے) ہٹو بچو کی آواز لگانے پر منو نے کوئی سزا تجویز نہیں کی ہے۔

286- لیکن اگر گاڑی مالک کی عدم مہارت کے باعث (رستے سے) ہٹ جاتی ہے تو مالک کو جرمانہ ہوگا' نقصان (کی صورت) میں جرمانہ دو سو پن کا ہوگا۔

287- اگر گاڑی بان تربیت یافتہ لیکن لاپروا ہے تو جرمانہ صرف اسے ہوگا' اگر گاڑی بان غیر تربیت یافتہ ہے تو گاڑی کے مالک کو بھی ایک سو پن جرمانہ ہوگا۔

288- لیکن اگر گاڑی بان کو مویشیوں یا کسی (دوسری) گاڑی کے باعث رکنا پڑتا ہے اور کوئی بھی جاندار اس کے ہاتھوں مارا جاتا ہے تو اس پر جرمانہ کیا جائے گا۔

289- انسان کی ہلاکت پر جرم چوری کے عین برابر ہوگا' گائے' ہاتھی' اونٹ یا گھوڑے جیسا بڑا جانور ہونے کی صورت میں جرم آدھا رہ جائے گا۔

290- چھوٹی جسامت کے مویشیوں کی ہلاکت پر جرمانہ دو سو پن (ہوگا)' خوبصورت جنگلی چوپائے (کی ہلاکت) پر جرمانہ پچاس پن ہوگا۔

291- گدھے' بھیڑ اور بکری پانچ' ماش ہوگا' لیکن کتے یا سور کی ہلاکت پر ایک ماش۔

292- غلطی کرنے پر بیوی' بیٹے' غلام' شاگرد اور چھوٹے سگے بھائی کو رسی یا بانس کی چھپٹی سے پیٹا جا سکتا ہے۔

293- لیکن ہمیشہ جسم کی پشت پر مارا جائے گا (نہ کہ جسم کے افضل حصوں پر) بصورت دیگر سزا چوری کے سے جرم کی متصور ہوگا۔

294- حملے (اور اس کے نتیجے میں مجروح ہونے) کے متعلق قوانین کا کامل بیان ہو چکا' اب چوری (کے معاملے) میں فیصلے کے قوانین کا بیان ہوگا۔

295- چوروں کو سزا دینے میں بادشاہ ہمیشہ مستعدی کا مظاہرہ کرے' اس لیے کہ چوروں

کو سزا دینے سے اس کی نیک نامی پھیلتی اور سلطنت خوشحال ہوتی ہے۔

296- (اپنے محکوموں کی) حفاظت یقینی بنانے والا بادشاہ عزت کا مستحق ہے' اس لیے کہ یگیہ کا دورانیہ اور ساتھ ہی دکشنا بھی بڑھتی ہے۔

297- (اپنی رعیت کی کماحقہ) حفاظت کرنے والا بادشاہ ان کی نیکیوں کے چھٹے حصے کا مستحق ہوتا ہے' ان کی حفاظت میں ناکامی پر (رعیت کی) برائیوں کا بھی چھٹا حصہ (اس پر نازل ہوگا)

298- ویدوں کے پڑھنے' یگیہ کرنے' دان دینے اور (گوروؤں اور دیوتاؤں) کی پوجا سے (کسی شخص کو) جو کچھ بھی ملتا ہے' اس کا چھٹا حصہ بادشاہ کو رعیت کی حفاظت کے عوض ملتا ہے۔

299- مقدس قوانین کے مطابق مخلوق کی حفاظت کرنے والے اور جسمانی سزا کے مستحقین کو تعذیب دینے والا بادشاہ (گویا) لاکھوں کے دکشنا کی یگیہ کرتا ہے۔

300- (رعیت کی) حفاظت کی اہلیت سے تہی بادشاہ ٹیکس' محصول' چونگی' تحائف اور جرمانے وصول کرتا ہے تو (مرنے کے بعد جہنم میں) گرتا ہے۔

301- عالم کہتے ہیں کہ رعیت کی حفاظت نہ کرنے والا بادشاہ پیداوار کا چھٹا حصہ وصول کرے تو ساری رعیت کی بدی کا بوجھ اپنی گردن پر لیتا ہے۔

302- جان لو کہ (قانون) قواعد وضوابط کا خیال نہ کرنے والا' دہریہ اور لالچی (بادشاہ) جسے (رعیت کی) حفاظت کا خیال نہیں بلکہ انہیں نگلتا ہے' (مرنے کے بعد) جہنم میں جائے گا۔

303- (بادشاہ کو) چاہیے کہ شریر کی تحدید کے لیے تین طریقوں کا اہتمام کرے؛ انہیں قید رکھے' زنجیریں ڈال دے اور (مختلف اقسام کی) جسمانی سزائیں دے۔

304- (اس لیے کہ) بادشاہ شریر کو سزا اور نیک کو صلہ دے کر وہی عمل کرتا ہے جو برہمن کھشتری اور ویش یگیہ سے کرتے ہیں۔

305- اپنی فلاح چاہنے والے بادشاہ پر لازم ہے کہ وہ اپنے خلاف سخت زبانی کرنے والے مدعیوں' شیرخواروں' ضعیفوں اور بیماروں کو معاف کر دے۔

306- مصائب میں مبتلا شخص کی بدکلامی پر (اسے) معاف کرنے والے کو (اس عمل کے صلے میں بہشت ملے گی' لیکن اپنے شاہانہ تکبر میں انہیں معاف نہ کرنے والا (اس

وجہ سے) جہنم میں جائے گا۔

-307 ایک چور بال بکھرائے دوڑتا بادشاہ کے پاس پر پہنچ کر کسی چوری کے اعتراف میں کہے "میں نے ایسا کیا ہے مجھے سزا دی جائے۔"

-308 (اور) اس نے کندھے پر موسل یا کھیر کا لٹھ رکھا ہو یا دوطرفہ انی والا تیر یا لوہے سے بنا ڈنڈا۔

-309 اسے سزا ملتی ہے یا معاف کردیا جاتا ہے چور بہرحال (چوری کے) جرم سے پاک ہوجاتا ہے لیکن سزا نہ دینے کی صورت میں بادشاہ اس کا جرم اپنے سر لے لیتا ہے۔

-310 فاضل برہمن کے قاتل کا گناہ اس کا کھانا کھانے والے کے سر جاتا ہے' ازدواجی بے وفا بیوی کا گناہ (غافل) شوہر کے سر' (گنہگار) برہمچاری یا یگیہ کرنے والے کا (غافل استاد) یا (پروہت) کے سر اور چور کا اسے معاف کردینے والے بادشاہ کے سر۔

-311 لیکن بادشاہ سے سزا پانے والے گنہگار بہشت میں جاتے ہیں اور نیک عمل کرنے والوں کی طرح پاک ہوجاتے ہیں۔

-312 کسی کنویں پر سے رسا یا پانی نکالنے کا برتن چرانے یا پانی کی تقسیم میں استعمال ہونے والے چھپر کو نقصان پہنچانے والا ایک ماش (دو سو پالا) جرمانہ ادا کرے گا اور ساتھ ہی (چرائے گئے یا نقصان رسیدہ) سامان کو اصل حالت اور مقام دے گا۔

-313 ایک کمبھ (200 پلا سے زیادہ قیمت کا) سے زیادہ اناج چرانے والے کو جسمانی سزا دینا ہوگی۔ دیگر معاملات میں جرمانہ (چرائے گئے سے) گیارہ گنا ہوگا اور مالک کو اپنی ملکیت میں سے ادا کرے گا۔

-314 سونے اور چاندی وغیرہ کے علاوہ جو چیزیں تول کر فروخت کی جاسکیں ان کے چرانے پر بھی جسمانی سزا ہوگی۔ قیمتی پارچہ جات بھی ان میں شامل ہیں۔

-315 پچاس (پلا) سے زیادہ چوری کرنے کی صورت میں (مجرم کے) ہاتھ کاٹ دینے کا قانون بنایا گیا ہے' بصورت دیگر اسے چرائی گئی شے کی قیمت کا گیارہ گنا بطور جرمانہ دینا ہوگا۔

316- کسی بڑے خاندان کے فرد اور خصوصاً عورت' یا جواہرات غائب کرنے کی صورت میں مجرم سخت جسمانی سزا (یا موت) کا مستحق ہے۔

317- بڑے جانور' ہتھیار یا ادویات وغیرہ کی چوری پر سزا تجویز کرتے ہوئے بادشاہ واردات کا زمانہ اور (چرائی گئی اشیاء کے ذخیرہ کرنے کی) غرض و غائت پیش نظر رکھے گا۔

318- برہمن کی ملکیتی گائے چرانے' سواری کی بانجھ گائے (کی ناک) چھیدنے یا برہمن کی ملکیت (دوسرے) مویشی چرانے والے (مجرم) کا آدھا پاؤں کاٹ دینا چاہیے۔

319- سوت' کپاس' مہوا' گائے کا گوبر' گڑ' لسی' دودھ' دہی' پانی اور گھاس۔

320- بانس کی پھچیوں یا دوسرے بیدوں سے بنے برتن' مختلف اقسام کے نمک' (مٹی کے برتن) اور راکھ۔

321- مچھلی' پرندے' تیل' گھی' گوشت' شہد اور جانوروں سے حاصل ہونے والی دوسری اشیاء۔

322- یا ایسی ہی دوسری اشیاء جیسے نشہ آور مشروب' ابلے چاول اور ہر قسم کی پکی ہوئی خوراک ان سب کی چوری پر (مال مسروقہ کی قیمت کا) دوگنا ادا کرنا ہوگا۔

323- پھول' کھیت میں کھڑا سبز اناج' بیل' درخت اور بغیر چھڑے (اناج) کی صورت میں پانچ کرشنل جرمانہ ہوگا۔

324- چھڑا ہوا اناج' سبزیاں' کند اور پھل (چرانے پر) اگر (چور اور مالک کے درمیان) کوئی رشتہ واسطہ نہیں تو جرمانہ سو پن (ہوگا) بصورت دیگر پچاس پن۔

325- (اس طرح کا) جرم (مالک کی) موجودگی میں کیا جائے اور انداز زبردستی کا ہو تو جرم ڈکیتی بن جائے گا' اگر (اس کا ارتکاب) مالک کی غیر موجودگی میں کیا جائے تو چوری ہوگا؛ کسی چیز کے لے جانے کے بعد ملکیت سے انکار بھی کر دیا جائے تو معاملہ کی سنگینی میں کمی نہ ہوگی۔

326- مذکورہ بالا اشیاء (استعمال کے لیے) تیار ہوں تو جو (کوئی) بھی انہیں چراتا ہے بادشاہ اسے کم از کم یا زیادہ سے زیادہ سزا دے' مقدس آگ کو (اس کے جلنے کی جگہ سے) چرانے والے کے ساتھ بھی ایسا ہی سلوک ہونا چاہیے۔

327- کوئی چور جس کسی عضو کو انسانوں کے خلاف (جرم کے لیے) استعمال کرتا ہے' بادشاہ (چور کو) اس عضو سے محروم کر دے تا کہ جرم دہرائے جانے سے روکا جا سکے۔)

328- بادشاہ فرائض سے پہلوتہی کرنے والے کسی شخص کو معاف نہ کرے' خواہ باپ' استاذ' دوست' ماں' بیوی' بیٹا یا اس کا یگیہ کرنے والا پروہت ہی کیوں نہ ہو۔

328- جہاں ایک عام شخص کو ایک کرشا پن جرمانہ ہو گا' اسی خطا پر بادشاہ کو ہر ایک ہزار کرشا پن۔

330- چوری (کی صورت میں) شودر کا جرم آٹھ گنا' ویش کا سولہ گنا اور کھشتری کا بتیس گنا ہو گا۔

331- برہمن کا چونسٹھ یا پورا سو گنا یا (حتیٰ کہ) چونسٹھ کا دوگنا' (جرم کی شدت کا انحصار عمل کی نوعیت سے واقفیت پر ہے۔)

332- یگیہ (ہون) کے لیے درختوں سے پھل اور لکڑی اور کند لینا چوری نہیں اور نہ ہی گائے کے چارے کے لیے گھاس (لینا)؛ منو نے ایسا ہی کہا ہے۔

333- برہمن کسی شخص کے لیے یگیہ کرنے یا اسے تعلیم دینے کے عوض اس چیز کا خواہاں ہے جو اسے نہیں دی گئی (بلکہ چوری کی ہے) تو برہمن بھی چوری میں شامل ہو جاتا ہے۔

334- دوران سفر برہمن' کھشتری یا ویش کا زادراہ ختم ہو جائے اور وہ کسی کھیت سے دوگنے یا کسی کے کھیت سے دو کند اکھاڑ لیتا ہے تو یہ چوری نہیں۔

335- جو کسی (دوسرے شخص کے) کھلے مویشی باندھ لیتا ہے یا بندھے کھول دیتا ہے؛ اس کا غلام' گھوڑا یا گاڑی لے لیتا ہے چوری اپنے سر لیتا ہے۔

336- قواعد کے مطابق چوروں کو سزا دینے والا بادشاہ اس دنیا میں نیک نامی اور اگلی دنیا میں بے مثل مسرت پائے گا۔

337- اندر کا سا تخت اور لافانی ابدی شہرت کا خواہشمند بادشاہ قانون شکنی کرنے والے کو سزا دینے میں ایک لمحے کی تاخیر نہیں کرے گا۔

338- بدامنی پھیلانے والے کو قانون شکن سے بھی بدتر خیال کرنا چاہیے' وہ چور' تہمت لگانے والے اور (کسی کو لاٹھی سے) مضروب کرنے والے سے

(زیادہ) شرانگیز ہے۔

339- بدامنی کے ذمہ دار کو معاف کرنے والا بادشاہ جلد مٹ جاتا ہے اور اپنے خلاف نفرت کو جنم دیتا ہے۔

340- بدامنی پھیلانے والوں کو سزا دینے میں بادشاہ کی راہ میں دوستی کو حائل نہیں ہونا چاہیے اور نہ ہی بڑی سے بڑی لالچ کو کیونکہ ایسا شخص تمام مخلوق میں دہشت پھیلاتا ہے۔

341- برہمن' کھشتری اور ویش کو اپنے فرائض (کی انجام دہی) میں رکاوٹ کا سامنا ہو یا جب برے دنوں میں ان کی ذاتوں کو (تباہی کا) خطرہ لاحق ہو تو یہ ہتھیار سنبھال سکتے ہیں۔

342- ذاتی حفاظت' پروہتوں کی دکشنا کے تنازعے میں اور برہمن عورتوں کی حفاظت (کے لیے ضروری حالات میں) کوئی کسی کو برحق قتل کر دیتا ہے تو کوئی جرم نہیں۔

343- جب کوئی قاتل (قاتلانہ ارادے سے) بڑھے تو اسے بلاتردد قتل کیا جا سکتا ہے خواہ وہ (اس کا) استاد ہو' بیٹا' عمر رسیدہ شخص یا ویدوں کا عالم برہمن ہو۔

344- قاتل کی ہلاکت سے کوئی جرم عائد نہیں ہوتا خواہ یہ کام کھلے عام کیا جائے یا چھپ کر' ان حالات میں غیض وغضب کا جواب غیض وغضب ہی بنتا ہے۔

345- دوسروں کی بیویوں کے ساتھ جنسی تعلقات قائم کرنے والے کو بادشاہ ایسی سزا دے گا کہ جسم پر نشان بن جائے' یہ نشان دہشت ہوگا۔ بعدازاں اسے دیس نکالا دیا جائے گا۔

346- اس لیے کہ ناجائز جنسی تعلقات سے مردوں میں ذاتوں کا اختلاط پیدا ہوتا ہے' یوں (جو) گناہ وجود میں آتا ہے جڑیں کاٹ دیتا ہے اور ہر چیز تباہ ہو جاتی ہے۔

347- جس پر پہلے بھی (اس طرح کے) الزام ہوں اور کسی دوسرے شخص کی بیوی کے ساتھ مشکوک گفتگو کرتا پایا جائے اسے <u>پورب ساہس</u> (یعنی اول یا کم ترین درجے کا) جرمانہ کیا جائے۔

348- لیکن جس پر پہلے سے ایسا الزام نہ ہو اور (عورت کے) ساتھ مناسب وجہ سے گفتگو کرتا پایا جائے' مجرم نہیں ہوگا کیونکہ اس نے حدبندی کا احترام کیا ہے۔

349- کسی دوسرے کی عورت سے تیرتھ' گاؤں سے باہر' جنگل میں یا دریاؤں کے سنگم پر

گفتگو کرتا پایا جائے حرامکاری (سنگرین) کی سزا پائے گا۔

-350 (کسی عورت کو) تحفہ پیش کرنا' اس کے لباس یا زیور کو چھونا' اس کے ساتھ ایک بستر پر بیٹھنا (سب افعال) ازدواجی بے وفائی (سنگرین) میں آتے ہیں۔

-351 اگر کوئی شخص کسی عورت کو کسی مقام پر مس کرتا ہے (جہاں مس نہیں کرنا چاہیے) یا کسی کو اپنے (ایسے) مقام کو چھونے دیتا ہے جہاں نہیں چھونا چاہیے۔ خواہ یہ باہمی رضامندی سے ہو رہا ہے' اس عمل کو ازدواجی بے وفائی کہا گیا ہے۔

-352 جو شخص برہمن نہیں اسے بھی ازدواجی بے وفائی کے جرم میں موت (سنگرین) ہونی چاہیے۔ اس لیے کہ چاروں ذاتوں کی عورتوں کی حفاظت بہت احتیاط سے کی جانی چاہیے۔

-353 بھکاری' قصہ گو' ویدوں کی پڑھائی شروع کرنے والے اور معمار ان چاروں کو شادی شدہ عورتوں سے بات چیت کی ممانعت نہیں۔

-354 (منع کر دیے جانے کے بعد) کوئی شخص دوسروں کی بیویوں سے بات چیت نہ کرے' منع کرنے کے باوجود (ان سے) بات چیت کرنے والا ایک سورن جرمانہ دے گا۔

-355 اس قاعدہ کا اطلاق نقلیوں اور گویوں کی بیویوں پر نہیں ہوتا اور نہ ہی ان (کی) بیویوں پر جن کا گزارا اپنی بیویوں کی کارگزاری پر ہوتا ہے' اس لیے کہ ایسے شخص اپنی بیویوں کو خود (دوسروں کے پاس) بھیجتے ہیں یا خود صرف نظر کرتے ہوئے انہیں مجامعت کی اجازت دیتے ہیں۔

-356 اس کے بعد ایسی عورتوں یا کسی دوسرے کی لونڈی سے راز و نیاز کرنے والے کو معمولی جرمانے کی ادائیگی پر مجبور کرنا چاہیے اس پابندی میں راہب عورتوں سے غیر ضروری راز و نیاز کی کوشش بھی شامل ہے۔

-356 کسی دوشیزہ کی مزاحمت کے باوجود جرم کا ارتکاب کرنے والا فوری جسمانی سزا کا مستحق ہے لیکن اگر کوئی اپنی ہم ذات دوشیزہ کی رضامندی سے حظ اٹھاتا ہے تو جسمانی سزا کا حکم نہیں ہے۔

-357 کسی اونچی (ذات) کے (مرد) کی طرف راغب ہونے والی عورت پر کوئی جرمانہ نہ ہوگا؛ لیکن جو نچلی (ذات) کے (مرد) کی طرف مائل ہوتی ہے اسے گھر میں

پابند کر دیا جائے گا۔

358- اونچی ذات کی عورت سے مباشرت کرنے والا نچلی ذات کا مرد جسمانی سزا کا مستحق ہوگا؛ برابر ذات کا مرد، عورت کے باپ کی خواہش پر، زر زن شوئی ادا کرے گا۔

359- لیکن اگر کوئی مرد کسی دوشیزہ کو بزور آلودہ کرتا ہے تو اس کی انگلیوں میں سے دو فوراً کاٹ دی جائیں گی اور وہ چھ سو پن جرمانہ دے گا۔

360- کسی دوشیزہ کی رضامندی سے رجوع کرنے والے مرد کو انگلیاں کاٹنے کی سزا نہیں ملے گی لیکن اسے دو سو پن کا جرمانہ ہوگا (تا کہ آئندہ ایسا جرم نہ کرے)۔

361- کسی دوسری کنیا کے ساتھ جبراً جنسی فعل کرنے والی کنیا کو دو صد پن جرمانہ ہوگا؛ وہ زر زن شوئی کا دوگنا ادا کرے گی اور اسے دس کوڑوں (کی سزا ہوگی)۔

362- لیکن اگر کوئی عورت کسی کنیا سے جنسی فعل کرتی ہے تو اس کا سر مونڈا جائے گا یا ہاتھ کی انگلیوں میں سے دو کاٹ دی جائیں گی؛ پھر گدھے پر سوار قصبے میں پھرایا جائے گا۔

363- کوئی عورت (اپنے) رشتہ داروں کے تکبر میں اپنے مالک کی ملکیت میں مجرمانہ خیانت کی مرتکب ہوتی ہے (یا اس کی طرف سے عائد ہونے والے فرائض سرانجام نہیں دیتی تو بادشاہ اسے ایسے جگہ کتوں سے نچوا دے گا جہاں وہ بکثرت پائے جاتے ہوں۔

364- قانون کی خلاف ورزی کرنے والے مرد مجرم کو سرخ گرم بستر پر لٹایا جائے؛ نیچے لکڑی کے کندے ڈالے جاتے رہیں گے (حتیٰ کہ) وہ مر جائے۔

365- کسی جرم میں سزایافتہ ایک سال کے اندر دوبارہ ملزم ٹھہرتا ہے تو اس پر (دوگنا) جرمانہ کرنا لازم ہے؛ ورتیا اور چنڈال کے ساتھ دوبارہ مباشرت پر بھی (دوگنا) جرمانہ ہوگا۔

366- (کسی کی حفاظت میں ہو یا اس کے برعکس) دوجنمی عورت سے مباشرت کے ارتکاب کرنے والے شودر کو (مندرج ذیل) قانون کے مطابق سزا دی جائے گی: اگر (عورت) کسی کی حفاظت میں نہیں تو شودر عضو سے محروم ہو جائے گا اور اس کی املاک ضبط؛ لیکن اگر وہ کسی کی حفاظت میں ہے تو (شودر کی) ہر چیز (حتیٰ کہ جان

بھی) جاسکتی ہے۔

-367 (حفاظت میں برہمنی کے ساتھ) مباشرت کرنے والا ایک سال قید کے بعد اپنی جائیداد سے محروم ہو جائے گا؛ کھشتری کو ایک ہزار (پن/ جرمانہ ہوگا) اور اس کا سر (گدھے کے پیشاب سے) مونڈ دیا جائے گا۔

-368 کھشتری یا ویش کسی ایسی برہمنی سے مباشرت کرتے ہیں جو حفاظت میں نہیں تو وہ ویش کو پانچ سو (پن) اور کھشتری کو ایک ہزار جرمانہ کریں۔

-369 لیکن اگر یہ برہمنی نہ صرف حفاظت میں (بلکہ کسی ممتاز شخص کی بیوی بھی ہے) تو ان کی سزا شودر کی سی ہوگی یا خشک گھاس کی آگ میں جلا دیا جائے گا۔

-370 محفوظ عورت کی طرف اس کی مرضی کے خلاف رجوع کرنے والے برہمن کو ایک ہزار (پن) کا جرمانہ ہوگا؛ لیکن اگر عورت کی رضامندی شامل ہو تو جرمانہ 500 پن ہوگا۔

-371 برہمن کو موت کی سزا (کی بجائے) سرمنڈنے کی سزا کا حکم دیا گیا ہے؛ لیکن دوسری ذاتوں (کے مردوں) کو موت کی سزا بھگتنا ہوگی۔

-372 کسی برہمن نے خواہ تمام (ممکنہ) جرائم کیے ہوں اُسے موت کی سزا نہیں دی جائے گی؛ بادشاہ ایسے (مجرم) کو ملک بدر کر دے' اس کی ساری جائیداد (خود) رکھ لے اور (اس کے جسم) کو ضرب نہ پہنچائے۔

-373 برہمن کے قتل سے بڑا جرم کرہ ارض پر کوئی نہیں؛ چنانچہ کسی بادشاہ کو برہمن کے قتل کا خیال بھی ذہن میں نہیں لانا چاہیے۔

-374 اگر کوئی ویش کسی محفوظ کھشتری ذات کی عورت یا کوئی کھشتری/ کسی محفوظ) ویش عورت سے رجوع کرتا ہے تو ہر دو کو وہی سزا دی جائے گی جو غیر محفوظ برہمن عورت سے رجوع کرنے والے کے لیے تجویز کی گئی ہے۔

-375 اگر کوئی برہمن ان دو (ذاتوں) کی (عورتوں) سے جو محفوظ ہوں' سے رجوع کرتا ہے تو اسے 1000 (پن) کا جرمانہ کیا جائے گا؛ لیکن کسی (محفوظ) شودر عورت کی عصمت دری کرنے پر کھشتری اور ویش کو 1000 (پن کا جرمانہ کیا جائے گا)۔

-376 کوئی ویش کسی غیر محفوظ کھشتری عورت سے (مباشرت) کرتا ہے تو اسے 500 (پن کا جرمانہ ہوگا)؛ لیکن (اسی جرم میں) کھشتری کا سر (گدھے) کے پیشاب

سے مونڈ دیا جائے گا یا اُسے اتنا ہی جرمانہ (ادا کرنا ہوگا)۔

377- کھشتری ویش یا شودر غیر محفوظ عورت سے رجوع کرنے والا برہمن 500 (پن) جرمانہ ادا کرے گا؛ لیکن کم ترین ''ذاتوں'' کی عورت سے مباشرت پر 1000۔

378- جس بادشاہ کے شہر میں کوئی چور' ازدواجی' بے وفائی کا مرتکب' تہمت لگانے والا' کسی گناہ کبیرہ کا مرتکب اور ضرب شدید لگانے والا نہ بستا ہو اُسے اندر کی دنیا حاصل ہوگی۔

379- مذکورہ بالا پانچ پر قابو پا لینے سے اسے اپنے ہم عصروں میں سربلندی اور دنیا بھر میں شہرت نصیب ہوگی۔

380- یگیہ دینے والا اپنے پروہت کو بھول جائے' یا ایک پروہت جو یگیہ کا وعدہ کرنے کے بعد بھول جاتا ہے دونوں کو 100 پن جرمانہ ہوگا بشرطیکہ وہ کسی ''گناہ کبیرہ'' میں ملوث نہ ہوئے ہوں۔

381- ماں' باپ' بیوی اور نہ ہی بیٹے سے قطع تعلق کیا جا سکتا ہے؛ قطع تعلق پر منتج ہونے والے جرم کی عدم موجودگی میں ایسا کرنے والے کو بادشاہ 600 (پن) کا جرمانہ کرے گا۔

382- اگر درجات کے حوالے سے فرائض کے معاملے میں دوجنموں کے مابین تنازعہ ہوجاتا ہے تو اپنی فلاح کا خواہش مند بادشاہ قانون کے مطابق فیصلے میں جلد بازی نہیں کرے گا۔

383- ان کی مناسب تعظیم کے بعد وہ اپنے برہمنوں کی معاونت سے پہلے انہیں نرم خوئی سے تسلی دے گا اور بعد ازاں انہیں اُن کے فرائض سمجھائے گا۔

384- کوئی برہمن ایسی تقریب کا اہتمام کرتا ہے جس میں 20 برہمنوں کی خاطر تواضع کا انتظام ہو لیکن اپنے ہمسائے برہمن اور آگے اس کے ہمسائے کو مدعو نہیں کرتا تو اُسے ایک ماش جرمانہ کیا جائے گا۔

385- شروتریہ جو صاحب خیر شروتریہ سعد تقریب کی رسوم میں مدعو نہیں کرتا وہ اسے کھانے کی قیمت کا دوگنا ادا کرے گا اور (بادشاہ کو بطور جرمانہ) ایک ماش جرمانہ۔

386- بادشاہ کسی اندھے' فاتر العقل' لکڑی کے سہارے سے چلنے والے (اپاہج)' 70

سالہ بوڑھے' اور شروتریہ کے سرپرست پر کسی طرح کا ٹیکس نہیں لگائے گا۔

387- بادشاہ' شروتریہ' بیمار یا ملول و مصیبت زدہ' نومولود' معمر اونچی ذات کے حامل اور طبقۂ شرفاء (آریہ) سے مہربانی کا سلوک کرے گا۔

388- دھوبی (اپنے آجروں کے کپڑے) شالملی کے تختہ پر نرمی سے دھوئے گا؛ (کسی ایک شخص کے) کپڑے کسی (دوسرے کے کپڑوں کی خاطر) واپس نہیں کرے گا' نہ ہی کسی کے کپڑے (سوائے مالک کے) کسی دوسرے کو پہننے دے گا۔

389- کسی جولاہے کو (دھاگے کے) دس پلے ملیں تو وہ (وزن میں کپڑے کا) ایک پلہ زیادہ واپس کرے گا؛ خلاف ورزی کرنے والے کو بارہ پن جرمانہ ہوگا۔

390- جو شخص محصولات اور چونگی (کی مقدار) کے معاملات طے کرنے میں مہارت رکھتا ہے اور ہر طرح کی اشیائے صرف (کی قدر کے تخمینے) کا ماہر ہے' اُس کی آمدن کا بیسواں حصہ بادشاہ لے گا۔ علاوہ ازیں اُسے ہر چیز پر الگ الگ حصہ لینے کا اختیار بھی حاصل ہے۔

391- کوئی تاجر ایسی اشیاء کی برآمدات میں ملوث ہے جس پر بادشاہ کی اجارہ داری ہے یا (جن کی برآمد پر) پابندی ہے' بوجہ لالچ برآمد کرتا ہے اُس کی پوری جائیداد بادشاہ کے حق میں ضبط ہو سکتی ہے۔

392- محصول چونگی سے بچ کر نکلنے میں کوشاں' نامناسب وقت پر خرید وفروخت کرنے والا اور (اپنے سامان) کی تعداد میں غلط بیانی کرنے والے کو اس کا آٹھ گنا ادا کرنا پڑے گا (جو چونگی اس نے بچانے کی کوشش کی تھی)۔

393- بادشاہ تمام قابل فروخت اور قابل خرید اشیاء کے نرخ مقرر کرے گا؛ ایسا کرتے ہوئے وہ یہ امر ذہن میں رکھے گا کہ اشیاء کہاں سے آئیں' کتنا عرصہ پڑی رہیں اور انہیں کہاں پہنچنا ہے۔

394- ہر پانچویں رات یا ہر چودھویں کے خاتمہ پر بادشاہ (سوداگروں کے لیے) قیمتیں مقرر کرے گا۔

395- تمام اوزان اور پیمانے مناسب طور پر پرکھے جائیں گے اور ہر چھ ماہ کے بعد ان کا از سرِ نو معائنہ ہوگا۔

396- کشتی پر خالی چھکڑا پار کروانے کا کرایہ ایک پن' ایک مرد کے برابر بوجھ کا کرایہ

آدھا پن' ایک جانور یا عورت کا چوتھائی پن اور بغیر کسی بوجھ کے ایک شخص کی کشتی کا کرایہ پن کا آٹھواں حصہ ہوگا۔

397- (اشیائے صرف) سے لدے برتنوں والے چھکڑے (سامان کی) قیمت کے مطابق چونگی کشتی پر ہی ادا کردیں گے۔ خالی برتن اور مسافر لدے ہونے کی صورت میں ادائیگی نہایت معمولی ہوگی۔

398- لمبے سفر کے لیے کشتی کا کرایہ جگہوں اور اوقات کے تناسب سے ہوگا؛ جان لیں کہ اس (قانون کا اطلاق) دریائی کناروں کے ساتھ ساتھ (کے راستوں) پر ہوگا؛ سمندر میں کوئی طے شدہ کرایہ موجود نہیں۔

399- دو ماہ یا زیادہ کی حاملہ عورت' سنیاسی' جنگل میں رہنے والا تارک الدنیا' اور ویدوں کے طالب علم برہمن کشتی کا کرایہ دینے کے پابند نہیں۔

400- کشتی والوں کی غلطی سے کشتی میں ہو جانے والے کسی بھی نقصان کا ازالہ وہ مل کر کریں گے (اُن میں سے) ہر ایک اپنا حصہ (ڈالے گا)۔

401- مسافروں کی طرف سے کیا جانے والا ایسا دعویٰ فقط اُسی وقت قابل شنوائی ہوگا جب نقصان کشتی رانوں کی غفلت سے ہو؛ دیوتاؤں کی رضا سے ہونے والے حادثے کی صورت میں اُن پر کوئی جرمانہ عائد نہیں ہوگا۔

402- (بادشاہ) کو چاہیے کہ وہ ویش کو تجارت' رقم کے لین دین' زمین کی کاشت یا مویشیوں کی افزائش کا حکم دے اور شودروں کو دوجنموں کی خدمت کا۔

403- اگر کھشتری اور ویش مالی تنگی کا شکار ہیں تو (کوئی مالدار) برہمن بڑے تحمل سے اُن کی مدد کرے اور اُن کی (ذاتوں کی مناسبت سے) انہیں کام پر لگائے۔

404- لیکن اگر کوئی برہمن اپنی قوت کے بل بوتے پر اور لالچ میں آکر ویشوں اور کھشتریوں سے غلاموں کی طرح کام لیتا ہے تو اسے 600 پن کا جرمانہ ہوگا۔

405- لیکن شودر خواہ خرید کردہ ہو یا اس کے برعکس' اس طرح کے کاموں پر لگایا جا سکتا ہے' اس لیے کہ قائم بالذات (سویم بھو) اسے برہمن کی خدمت کے لیے پیدا کیا۔

406- شودر کو اس کا مالک آزاد بھی کردے تو وہ خدمت سے آزاد نہیں ہوتا؛ اس لیے کہ خدمت اس کی سرشت میں شامل ہے' کون ہے جو اُسے اس سے نجات دلائے؟

-407 غلام سات طرح کے ہیں جو یوں ہیں (وہ جسے پکڑا گیا ہو' وہ جو روزانہ کی خوراک کے بدلے کام کرتا ہو' وہ جو خانہ زاد ہو' وہ جو خریدا یا دیا گیا ہو' وہ جو وراثت میں ملا ہو' اور وہ جسے بطور سزا کے غلامی میں دیا گیا ہو)۔

-408 بیوی' بیٹے اور غلام کی کوئی جائیداد نہیں ہوتی' وہ جو کچھ کماتے ہیں اُن کے مالک کا ہے۔

-409 برہمن پورے اعتماد کے ساتھ (اپنے) شودر (غلام) کے سامان پر قبضہ کر سکتا ہے؛ چونکہ وہ (غلام) جائیداد رکھنے کا مجاز نہیں' مالک تمام املاک لے سکتا ہے۔

-410 (بادشاہ) ویشوں اور شودروں کو مجبور کرے کہ وہ اپنے لیے مجوزہ کام سرانجام دیں؛ کیونکہ اگر یہ دو (ذاتیں) اپنے فرائض سے پہلوتہی کرتی ہیں تو (تمام) دُنیا کو انتشار میں دھکیل دیتی ہیں۔

-411 بادشاہ روزانہ اپنے فرائض کی تکمیل' لادو جانوروں' چھکڑوں' خزانے' مواصلات اور معدنی کانوں کا جائزہ لیتا رہے۔

-412 جو بادشاہ اُوپر گنوائے گئے کاموں کی تکمیل کرواتا اور تمام اقسام کے گناہوں کو مٹاتا ہے بلند ترین روحانی مسرت پاتا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

نوواں باب

1- اب میں خاوند اور بیوی کے فرائض کے حوالے سے قوانین کی وضاحت کروں گا؛ قوانین اکٹھے رہنے اور الگ ہونے ہر دو صورتوں کو بیان کریں گے۔

2- عورتوں کو شب و روز اپنے (خاندانوں) کے مردوں کے زیر دست رہنا چاہیے۔ اور اگر وہ حسی لذات سے وابستہ ہوں تو انہیں کسی (مرد) کے قابو میں ہونا چاہیے۔

3- بچپن میں (وہ) اپنے والد' جوانی میں (اپنے) خاوند اور بڑھاپے میں (اپنے) بیٹوں کی زیر حفاظت رہے گی؛ عورت کبھی آزادانہ زندگی گزارنے کے قابل نہیں ہوتی۔

4- جو باپ (مناسب عمر میں) اپنی بیٹی کی شادی نہیں کرتا قابل مذمت ہے' جو خاوند (ضرورت کے لمحات میں) بیوی سے رجوع نہیں کرتا قابل مذمت ہے اور وہ بیٹا قابل مذمت ہے جو ماں کی خدمت نہیں کرتا جب اس کا خاوند فوت ہو جائے۔

5- (خواہ کس قدر کم ہو) عورت میں شر کے رجحان کی سختی سے نگرانی کرنی چاہیے' اس لیے کہ نگرانی نہ کرنے کی صورت میں وہ دونوں خاندانوں کے لیے غم و اندوہ کا سبب بنے گی۔

6- اسے تمام ذاتوں کا ارفع ترین وظیفہ جانتے ہوئے کمزور ترین خاوندوں کو بھی بیویوں کی نگرانی کرنا ہوگی۔

7- اپنی بیوی کی نگرانی میں احتیاط برتنے والا اپنی نسل (خالص) رکھتا ہے۔ نسل کے خالص ہونے پر ہی نیک چال چلن' خاندان (کی بقاء)' اور خیر (کے حصول کے ذرائع) کا انحصار ہے۔

8- بیوی کے حاملہ ہونے کے بعد خاوند جنین کی شکل اختیار کرتا اور بیوی سے دوبارہ جنم لیتا ہے یا چنانچہ بیوی (جایا) کے بیوی ہونے کے باعث ہی وہ اس سے دوبارہ جنم (جابت) لیتا ہے۔

9- چونکہ ایک بیوی مرد کے لیے ہی کھلتی ہے یہی حال بیٹے کا ہے جسے وہ جنم دیتی ہے:

چنانچہ اسے اپنی اولاد کو اصیل النسل رکھنے کے لیے بیوی کی نگرانی کرنی چاہیے۔

10- کوئی مرد محض قوت سے بیوی کی نگرانی نہیں کرسکتا؛ بیویوں کی نگرانی کے لیے (مندرجہ ذیل) اقدامات اٹھائے جاسکتے ہیں۔

11- خاوند اپنی بیوی کو اپنی دولت کے سنبھالنے اور خرچ کرنے میں لگائے رکھے، وہ (ہر) چیز کو صاف رکھے، مذہبی فرائض کی ادائیگی میں لگی رہے، کھانا وغیرہ کی تیاری میں مصروف رہے اور گھر بار کی صفائی کا دھیان کرے۔

12- وفادار اور قابل بھروسہ ملازموں کی زیر نگرانی بھی گھر تک محدود عورتیں (مناسب طور پر) محفوظ نہیں ہیں؛ وہی محفوظ ہیں جو اپنی حفاظت خود کرتی ہیں۔

13- (نشہ آور) مشروبات، بدسرشت لوگوں سے رسم وراہ، خاوند سے دوری، کھلے بندوں پھرنا، (غیر مناسب اوقات میں) سونا اور غیر مردوں کے گھروں میں رہنا عورت کی تباہی کے چھ اسباب ہیں۔

14- عورتیں خوبصورتی پر توجہ نہیں دیتیں اور نہ ہی عمر کا خیال رکھتی ہیں کہ مرد ہونا (ہی کافی ہے)؛ ایسی عورتیں اپنا آپ وجیہہ اور بدصورت ہر دو کے حوالے کردیتی ہیں۔

15- مردوں کے لیے اپنی ہوس، متلون مزاجی اور فطری سنگ دلی کے باعث عورتیں خاوند سے بے وفائی کا ارتکاب کرتی ہیں؛ خواہ (اس دنیا میں) ان کی کیسی بھی نگرانی کی جائے۔

16- مالک مخلوقات نے ان کی تخلیق میں جو مزاج داخل کردیا ہے اسے جانتے ہوئے (ہر) مرد کو پوری سختی سے اپنی بیوی کی نگرانی کرنی چاہیے۔

17- (عورتوں کی تخلیق کرتے ہوئے) منو نے عورتوں میں (ان کے بستر کی محبت) ودیعت کردی اور ساتھ (ان کی) جائے قیام، زیورات، ناپاک خواہشات، غضب، بے ایمانی، بدطینتی اور بداطواری کی بھی۔

18- عورتوں کے لیے مقدس کلمات سے کوئی (تقدیسی) رسم ادا نہیں کی جاتی؛ یہی طے شدہ قاعدہ ہے۔ عورتیں جو (قوت سے) محروم ہیں اور (ویدوں کی عبارات) کے علم سے بھی (بے نفسی) جھوٹ کی سی ناپاک ہیں؛ یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

19- ویدوں میں اسی مضمون کی بہت سی عبارات موجود ہیں تاکہ (عورت کی) اصل فطرت (اچھی طرح) واضح کردی جائے۔ (اب وہ مقدس عبارت) سنیں جن میں

ان کے (گناہوں کے) مداوے کا بتایا گیا ہے۔

-20 اگر میری ماں گمراہی کا شکار ہو کر ناجائز خواہشات کو دل میں جگہ دیتی ہے تو میرے باپ کا تخم نہ ٹھہرے؛ مقدس کلام میں اسی طرح درج ہے۔

-21 اگر کسی عورت کے دل میں ایسا خیال آتا ہے جو اس کے خاوند کے لیے تکلیف دہ ہو سکتا ہے تو (مذکورہ بالا عبارت کو) اس کفر کو مکمل طور پر دھو دینے کا ذریعہ بنایا گیا ہے۔

یا

اگر کسی عورت کے دل میں ایسا خیال آتا ہے جو اس کے خاوند کے لیے باعث تکلیف ہو سکتا ہے تو مذکورہ عبارت اس عورت کے گناہ کو ختم کر دیتی ہے۔

-22 کسی مرد کے خصائص کیسے ہی کیوں نہ ہوں' عورت کی شادی قانون کے مطابق اس کے ساتھ ہو جائے تو وہ (ان خصائص) کو اسی طرح اختیار کر لیتی ہے جیسے دریا سمندر میں سما جاتا ہے۔

-23 ارذیل ترین ذات کی عورت اکشا مالا بشسٹ اور سارنگی منڈیال سے وصل کے بعد معزز ٹھہریں۔

-24 (انہیں کی طرح) رذیل اقوام کی دیگر عورتیں بھی بلند مرتبت شوہروں کے باعث معزز ٹھہریں۔

-25 (زن و مرد کے) تعلقات کو قانونی بنانے والے عمل کو خاوند اور بیوی کے رشتے میں تبدیل کرنے والا پاک عمل قرار دیا گیا ہے۔ (آگے) بچوں سے متعلق قوانین کا بیان سنیں جو اس اور مرنے کے بعد دوسری دنیا میں خوشی کا سبب بنتے ہیں۔

-26 بیویاں جنہیں گھروں میں باعث برکت بچے پیدا کرنے ہیں پوجا کے لائق ہیں کہ گھروں کو منور کرتی ہیں۔ (مردوں کے گھروں میں مقیم) دولت کی دیوی اور ایسی بیوی میں کچھ فرق نہیں ہے۔

-27 بچوں کی پیدائش' پیدا ہونے والوں کی فطرت اور مرد کی روزمرہ زندگی کا ظاہری اور مرئی سبب عورت ہے۔

-28 آئندہ نسل' مذہبی رسوم کی مناسب ادائیگی' وفادارانہ خدمت گزاری اور مرد اور اس کے اجداد کے روحانی ترفع اور ازدواجی مسرت کا انحصار عورت پر ہے۔

29- اپنے خیالات' گفتار اور افعال پر قابو رکھتے ہوئے اپنے خاوند کی طرف سے عائد فرائض کی خلاف ورزی نہ کرنے والی عورت (موت کے بعد) اس کے ساتھ بہشت میں رہتی ہے اور اس دنیا میں بھی وفادار (بیوی' سادھوی) کے نام سے یاد کی جاتی ہے۔

30- اپنے خاوند سے بے وفائی کرنے والی عورت مردوں میں ملعون ٹھہرتی ہے اور (اپنے اگلے جنم میں) گیدڑی کے بطن سے پیدا ہوتی ہے' بیماریوں کا عذاب سہتی اور گناہوں کی سزا پاتی ہے۔

31- (اب) ذیل کی مقدس بحث سنیں جس میں دور حاضر کے نیک لوگوں اور قدیم رشیوں نے' مردوں کے استفادے کے لیے' نیک اولاد کے فضائل بیان کیے ہیں۔

32- ان (سب) کا کہنا ہے کہ (عورت کی) اولاد نرینہ اس کے مالک کی ہے لیکن اصطلاح (مالک) کے معنی پر ساوی کتب کی عبارات میں اختلاف ہے' کچھ کا خیال میں مالک سے مراد وہ شخص ہے جس کا نطفہ ٹھہرا ہے جبکہ دیگر اس سے مراد دھرتی کا مالک لیتے ہیں۔

33- مقدس روایات کی رو سے عورت کو دھرتی قرار دیا گیا ہے اور مرد کو بیج؛ جسد رکھنے والی تمام موجودات دھرتی اور بیج کے اتصال سے وجود میں آتے ہیں۔

34- کچھ معاملات میں بیج متمیز ہے جبکہ کچھ میں مادہ کا رحم' لیکن اولاد (سب سے زیادہ) قابل احترام اسی وقت ہوتی ہے جب دونوں برابر ہوتے ہیں۔

35- بیج اور (بیج کے) قبولندہ کے تقابل میں بیج کو برتر قرار دیا جاتا ہے؛ اس لیے کہ تمام مخلوقات میں اولاد بیج کے اوصاف سے شناخت کی جاتی ہے۔

36- مناسب موسم میں تیار شدہ کھیت میں کسی بھی (قسم کا) بیج بویا جائے' بیج کی صفات کا حامل پودا ہی اُگتا ہے۔

37- دھرتی تمام مخلوقات کا بدائی رحم خیال کی جاتی ہے لیکن بیج کی نمو اور بڑھوتری دھرتی کے خصائص پر نہیں ہوتی۔

38- اس دنیا میں' ایک ہی کھیت میں' مختلف طرح کے بیج بوئے جائیں تو ہر بیج اپنے مناسب وقت پر اپنی نوع کا پودا دیتا ہے۔

39- ورہی اور ساٹھی چاول' مونگ' ماش' تل' جو' لہسن اور گنا سب (ایک ہی زمین سے) اپنے بیج (کی صفات) کے مطابق پھوٹتے ہیں۔

40- جو بویا جاتا ہے وہی اگتا ہے' ایک (پودا) بو کر دوسرا حاصل نہیں کیا جا سکتا۔

41- اس لیے ویدوں اور انگوں کا جاننے والا فاضل اور ہوشمند شخص جو طوالت عمر کی خواہش رکھتا ہے کسی دوسرے کی عورت سے مباشرت نہیں کرتا۔

42- اس (مسئلے) پر پرانے زمانوں کے جاننے والے والو کا ایک گیت گاتے ہیں کہ (کسی) شخص کو کسی دوسرے کی زمین میں بیج نہیں بونا چاہیے۔

43- جو ہرن کسی شکاری کے تیر سے گھائل ہو چکا ہو اس پر تیر چلانا ضائع کرنے کے مترادف ہے؛ ہرن تو پہلے تیر چلانے والے کو ہی ملے گا۔

44- (ماضی سے واقف) رشیوں کا کہنا ہے زمین کو پرتھو (کی بیوی ہونے) کی وجہ سے پرتھوی کہا جاتا ہے۔ ان کے نزدیک زمین اس کی ہے جو اسے جھاڑ جھنکاڑ سے صاف کرنے کے بعد تیار کرتا ہے اور ہرن اس کا جس کے تیر کا نشانہ بنتا ہے۔

45- وہی شخص مکمل ہے جو بیوی' خود اور اولاد (تین اشخاص) پر مشتمل ہے؛ (ویدوں میں) یوں ہی ہے اور فاضل برہمنوں نے بھی یہی شرح کی ہے؛ خاوند اپنی بیوی کے ساتھ مل کر ایک وحدت بناتا ہے۔

46- بیوی فروخت یا ترک کر دینے سے اپنے خاوند سے الگ نہیں ہو جاتی ہمیں قانون کا اسی طرح ہونا معلوم ہے جو مالک مخلوقات (پرجاپتی) نے ازل میں بنایا۔

47- ایک بار (ترکہ کی) تقسیم ہو چکے' (ایک بار) کنیا شادی میں دی جا چکے اور (مرد) ایک بار کہہ چکے ''میں دوں گا'' تو پھر تینوں عمل واپس نہیں پھیرے جا سکتے۔

48- گائے' گھوڑی' اونٹنی' لونڈی' بھینس اور بکری کے برعکس نطفہ ٹھہرانے والا (یا اس کا مالک) اولاد حاصل نہیں کر سکتا' خواہ نطفہ کسی (بھی شخص کی) کی بیوی کو بھی ٹھہرایا جائے۔

49- کسی دوسرے کے کھیت میں حصہ داری نہ رکھنے والا اپنا بیج ڈال دے تو فصل ہو جانے پر وہ اس میں حصہ دار نہیں بن جاتا۔

50- اگر (ایک شخص کا) بیل کسی کی گائیں گابھن کرتا ہے تو بچھڑے اس کے ہوں گے جس کی گائیں ہیں' بیل اپنی طاقت فضول میں ضائع کرے گا۔

51- (اسی طرح) کوئی عورت کسی مرد کی ازدواجی ملکیت نہیں اور وہ اپنا بیج پرائی زمین میں ڈالتا ہے تو فائدہ عورت کے مالک کا ہے؛ بیج ڈالنے والے کو فصل سے حصہ نہیں ملتا۔

52- اگر زمین اور بیج کے مالک کے مابین فصل کے حوالے سے کوئی معاہدہ طے نہیں پایا تو مفاد بلاشبہ کھیت کے مالک کو جائے گا؛ بیج کے مقابلے میں اسے قبول کرنے والے کی اہمیت زیادہ ہے۔

53- لیکن اگر (ایک کھیت) خاص شرائط پر (کسی دوسرے کو) بوائی کے لیے دے دیا جاتا ہے تو بیج اور کھیت کا مالک دونوں (فصل میں) حصہ دار سمجھے جاتے ہیں۔

54- اگر بیج پانی یا ہوا سے کسی دوسرے کے کھیت میں جا پڑتا ہے اور (وہیں) پھوٹتا ہے تو (نکلنے والا پودا) کھیت کے مالک کا ہوتا ہے' بیج کے مالک کو حصہ نہیں ملتا۔

55- معلوم ہو کہ اس قانون کا اطلاق گائے' گھوڑی' اونٹنی' لونڈی' بکری' بھینس اور مادہ پرندوں پر ہوتا ہے۔

56- یوں بیج اور رحم کی تقابلی اہمیت آپ پر واضح کر دی گئی ہے؛ اب میں مصیبت اور ابتلا کے زمانے میں عورتوں پر اطلاق پانے والے قوانین کی وضاحت کروں گا۔

57- چھوٹے (بھائی) کے لیے بڑے بھائی کی بیوی ایسی ہے جیسے گورو کی؛ لیکن چھوٹے بھائی کی بیوی کو بڑے بھائی کی بہو قرار دیا گیا ہے۔

58- سوائے ابتلاء کے' چھوٹے بھائی کی بیوی سے مباشرت کرنے والا بڑا (بھائی) اور بڑے بھائی کی بیوی سے مباشرت کرنے والا چھوٹا (بھائی) دونوں دھرم باہر ہو جاتے ہیں' خواہ انہیں (اس عمل کا) اختیار بھی دے دیا گیا ہو۔

59- (اپنے خاوند سے) اولاد حاصل نہ کر سکنے والی عورت' اجازت ملنے کے بعد (مقررہ قواعد کے مطابق) اپنے دیور یا جیٹھ یا (خاوند کے سپنڈ میں سے) کسی مرد کے ساتھ اولاد کے لیے مباشرت کر سکتی ہے۔

60- (مباشرت کے لیے) مقرر کیا گیا (مرد) جسم پر گھی مل کر رات کو خاموشی سے (رجوع کرے گا) اور (ایک ہی) بیٹا پیدا کرے گا' کسی صورت میں دوسرا نہیں۔

61- قانون کے شناور کچھ (ماہرین) صرف ایک لڑکے (کی پیدائش) کو مذکورہ بالا اجازت کے مقصد کی تکمیل کے لیے ناکافی خیال کرتے ہوئے دوسرے لڑکے کی

اجازت بھی دیتے ہیں۔

62- لیکن جب (مباشرت) کے لیے مقرر کیے جانے کا مقصد قانوناً پورا ہو جائے تو دونوں ایک دوسرے کے لیے باپ اور بہو کی طرح ہوں گے۔

63- وظیفہ مذکورہ بالا کے مجاز بعد میں بھی قواعد سے انحراف کرتے ہیں تو وہ اسی طرح دھرم باہر ہو جائیں گے جیسے بہو یا گورو کے بستر کو ناپاک کرنے والے (مرد)۔

64- برہمن، کھشتری اور ویش کی بیوہ سوائے اپنے خاوند کے کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کی مجاز نہیں۔ اس لیے کہ اسے کسی دوسرے کے ساتھ مباشرت کی اجازت دینے والے ابدی قانون کی خلاف ورزی کریں گے۔

65- شادی سے متعلق مقدس صحائف کے احکام میں (بیواؤں کے) اس طور تفویض کیے جانے کا ذکر ملتا ہے اور نہ ہی ان کی دوسری شادی کا۔

66- یہ رسم جس کی برہمن، کھشتری اور ویش مذمت کرتے ہوئے صرف جانوروں کے لیے مناسب گردانتے ہیں، دنیا کے عہد میں (انسانوں کے لیے بھی) جائز قرار دیا گیا۔

67- دربار سے وابستہ دانشوروں کے سربراہ نے، جس کی عقل پر خواہش کا پردہ پڑ گیا تھا، ذاتوں (ورنوں) کا اختلاط پیدا کیا۔

68- اس زمانے سے نیک لوگ اس (شخص) کی مذمت کرتے چلے آئے ہیں جو اپنی جہالت میں، مر جانے والے کی بیوی کو (کسی دوسرے کی) اولاد پیدا کرنے پر تفویض کرتے ہیں۔

69- شادی کے زبانی اقرار کے بعد ہونے والا شوہر مر جاتا ہے تو دوشیزہ کا دیور یا جیٹھ مندرجہ ذیل قانون کے مطابق اس سے شادی کرے گا۔

70- قانون کے مطابق کنیا کو سفید کپڑوں میں ملبوس رخصت کیا جائے۔ حیض کے دنوں کو چھوڑ کر (مہینہ میں صرف ایک بار) اس سے رجوع کرے حتیٰ کہ حمل ٹھہر جائے۔

71- کسی ذی ہوش شخص کو اپنی بیٹی ایک شخص کو (ایک بار) دینے کے بعد کسی دوسرے کو نہیں دینی چاہیے؛ اس لیے کہ ایسے شخص پر ایک انسان کے حوالے سے غلط بیانی کا الزام آتا ہے۔

72- اگر کوئی شخص کسی کنیا کو مناسب طور پر قبول بھی کر چکا ہو تو اسے ناقص، بیمار یا بکارت سے محروم پا کر چھوڑ بھی سکتا ہے؛ اسے دھوکے سے دی گئی کنیا کو چھوڑنے کا حق بھی حاصل ہے۔

73- اگر کوئی نقص بتائے بغیر کنیا بیاہ دیتا ہے تو دولہا اس بدطینت کے ساتھ (معاہدہ) ختم کر سکتا ہے۔

74- کوئی شخص ملک سے باہر کاروبار کرتا ہے تو وہ (بیوی کی ضروریات کے (دیکھ بھال کے بندوبست کے بعد) جا سکتا ہے؛ اس لیے کہ بیوی نیک بھی ہو تو نان ونفقہ کی تنگی سے برائی کی طرف مائل ہو سکتی ہے۔

75- اگر خاوند (اس کی) ضروریات کا انتظام کرنے کے بعد سفر پر روانہ ہوتا ہے تو بیوی خود کو روزمرہ مصروفیات تک محدود رکھے گی، لیکن اگر وہ اس کے نان ونفقہ کا انتظام کیے بغیر چلا جاتا ہے تو بیوی گزارے کے لیے ایسے کام کرے گی کہ حرف گیری نہ کی جا سکے۔

76- خاوند بیرون ملک کسی مقدس فرض کے لیے جائے تو بیوی آٹھ برس انتظار کرے، تحصیل علم یا شہرت کے لیے جائے تو چھ برس اور (اگر) حصول مسرت اور لذت کی تلاش میں جائے تو تین برس انتظار کرے۔

77- بیوی خاوند سے متنفر ہو تو خاوند ایک سال انتظار کرے لیکن ایک سال (گزرنے کے) بعد اسے جائیداد سے محروم کر دے اور مباشرت نہ کرے۔

78- لیکن بیوی (اپنے خاوند سے) کسی بدعلت، شراب نوشی یا بیماری کے باعث گریزاں ہو تو تین ماہ تک اس سے قطع تعلق رکھا جائے اور زیورات اور ساز وسامان سے محروم کر دیا جائے۔

79- فاترالعقل، آشرم باہر، نخنثے، نامرد یا جرائم کی پاداش میں لاحق ہو جانے کی سی بیماری میں مبتلا شوہر سے اجتناب برتنے والی بیوی آشرم باہر ہوگی اور نہ ہی جائیداد سے محروم۔

80- (عادی) شراب نوش، بداطوار، بے قابو، جھگڑالو اور فضول خرچ بیوی پر کسی بھی وقت سوتن لائی جا سکتی ہے۔

81- بانجھ بیوی پر آٹھ برس کے بعد، جس کی اولاد نہ بچتی ہو اس پر دس، جس کے صرف

بیٹیاں ہوتی ہوں اس پر گیارہ برس کے بعد سوتن لائی جا سکتی ہے' لیکن جھگڑالو (بیوی) پر بلا توقف۔

82- لیکن ایک علیل الطبع عورت پر جو (اپنے خاوند پر) مہربان اور نیک سیرت ہے' صرف اس کی رضامندی سے سوتن لائی جا سکتی ہے؛ اس ہتک ہرگز نہیں ہونی چاہیے۔

83- اگر کوئی عورت سوتن لائے جانے پر (غصے میں) خاوند کے گھر سے چلی جائے تو اسے آشرم باہر نہیں کرنا چاہیے بشرطیکہ اس کا کنبہ موجود ہو۔

84- جو منع کرنے کے بعد بھی شراب نوشی کرے' میلوں میں گھومے یا کھیل تماشوں میں جائے اسے چھ کرشنل جرمانہ ہوگا۔

85- برہمن' کھشتری اور ویش ایک سے زیادہ عورتوں سے شادی کریں جن میں برابر ذات اور کم تر دونوں شامل ہوں تو برتری' احترام اور رہائش وغیرہ میں برابر ذات والی کو اونچا مقام حاصل ہوگا۔

86- برہمن' کھشتری اور ویش کی مختلف ذاتوں کی بیویوں میں سے صرف برابر ذات کی بیوی روزانہ کی مقدس رسومات کی ادائیگی میں شوہر کی معاونت کرے گی۔

87- لیکن اپنی برابر ذات کی بیوی کی حیات میں روزانہ کی مقدس رسومات میں نیچ ذات بیوی سے معاونت لینے والے احمقوں کو قدماء نے برہمن سے پیدا ہونے والا چنڈال قرار دیا ہے۔

88- خواہ بیٹی ابھی (مناسب) عمر کو نہ پہنچی ہو باپ کو چاہیے کہ ممتاز' وجیہہ اور برابر ذات کا رشتہ آنے کی صورت میں قبول کرے۔

89- لیکن مناسب خوبیوں سے تہی شخص کے ساتھ بیاہے جانے سے بہتر ہے کہ شادی کی عمر کو پہنچ جانے والی لڑکی بھی موت تک باپ کے گھر میں بیٹھی رہے۔

90- شادی کی عمر کو پہنچ کر بھی کنیا تین برس لازماً باپ کے گھر پر انتظار کرے' اس کے بعد وہ اپنے لیے (برابر رتبے اور ذات) کا خاوند چن لے۔

91- اگر (لڑکی کی) شادی نہ کی جائے تو وہ خود خاوند تلاش کر سکتی ہے' لڑکی پر گناہ آئے گا اور اس پر جس کے ساتھ اس نے شادی کی۔

92- اپنے انتخاب سے شادی کرنے والی اپنے ساتھ زیورات وغیرہ نہیں لے جا

سکتی خواہ اس کی ماں نے دیئے ہوں یا باپ نے' بصورت دیگر وہ چوری کی مرتکب ہوگی۔

93- شادی کی عمر کو پہنچنے والی لڑکی کو شادی میں لینے والا (لڑکی کے) باپ کو رقم ادا نہیں کرے گا' اس لیے کہ مؤخر الذکر نے حیض کی فطری نتائج وعواقب میں رکاوٹ ڈالی اور لڑکی پر اپنے استحقاق سے محروم ہوگیا۔

94- تیس سال کا مرد بارہ سالہ کنیا سے شادی کرے گا جو اسے خوش رکھ سکے یا چوبیس برس کا مرد آٹھ سالہ لڑکی سے' اگر دوسرے فرائض (کی ادائیگی) حائل نہ ہو تو اسے (لازماً جلد) شادی کرنی چاہیے۔

95- خاوند کو بیوی دیوتاؤں کی طرف سے عطا ہوتی ہے (نہ کہ وہ خود اس سے شادی کرتا ہے)' دیوتاؤں کے لیے پسندیدہ ہے کہ (اگر وہ) باوفا ہے تو اس کا نان ونفقہ اٹھاتا ہے۔

96- عورتوں کو مائیں اور مردوں کو باپ بننے کے لیے پیدا کیا گیا' اسی لیے ویدوں میں (مردوں کو) مقدس رسوم بیویوں کے ساتھ مل کر ادا کرنے کا حکم دیا گیا ہے۔

97- لڑکی کے باپ نے رقم وصول کرلی لیکن رخصتی سے پہلے ہونے والا دولہا مر گیا تو لڑکی کی رضامندی سے وہ مرنے والے کے بھائی سے بیاہی جائے گی۔

98- خواہ شودر ہی کیوں نہ ہو بہتر ہے کہ لڑکی شادی میں رہنے کے عوض رقم نہ لے' اس لیے کہ یہ رقم لینے والا دختر فروش کہلاتا ہے اور (نام بدل کر) لین دین کرتا ہے۔

99- زمانہ قدیم اور دور حاضر کے نیک لوگوں میں سے کسی نے (یہ) کام نہیں کہ ایک شخص کو (بیٹی دینے کا) وعدہ کرنے کے بعد دوسرے کو دے دی ہو۔

100- اور نہ ہی ہم نے قدما میں سے کسی کے متعلق سنا ہے کہ انہوں نے (ایسی) رقم کسی حیلے سے وصول کی ہو۔

101- خاوند اور بیوی کیلیے قوانین کا ارفع ترین خلاصہ یہ ہے کہ ''باہمی ازدواجی وفاداری موت تک برقرار رہنی چاہیے۔''

102- یوں آپ پر خاوند اور بیوی (سے متعلق) قوانین واضح کردیئے گئے ہیں۔ ان کا ازدواجی مسرت اور بچوں کی پرورش سے گہرا تعلق ہے' اب وراثت کی تقسیم (کے قوانین) جان لیں۔

103- شادی شدہ جوڑے کو متواتر کوشاں رہنا چاہیے کہ (ان میں) علیحدگی نہ ہونے پائے (اور) نہ ہی وہ ازدواجی بے وفائی کے مرتکب ہوں۔

104- باپ اور ماں کی وفات کے بعد بھائی اکٹھے ہوکر جائیداد باہم برابر تقسیم کر سکتے ہیں۔ ان میں باپ اور ماں کی جائیداد برابر تقسیم ہوگی۔ والدین کی حیات میں جائیداد پر ان کا کوئی اختیار نہیں ہوگا۔

105- یا پھر ساری جائیداد سب سے بڑے بھائی کو ملے گی اور دوسرے اس کے تحت اسی طرح زندگی بسر کریں گے جیسے باپ کے ماتحت کرتے تھے۔

106- پہلے بیٹے کی پیدائش کے فوراً بعد مرد باپ کہلانے لگتا ہے اور پرکھوں کے قرض سے آزاد ہوجاتا ہے؛ بیٹا (اسی وجہ سے) پوری جائیداد (وصول کرنے) کا مجاز ہے۔

107- وہ سارے قرض کا ذمہ دار اسی بیٹے کو بناتا ہے اور اسے ابدیت بھی اسی کی وساطت سے ملتی ہے (چنانچہ) وہی قانون کے اقتضاء کے لیے پیدا ہوتا ہے۔ باقی سب خواہش کی پیداوار خیال کیے جاتے ہیں۔

108- بڑا بھائی چھوٹوں کی ایسی ہی معاونت کرے گا جیسی باپ کرتا تھا اور چھوٹے بھائی بھی سب سے بڑے کے ساتھ ویسا ادب روا رکھیں (جیسا وہ باپ کے ساتھ رکھتے تھے۔)

109- سب سے بڑا (بیٹا) ہی خاندان کو خوشحال کرتا ہے اور وہی برباد۔ مردوں میں سب سے بڑے کو معزز ترین خیال کیا جاتا ہے۔ نیک سیرت لوگ کبھی اس کی توہین نہیں کرتے۔

110- بڑے بھائی کا سلوک شایان شان ہو تو اس کی ماں باپ کے برابر عزت کرنا چاہیے یا اس کے برعکس سلوک پر بھی اسے رشتے دار کا سا احترام دینا چاہیے۔

111- چاہیں تو اکٹھے رہیں اور اگر روحانی ترفع کے لیے الگ الگ رہنا چاہیں تو الگ رہیں؛ چونکہ الگ (رہنے سے) درجہ بڑھتا ہے علیحدگی بہتر ہے۔

112- کل جائیداد کا بیسواں حصہ سب سے بڑے کو اضافی طور پر ملے گا اور مال مویشیوں میں سے بھی بہترین؛ جبکہ منجھلے اس کا نصف اور سب سے چھوٹے کو چوتھائی حصہ۔

113- سب سے بڑا اور سب سے چھوٹا (اپنا اپنا) حصہ (مندرج بالا) اصول کے مطابق

لیں گے؛ جبکہ ان کے درمیان جتنے بھائی ہیں سب کا حصہ منجھلے کے برابر ہوگا۔

114- سب سے بڑے کو حصہ دیتے ہوئے ہر طرح کے مال میں سے بہترین دیا جائے گا اور ایک مویشی اضافی دیا جائے گا جو خصوصاً بہترین ہوگا۔

115- لیکن اگر سب (بھائی) اپنے پیشوں میں یکساں مہارت رکھتے ہیں تو پھر بڑے کو محض اظہار تعظیم میں کوئی معمولی قیمت کی چیز اضافی دی جائے گی۔

116- جب اضافی حصے نکالے جا چکیں تو (بچ جانے والی جائیداد) برابر حصوں میں تقسیم کردی جائے لیکن اضافی حصے وضع نہ کیے جانے کی صورت میں حصہ بندی مندرجہ ذیل طریقوں کے مطابق کی جائے گی۔

117- سب سے بڑا بیٹا ایک حصہ زیادہ لے گا' اس سے چھوٹا بھائی ڈیڑھ حصہ اور اس سے اگلے کو ایک حصہ ملے گا' یہ طے شدہ قاعدہ ہے۔

118- غیر شادی شدہ بہن کو ہر بھائی حصے کا ایک چوتھائی دے گا' انکار کرنے والا آشرم باہر ہو جائے گا۔

119- (برابر تقسیم کے بعد) رہ جانے والی ایک بکری یا بھیڑ (کی قیمت) تقسیم نہیں ہوگی۔ اسے سب سے بڑے بھائی کو دے دیا جائے گا۔

120- اگر چھوٹا بھائی بڑے بھائی کی بیوی سے لڑکا پیدا کرتا ہے تو تقسیم مساوی ہوگی۔ یہی طے شدہ قانون ہے۔

121- سب سے بڑے بھائی کی بیوی سے یوں پیدا کیا جانے والا بیٹا اپنے باپ کا نمائندہ ہے لیکن اسے جائیداد کی تقسیم میں اضافی حصہ نہیں ملے گا۔ چھوٹے بھائی نے بڑے بھائی کی بیوی سے بیٹا پیدا کیا تو مؤخر الذکر باپ بن گیا' پیدا ہونے والے بیٹے کو مذکورہ بالا قانون کے مطابق جائیداد میں سے حصہ ملے گا۔

122- بڑی بیوی سے پیدا ہونے والا بیٹا چھوٹا اور چھوٹی بیوی سے پیدا ہونے والا بیٹا بڑا ہونے کی صورت میں (جائیداد کی تقسیم کا طریقہ الجھ جائے)۔

123- پہلی بیوی سے پیدا ہونے والے بیٹے کو اس کا اضافی حصہ بیلوں میں سے بہترین کی شکل میں ملے گا' باقی بیلوں میں سے بہترین باقی بیٹوں کو ان کی ماؤں کے مراتب کے اعتبار سے ملیں گے۔

124- لیکن سب سے بڑی بیوی سے پیدا ہونے والے سب سے بڑے بیٹے کو پندرہ

گائیں اور ایک بیل ملے گا جبکہ باقی (بچ جانے والے) مویشیوں میں سے دوسرے بیٹوں کو ان کی ماؤں کے درجات کے مطابق حصہ ملے گا۔

125- بیویاں ایک ذات کی ہوں اور ان میں سے کسی میں کوئی صفت امتیازی نہ ہو تو بیٹوں کو ماؤں کے درجات کے حوالے سے کوئی ترجیح حاصل نہ ہوگی۔ درجے کی برتری پیدائشی ہے۔

126- سیرامانیہ بیانیہ کے حوالے سے بھی پیدائش میں اولیت کی فضیلت ثابت ہے۔ جڑواں پیدا ہونے والوں میں سے اندر اوتار کا درجہ پہلے پیدا ہونے والے کو ملا تھا۔

127- جس کی اولاد نرینہ نہ ہو اپنی بیٹی کا تقرر (پتریکا) کرتے ہوئے اس کے خاوند سے کہہ سکتا ہے ''اس میں سے پیدا ہونے والا بیٹا میری تجہیز و تکفین کرے گا۔''

128- اس قاعدے پر عمل کرتے ہوئے مخلوقات کے مالک دکشا نے اپنی بیٹیوں کو اپنی نسل آگے چلانے کے لیے مقرر کیا۔

129- اس نے دس بیٹیاں دھرم' تیرہ کشیپ اور ستائیس راجہ سوم کو دیں اور (ان کے دلوں میں) مہر و محبت ڈالی۔

130- بیٹا اپنی ذات کا نمائندہ ہے' مقرر کردہ بیٹی بیٹے کی مانند۔ جب اپنی ذات برابر بیٹی موجود ہے تو پھر وراثت کسی اور کے پاس کیوں جانے پائے۔

131- ماں جو کچھ بھی ترکے میں چھوڑتی ہے بلاشرکت غیر شادی شدہ لڑکی کا حصہ ہوتا ہے۔ اگر نانا کی نرینہ اولاد نہیں تو مقرر شدہ (وصی) بیٹی کا بیٹا اس کی تمام جائیداد کا وارث ہے۔

132- مقررہ (وصی) بیٹی کا بیٹا نانا کے علاوہ اپنے باپ کی جائیداد بھی ترکے میں پائے گا بشرطیکہ وہ باپ کی اکلوتی اولاد ہے' تب وہ پنڈ دے گا؛ اپنے باپ کا اور اپنے نانا کا۔

133- پوتے اور (مقرر کردہ بیٹی سے) نواسے میں کوئی فرق نہیں؛ نہ مادی معاملات کے اعتبار سے اور نہ ہی مذہبی رسوم کی ادائیگی میں؛ اس لیے کہ ایک کا باپ اور دوسرے کی ماں ایک ہی شخص کے تخم سے تھے۔

134- ایک بیٹی کے مقرر (وصی) کیے جانے کے بعد' اگر بیٹا پیدا ہو جاتا ہے تو باپ کا ترکہ دونوں میں برابر تقسیم ہوگا' اس لیے کہ عورتوں کو حق تقدم و بزرگی حاصل نہیں۔

135- اگر مقرر کردہ (وصی) بیٹی بغیر اولادِ نرینہ پیدا کیے مر جاتی ہے تو اس کا خاوند بغیر ہچکچاہٹ (اس کے) باپ کا ترکہ لے سکتا ہے۔

136- خواہ بیٹی کو وصی قرار دیا گیا ہو یا نہیں وہ اپنے ذات برابر خاوند سے باپ کو بیٹے کا بیٹا (یعنی پوتے برابر نواسا) دیتی ہے جو نانا کا پنڈ دے گا۔

137- ایک شخص بیٹے کے باعث دنیا فتح کرتا ہے' پوتے کے باعث ابدیت پاتا ہے اور پڑپوتے کے بل پر سورج لوک جاتا ہے۔

138- چونکہ بیٹا باپ کو پت نامی دوزخ سے بچاتا ہے چنانچہ اسے پتر (یعنی پت سے بچانے والا) کہا گیا ہے؛ اس امر کو قائم بالذات (سویمبھو) نے خود بیان کیا ہے۔

139- اس دنیا میں پوتے اور نواسے میں کوئی فرق نہیں' اس لیے کہ (اولادِ نرینہ نہ ہونے کی صورت میں (پوتے کی طرح) نواسا بھی اگلی دنیا میں نجات کا سبب بنتا ہے۔

140- مقرر کردہ (وصی) بیٹی کا بیٹا سب سے پہلے ماں کو پنڈ دے' پھر نانا کو اور تیسرے درجے پر دادا کو۔

141- کسی نے متبنیٰ بیٹا بنایا اور اس میں تمام خوبیاں موجود ہیں تو وہی اس کے ترکے کا مالک ہوگا خواہ کسی دوسری گوت سے آیا ہو۔

142- متبنیٰ بیٹا اپنے فطری باپ کا خاندانی (گوتر کا) نام نہیں پاتا اور نہ ہی اس کا ترکہ' وہ فطری باپ کو پنڈ بھی نہیں دے گا' جہاں تک متبنیٰ میں دیے گئے بیٹے کا تعلق ہے اس پر سے فطری باپ کا پنڈ کا حق ختم ہو جاتا ہے۔

143- ایسی بیوہ کا بیٹا' جسے کسی دوسرے سے اولاد کے لیے مباشرت تفویض نہیں کی گئی تھی' ترکے میں حصہ نہیں پائے گا کیونکہ وہ ولدالحرام ہے' جبکہ ایک بیٹے کی موجودگی میں بیوہ کسی دوسرے مرد سے بیٹا حاصل کرتی ہے تو مؤخرالذکر کو ترکہ سے حصہ نہیں ملے گا کیونکہ وہ بھی ہوس کی پیداوار ہے۔

144- بیوہ نے اجازت کے مطابق کسی سے مباشرت کی اور بیٹا پیدا ہو گیا اس عمل میں قواعد کی خلاف ورزی ہوئی تو دادا کی جائیداد سے لڑکے کو حصہ نہیں ملے گا۔

145- بیٹے کی بیوہ نے قواعد کے مطابق کسی دوسرے سے مباشرت کے نتیجے میں بیٹا پیدا کیا تو اسے بیٹے کے برابر دادا کے ترکے سے حصہ ملے گا؛ لڑکے کی ماں دادا کے بیٹے کی زمین تھی اور فصل یعنی لڑکا مرحوم باپ کی ملکیت ہے۔

146- مرحوم بھائی کی بیوہ اور ترکے میں سے بھائی کے حصے کی دیکھ بھال کرنے والا بھائی مرحوم کے لیے ایک بیٹے کی پرورش کے (حصہ) اس کے حوالے کر سکتا ہے۔

147- قواعد کے مطابق بیوہ نے اپنے شوہر کے بھائی یا سپنڈ میں سے کسی کے ساتھ مباشرت سے بیٹا پیدا کر لیا لیکن اس میں ضرورت سے زیادہ دخل نفسانی خواہش کا تھا تو دادا کے ترکے سے اس بیٹے کو حصہ نہیں ملے گا۔

148- مذکورہ بالا قوانین ایک ذات کی عورتوں کے بیٹوں کی تقسیم کے لیے ہیں اور انہیں اچھی طرح سمجھ لینا چاہیے اب ایک شخص کی مختلف ذاتوں سے تعلق رکھنے والی بیویوں سے پیدا ہونے والے بیٹوں کے مابین جائیداد کی تقسیم کے قواعد کا بیان ہوگا۔

149- اگر ایک برہمن کی چار بیویاں بالترتیب چار ذاتوں (برہمن' کھشتری' ویش اور شودر) کی ہوں تو ان کے مابین جائیداد کی تقسیم کا قانون یوں ہوگا۔

150- (کھیت) جوتنے کے (غلام)' گائیں گابھن کرنے کو رکھا گیا سانڈ' گاڑیاں' زیورات اور گھر اضافی حصے کے طور پر برہمنی کے بیٹے کو ملے گا۔

151- (باقی اسباب) کے تین حصے برہمنی کے بیٹے کو' دو حصے کھشتری کے' ڈیڑھ حصہ ویش اور ایک حصہ شودر بیوی کے بیٹے کو ملے گا۔

152- یا پھر قانون کا جاننے والا کل ترکے کے دس حصے کرنے کے بعد انہیں ذیل کے طریقہ کے مطابق تقسیم کر دے۔

153- برہمن' کھشتری' ویش اور شودر بیوی کے بیٹے کو بالترتیب چار' تین' دو اور ایک حصہ ملے گا۔

154- کسی برہمن کی برہمن' کھشتری اور ویش بیویوں میں سے کوئی اولاد ہو یا نہ ہو شودر بیوی کے بیٹے کو دسویں سے زیادہ حصہ نہیں ملے گا۔

155- کسی برہمن' کھشتری اور ویش کی شودر بیوی کے بیٹے کا وراثت میں کوئی حصہ نہیں ہوتا' جو کچھ باپ دیتا ہے وہ اسی پر رضامند ہو جائے گا۔

156- برہمن' کھشتری اور ویش کے تمام بیٹے جو ایک ذات کی بیویوں سے ہوں یکساں حصہ پائیں گے' سب سے بڑے بیٹے کو البتہ ایک حصہ زیادہ ملے گا۔

157- چونکہ ایک شودر صرف اپنی ہم قوم سے شادی کر سکتا ہے اور کسی سے نہیں' شودر بیوی سے خواہ ایک سو بیٹے بھی پیدا ہوں انہیں یکساں حصے ملیں گے۔

-158 قائم بالذات (سوممبھو) سے پیدا ہونے والے آدمی کے جو بارہ بیٹے منو نے گنوائے ہیں ان میں سے چھ رشتے دار اور وراث ہیں جبکہ رشتے دار ہیں لیکن وارث نہیں۔

-159 نطفے سے پیدا ہونے والا بیٹا؛ بیٹا جو بیوہ قواعد کے مطابق کسی دوسرے مرد سے پیدا کرے' متبنیٰ بیٹا' بنایا گیا بیٹا' بیٹا جسے خفیہ طور پر پیدا کیا گیا ہو اور (گھر سے) نکالا گیا بیٹا چھ رشتے اور ترکہ میں حصہ دار ہیں۔

-160 کنواری کنیا کا بیٹا' بیوی کا خلاف قواعد بیٹا' خریدا گیا بیٹا' دوسری شادی کرنے والی عورت سے پیدا ہونے والا بیٹا' بیٹا جسے کسی کو دے دیا گیا ہو اور شودر بیوی کا بیٹا رشتہ دار لیکن ترکے میں حصہ دار نہیں ہیں۔

-161 جو انجام غیر محفوظ ناؤ پر پانی عبور کرنے کی کوشش (کرنے والے) کا ہوتا ہے وہی اس کا ہے جو اگلی دنیا (کے حزن وملال) سے گزرنے کے لیے حقیقی بیٹے کی بجائے کوئی برا متبادل اختیار کرتا ہے۔

-162 کسی شخص کے دو بیٹے (بطور) اس کے قانونی وارث (موجود ہوں) اور ایک بیوہ نے حاصل کیا ہو تو (پہلے دو میں سے) ہر ایک کو برابر حصہ ملے گا؛ تیسرا ہر طرح کے حصے سے محروم رہے گا۔

-163 پدری جائیداد کا مالک فقط نطفے سے پیدا ہونے والا بیٹا ہوگا؛ سختی سے بچاؤ کے لیے بہتر ہے کہ وہ باقیوں کو بھی گزارے موافق دے۔

-164 نطفے سے پیدا ہونے والا جائز بیٹا پدری جائیداد تقسیم کرے تو وہ بیوہ کے حاصل کردہ بیٹے کو پانچواں یا چھٹا حصہ دے۔

-165 یوں ترکہ نطفے کے بیٹے اور بیوی کے بیٹے میں تقسیم ہوں گے جبکہ باقی دس خاندان کے رکن ہوں گے اور حسب مرتبہ حصہ پائیں گے۔

-166 جو بیٹا کوئی شخص اپنی شادی شدہ بیوی سے پیدا کرتا ہے افضل ترین ہے اور (اس کے) نطفے کا کہلاتا ہے۔

-167 متوفی' مخنث یا بیمار آدمی کی بیوی (اس مقصد کے لیے مخصوص قانون) نیوگ کے تحت کسی دوسرے مرد سے جو بیٹا حاصل کرتی ہے وہ کشیترج بیٹا کہلاتا ہے۔

-168 جس لڑکے کے ماں باپ (مصیبت کے وقت) اپنے بیٹے کو (پانی سے پوتر کرنے

کے بعد) اپنے کسی ہم قوم کو سونپ دیں متبنیٰ بیٹا سمجھا جائے گا۔ اسے داترم کہا جائے گا۔

169- جسے کسی (شخص) نے متبنیٰ بنایا کرترم کہلاتا ہے بشرطیکہ وہ برابر ذات کا' اچھے برے کی تمیز رکھنے والا اور ہونہار ہو۔

170- کسی شخص کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہو جس کا باپ نامعلوم ہے' گھر میں خفیہ طور پر پیدا ہونے والا بیٹا (گوڑہ تپن) کہلاتا ہے' لڑکا اس مرد کا شمار ہوگا جس کی بیوی نے جنم دیا۔

171- وہ جسے (کوئی شخص) ماں باپ کے چھوڑ دینے کے بعد اپناتا ہے پھینکا گیا بیٹا (اپ بدھ) کہلاتا ہے۔

172- کوئی کنواری اپنے باپ کے گھر میں کسی لڑکی کو جنم دے تو اسے کنواری کا بیٹا (کانن) کہلائے گا۔ جو شخص بعد ازاں اس لڑکی سے شادی کرے گا اس لڑکے کا باپ ہوگا۔

173- اگر کوئی جانتے ہوئے یا انجانے میں حاملہ (دلہن) سے شادی کر بیٹھے تو کوکھ میں موجود لڑکا اسی کا شمار کیا جائے گا اور دلہن کے ساتھ آنے والا بیٹا (سہوڑہ) کہلائے گا۔

174- اگر کوئی شخص ایک لڑکا' خصائل میں اپنے برابر یا کم تر' اس کے ماں باپ سے بیٹا بنانے کے لیے خریدتا ہے تو لڑکا کرتک کہلاتا ہے۔

175- شوہر کی چھوڑی ہوئی یا بیوہ عورت اپنی مرضی سے دوسری شادی کر لیتی ہے تو اس سے پیدا ہونے والا بیٹا دوسری شادی کرنے والی عورت کا بیٹا (پربھو) کہلاتا ہے۔

176- عورت کی شادی ہوئی مگر مباشرت نہیں اور وہ اپنے شوہر کو چھوڑ کر دوسرے شخص کی پناہ میں چلی گئی؛ وہ اپنے چھوڑے ہوئے شوہر کے پاس لوٹ کر دوبارہ سے ازدواجی زندگی کا آغاز کر سکتی ہے۔

177- کسی لڑکے والا بغیر کسی (مناسب) وجہ کے اسے چھوڑ دیں' یا کھو جائیں اور وہ خود کو کسی (شخص) کے حوالے کر دے تو اس کا خود حوالگی بیٹا (سویم دت) کہلائے گا۔

178- برہمن شہوت کے غلبے میں کسی شودر عورت سے لڑکا پیدا کر بیٹھے تو (زندہ ہی مردہ خیال کیے جانے کے باعث) اسے پارشو (زندہ لاش) کہا جائے گا۔

179- کوئی شودر (اپنے باپ کے حکم سے) لونڈی یا لونڈی کی (بھی) لونڈی سے جو لڑکا حاصل کرتا ہے (اس کی) وراثت کا حقدار ہے۔ یہی طے شدہ قانون ہے۔

180- بیوی کا دوسرے کے نطفے سے حاصل کردہ بیٹا اور باقی جو بیٹے (اوپر) گنوائے گئے ہیں دانشمندوں کے نزدیک صرف بیٹے کا متبادل ہیں اور ان کا مقصد تدفین کی رسوم کی ادائیگی ہے۔

181- (نطفے کے بیٹے کی موجودگی میں) اوروں سے حاصل ہونے والے جو بیٹے بیان ہوئے ہیں اسی کے ہیں جس کا نطفہ ہیں نہ کے اس کے جس نے اپنائے ہیں۔

182- ایک باپ سے (پیدا ہونے والے) بھائیوں میں سے کسی ایک کا بیٹا بھی موجود ہے تو منو کے حکم کے مطابق سب کی نسل اسی سے چلے گی۔

183- اگر ایک مرد کی بیویوں میں سے صرف ایک کے ہاں بیٹا پیدا ہوا ہے تو اس کی تمام بیویاں اس بیٹے کے باعث اولاد نرینہ کی مائیں کہلاتی ہیں۔

184- بیٹوں کے جو بارہ مدارج بیان ہوئے ہیں ان میں سے ہر ایک اپنے سے برتر کے نہ ہونے کی صورت میں حصہ پاتا ہے۔ اگر ایک ہی مرتبے کے ایک سے زیادہ بیٹے ہیں تو جائیداد برابر تقسیم ہوگی۔

185- کسی شخص کا ترکہ بھائیوں کو ملتا ہے نہ ہی باپ کو بلکہ (صرف) بیٹے کو؛ لیکن اگر بیٹے کی اولاد نرینہ نہ ہو تو ترکہ باپ کو ملے گا اور (بھائیوں کو)۔

186- تین (اجداد) کو شرادھ جاتا ہے اور تین کو ہی پانی چڑھایا جاتا ہے' چوتھی پشت (تک) یعنی (پڑپوتا) ہی یہ سب چڑھاوے دیتا ہے؛ اس سے اگلی نسل کا (ان سے) کوئی واسطہ نہیں رہ جاتا۔

187- (قرابت میں انہی تین مدارج کے) رشتہ دار متوفی کا ترکہ پاسکتے ہیں یا ان کی عدم موجودگی میں ساکوی یا (اس کی عدم موجودگی میں) گورو یا (اس کی عدم موجودگی میں) چیلا۔

188- ان سب ورثاء (کی عدم موجودگی یا نااہلی پر) ترکہ تین ویدوں کے فاضل برہمنوں کو ملے گا جنہوں نے اپنی اندریوں کو قابو میں رکھا۔

189- برہمن کا ترکہ بادشاہ نہیں لے سکتا' یہ طے شدہ قاعدہ ہے؛ لیکن دوسری ذاتوں کے مرحومین (کی جائیداد) ورثاء کی عدم موجودگی یا نااہلی کی صورت میں بادشاہ لے گا۔

190- اگر لاولد مرنے والے کی (بیوہ) اپنے گوتر کے کسی رکن سے بیٹا پیدا کرے تو (بیٹے کی) پرورش کے بعد ترکہ اس کے حوالے کر سکتی ہے۔

191- (مختلف مردوں سے) ایک عورت کے دو بیٹے جائیداد کے لیے مقابل ہوں تو ہر ایک کو صرف وہی ملے گا جو اس کے باپ سے عورت کو پہنچا۔

192- لیکن ماں کے فوت ہونے کے بعد اس کے بطن سے سب بھائی اور کنواری بہنیں ترکے میں سے برابر حصہ پائیں گی۔

193- مرحومہ نانی کے ترکے میں سے کچھ نہ کچھ' ازروئے محبت' نواسیوں کو بھی ملنا چاہیے۔

194- (عورت کو) شادی کے وقت اگنی کے روبرو جو کچھ والد سے ملتا ہے' جو رخصتی میں ملتا ہے' جو بھائی دیتا ہے' جو شوہر تحفتاً دیتا ہے' جو ماں سے ملتا ہے اور جو باپ سے پہنچتا ہے چھ استری دہن کہلاتے ہیں۔

195- (یہ سب مال) اور جو کچھ بعدازاں تحفتاً شوہر کی طرف سے ملتا رہا' مرنے کے بعد' اس کی اولاد کو ملے گا' خواہ اس کا انتقال اپنے شوہر کی زندگی میں ہو جائے۔

196- اگر عورت لاولد مر جائے اور اس کی شادی برہم' دیو' آرش' گاندھرب یا پرجاپتی طریقے کے مطابق ہوئی ہو تو سب ترکہ شوہر کو ملتا ہے۔

197- لیکن بیان کیا گیا ہے کہ جو مال (بیوی کو) اسر بیاہ (یا دوسرے ناقابل تعریف طریقہ شادی) کی صورت ملتا ہے' بے اولاد مر جانے کی صورت میں اس کے ماں باپ کو ملے گا۔

198- کسی نے اپنی بیٹی ایسے گھر میں دی جہاں اس کی مختلف ذات کی سوتنیں موجود ہیں تو اس (بیٹی) کے بے اولاد مرنے پر والد نے جو کچھ دیا تھا برہمنی سوتن کی بیٹی کو ملے گا۔

199- مشترکہ خاندانی نظام میں عورتوں کو (زیورات وغیرہ کی صورت) اپنی جمع جتھا نہیں بنانی چاہیے اور نہ ہی شوہر کی اجازت کے بغیر اس کے مال میں سے۔

200- جو زیورات عورتیں اپنے خاوندوں کی زندگی میں پہنتی رہیں (ان عورتوں کی) موت کے بعد (شوہروں کے) ورثاء باہم تقسیم نہیں کریں گے؛ ایسا کرنے والے دھرم باہر ہو جاتے ہیں۔

201- مخنث اور دھرم باہر، پیدائشی اندھے یا بہرے، پاگل، شعور سے عادی اور گونگے اور کسی عضو یا حس سے پیدائشی محروم افراد کو حصہ نہ ملے گا۔

202- لیکن (قانون شناس کے لیے) بہتر ہے کہ ان سب کو اپنی اہلیت کے مطابق نان ونفقہ فراہم کرے؛ نہ فراہم کرنے والا دھرم باہر ہو جاتا ہے۔

203- اگر مخنث اور اس جیسے دوسرے افراد کو کسی نہ کسی طور بیوی کی خواہش ہو تو ان (بیویوں) میں سے ہونے والی اولاد جائیداد میں حصہ دار ہوگی۔

204- سب سے بڑا (بیٹا اپنی محنت سے) باپ کے مرنے کے بعد جو کچھ بناتا ہے اس میں سے کچھ حصہ کچھ بھائیوں کا بھی ہوگا بشرطیکہ وہ سیکھنے میں کسی لیاقت کا مظاہرہ کریں۔

205- لیکن، بغیر کسی خاص لیاقت کی تحصیل کے، سب اپنی محنت سے جائیداد بناتے ہیں تو وہ یکساں طور پر تقسیم نہیں ہوگی (کیونکہ) یہ باپ کی چھوڑی ہوئی جائیداد نہیں ہے؛ یہ طے شدہ قانون ہے۔

206- علم کے زور پر حاصل ہونے والی جائیداد صرف حاصل کرنے والے کی ملکیت ہے، بالکل اسی طرح شادی پر ملنے والی، (کسی) دوست سے تحفتاً وصول ہونے والی اور حصول علم سے فراغت کی رسم پر ملنے والی جائیداد میں بھی باقی بھائیوں کا حصہ نہیں۔

207- بھائیوں میں سے کوئی اپنے پیشے سے گزر اوقات کے لیے حاصل کر لیتا ہے اور اسے (خاندانی) جائیداد کے حصے کی خواہش نہیں تو دوسرے اسے علامتی (برائے نام) حصہ دے کر الگ کر سکتے ہیں۔

208- اگر کوئی (بھائی) جدی ذرائع استعمال کیے بغیر اپنی محنت سے کماتا ہے تو اسے مرضی کے خلاف (بھائیوں کے ساتھ) اپنی کمائی کی تقسیم پر مجبور نہیں کیا جا سکتا۔

209- کسی نے جائیداد اپنے اجداد سے حاصل نہیں کی تو وہ اسے اپنی اولاد میں تقسیم کرنے کا پابند نہیں کیونکہ یہ اس کی اپنی حاصل کردہ ہے۔

210- ایک بار علیحدہ ہونے کے بعد بھائی پھر سے اکٹھے رہنے لگیں تو (اب کی بار) تقسیم نو میں سب کو یکساں حصہ ملے گا، اب (بزرگی کے نتیجے میں) بڑے بھائی کو زیادہ حصہ ملنے کے اصول کا اطلاق نہیں ہوگا۔

211- سب سے بڑا یا سب سے چھوٹا بھائی حصے سے محروم رہتے ہیں یا ان میں سے کوئی مر جاتا ہے تو اس کا حصہ (نزدیک ترین) ورثاء کو منتقل ہو جاتا ہے۔

212- کسی محروم الارث بھائی کے مرنے کی صورت میں اس کے ایک ماں سے پیدا ہونے والے سب بھائی بہن (اس کا) حصہ آپس میں برابر بانٹ لیں گے۔

213- چھوٹے بھائیوں کو لالچ میں آ کر دھوکہ دینے والا بڑا بھائی (بزرگی کے باعث ملنے والے) اضافی حصے سے محروم ہو جاتا ہے اور اسے بادشاہ سے سزا ملنی چاہیے۔

214- اگر سب بھائی ممنوعہ افعال کے عادی ہیں تو جائیداد (سے حصہ پانے) کے حقدار نہیں اور سب سے بڑا بھائی بغیر چھوٹے کو (برابر) حصہ دیے (کسی چیز کو) اپنی ملکیت نہیں بنا سکتا۔

215- (باپ کے ساتھ) مشترکہ طور پر رہنے والے بھائی اپنی محنت سے جائیداد بناتے ہیں تو باپ کو اختیار نہیں کہ تقسیم میں انہیں غیر مساوی حصہ دے۔

216- اولاد میں جائیداد کی تقسیم کے بعد پیدا ہونے والا بیٹا باپ کے ترکے کا اکیلا حقدار ہوتا ہے۔ اگر (علیحدہ ہونے والے بیٹوں میں سے) کوئی دوبارہ باپ کے ساتھ مل گیا تو وہ ترکے میں تقسیم کے بعد پیدا ہونے والے کے ساتھ برابر کا حصہ دار ہوگا۔

217- بیٹا لاولد مر جائے تو ترکہ ماں کو ملے گا اگر ماں مر جائے تو نانی کو۔

218- تمام قرض اور حصص کا حساب بے باق ہو جانے کے بعد کوئی جائیداد دریافت ہوتی ہے تو برابر تقسیم ہوگی۔

219- لباس، گاڑی، زیورات، پکا ہوا کھانا، پانی، لونڈی، یکیہ کے لیے وقف خوراک اور چراگاہ کو ناقابل تقسیم قرار دیا گیا ہے۔

220- ایک بیوی سے پیدا ہونے والے اور باقی بیٹوں میں (جائیداد کی) تقسیم اور حصص (کی تخصیص) کے قواعد بمراحل و بہ اعتبار مرتبہ واضح کیے گئے ہیں۔

اب جوئے کے متعلق قوانین بیان ہوں گے

221- بادشاہ اپنی قلمرو سے جوئے اور شرط بازی کو نکال باہر کرے، ان دو برائیوں نے سلطنتیں برباد کر دی ہیں۔

-222 جوا اور شرط بازی کھلم کھلا چوری کے برابر ہیں' بادشاہ کو (ان) دونوں کے خاتمے کی کوشش کرنا چاہیے۔

-223 (جوئے کی بازی) بے جان چیزوں پر لگائی جائے تو دیوت اور (یہی) جاندار چیزوں پر لگائی جائے تو سمہا کہلاتی ہے۔

-224 جواری' شرط باز اور ان کے کروانے والے (اشخاص) سب کو بادشاہ جسمانی سزا دے اور اس شودر کو بھی جو برہمن' کھشتری یا ویش کے لیے مخصوص امتیازی نشان اختیار کرے۔

-225 جواری' رقاص' گویے' ظالم' دھرم میں ملاوٹ کرنے والے' ممنوعہ پیشے اختیار کرنے والے اور شراب فروشوں کو فوراً شہروں سے نکلوا دینا چاہیے۔

-226 ایسے (اشخاص جو) چھپے چور ہیں؛ ان کی موجودگی میں بادشاہ کی اطاعت گزار نیک خودعیت ہمیشہ ہراساں رہتی ہے۔

-227 پچھلے زمانوں میں دیکھا گیا کہ اس (جوئے) کے باعث بڑی دشمنی پیدا ہوئی ہے' چنانچہ باشعور شخص کو تفریحاً بھی اس کے نزدیک نہیں جانا چاہیے۔

-228 اس (برائی) کا خفیہ یا کھلے طور پر عادی ہو جانے والے کو بادشاہ اپنے صوابدیدی اختیار کے مطابق سزا دے سکتا ہے۔

-229 کھشتری' ویش اور شودر جو جرمانہ ادا نہیں کر سکتے مزدوروں سے بری الذمہ ہوں گے جبکہ برہمن اپنا (جرمانہ) اقساط میں ادا کرے گا۔

-230 بادشاہ' عورتوں' بچوں' ناقص العقلوں' غریبوں اور ناداروں کو سزا دینے کے لیے کوڑا' بید' رسی یا اسی طرح کی کوئی دوسری چیز استعمال کرے گا۔

-231 جنہیں (سرکاری کاموں کا) منتظم مقرر کیا گیا لیکن انہوں نے عملاً غفلت برتی اور کام خراب کر دیا' بادشاہ ان کی سب جائیداد ضبط کر لے گا۔

-232 شاہی فرامین میں جعل سازی کے مرتکب' وزراء کو بدعنوان بنانے کی کوشش کرنے والے' عورتوں' بچوں اور برہمنوں کو قتل کرنے والے اور بادشاہ کے دشمنوں سے سازباز کرنے والے کو فوری موت کی سزا دینا چاہیے۔

-233 (قانونی معاملہ) حتمی طور پر طے کیا جا چکا یا قانون کے مطابق سزا دی جا چکی تو بادشاہ اسے ختم نہ کرے اور نہ ہی (اس میں) تبدیلی لائے۔

234- اس کے وزراء یا منصف کوئی معاملہ غیر منصفانہ طور پر طے کریں تو بادشاہ اسے ازسرنو طے کرے اور (انہیں) ایک ہزار (پن) جرمانہ کرے۔

235- برہمن کا قاتل' شراب نوش برہمن' کھشتری یا ویش (برہمن کا سونا) چرانے والا شودر اور گورو کی بیوی کے ساتھ ناجائز تعلق استوار کرنے والا ان سب کو مہا پاپی خیال کرنا چاہیے۔

236- اگر یہ چاروں کفارہ ادا نہ کریں تو انہیں جسمانی سزا دی جائے اور قانون کے مطابق جرمانہ کیا جائے۔

237- گورو کی بیوی سے ناجائز تعلق استوار کرنے والے کے ماتھے پر فرج کا نشان داغا جائے' شراب نوش شودر کے ماتھے پر شراب خانے کی علامت اور برہمن کا سونا چرانے والے کے ماتھے پر گرم لوہے سے کتے کا پنجہ داغ دیا جائے' برہمن کے قاتل کے ماتھے پر بے سر کی لاش داغی جائے۔

238- ایسے (نشان زدہ) افراد کو کھانے' یکیہ' تعلیم اور رشتہ داری کے تعلق سے خارج کر دیا جائے اور (اس حالت میں) سطح ارض پر بھٹکنے کے لیے چھوڑ دیا جائے۔

239- اس طرح کے انمٹ نشان بردار افراد سے تمام ددھیالی اور ننھیالی رشتہ دار قطع تعلق کر لیں گے' اسے ہمدردی اور تعظیم نہیں دی جائے گی' یہی منو کی تعلیمات ہیں۔

240- لیکن اگر (سب ذاتوں کے) مجرم مجوزہ کفارہ ادا کر دیں تو ان کے ماتھے نہ داغے جائیں لیکن بھاری سے بھاری جرمانہ وصول کیا جائے۔

241- ایسے جرائم پر برہمن درمیانے درجے کا جرمانہ ادا کرے گا یا اسے سلطنت سے مع مال (منقولہ) کے نکال دیا جائے۔

242- لیکن اگر یہی جرائم دوسری ذاتوں کے لوگوں سے انجانے میں سرزد ہوئے ہوں تو ان کی جائیداد ضبط کر لی جائے؛ اگر انہوں نے جرم عمداً کیا ہے تو سلطنت سے بھی نکال دیا جائے۔

243- نیک صفت بادشاہ مہا پاپی کی ضبط شدہ جائیداد خود نہیں رکھے گا؛ بلکہ اگر وہ لالچ سے ایسا کرتا ہے تو مجرم کا سا گنہگار ہوگا۔

244- جرمانہ ورن کے چڑھاوے کے طور پر پانی میں پھینک دینا چاہیے یا بادشاہ اسے کسی فاضل برہمن کو دے دے۔

-245 چونکہ ورن کو تمام بادشاہوں پر بھی اختیار ہے چنانچہ وہی سزاؤں کا دیوتا ہے' جبکہ تمام ویدوں کا علم رکھنے والا برہمن بھی کل دنیا کا آقا ہے۔

-246 جس ملک کا بادشاہ گنہگاروں کو کیا گیا جرمانہ خودنہیں رکھتا وہاں انسان بروقت پیدا ہوتے اور لمبی عمر پاتے ہیں۔

-247 فصل جس طور بوئی گئی اسی طور اگتی ہے' بچپن کی موت نہیں ہوتی اور کوئی ناقص بچہ پیدا نہیں ہوتا۔

-248 لیکن بادشاہ ایسے نیچ ذات (شودر) کو ہولناک جسمانی سزا دے گا جو کسی برہمن کو جان بوجھ کر جسمانی ضرر پہنچاتا ہے۔

-249 بادشاہ کسی بے گناہ کو سزا دیتا ہے تو اس کا جرم اتنا ہی شدید ہوتا ہے جتنا کسی گنہگار کو آزاد کرنے کا' اس کا مرتبہ (انصاف سے) سزا دینے سے ہی بلند ہوتا ہے۔

-250 یوں دو فریقین کے درمیان اٹھارہ عنوانات کے تحت آنے والے مقدمات کے فیصلے کا طریقہ تفصیل سے بیان کردیا گیا ہے۔

-251 جو بادشاہ بروئے انصاف اپنے فرائض ایمانداری سے بجا لاتا ہے' ان ممالک کو حاصل کرسکتا ہے جو ابھی تک حاصل نہیں ہوئے اور حاصل کرنے کے بعد وہ ان کی حفاظت بھی کرسکے گا۔

-252 اپنے ملک کا انتظام درست کرنے اور آئین کے مطابق قلعے بنا لینے کے بعد وہ پوری کوشش ان اشخاص کو ملک سے نکالنے میں صرف کرے گا جو کانٹوں کی طرح نقصان دہ ہیں۔

-253 آریاؤں کی طرح رہنے پر آمادہ کی حفاظت اور کانٹوں کے سے (تکلیف دہ) اشخاص کو نکال پھینکنے میں رعیت کی بھلائی دیکھنے والا بادشاہ بہشت میں جاتا ہے۔

-254 اس طرح (کی کمائی سے) اپنا حصہ وصول کرنے والا بادشاہ جو چوروں کو سزا نہیں دیتا بہشت کو نہیں پہنچے گا۔

-255 اگر سلطنت مامون اور اس کے قوت بازو سے مضبوط ہے تو وہ یوں پھلے پھولے گی گویا درخت ہے جسے متواتر پانی فراہم کیا جارہا ہے۔

-256 ہر چیز پر جاسوسوں کی مدد سے نگاہ رکھنے والا دو طرح کے چوروں پر نظر رکھے؛ وہ جو دوسروں کو دغا اور فریب سے مال و متاع سے محروم کرتے ہیں اور وہ جو کھل کر

سامنے نہیں آتے۔

257- (ان میں سے) کھلے بندی چوری کرنے والے وہ بدمعاش ہیں جن کی گزر اوقات (مختلف اشیائے صرف میں) دھوکہ دہی پر ہے لیکن پوشیدہ بدمعاش جنگلوں کے ڈاکو اور رہزن ہیں۔

258- رشوت خور' دھوکہ باز' بدقماش' جوا باز اور سعد تقریبات (کی) دوران ادائیگی لوگوں کو اچھی قسمت کا دھوکہ دے کر لوٹتے ہیں؛ انہی میں منافق اور قسمت بتانے والے ہیں جنہوں نے تقدیس کا لبادہ اوڑھ رکھا ہے۔

259- اعلیٰ عہدیداروں اور پرفریب طبیبوں کے ساتھ ساتھ عیار اور پرفن فاحشائیں بھی ان میں شامل ہیں۔

260- آریاؤں کے امتیازی نشانات سے بہروپ بھرنے والوں کو بھی بادشاہ (اپنی رعیت کے پہلو میں چبھنے والے کانٹے خیال کرتے ہوئے دیس سے نکال دے۔

261- (بادشاہ) اپنے بااعتماد ملازمین کو انہیں لوگوں میں بطور جاسوس شامل کرے جو انہیں (جرائم) کے حوالے سے انگیخت دے کر قانون کی گرفت میں لائیں۔

262- جرائم سرزد ہوئے جانے کے بعد' حقائق کو پیش نظر رکھتے ہوئے بادشاہ انہیں جرائم کی سنگینی اور مجرموں کی استطاعت کے مطابق سزا دیں۔

263- (بادشاہ کی) زمین پر اینڈت بدباطن چور بغیر سزا کے قابو میں نہیں لائے جاسکتے۔

264- اجتماع عام کے مقامات' پانی بھرنے کے گھاٹ' اشیائے خورد ونوش کی فروخت کے مقامات' چکلے' شراب خانے' چوراہے' معروف اشجار' میلوں ٹھیلوں اور تہواروں کے اجتماعات' کھیلوں کے لیے مختص جگہیں۔

265- ویران باغوں' جنگلوں' کاریگروں کی دکانوں اور کارگاہوں' ترک شدہ رہائش گاہوں اور قدرتی اور مصنوعی کنجوں۔

266- بادشاہ کو ان اور ایسی ہی دوسری جگہوں پر سپاہیوں کے پڑاؤ اور گشت کا انتظام کرنا چاہیے؛ جاسوسوں کا انتظام الگ سے ہونا چاہیے تاکہ وہاں سے چوروں وغیرہ کو دور رکھا جاسکے۔

267- کچھ اصلاح شدہ ہوشیار چوروں کی معاونت سے جرائم پیشہ لوگوں کے طرز کار کو اچھی طرح سمجھنا چاہیے یہ (سرکاری تنخواہ دار) بدمعاشوں کے ساتھ مل کر انہیں تباہ

کرنے میں مدد کریں۔

268- (یہ سرکاری کارندے) بدمعاشوں کو مختلف تحائف وغیرہ (کی پیش کش) برہمنوں سے ملاقات کے لالچ اور اپنی قوت کے مظاہرے دکھانے کے لالچ میں سرکاری اداروں تک لے آئیں۔

269- جو چور اور ڈاکو (سرکاری ملازمت میں آجانے والے اصلاح شدہ) پرانے چوروں کے پھندے میں نہ آئیں بادشاہ کو ان پر حملہ کرتے ہوئے بمع ساتھیوں اور رشتہ داروں کے قتل کر دینا چاہیے۔

270- منصف بادشاہ چوروں کو (مال مسروقہ برآمد ہو جانے تک) قتل نہ کرے گا۔ البتہ مال مسروقہ اور ڈاکے چوری میں استعمال ہونے والے آلات برآمد ہوتے ہی وہ انہیں قتل کر دے گا۔

271- گاؤں کے ان سب لوگوں کو بھی قتل کر دیا جائے گا جو چوروں کو خوراک مہیا کرتے اور یا ان کے ہتھیار و آلات غارت گری چھپاتے ہیں۔

272- صوبوں کے محافظ اور معاونین جنہیں اس کی مدد کا فریضہ سونپا گیا ہے چوروں کے ساتھ انہی کے انجام کو پہنچائے جائیں بشرطیکہ وہ اپنے فرائض کی انجام دہی میں غیر فعال اور ناکام رہتے ہیں۔

273- جس کی گزر اوقات قانون (کی عملداری) پر ہے قانون کے نفاذ سے پہلوتہی کرتا ہے تو (بادشاہ) اسے سخت جرمانے کی سزا دے گا (کہ) اس نے اپنے فرائض سے انحراف کیا ہے۔

274- گاؤں کے لوٹے جانے، حفاظتی بند کے توڑے جانے یا شاہراہ لوٹے جانے کے خلاف اپنی اہلیت کے مطابق معاونت فراہم نہ کرنے والا مع سازوسامان اور منقولہ جائیداد نکال دیا جائے۔

275- اپنے خزانوں پر ڈاکہ ڈالنے والوں اور (اپنے احکام کی) خلاف ورزی و مخالفت کرنے والوں کو موت کی مختلف طرح کی وہی سزا دے جو اپنے دشمنوں سے ساز باز کرنے والوں کو دیتا ہے۔

276- لیکن (بادشاہ) ان ڈاکوؤں کو ہاتھ کاٹنے کی سزا دے گا جو راتوں کو نقب زنی اور چوری کی وارداتیں کرتے ہیں اور پھر انہیں نوکدار سلاخوں میں پرو دے۔

277- پہلے جرم پر گرہ کٹ کی دو انگلیاں کٹوا دے' دوسرے پر ایک ہاتھ اور ایک پاؤں اور تیسرے پر سزائے موت دے۔

278- (چوروں کو) ایندھن' خوراک' ہتھیار' پناہ فراہم کرنے اور لوٹا مال وصول کرنے والوں کی سزا چوروں کے برابر ہوگی۔

279- کسی (آبی ذخیرے کا) بند توڑنے والے کو بادشاہ پانی میں ڈبو کر یا ایسے ہی کسی (سادہ) طریقے سے موت کی سزا دے گا؛ مجرم کو (نقصان کی) تلافی کا حکم بھی دیا جا سکتا ہے؛ لیکن وہ بھاری تاوان بھی ادا کرے گا۔

280- شاہی ذخیرے' اسلحہ خانے یا مندر میں نقب لگانے والے یا (شاہی) ہاتھی' گھوڑے اور رتھ چرانے والے کو بلا ہچکچاہٹ موت کی سزا دی جا سکتی ہے۔

281- پرانے ادوار میں بنے کسی آبی ذخیرے سے پانی چرانے یا پانی کی ترسیل روکنے والے کو (تین میں سے) کم ترین جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

282- لیکن' بغیر کسی انتہائی مجبوری کے شاہی شاہراہ پر گندگی پھیلانے والے کو تین کرشپن جرمانہ ادا کرنا ہوگا اور وہ فوراً گندگی بھی صاف کرے گا۔

283- لیکن ناگزیر حد تک مجبور شخص' عمر رسیدہ' حاملہ' اور کم سن کی سختی سے ڈانٹ ڈپٹ کی جائے گی اور اسے جگہ صاف کرنے کو کہا جائے گا' یہی طے شدہ اصول ہے۔

284- (اپنے مریضوں کا) غلط علاج کرنے والے تمام طبیب جرمانہ (ادا کریں گے)' جانور کی صورت میں جرمانہ (تین میں سے) کم ترین ہوگا' انسانوں کی صورت میں جرمانہ متوسط درجے کا ہوگا۔

285- پل' (مندر یا شاہی مقام) کا جھنڈا' منارہ یا نشان تباہ کرنے والا پورا (ہرجانہ) پانچ سو پن جرمانہ ادا کرے گا۔

286- خالص چیز میں ملاوٹ' قیمتی پتھر توڑنے یا (انہیں) غلط طور پر چھیدنے والا (کم ترین درجے کا) جرمانہ ادا کرے گا۔

287- ایماندار (گاہکوں) کے ساتھ بے ایمانی اور قیمتوں میں دھوکہ دہی کرنے والے کو اول یا دوسرے درجے کا جرمانہ ادا کرنا ہوگا۔

288- تمام قیدی (کسی ایسی) راہ گزر کے نزدیک رکھے جائیں جہاں تکلیف اٹھاتے اور قطع اعضاء (کی سزا بھگتنے) والے نظر آتے ہیں۔

-289 (قصبے کی) دیوار تباہ کرنے والا' (قصبے کے گرد کی) خندق بھرنے والا یا (قصبے کا حفاظتی دروازہ توڑنے والا فوراً نکال باہر کیا جائے گا۔

-290 جان لینے کی غرض سے پڑھے جانے والے تمام منتر' (جادو گنڈا) جو ایسے شخص نے کیا ہو جو ہدف کا رشتہ دار نہ ہو اور مختلف طرح کے مسان وغیرہ پر دو سو پن کا جرمانہ کیا جائے۔

-291 جو بیج نہیں اسے دھوکے سے بطور بیج بیچنے والا (پہلے سے بوئے گئے) بیج کو خریدنے والا اور حد بندی توڑنے والے کو قطع اعضاء کی سزا دی جائے۔

-292 سونے میں کھوٹ ملانے والا سنار (سلطنت کے پہلو کے کانٹوں میں سے) خطرناک ترین ہے۔ بادشاہ اسے استروں سے کاٹ دے۔

-293 زرعی آلات' ہتھیار اور ادویات کی چوری کرنے والے کو بادشاہ (جرم کے) زمانے اور (اشیائے مسروقہ کے) استعمال (کو مدنظر رکھتے ہوئے) سزا دے۔

-294 (ایک سلطنت کے) سات حصے بادشاہ' اس کا وزیر' دارالحکومت' قلمرو' خزانہ' فوج اور حلیف ہیں' (اسی لیے) کہا جاتا ہے کہ سلطنت کے سات انگ (اعضاء) ہیں۔

-295 لیکن بادشاہ کو معلوم رہے (کہ) سلطنت کے ان (مندرجہ بالا گنوائے گئے) اجزائے ترکیبی میں سے بالترتیب ہر اول الذکر مؤخر الذکر سے زیادہ اہم ہے اور (اس کی تباہی) زیادہ بڑے مصائب لاتی ہے۔

-296 لیکن ایک سنیاسی کے سہ (شاخہ) عصا کی طرح سلطنت کے ان سات اجزائے ترکیبی میں سے کوئی ایک بھی (دوسروں سے) زیادہ اہم نہیں اور اس کی وجہ ان میں سے ہر ایک کے دوسروں کے لیے خصائص ہیں۔

-297 اس لیے کہ ہر جزو مخصوص مقاصد کے بروئے کار آنے کے لیے مطلوبہ خواص کا حامل ہے (اور اسی لیے) ہر ایک خاص مقصد کے لیے اہم ترین ہے۔

-298 بادشاہ کو چاہیے کہ جاسوسوں' قوت کے (مخصوص انداز میں) اظہار اور مختلف مہمات کے ذریعے اپنی قوت کے اظہار اور دشمن کی توانائی کا اندازہ لگاتا رہے۔

-299 اور پھر جب مختلف مصائب اور ابتلاؤں کو مکمل طور پر جانچ لے تو ان کی درجہ بدرجہ اہمیت کو سامنے رکھتے ہوئے اپنا کام شروع کر دے۔

-300 (بار بار کی ناکامیوں سے) وہ کتنا بھی تھک جائے' اپنا عمل جاری رکھے' اس لیے

کہ کامیابی اس شخص کا ساتھ دیتی ہے جو مہمات میں جتا رہتا ہے۔

301- بادشاہ کے طرزِ عمل کو کریت' تریتا' دواپر اور کلی ادوار (سے مشابہہ) قرار دیا جا سکتا ہے؛ اسی لیے بادشاہ کو دنیا کے ادوار سے متماثل قرار دیا جاتا ہے۔

302- سوتا ہوا بادشاہ کلی (یا لوہے)' جاگتا دواپر (تانبے) عمل کو مستعد تریتا (یا چاندی اور فعال کریت (یا سونا) ہوتا ہے۔

303- بادشاہ کوشش کرے کہ اندر دیوتا' سورج کے دیوتا' ہوا کے دیوتا' یم' ورن' چاند کے دیوتا' آگ کی دیوی اور زمین کی دیوی کا سا فعال رہے۔

304- جس طرح اندر دیوتا بارش کے چار مہینوں میں پانی کی بوچھاڑ پھینکتا ہے اسی طرح بادشاہ بھی اپنی سلطنت پر جود وسخا کی بارش کرے۔

305- جس طرح سورج باقی آٹھ ماہ میں زمین سے آہستہ آہستہ پانی کھینچتا ہے وہ بھی محصولات وغیرہ کی صورت میں آہستہ آہستہ دولت اکٹھی کرے؛ یہی وہ کار منصبی ہے جو اسے سورج سے مشابہہ کرتا ہے۔

306- جس طرح ہوا چلنے پر (ہر جگہ) گھس جاتی ہے' بادشاہ بھی اپنے جاسوسوں کی مدد سے ہر جگہ جا پہنچے' اس کار منصبی میں وہ وایو کا سا ہے۔

307- جس طرح یم مقررہ وقت پر دوستوں دشمنوں سب کو اپنی پناہ میں لے لیتا ہے اسی طرح وہ بھی ساری رعیت کو قابو میں رکھے؛ اس کار منصبی میں وہ یم سے مشابہہ ہے۔

308- جس طرح ورن گنہگار کو رسوں میں باندھ لیتا ہے' بادشاہ کو بھی چاہیے کہ گنہگار کو اسی طرح سزا دے' اس اعتبار سے بادشاہ ورن سے ملتا ہے۔

309- لوگ چاند کو دیکھ کر مسرت اٹھاتے ہیں۔ اسی طرح لوگوں کو بادشاہ کے دیدار سے بھی ہونی چاہیے؛ اس اعتبار سے بادشاہ سوم (چاند) کا سا ہے۔

310- بادشاہ مجرموں پر قہر کا سا ہے اور بدسرشتوں کو تباہ کر دیتا ہے تو وہ اپنے کردار میں اگنی کا سا ہے۔

311- دھرتی تمام چیزوں کو یکساں طور پر سہارا دیتی ہے؛ اسی طرح کی مسرت بادشاہ اپنی کل رعیت کو بھی یکساں سہارا دیتا ہے؛ اس حوالے سے بادشاہ کا کردار دھرتی پرتھوی کا سا ہے۔

312- اپنے کار منصبی سے وابستہ ان اور دوسرے اختیارات کو بروئے کار لاتے ہوئے بادشاہ نہ صرف اپنی بلکہ (دوسروں کی) قلمروؤں میں بھی چوروں کو سزا دیتے نہیں تھکتا۔

313- خواہ کیسی بھی مصیبت میں کیوں نہ ہو برہمن کے غصے کو ہوا نہ دے۔ اس لیے کہ وہ اسے مع افواج اور رتھوں کے تباہ کر دیتے ہیں۔

314- جنہوں نے اگنی میں تمام اشیاء کو تباہ کرنے کی صفت رکھی' سمندر کے پانی کو پینے کے قابل نہیں رہنے دیا' چاند کو گھٹنے اور بڑھنے کی منازل پر مقرر کیا ان کے غصے کو آواز دے کر تباہی سے کون بچ سکتا ہے۔

315- جو کرودھ (غضب) کو انگیخت دے سکتے ہیں' دوسری دنیائیں پیدا کر سکتے ہیں' دنیاؤں کے اور محافظ پیدا کر سکتے ہیں اور دیوتاؤں سے ان کے استھان چھین سکتے ہیں انہیں نقصان پہنچا کر کون خوشحال رہ سکتا ہے۔

316- تین دنیاؤں اور دیوتاؤں کا وجود اور استقرار جن کا مرہون منت ہے اور وید جن کی دولت ہیں زندگی کا کونسا طلب گار انہیں نقصان پہنچا سکتا ہے۔

317- اگنی کی طرح خواہ اسے ہون کے لیے استعمال کیا جائے یا نہیں اپنی جگہ عظیم معبود ہے اسی طرح برہمن بھی خواہ فاضل ہو یا نہیں عظیم معبود ہے۔

318- آگ کی تابانی مرگھٹ میں بھی ماند نہیں پڑتی اور گھی کے <u>ہون</u> پر اس کی درخشانی اور بڑھ جاتی ہے۔

319- اس طرح برہمن ہیں کہ اگرچہ ہر طرح کے نیچ کاموں میں ملوث ہو سکتے ہیں لیکن ان کا ہر طرح سے احترام کرنا چاہیے کہ ان میں سے ہر ایک عظیم معبود ہے۔

320- جب کھشتری برہمن کے ساتھ نخوت کا مظاہرہ کرے تو مؤخرالذکر کو اول الذکر کی تحدید کرنی چاہیے' اس لیے کہ کھشتری نے برہمن سے جنم لیا ہے۔

321- پانی سے آگ' برہمن سے کھشتری اور پتھر سے لوہا پیدا ہوتا ہے؛ ان تینوں (پیدا ہونے والوں) کی قوت تخریب پیدا کرنے والوں کو تباہ نہیں کر سکتی۔

322- کھشتری برہمن کے بغیر اور برہمن کھشتری کے بغیر خوشحال نہیں ہو سکتا: اسی قربت کے باعث برہمن اور کھشتری اس (دنیا) اور اگلی (دنیا) میں اکٹھے پنپتے ہیں۔

-323 (جب کوئی بادشاہ اپنی موت نزدیک محسوس کرے تو) جرمانوں سے جمع شدہ ساری رقم برہمنوں میں تقسیم کر دے، سلطنت بیٹوں کے حوالے کرے اور لڑائی میں جان ہار جائے۔

-324 اپنے شاہی فرائض (کی انجام دہی) میں اس طرز عمل پر کاربند بادشاہ ہی اپنے کارندوں کو رعیت کی خدمت کا حکم دے سکتا ہے اور انہیں اس پر مجبور کرسکتا ہے۔

-325 بادشاہ کے فرائض کے متعلق ازلی قوانین بیان کیے جا چکے (اب) جان لیں کہ ویش اور شودر کے فرائض کے حوالے سے مندرجہ ذیل قوانین کا کچھ یوں اطلاق ہوتا ہے۔

-326 تقدیس اور شادی سے فراغت کے بعد ویش اپنے رزق کے لیے کاروبار پر توجہ دے گا اور مویشی پالے گا۔

-327 اس لیے کہ جب مخلوقات کے مالک (پرجاپتی) نے مویشی تخلیق کیے تو انہیں ویشوں کو سونپا؛ برہمنوں اور بادشاہوں کو البتہ کل مخلوقات کی ذمہ داری سونپی گئی۔

-328 ویش اپنے دل میں کبھی خیال نہ آنے دے ''میں مویشی نہیں پالوں گا'' اگر ویش (مویشی پالنے پر) راضی ہے تو دوسرے ذاتوں (کے لوگوں) کو (مویشی) نہیں رکھنا چاہئیں۔

-329 (ویش کو) جواہرات' موتی' مونگے' قیمتی دھاتوں' پارچہ جات' خوشبوئیات اور (انہیں) بوسیدہ کر دینے والی چیزوں کا تقابلی علم سیکھنا لازم ہے۔

-330 بیج بونے کے طریقہ اور اچھی اور بری فصل کی پہچان بھی ویش کے لیے لازم ہے' اسے اوزان کا مکمل اور تفصیلی علم ہونا چاہیے۔

-331 علاوہ ازیں اشیائے صرف کی خامیوں اور خوبیوں' مختلف (ممالک) کی اچھائی برائی' اشیائے تجارت کے (ممکنہ) نفع نقصان اور مویشی پالنے کا علم وغیرہ سب ویش کو بخوبی معلوم ہو۔

-332 ملازمین کی (مناسب) اجرت' مختلف زبانوں' اشیاء کے ذخیرہ کرنے کے طریقوں اور خرید وفروخت کے قواعد کی جانکاری (بھی ویش کے لیے لازم ہے۔)

-333 اسے چاہیے کہ اپنی املاک اور جائیداد کی ترقی میں پوری قوت صرف کر دے۔ تمام مخلوقات کو رزق کی فراہمی کی کوشش کرے۔

334- ویدوں کے فاضل اور خصائص حمیدہ کے لیے معروف برہمن کی خدمت شودر کا سب سے بڑا فرض ہے۔ (شودر جو) پاکیزگی کا خیال رکھتا ہے' نرم گفتار ہے' عاجز ہے اور ہمیشہ برہمن کی پناہ ڈھونڈتا ہے' اگلے جنم میں کسی بڑی ذات میں پیدا ہوتا ہے۔

335- (امن و آشتی کے زمانے میں) چاروں ذاتوں کے لیے متعین شدہ بہترین قوانین بیان ہو چکے' اب ان چاروں کے لیے (ابتلاء اور مصیبت کے دور کے) قوانین کا (حسب مناسب) بیان ہوگا۔

❁ ❁ ❁ ❁

دسواں باب

-1 دو جنمے برہمن، کھشتری اور ویش اپنے (تفویض شدہ) فرائض ادا کریں اور ویدوں کا مطالعہ کریں؛ لیکن ویدوں کی تعلیم (فقط) برہمن دیں گے، یہی طے شدہ قانون ہے۔

-2 برہمنوں کو (تمام) انسانوں کے لیے مختص ذرائع روزگار پیشوں کا علم ہونا چاہیے اور وہ سب کو ان سے آگاہ کرے؛ خود بھی (قانون کے مطابق) زندگی بسر کرے۔

-3 اپنی فضیلت، اپنے اصل کی برتری، مخصوص قواعد کی پابندی اور ودیعت شدہ تقدیس کے باعث برہمن (تمام) ذاتوں کو آقا و مالک ہے۔

-4 (دو جنمہ) برہمن، کھشتری اور ویش دو تیج ذاتیں ہیں جبکہ چوتھی ذات یعنی (ایک جنما) شودر کا صرف ایک جنم ہے، پانچویں کوئی (ذات) نہیں ہے۔

-5 تمام (ذاتوں) میں اسی اولاد کو ذات کا اصیل (یعنی اس ذات کا) خیال کیا جائے گا جو براہ راست (برابر ذات کی) بیاہ میں آنے والی کنیا سے پیدا ہو۔ یعنی اگر ایک ذات کے مرد کی شادی ہم ذات کنواری عورت سے ہو تو بچے کو اس ذات کا خیال کیا جائے گا۔

-6 برہمن، کھشتری اور ویش کے ہاں جو بیٹے اپنی سے (اگلی) نچلی ذات کی بیوی سے پیدا ہوں گے، انہیں باپ سے مشابہہ (قرار دیا گیا ہے لیکن) ماؤں میں (توارثی) خامی کے باعث یہ اولاد خامی اور عیب سے مبراء نہ ہوگی۔

-7 (خاوندوں سے) ایک درجہ نچلی ذات کی بیوی سے پیدا ہونے والے بیٹوں کے متعلق یہ قانون ابدی ہے؛ معلوم ہو (کہ) خاوند سے دو یا تین درجے نچلی ذات سے پیدا ہونے والے بیٹوں پر بھی اس قانون کا اطلاق ہوتا ہے۔

-8 برہمن اور ویش کی بیٹی سے جنم لینے والا (لڑکا) امبشت کہلاتا ہے۔ جبکہ برہمن کی شادی شودر کی لڑکی سے ہو تو پیدا ہونے والا لڑکا نشاد کہلاتا ہے۔ اسے پارشو بھی کہتے ہیں۔

9- کھشتری اور شودر کی بیٹی سے پیدا ہونے والا لڑکا اگر کہلاتا ہے جو اپنے باپ کی طرح تندمزاج اور ظلم میں لذت کوش ہوتا ہے۔

10- (تین) نیچ ذات عورتوں سے برہمن کے بچے' (دوم نیچ ذات عورتوں سے کھشتری کے بچے اور نیچ ذات عورت سے ویش کے بچوں کو رزیل الاصل (اسپد) کہا جاتا ہے۔

11- برہمن کی بیٹی سے (جنم لینے والا) کھشتری کا بیٹا ذات کا سوت کہلاتا ہے۔ شاہی خاندان یا برہمن کی بیٹی سے پیدا ہونے والا ماگدہ اور بیدیہ کہلاتا ہے۔

12- ذاتوں کے یوں اختلاط کے نتیجے میں ویش' کھشتری اور برہمن عورتوں کے شودر سے پیدا ہونے والے بیٹے بالترتیب آیوگیہ' کشتا اور چنڈال کہلاتے ہیں جو کم ترین ذاتیں ہیں۔

13- (جس طور) اپنے خاوندوں سے ایک درجہ کم ذات کی (عورتوں) میں پیدا ہونے والوں کو اگر اور انبشت قرار دیا گیا ہے اسی طرح الٹ ترتیب یعنی اپنے خاوندوں سے ایک درجہ بلند (عورتوں) سے پیدا ہونے والوں کو بھی کشتا اور بیدیہ قرار دیا گیا ہے۔

14- (دو جنمے) برہمن' کھشتری اور ویش کے بیٹے جو ایک درجہ نچلی ذات کی عورتوں سے پیدا ہوں انہیں انننتار کہا گیا ہے۔ اپنی ماؤں کے نسبی نقص کے باعث بیٹا اپنی ماں سے بھی ایک درجہ نچلی ذات سے تعلق رکھتا ہے۔

15- برہمن کسی اگر' انبشت یا آیوگیہ کی بیٹی سے بیٹا پیدا کرتا ہے وہ بالترتیب ابھیرت' ابھیر اور دھیگ کہلاتا ہے۔

16- شودر کا (برتر ذاتوں سے) معکوس ترتیب میں پیدا ہونے والا بیٹا ایوگو اور کھشتری کا چنڈال کہلاتا ہے جو انسانوں میں سے رذیل ترین ہے۔

17- لیکن ایک شودر کا (برتر ذات کی عورتوں سے) معکوس ترتیب میں پیدا ہونے والا بیٹا مگوھ اور بیدیہ کہلاتا ہے۔ لیکن کھشتری کا ایسا بیٹا سوت کہلاتا ہے؛ چھ رذیل الاصل (اسپد) میں سے یہ تین ہیں۔

18- شودر عورت سے نشاد کا بیٹا پکش بن جاتا ہے لیکن نشاد عورت سے شودر کا بیٹا ککتک کہلاتا ہے۔

19- اگر عورت سے کھشتری کا بیٹا ذات کا شوا پک کہلاتا ہے' لیکن انبشت عورت سے بیدیہ کا بیٹا ذات کا وین کہلاتا ہے۔

20- (دو جنموں) برہمن' کھشتری اور ویش کے بیٹے جن کی مقدس رسوم ادا نہ ہوئی ہوں ساوتری سے خارج ہیں اور انہیں وراتیہ کا نام دینا چاہیے۔

21- برہمن (کے) وراتیہ سے پیدا ہونے والے بیٹے بھرج کنتک ' آونتیہ' وتادہن' پشپدھ اور شایکھ کہلاتے ہیں۔

22- کھشتری (کے) وراتیہ سے جھل' مل' لکھوی' نٹ' کرن' دراوڑ اور خس پیدا ہوتے ہیں۔

23- ویش (کے) وراتیہ سے سدھنو' آ کری' کارش' وجنم' مہتر اور ساتوت ذاتیں پیدا ہوتی ہیں۔

24- (مختلف ذاتوں کے) افراد کی ازدواجی بے وفائی' ممنوعہ ذات کی عورت سے شادی اور (تفویض شدہ) فرائض اور پیشوں سے اجتناب کے باعث ایسے بیٹے پیدا ہوتے ہیں جو اصیل النسل نہیں ہوتے۔

25- (اب) میں مخلوط نسل کے وہ بیٹے گنواؤں گا جو ان لوم اور پرت لوم سے پیدا ہوتے ہیں اور باہم منسلک ہیں۔

26- (یہ چھ) سوت' بیدہیک' چنڈال' مگدھ' کشتا اور آیوگو ہیں۔ ان میں سے چنڈال مخلوقات میں سے ارزل ترین ہیں۔

27- یہ چھ (پرت لوم) اپنی ہم قوم سے شادی کریں تو نئی نسل ان کی ذات سے ہوگی۔ اپنی ماں کی ہم ذات سے شادی کریں تو اولاد کی نسل وہی ہوگی جو ان کی ہے؛ حتیٰ کہ اعلیٰ ذات (کی) عورت سے شادی کے نتیجے میں بھی اولاد انہی کی ہم نسل ہوگی۔

28- جس طرح برہمن کے (تین) دو جنمی (کھشتری' ویش' برہمن) بیویوں میں سے جو بیٹے اول الذکر دو سے پیدا کرتا ہے اس کے ہے لیکن اپنی ماؤں (کے ادنیٰ ہونے) کے باعث ناقص ہوتے ہیں جبکہ اپنی اپنی ہم ذات سے پیدا ہونے والا بیٹا کامل ہوتا ہے۔ یہی حال ذات باہر ہو جانے والوں یا مخلوط نسل کی اولاد کا ہے۔

-29 (مذکورہ بالا) چھ اپنی ذات کے علاوہ کسی ذات سے جو بیٹا پیدا کرتے ہیں ان سے بھی کم تر نسل کا ہوتا ہے۔ یوں بے شمار مکروہ ذاتیں وجود میں آتی ہیں۔ ایسے لوگوں کا گناہ اپنے باپوں سے بھی زیادہ ہوتا ہے اور یہ (آریا برادری) سے باہر ہوجاتے ہیں۔

-30 جس طور شودر برہمنی سے ایسی مخلوقات کو جنم دیتا ہے جو آریا برادری سے خارج ہے اسی طرح (پیدا ہونے والا مخلوط النسل) جو خود خارج ہے چار ذاتوں کی عورتوں سے ایسی مخلوق پیدا کرتا ہے جو خود ان سے زیادہ آریہ برادری سے خارج کر دیئے جانے کے قابل ہے۔

-31 (آریہ برادری سے) خارج (مرد) اونچی ذات کی عورت سے جو نسل پیدا کرتا ہے خود اس سے زیادہ برادری سے خارج کر دیئے کے قابل ہے۔ نیچ ذات مرد' نیچ تر کو جنم دیتا ہے جو (تعداد میں) پندرہ ہیں۔

-32 دسیو ذات کا مرد آیوگو ذات (کی عورت) سے جو بیٹا پیدا کرتا ہے سرہندر کہلاتا ہے۔ مالک کی خدمت اور چاپلوسی میں ماہر ہوتا ہے۔ غلام نہ بھی ہو تو غلاموں کی سی زندگی گزارتا ہے۔ جال وغیرہ سے جانوروں کے شکار سے رزق کماتا ہے۔

-33 (مذکورہ بالا ذات کی) عورت سے بیدیہ مرد کا بیٹا میترک کہلاتا ہے۔ شیریں زبان ہوتا ہے۔ طلوع آفتاب کے وقت گجر بجاتا ہے اور بڑے آدمیوں کی تعریف سے رزق کا سامان کرتا ہے۔

-34 (مذکورہ بالا ذات کی) عورت سے نشاد مرد کا پیدا ہونے والا بیٹا مارگو یا داس کہلاتا ہے۔ کشتی رانی سے روٹی کماتا ہے۔ اسے آریہ ورت کے لوگ کیورت بولتے ہیں۔

-35 آیوگو عورت کے بطن سے الگ الگ مردوں کے جنم لینے والے مذکورہ بالا تینوں بیٹے کفن چوری سے لباس بنانے والے' بدسرشت اور بچا کھچا کھانے والے ہوتے ہیں۔

-36 (بیدیہ عورت کے بطن سے پیدا ہونے والا) نشاد کا بیٹا کاراور کہلاتا ہے۔ مردہ جانوروں کی کھالوں سے رزق کماتا ہے' (کاراور اور نشاد) ذات کی عورت سے بیدک کا بیٹا بالترتیب اندھر اور مید کہلاتا ہے یہ لوگ گاؤں سے باہر جنگل میں

رہتے ہیں۔

-37 بیدک عورت سے پیدا ہونے والا چنڈال کا بیٹا پانڈو سو پاک کہلاتا ہے۔ یہ بانس وغیرہ کے کام سے رزق کماتا ہے' شرفا اس کی صحبت سے گریز کرتے ہیں۔

-38 پکش عورت سے پیدا ہونے والا چنڈال کا بیٹا پاپی سو پاک کہلاتا ہے۔ اپنے اجداد کا پیشہ جلادی اختیار کرتا ہے اور اچھے لوگ اس سے ہمیشہ متنفر رہتے ہیں۔

-39 نشاد عورت کے بطن سے چنڈال کا پیدا ہونے والا بیٹا انتیا بسائی ذات کا ہوتا ہے۔ یہ شمشان گھاٹ کا ملازم اور (آریہ برادری سے) خارج لوگ تک کا ہدف ملامت ہوتا ہے۔

-40 (ذاتوں کے) اختلاط سے جنم لینے والی یہ ذاتیں ان کے ماؤں اور باپوں کے حوالے سے بیان ہوئی ہیں۔ لیکن یہ اپنے پیشوں سے بھی شناخت میں آجاتی ہیں۔ انہیں چھپانے کی کوشش عام طور پر کارگر نہیں ہوتیں۔

-41 (آریاؤں کے) اپنی برابر ذات اور اپنے سے نچلی ذاتوں کی عورتوں سے پیدا ہونے والے بیٹے (دوجنموں) برہمنوں کھشتریوں اور ویشوں کی ذمہ داری ہیں۔ لیکن (قانون کی) خلاف ورزی سے پیدا ہونے والوں کی ان پر اتنی ہی ذمہ داری ہے جتنی ان پر شودروں کی ہے۔

-42 ان پر عائد تحدیدات اور (انہیں جنم دینے والے) تخم پر منحصر ہے کہ ان نسلوں کو یہاں (اس دنیا میں) کیا رتبہ ملتا ہے یا آنے والے جنموں میں ان کے ساتھ کیا سلوک ہوتا ہے۔

-43 لیکن مقدس رسوم کو ترک کر بیٹھنے اور برہمنوں سے مشاورت نہ کرنے کے نتیجے میں کھشتریوں کے مندرجہ ذیل قبائل بھی اس دنیا میں شودروں کی حالت کو پہنچ گئے ہیں۔

-44 پونڈرک' چوڈ' ڈروڈ' کامبوج' یاون' یونشک' پارڈ' پہلو' چن' کنس کرات وردروکش۔

-45 اس دنیا میں یہ سب قبائل جو برہما کے منہ' بازوؤں' رانوں اور پاؤں سے پیدا ہونے والوں (کی برادری) سے خارج ہیں دسیو کہلاتے ہیں۔ خواہ وہ ملیچھوں کی زبان بولتے ہوں یا آریاؤں کی۔

-46 خواہ وہ آریاؤں میں پیدا ہونے والے رذیل النسل (اسپد) ہوں یا قوانین کی

خلاف ورزی کے نتیجے میں پیدا ہوئے ہوں اپنی گزراوقات ایسے پیشوں پر کریں گے جنہیں (دو جنمے) برہمنوں' کھشتریوں اور ویشوں نے ذلت خیال کرتے ترک کردیا ہو۔

47- گھوڑوں اور رتھوں کا انتظام سوتوں کی ذمہ داری ہے؛ امبشت کا کام طبابت' بیدیہک کا عورتوں کا سا (ناچ گانا) اور ماگدھ کا بقالی۔

48- نشاد کا کام مچھلی کا شکار' آیوگیو کا چوب کاری جبکہ جنگلی جانوروں کا ذبیحہ مید' اندھر اور مدگو کا کام ہے۔

49- بلوں میں رہنے والے جانوروں کو پکڑنا اور ہلاک کرنا کشا' اگر اور پکش کی ذمہ داری ہے۔ دھگون کے لیے چمڑے کا اور وین کا کام مردنگ وغیرہ بجانا ہے۔

50- ان لوگوں کی جائے رہائش درختوں کے نمایاں جھنڈ' شمشان گھاٹوں' ٹیلوں اور کھائیوں میں ہونی چاہیے۔ ان کی رہائش گاہ خاص نشانوں سے متمیز ہو اور یہ اپنے لیے مخلص پیشوں سے روزی کمائیں۔

51- لیکن چنڈالوں اور شواپک کو گاؤں سے باہر آباد کیا جائے۔ ان کے پاس کوئی برتن نہیں ہونا چاہیے۔ ان کی کل ملکیت کتے اور گدھے ہوں۔

52- مردوں کے لبادے ان کا پہناوا ہوں' کھانا ٹھکیروں میں کھائیں' کچا لوہا ان کا زیور ہو اور انہیں دربدر گھومتے رہنا چاہیے۔

53- مذہبی فرائض سے وابستگی رکھنے والی شخص ان سے کوئی واسطہ نہ رکھے گا۔ ان کا لین دین اور رشتہ ناطہ فقط آپس میں ہوگا۔

54- یہ اشیائے خوردونوش (آریاؤں کی بجائے) دوسرے لوگ ٹھیکروں میں لیں گے۔ یہ لوگ رات کے وقت گاؤں اور قصبے میں چل پھر نہیں سکیں گے۔

55- یہ لوگ دن میں بادشاہ کے مقرر کردہ امتیازی نشان لگائے چلیں پھریں گے۔ (ایسے لوگوں کی) لاشیں اٹھانا اور ٹھکانے لگانا ان کا کام ہے جن کا کوئی وارث نہیں؛ یہی طے شدہ قانون ہے۔

56- بادشاہ کے حکم پر قانون کے مطابق مجرموں کو سزائے موت دیں گے اور (مرنے والوں کے) کپڑے' بستر اور زیورات وغیرہ رکھ لیں گے۔

57- ایک شخص جس کا تعلق کسی ذات سے نہیں اور اس کے کردار کے متعلق بھی کچھ معلوم

نہیں یا آریہ نہ ہونے کے باوجود ان کا سا حلیہ بنائے ہوئے ہو اس کی اصلیت افعال سے کھل جاتی ہے۔

58- رویہ جو آریہ کے شایان شان نہ ہو' طبع کی درشتگی' ظالمانہ فطرت اور اس دنیا میں تفویض شدہ فرائض سے مسلسل غفلت کسی شخص کے غیر آریائی ہونے کی غماز ہے۔

59- نیچ ذات اپنے کردار میں باپ سے مشابہ ہوتا ہے یا ماں سے یا دونوں سے لیکن وہ اپنی اصل فطرت چھپا بھی سکتا ہے۔

60- کوئی شخص کسی بلند مرتبت خاندان میں مجرمانہ مباشرت سے پیدا ہوا ہے تو اس کی فطرت میں' کم ہوں یا زیادہ باپ کے نقائص ضرور آئیں گے۔

61- مگر ایسی سلطنت جہاں ذاتوں کا تقدس پلید کرنے والے پائے جاتے ہیں اپنے باشندوں سمیت بہت جلد تباہ و برباد ہو جاتی ہے۔

62- صلے کی پروا کیے بغیر برہمن' گائے' عورت اور بچوں کی حفاظت میں جان دینے والا آریہ برادری سے باہر بھی ہو تو بخش دیا جاتا ہے۔

63- (مخلوقات کو) ضرر پہنچانے سے گریز' راستی' (دوسروں کی اشیاء پر) غیر قانونی قبضے اور تصرف سے گریز' پاکیزگی اور اندریوں پر قابو رکھنے کو منو نے چار ذاتوں کے مقدس قوانین کا خلاصہ قرار دیا ہے۔

64- برہمن شوہر اور شودر بیوی سے پیدا ہونے والی عورت اونچی ذات کے مرد سے شادی کرے تو (کم تر) آل اولاد ساتویں نسل میں اعلیٰ ترین ذات کو جا پہنچتی ہے۔

65- (چنانچہ) ایک شودر برہمن کی بلندی تک جا سکتا ہے اور ایک برہمن شودر کی سی پستی تک گر سکتا ہے؛ جان لو کہ کھشتری اور ویش کے لیے بھی ایسا (ہی حکم) ہے۔

66- اگر یہ قضیہ پیدا ہو جائے کہ غیر آریہ عورت سے آریہ مرد کے اتفاقاً پیدا ہونے والے لڑکے اور برہمن عورت سے غیر آریائی کے بیٹے میں سے فضیلت کیسے حاصل ہے تو۔

67- فیصلہ کچھ اس طرح ہوگا غیر آریائی عورت سے آریائی مرد کا پیدا ہونے والا بیٹا اپنے نیک خصائل کے باعث آریا (کی مانند) ہوگا؛ آریہ ماں غیر آریائی مرد سے جو لڑکا پیدا کرتی ہے نہ آریہ (کی مانند ہے) اور نہ ہوگا۔

68- قانون کی رو سے مندرجہ بالا دونوں کی تقدیس نہیں ہوگی' پہلا رذیل الاصل ہونے کے باعث ذات باہر ہے جبکہ دوسرا ایسے والدین میں سے ہے جن کی شادی ذاتوں کے قانون کے خلاف ہے۔

69- جس طرح اچھی زمین سے پھوٹنے والا اچھا بیج ہر اعتبار سے مکمل نکلتا ہے اسی طرح آریائی مرد اور آریائی عورت کا بیٹا ہر اعتبار سے تقدیس کا حقدار ہوتا ہے۔

70- بعض رشیوں کے نزدیک بیج اور کچھ نزدیک کھیت زیادہ اہم ہے۔ جبکہ کچھ ایسے بھی ہیں جو کھیت اور بیج دونوں کو (یکساں) اہم قرار دیتے ہیں لیکن اس مسئلے کا قانونی فیصلہ یوں ہے۔

71- بنجر زمین میں بویا گیا بیج ضائع ہو جاتا ہے' لیکن (زرخیز) کھیت بھی (اچھے) بیج کی عدم موجودگی میں ویران رہتا ہے۔

72- چونکہ بیج کی طاقت کے باعث جانوروں سے پیدا ہونے والے (نر) معزز اور واجب الاحترام رشی منی بن جاتے ہیں چنانچہ بیج کو اہم تر قرار دیا جاتا ہے۔

73- آریائی طرز عمل کے حامل غیر آریائی اور غیر آریائی طرز عمل کے حامل آریائی (کے معاملے) پر غور کے بعد خالق نے قرار دیا کہ "دونوں نہ تو برابر ہیں اور نہ ہی غیر مساوی۔"

74- برہما (کے ساتھ اتصال) کے حصول اور اپنے فرائض کی انجام دہی میں مگن برہمن زندگی چھ افعال کی ادائیگی میں گزارے گا جنہیں (مناسب) ترتیب میں گنوایا جاتا ہے۔

75- برہمن کو تفویض کردہ چھ افعال تدریس' تعلیم' اپنے لیے یگیہ کروانا' دوسروں کے لیے یگیہ کرنا' دکشنا دینا اور دکشنا لینا۔

76- برہمن کو جن چھ عملوں کا حکم دیا گیا ہے ان میں سے تین سے اس کا روزگار بھی وابستہ ہے' یہ تین دوسروں کے لیے یگیہ کرنا' پڑھانا اور دکشنا لینا ہیں۔

77- برہمن سے کھشتری کی طرف آئیں تو اول الذکر پر عائد تین فرائض مؤخر الذکر کے لیے ممنوع ہیں' یہ افعال پڑھانا' دوسروں کے لیے یگیہ کرنا اور دکشنا قبول کرنا ہیں۔

78- یہی اعمال ویش کے لیے بھی ممنوع ہیں اور یہ طے شدہ قاعدہ ہے؛ اس لیے کہ

مخلوقات کے خالق (پرجاپتی) منو نے انہیں ان (دو) ذاتوں (کے مردوں) کے لیے ممنوع قرار دیا ہے۔

-79 کھشتری کے لیے لڑنے کو ہتھیار اٹھانا اور چلانا ذریعہ روزگار قرار دیا گیا ہے؛ ویش کے لیے تجارت' مویشیوں (کی افزائش) اور کھیتی باڑی' لیکن دان پن' ویدوں کا مطالعہ اور یگیہ ان کے فرائض میں شامل ہے۔

-80 انواع و اقسام کے پیشوں میں سے برہمن کے لیے ویدوں کی تدریس' کھشتری کے لیے (لوگوں کی) حفاظت اور ویدوں کی تعلیم اور ویش کے لیے تجارت کی سب سے زیادہ سفارش کی گئی ہے۔

-81 اگر یہ پوچھا جائے' اگر (ان پیشوں میں سے) کسی ایک سے بھی روزگار مہیا نہ ہوسکے تو کیا ہو تب (جواب ہوگا کہ) ''برہمن کھشتری کا پیشہ اختیار کرسکتا ہے کیونکہ اگلی نچلی ذات یہی ہے۔

-82 انہی حالات میں کھشتری زراعت اور مویشی پالنے کا پیشہ اختیار کرسکتا ہے۔

-83 لیکن ویش کا سا ذریعہ روزگار اختیار کرتے ہوئے زراعت میں خیال رکھیں گے کہ مخلوقات اور دوسروں پر انحصار کرنے والے کم از کم تلف ہوں۔

-84 (بعض) زراعت کو افضل ترین پیشہ قرار دیتے ہیں لیکن نیک لوگوں نے اس ذریعہ روزگار کو ناقص قرار دیا ہے' اس لیے کہ لکڑی کے آہنی نوک لگے زرعی آلات سے زمین اور اس میں رہنے والی مخلوق کو نقصان ہوتا ہے۔

-85 لیکن (اپنے لیے مجوزہ) ذریعہ روزگار سے وابستہ پابندیوں کے باعث تنگی ترشی کا شکار ہونے والا اپنی دولت میں اضافے کے لیے ویش کی سی اشیائے صرف فروخت کرسکتا ہے مگر (مندرجہ ذیل) تحدیدات کو پیش نظر رکھنا ہوگا۔

-86 اسے ہر طرح کی بو دینے والی ذخیرہ اور محفوظ شدہ اشیاء' پکے پکائے کھانوں' تلوں' جواہرات' نمک' مویشی اور انسانوں کی خرید و فروخت سے باز رہنا ہوگا۔

-87 (اسی طرح) رنگے ہوئے پارچہ جات' سن' سن لکڑ اور اون سے بنے کپڑوں کی فروخت سے بھی گریز کرنا ہوگا خواہ وہ سادہ ہوں یا رنگے ہوئے اسی طرح وہ پھل' کند اور (طبی) جڑی بوٹی بھی فروخت نہیں کرسکتا۔

-88 پانی' ہتھیار' زہر' گوشت' سوم' ہر طرح کی خوشبوئیات' دودھ' شہد' دہی' گھی' تیل' موم'

چینی اور کش گھاس (کی فروخت بھی ممنوع ہے)۔

-89 ہر طرح کے جنگلی جانور' کینچلیوں والے جانور' ہاتھی دانت' پرندے' شراب' نیل' لاکھ اور یک کھرے جانوروں کی تجارت بھی ممنوع ہے۔

-90 لیکن زراعت پر گزر اوقات کرنے والا دوسری فصل میں ملاتل فروخت کرسکتا ہے بشرطیکہ اس کے خود کاشتہ ہوں اور انہیں زیادہ عرصہ ذخیرہ نہ کیا گیا ہو۔

-91 لیکن اگر وہ تل سوائے خوراک' مقدس رسوم کی ادائیگی یا دان پن کے کسی مقصد کے لیے پیدا کرتا ہے تو (دوبارہ) کیڑے کی شکل میں پیدا ہوگا؛ بمع اپنے اجداد کے وہ کتوں کی غلاظت میں لت پت پیدا ہوتا ہے۔

-92 گوشت' لاکھ اور نمک کی فروخت سے برہمن فوراً ذات باہر ہوجاتا ہے؛ تین دن تک دودھ فروخت کرتا رہے تو ستوار کے برابر ہوجاتا ہے۔

-93 لیکن اگر برہمن برضا رغبت (اس کے لیے ممنوعہ) اشیائے صرف فروخت کرتا رہتا ہے تو سات رات کے اندر ویش کا درجہ حاصل کر لیتا ہے۔

-94 اگرچہ اچار وغیرہ کا تبادلہ اسی نوع کی چیز سے ہوسکتا ہے' لیکن نمک کا تبادلہ کسی صورت کسی دوسری جنس سے نہیں ہوسکتا۔ (ہاں البتہ) پکی ہوئی خوراک کا تبادلہ کسی دوسری پکی ہوئی خوراک سے ہوسکتا ہے۔ تلوں کا تبادلہ بھی برابر مقدار کے اناج سے ہوسکتا ہے۔

-95 کھشتری بھی اپنی گزر اوقات کے لیے یہ تمام (ذرائع) اختیار کرسکتا ہے' لیکن وہ اپنے لیے ایسے پیشے اختیار نہیں کرسکتا جو (ان سے) برتر کے لیے تجویز کیے گئے تھے۔

-96 نیچ ذات کا شخص جو اپنی اصلیت چھپاتے ہوئے برتر ذاتوں کے لیے مختص پیشوں سے روزی کماتا ہے بادشاہ اس کی تمام جائیداد ضبط کرنے کے بعد ملک بدر کردے۔

-97 دوسروں کے لیے مختص پیشے بہ اہتمام کمال سرانجام دینے سے بہتر ہے کہ انسان اپنے لیے مجوزہ (پیشے) ناقص طور پر سرانجام دے لے۔ اس لیے کہ کسی دوسرے کی ذات سے وابستہ پیشہ اختیار کرنے والا اپنی ذات (ورن) سے خارج ہوجاتا ہے۔

98- ویش اپنے فرائض کی انجام دہی سے گزارا نہ کر سکے تو شودر کا طرز زندگی اختیار کر سکتا ہے بشرطیکہ (اپنے لیے) ممنوعہ افعال سے گریز کرے اور جوں ہی اس قابل ہو یہ طرز زندگی ترک کر دے۔

99- لیکن شودر کو تینوں ارفع ذاتوں کے پیشے اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہے' جب خطرہ ہو کہ (بھوک کے ہاتھوں) بیوی اور بیٹوں سے ہاتھ دھو بیٹھے گا تو دستکاری سے روزی کما سکتا ہے۔

100- شودر کو وہی دستکاری اور ہنر اختیار کرنا ہوں گے جو برتر تینوں ذاتوں کی بہتر خدمت میں معاون ثابت ہو سکیں۔

101- اگر برہمن ذرائع روزگار کے معدوم ہونے سے جسمانی لاغری کی حدوں کو چھونے لگے لیکن ویش کے طرز زندگی کو اختیار کرنے کی بجائے اپنے لیے مختص پیشوں پر مصر ہے تو وہ ذیل کے طریقہ پر عمل کر سکتا ہے۔

102- مصیبت میں مبتلا برہمن کسی سے بھی دکشنا قبول کر سکتا ہے۔ اس لیے کہ تقدیس کے حامل کو کوئی چیز آلودہ نہیں کر سکتی۔

103- برہمن جو (ابتلاء کے دور میں) قابل نفریں لوگوں کے لیے یگیہ' تدریس اور دکشنا کی قبولیت پر گزارا کرتا ہے کسی گناہ کا مرتکب نہیں ہوتا' اس لیے کہ وہ آگ اور پانی (کی طرح) پاک ہے۔

104- ہلاکت کا اندیشہ ہو تو کسی بھی شخص سے کھانا قبول کیا جا سکتا ہے؛ آسمان کو کیچڑ جس قدر داغ دار کر سکتا ہے اس سے زیادہ آلودہ نہیں ہوگا۔

105- بھوک سے تنگ اجی گرت (خود اپنے) بیٹے کو ذبح کر بیٹھا تھا اور کسی گناہ سے آلودہ نہیں ہوا تھا اس لیے کہ اس نے فقط فاقہ سے جان جانے کے اندیشے میں ایسا تھا۔

106- اچھے برے کی بخوبی تمیز رکھنے والے وامار یو بھی (بھوک کی) اذیت سے مجبور ہو کر کتے کا گوشت کھانے کی خواہش کر بیٹھے تا کہ جان بچا لیں۔

107- بھردواج رشی اپنے بیٹوں کے ہمراہ جنگل میں شدید احتیاج سے دوچار ہوئے تو انہوں نے بریبو نامی ترکھان سے کئی گائیں قبول کر لیں۔

108- غلط اور صحیح میں تمیز رکھنے والے وشوامیتر (بھوک سے مجبور) چنڈال کے ہاتھوں

کتے کے پہلو کا گوشت کھانے کی حالت کو جا پہنچے۔

109- (نیچ ذات) انسانوں سے دکشنا کی قبولیت (ان کے لیے) یگیہ اور (انہیں) پڑھانے (کے افعال) میں سے بدترین دکشنا کی قبولیت ہے' اگلی زندگی پر اثرات کے حوالے سے برہمن کے لیے اس فعل سے گریز اشد ضروری ہے۔

110- (اس لیے کہ) یگیہ میں معاونت اور تدریس (کے دو افعال) ہمیشہ ایسے اشخاص کے لیے ہوتی ہے' جن کی تقدیس ہو چکی ہے۔

111- (نااہل لوگوں کے لیے) یگیہ اور انہیں تدریس سے ہونے والا گناہ (مقدس اشلوکوں) کی جپ سے دور ہوتا ہے لیکن (ان سے) دکشنا قبول کرنے سے ہونے والا گناہ صرف (دکشنا) پھینک دینے اور تپسیا سے دور ہو سکتا ہے۔

112- (اس کی بجائے) قوت لایموت سے محروم برہمن کسی (بھی) شخص کے (کھیت سے) بالیاں یا اناج کے دانے چن سکتا ہے؛ بالیاں چن لینا دکشنا قبول کرنے سے بہتر ہے اور دانہ دانہ اکٹھا کرنا اور بھی قابل تحسین عمل ہے۔

113- سناتک برہمن بھوک سے لاغری یا عام دھاتوں (سے بنے روزمرہ کی ضروریات کے برتنوں) یا (ایسی ہی دوسری) املاک سے محروم ہے تو (حاجب روائی کے لیے) بادشاہ سے رجوع کر سکتے ہیں' اگر بادشاہ آمادہ نہ ہو تو فوراً (اسے) چھوڑ دینا چاہیے۔

114- مزروعہ کی نسبت غیر مزروعہ کھیت (قبول کرنا) کم قابل اعتراض ہے' گائے' بکری' بھیڑ' سونے' اناج اور پکے ہوئے کھانے میں سے کسی بھی چیز کی قبولیت اپنے سے پہلے مذکور (کی نسبت) کم قابل اعتراض ہے۔

115- جائیداد کے حصول کے سات طریقوں کو قانونی قرار دیا گیا ہے (بواسطہ) ترکہ دوستانہ عطیہ' خرید' فتح' سود پر دی گئی رقم (کی کمائی) سے' بذریعہ مزدوری اور نیک سیرت لوگوں سے ملنے والے تحائف کی مدد سے۔

116- آموزش' دستکاری' کام کی اجرت' خدمات' مویشیوں کی افزائش' تجارت' زراعت' قناعت' صدقہ اور بیاج حصول آمدن کے دس ایسے ذرائع ہیں جن پر (شدید ضرورت کے دور میں) کوئی بھی انحصار کر سکتا ہے۔

117- برہمن اور کھشتری کو روپیہ سود پر دینے کا کاروبار اختیار نہیں کرنا چاہیے' لیکن

(ابتلاء کے دور میں) دونوں کو (مقدس فرائض کی ادائیگی میں درکار) رقم کے حصول کے لیے (نہایت معمولی شرح پر) نہایت گنہگار کو روپیہ سود پر دینے کا اختیار ہے۔

118- (شدید ضرورت کے زمانے میں) کھشتری (بادشاہ) کو اختیار ہے کہ (فصل کا) ایک چوتھائی تک وصول کر لے؛ اس کے لیے جرم نہیں بشرطیکہ وہ اپنی پوری اہلیت سے رعیت کی حفاظت کرتا ہے۔

119- فتوحات اس کا خاص فرض ہے اور اسے کبھی خطرے سے منہ نہیں موڑنا چاہیے۔ ہتھیاروں سے ویشوں کی حفاظت کرنے پر وہ قانونی اعتبار سے جائز ٹیکسوں کی وصولی کا اہتمام کرسکتا ہے۔

120- ویش سے فصل کا آٹھواں حصہ (سونے اور مویشی کی) تجارت سے منافع کا بیسواں حصہ وصول کرسکتا ہے جسے ایک کرشناپن کے برابر ہونا چاہیے۔

121- اگر شودر (برہمن کی خدمت گزاری سے) روزی نہ کما سکے اور کسی اور ذریعے کی تلاش میں ہو تو اسے کھشتری کی خدمت کرنی چاہیے یا پھر وہ کسی دولتمند ویش کی خدمت سے رزق کما سکتا ہے۔

122- لیکن (شودر) برہمن کی خدمت کرے خواہ اس کا مقصد بہشت ہے یا (اس اور اگلی) دونوں دنیاؤں میں بھلائی؛ اس لیے کہ برہمن کی خدمت کرنے والا یہ دونوں مقاصد حاصل کرسکتا ہے۔

123- شودر کے لیے برہمن کی خدمت ہی بہترین پیشہ قرار دیا گیا ہے اس لیے کہ کوئی بھی دوسرا کام اس کے لیے لاحاصل رہے گا۔

124- شودر کے آقاؤں کو چاہیے کہ اس کی گزراوقات کے لیے خاندانی جائیداد میں سے کچھ حصہ عطا کردیں؛ اس عنایت کی مقدار کا تعین کرتے ہوئے (شودر کی) اہلیت اور محنت کے ساتھ ساتھ اس کی زیر کفالت افراد کی تعداد بھی پیش نظر رکھے۔

125- برہمنوں کا پس خوردہ شودر کو ملنا چاہیے۔ اس کے علاوہ پرانے کپڑے ایک طرف ڈال دیا گیا اناج اور گھر کا ساز وسامان بھی شودر کو ملے۔

126- شودر کسی ایسے عمل کا ارتکاب نہیں کرسکتا کہ ذات باہر ہو جائے اور نہ ہی وہ اس اہل ہے کہ تقدیس حاصل کرے۔ (سوائے کچھ حصے کے) شودر کو آریا قانون پر

چلنے کا حق نہیں۔

127- خیر اور اپنے فرائض سے آگہی کا خواہشمند (شودر) گناہ نہیں کرتا' لیکن ویدوں کا جپ کیے بغیر محض نیکوکاروں کی نقالی پر وہ کسی تحسین کا حقدار نہیں۔

128- شودر خود کو حسد سے دور رکھتے ہوئے جس قدر طرز عمل نیکوکاروں کا سا اختیار کرتا ہے' بغیر کوئی الزام لیے اور بغیر کسی تنقید کے (اس اور اگلی دنیا میں) ویسا ہی بلند رتبہ پاتا ہے۔

129- (دولت اکٹھا کرنے کی) اہلیت رکھنے کے باوجود شودر کو ایسا نہیں کرنا چاہیے' اس لیے کہ دولت جمع کرنے والا شودر برہمن کو تکلیف دیتا ہے۔

130- مصیبت کے دور میں چاروں ذاتوں کے فرائض کا بیان ہو گیا' ان فرائض کو اچھی طرح انجام دینے پر وہ بلند ترین مقام حاصل کرتے ہیں۔

131- چاروں ذاتوں کے لیے قانونی ضوابط بیان ہو چکے' آگے مختلف طرح کے کفاروں سے متعلق سعد اور مبارک افعال کا بیان ہوگا۔

✿ ✿ ✿ ✿

گیارھواں باب:

1- (اولاد کی خواہش میں) شادی کرنے والا‘ یگیہ کی خواہش رکھنے والا‘ غیر مقیم‘ ساری جائیداد و املاک ترک کر دینے والا‘ گورو‘ والد یا والدہ‘ ویدوں کے طالب علم اور بیمار کے لیے بھیک مانگنے والا۔

2- ان نو برہمنوں کو سناتک خیال کرنا چاہیے کیونکہ یہ مقدس قانون کے اتباع میں بھیک مانگتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو ان کے علم کے تناسب سے دکشنا دینی چاہیے۔

3- دو جنموں میں سے افضل ترین یعنی برہمنوں کو خوراک اور تحائف دینا چاہیے۔ بیان کیا گیا ہے کہ یگیہ استھان سے باہر کے برہمنوں کو بھی یہ دونوں اشیاء پہنچنا چاہیے۔

4- اور بادشاہ کو‘ جیسا کہ اس کے شایان شان ہے‘ ویدوں کے فاضل برہمنوں کو جواہرات تحفے میں دینا چاہیے کہ یگیہ وغیرہ میں کام آسکیں۔

5- بھیک وغیرہ (سے اخراجات کرتے ہوئے) دوسری شادی کرنے والے کے حصے میں (سوائے خاص لذت کے) کچھ نہیں آتا۔ اس (دوسری بیوی) سے ہونے والی اولاد رقم دینے والے کی ہوتی ہے۔

6- ہر کسی کو چاہیے کہ اپنی استطاعت کے مطابق ویدوں کے فاضل اور اکیلے رہنے والے برہمن کو دے‘ (یوں) آسمانی رحمت کا حصول ممکن ہے۔

7- جس کسی کے پاس اپنے اور زیر کفالت افراد کی ضروریات کے لیے کافی اناج (کی رسد) تین برس کو موجود ہے سوم رس پی سکتا ہے۔

8- لیکن دو جنمے (برہمن کھشتری اور ویش) کے پاس اس سے کم ذخیرہ بھی ہے تو وہ سوم رس پی سکتا ہے مگر اس (عمل) سے کسی استفادے کی امید نہ رکھے خواہ اس نے یہ عمل رسوماتی اعتبار سے کیوں نہ کیا ہو۔

9- (اگر) کوئی شخص اجنبیوں کے لیے تو فراخ دل ہے جبکہ اس کے زیر کفالت تنگی میں ہیں تو وہ نیکی کا ڈھونگ رچاتا ہے اور پہلے تو شہرت (کی شیرینی) چکھے گا لیکن

بعدازاں (جہنم کے عذاب کی صورت زہر نگلے گا)

-10 جو شخص زیر کفالت افراد کی بدحالی کی قیمت پر دوسری دنیا میں خوشی کے امکان کے لیے کوشاں ہے بدنتائج کا سامنا کرے گا۔ اپنی حیات میں بھی اور مرنے کے بعد بھی۔

-11 (کسی بھی جنمیے یعنی) برہمن' کھشتری اور ویش (اور) خصوصاً برہمن کا پیش کردہ یگیہ ناگزیر ابتدائی حالات کی عدم موجودگی' یعنی ایک منصف بادشاہ کے نہ ہونے کی صورت میں' نامکمل ہوگا۔

-12 کسی ویش کے ہاں مویشیوں کی کثرت ہے تو یگیہ کی تکمیل کے لیے (مطلوبہ) سامان زبردستی لیا جا سکتا ہے' لیکن یہ حکم نہ تو (معمول کے) یگیہ کے لیے ہے اور نہ ہی اس میں سوم رس پیا جائے گا۔

-13 مگر (یگیہ کرنے والا) چاہے تو (یگیہ کے لیے مطلوبہ) اشیاء شودر کے گھر سے لے سکتا ہے کیونکہ اسے یگیہ سے کوئی سروکار نہیں۔

-14 سو گائیں ملکیت میں رکھنے والا مقدس آگ اگنی (روشن) نہیں کرتا' یا ایک ہزار گائیں رکھنے والا سوم رس نہیں پیتا تو (یگیہ) کرنے والا (ضرورت کی ہر چیز) بلا ہچکچاہٹ (برہمن اور کھشتری) ہر دو کے گھر سے بھی لے سکتا ہے۔

-15 (یا) وہ (بزور یا بذریعہ مکروفریب) ایسے شخص سے بھی لے سکتا ہے جو ہمیشہ لیتا ہے اور کبھی دیتا نہیں ہے۔ یوں لینے والے کی شہرت پھیلے گی اور اس کے درجات میں اضافہ ہوگا۔

-16 اس طرح جس پر (چھ وقت کا) فاقہ آپڑا ہو ساتویں وقت پر ایسے شخص سے لے سکتا ہے جو اپنے مقدس فرائض سے اغماض برتتا ہے؛ لیکن وہ صرف ایک وقت کا کھانا لے سکتا ہے (آنے والے) کل کا اہتمام نہیں کرے گا۔

-17 مالک کی اجازت سے وہ شخص (مذکورہ بالا ضروریات اور اپنی شرائط پر) فصل چھڑنے کی جگہ' کھلیان اور گھر سے باہر پڑے اناج میں سے پوری کر سکتا ہے۔

-18 (ایسے مواقع پر) کھشتری کسی (نیک و معزز) برہمن کی املاک سے استفادہ نہیں کر سکتا' لیکن بھوک کی انتہائی حالت میں وہ داسیوں کی املاک پر تصرف کر سکتا ہے اور اس کی املاک پر بھی جو اپنے مقدس فرائض پورے نہیں کرتا۔

19- بدطینت اور بدسرشت سے چھین کر نیک سرشت کو دینے والا ہر دو کو (بدقسمتی کا سمندر) کشتی کی مانند عبور کرواتا ہے۔

20- اپنی املاک سے یگیہ میں سرگرمی دکھانے والے کے مال کورشی دیوتاؤں کا مال قرار دیتے ہیں' اسی طرح جس مال سے یگیہ نہیں ہوتا اسے اسروں کا مال قرار دیا جاتا ہے۔

21- (مذکورہ بالا وجوہ کی بنیاد پر دوسروں کی املاک زیر تصرف لانے والے کو) منصف بادشاہ سزا نہیں دے سکتا' اس لیے کہ برہمن کی فاقہ کشی کھشتری کی لاپروائی کے باعث ہے۔

22- ایسے شخص کے زیر کفالت افراد کی تعداد اور اس کے علم وفضل اور طرز عمل پر غور وفکر کے بعد بادشاہ خود اپنی املاک سے اس کے گذارہ مقرر کرے گا۔

23- اس طرح کفالت کا بندوبست کرنے کے بعد بادشاہ اسے ہر طرح کی حفاظت مہیا کرے گا؛ اس لیے کہ اس کی زیر حفاظت وکفالت آنے والے (شخص) کی نیکی کا چھٹا حصہ اسے ملے گا۔

24- برہمن یگیہ کے لیے کسی شودر سے کسی حال میں بھیک نہیں لے گا' اس لیے کہ (ایسے شخص سے لے کر) یگیہ کرنے والا دوبارہ چنڈال کی صورت پیدا ہوگا۔

25- جو برہمن یگیہ کے لیے حاصل کرنے والا مال مکمل طور پر (اس کام میں) صرف نہیں کرتا سو برس کے لیے گدھ کی ایک قسم بھاس یا کوئے (کی صورت) پیدا ہوتا ہے۔

26- دیوتاؤں یا برہمن کی املاک پر لالچ وطمع سے قبضہ کرنے والا شخص دوسری دنیاؤں میں گدھوں کا پس خوردہ کھائے گا۔

27- کوئی شخص جانور یا سوم کا مقررہ یگیہ ادا نہیں کر پاتا تو ہر سال کی تبدیلی پر (غفلت کے مداوے میں) ویش وانری اشٹی بطور کفارہ ادا کرے۔

28- لیکن جو خوشحال دو جنما (برہمن' کھشتری یا ویشن) جو قانوناً مصیبت کے ادوار کے لیے روا (واجب الادا) فرائض ادا کرتا ہے اگلی دنیا میں کوئی صلہ نہیں پاتا۔ (رشیوں کی) رائے یہی ہے۔

29- مصیبت اور ابتلاء کے ادوار میں نیست و نابود ہونے کے خوف سے واسدیوں'

سادھوں اور برہمن (ذات کے) عظیم رشیوں نے افضل ترین طرز عمل (یعنی اصول اولیٰ) کا متبادل وضع کیا۔

30- بد طینت (شخص) جو اصول اولیٰ (عملدر آمد کی صلاحیت) کے باوجود ثانوی اصول پر عمل کرتا ہے آخرت میں کوئی صلہ نہیں پاتا۔

31- قانون سے بخوبی واقف برہمن کو ضرورت نہیں کہ کوئی (قانون شکنی) بادشاہ کے علم میں لائے، وہ خود اپنی قوت سے انہیں سزا دے سکتا ہے جو اسے زک پہنچاتے ہیں۔

32- اس کا اپنا اختیار بادشاہ سے زیادہ ہے، چنانچہ وہ خود اپنے دشمنوں کو اپنے اختیار سے سزا دے سکتا ہے۔

33- وہ بغیر کسی ہچکچاہٹ کے اتھرون اور انگیر پر نازل ہونے والے صحائف (میں موجود احکام) پر عمل کر سکتا ہے۔ برہمن کا کلام ہی اس کا ہتھیار ہے جس سے وہ اپنے دشمنوں کو ہلاک کر سکتا ہے۔

34- دو جنموں (برہمن، کھشتری، ویش) میں سے افضل ترین برہمن کو اپنے ہتھیار اور دولت سے ذلیل کرنے والے کھشتری اور ویش کو برہمن اپنے جپ اور ہون سے بدقسمتی سے دوچار کر سکتا ہے۔

35- برہمن کو (عالم کا) خالق قرار دیا گیا ہے، یہی سزا دینے والا، گورو، (اسی لیے کل عالم کا) بھلا کرنے والا ہے، کوئی شخص اس کے ساتھ نامناسب کلام نہ کرے اور نہ ہی درشت گوئی سے کام لے۔

36- لڑکی، (غیر شادی شدہ) عورت، کم علم شخص، ناقص العقل، مصیبت زدہ، اور تقدیسی رسوم سے محروم اگنی ہوتر نہیں کرے گا۔

37- اس لیے کہ ہون کرنے والے (ایسے اشخاص) جہنم میں جائیں گے اور اس کے ساتھ (ہون کرانے والا بھی) وہ بھی جو جانتا ہے کہ ہون کس کا ہے؛ چنانچہ کسی دوسرے کے لیے اگنی ہوتر کرنے والے کو ریتان (رسوم) کی ادائیگی اور پوری ویدوں سے آگہی ہونا چاہیے۔

38- مناسب طور پر مالدار ہونے کے باوجود اگنیا دہی کی ادائیگی کا معاوضہ اور پرجاپتی کو مقدس گھوڑا نہ دینے والا مقدس آگ روشن نہ کرنے والے کا سا ہو جاتا ہے۔

39- باشعور اور باایمان برہمن نیکی کے دوسرے کام (بے شک) کرے لیکن (مجوزہ) معاوضے کے بغیر یگیہ کسی صورت نہ کرے۔

40- (بہت معمولی معاوضے پر کروایا گیا) یگیہ اندریوں' وقار' (بہشت کے) کی عطا' طوالت عمر' شہرت' اولاد اور مویشیوں کو نیست و نابود کر دیتا ہے؛ چنانچہ محدود ذرائع کے مالک کو (شہرت) یگیہ نہیں کروانا چاہیے۔

41- اگنی ہوتر ہونے کے باوجود مقدس آگ سے غفلت کرنے والا برہمن مہینہ میں ایک بار چاندرائن برت رکھے: اس لیے کہ یہ (جرم) بیٹے کو قتل کرنے کے برابر ہے۔

42- شودروں سے حاصل ہونے والی دولت اگنی ہوتر میں استعمال کرنے والا' شودروں کا پروہت کہلاتا ہے' چنانچہ انہیں وید پڑھنے والے تنقید کا نشانہ بناتے ہیں۔

43- (شودر کی دولت پر) روشن اگنی کی پوجا کرنے والا روپیہ فراہم کرنے والے احمقوں کے سر پر پاؤں رکھ (اگلی دنیا میں)' تمام مصائب عبور کر جائے گا۔

44- مجوزہ اعمل کے غافل' ممنوعہ افعال کے عادی اور حسی لذات کے رسیا کو لازماً کفارہ دینا ہوگا۔

45- (تمام) رشیوں نے انجانے میں ہو جانے والے تمام گناہوں کا کفارہ تجویز کیا ہے؛ کچھ نے الوہی احکامات کی روشنی میں تجویز کیا ہے کہ جانتے بوجھتے کیے جانے والے گناہوں کا کفارہ (بھی) ادا ہو سکتا ہے۔

46- انجانے میں ہونے والا گناہ وید پڑھنے سے دھل جاتا ہے لیکن جو گناہ (مرد) اپنے تکبر میں کرتے ہیں ان کے لیے (مخصوص) کفارے ہیں۔

47- کسی دو جنمے (برہمن' کھشتری' ویش) پر کفارہ واجب ہو جائے' خواہ (مقدر) میں ہو یا (کسی پچھلے جنم کی) سزا میں وہ اسے ادا کیے بغیر پاکباز عورت سے مباشرت نہیں کر سکتا۔

48- کچھ بد سرشتوں کی (فطری) صورت اس دنیا میں کی گئی بداعمالیوں کے نتیجے میں مسخ ہو جاتی ہے اور کچھ کی (کسی) پچھلے جنم کے اعمال کی بناء پر۔

49- (برہمن کا) سونا چرانے والے کے ناخن مسخ ہو جاتے ہیں' نشہ آور مشروب) سورا پینے والے کے دانت کالے ہو جاتے ہیں' برہمن قتل کرنے والے کو تپ دق ہو

جاتی ہے جبکہ گورو کی بیوی سے مباشرت کرنے والے کو جلدی بیماری لاحق ہو جاتی ہے۔

-50 مخبر کی ناک بدبودار' چغل خور کا سانس بدبودار اور چور کے اعضائے جسمانی میں سے کسی ایک کی کمی یا زیادتی ہو جاتی ہے۔

-51 (پکی خوراک) چرانے والا سیام روگ' (ویدوں کے) الفاظ چرانے والا گنگ' کپڑا چور کوڑھی اور گھوڑا چور لنگڑے پن کا شکار ہو جاتا ہے۔

-52 چراغ چرانے والا اندھا' چراغ بجھانے والا کانا' حسیات رکھنے والی مخلوق کو تکلیف دینے والا روگی اور ازدواجی بے وفائی کرنے والا (اعضاء کی سوجن) کا شکار ہو جاتا ہے۔

-53 چنانچہ (پچھلوں کے گناہوں کی) پاداش میں کند ذہن' گونگے' اندھے' بہرے اور مسخ شدہ اعضاء کے حامل لوگ پیدا ہوتے ہیں جن سے پاکباز ہمیشہ نفرت کرتے ہیں۔

-54 اس لیے پچھتاوہ اور کفارہ ہمیشہ کرتے رہنا چاہیے تاکہ جن گناہوں کی وضاحت نہیں ہو پاتی اگلے جنم میں باعث عار و جسمانی عوارض اور نشانوں کا سبب نہ بنیں۔

-55 برہمن کا قتل' (نشہ آور مشروب) سورا کا استعمال' (برہمن کے) سونے کی چوری' گورو کی بیوی سے ناجائز تعلق اور اسی طرح کے دوسرے جرائم میں ملوث ہونے کو رشیوں نے مہا پاپ قرار دیا ہے۔

-56 اپنے برتر ذات میں پیدا ہونے کا جھوٹ بولنا' بادشاہ کے پاس کسی جرم (کی مخبری کرنا) اور استاد پر غلط الزام لگانا برہمن کو قتل کرنے کے برابر ہیں۔

-57 ویدوں کو پڑھ کر بھول جانا' ویدوں میں سے مین میخ نکالنا' جھوٹی گواہی دینا' ممنوعہ اشیائے خوردنی استعمال کرنا اور جو خوراک کے قابل نہیں نگل جانا شراب نوشی کے برابر چھ جرائم ہیں۔

-58 زر امانت' انسان' گھوڑے' چاندی' زمین' الماس (اور دیگر جواہر) کی چوری کو (برہمن کا) سونا چرانے کے مترادف قرار دیا گیا ہے۔

-59 مائی' جاتی بہن' کنواری ملازمہ' کم ترین ذات کی عورتوں' دوست کی بیویوں اور بہوؤں سے مباشرت کو گورو کی بیوی سے مباشرت کے برابر قرار دیا گیا ہے۔

-60 بادشاہ کا قتل' یگیہ کے لیے نااہل کا یگیہ کا کروانا' ازدواجی جنسی بے وفائی' خود فروشی'

اور گورو یا ماں باپ یا بیٹے کر ترک کرنا' ویدوں کے (روزانہ) مطالعہ کا ترک کرنا مقدس گھریلو آگ سے اغماض برتنا۔

61- بھائیوں میں سے چھوٹے کو شادی کی پہلے اجازت دینا' بڑے بھائی سے پہلے شادی کرنا' (مذکورہ جرائم کرنے والوں میں سے کسی ایک کو) بیٹی دینا اور ان کے لیے یکیہ کرنا۔

62- کنواری لڑکی سے مجامعت' سودخوری' عہد شکنی' (اپنا) تالاب' بیوی یا بچہ فروخت کرنا۔

63- (مناسب عمر کا ہونے کے باوجود) جنیو کے بغیر رہنا' رشتہ داروں کو چھوڑ دینا' اجرت کے عوض (ویدوں کی) تعلیم دینا' کسی سے اجرتاً ویدوں کی تعلیم حاصل کرنا اور ایسی چیزیں فروخت کرنا جنہیں بیچنا جائز نہیں۔

64- کسی بھی طرح کی کان یا کارگاہ پر کام کی نگرانی کرنا' دستکاری کے کارخانے کا نگران ہونا' پودوں کا تلف کرنا' بیوی (کی کمائی) پر گذارا کرنا' (بھینٹ وغیرہ سے) ٹونے کرنا' جادو کرنا اور (اسی طرح کے دوسرے کام)

65- ایندھن کے لیے سبز درختوں کا کاٹ گرانا' صرف ذاتی مفاد کے حصول میں کوشش کرنا اور ممنوعہ اشیاء خوردنی استعمال کرنا۔

66- اگنی روشن کرنے میں غفلت' چوری' تین قرضوں کی ادائیگی میں غفلت' بری کتب کا مطالعہ اور (رقص و سرور) میں ملوث ہونا۔

67- اناج' ادنیٰ درجہ کی دھاتوں اور مویشیوں کا چرانا' شراب خور عورتوں سے مجامعت کرنا' عورتوں' شودروں' ویشوں' یا کھشتری کا قتل یہ سب مہا پاپوں میں شمار نہیں ہوتے؛ مجرم اپنی ذات سے گر جاتا ہے۔

68- برہمن کو مضروب کرنا' جنہیں سونگھنا نہیں چاہیے ایسی اشیاء کا سونگھنا' شراب وغیرہ کا سونگھنا' دھوکہ دینا' مرد سے خلاف وضع فطری عمل کرنا سب ایسے عمل ہیں جو مجرم کو ذات سے گراتے (یعنی جاتی بھرنس) کرتے ہیں۔

69- گدھے' گھوڑے' اونٹ' ہرن' ہاتھی' بکری' بھیڑ' مچھلی' سانپ یا بھینس کا مارنا مجرم کو مخلوط ذات والوں میں شامل کر دیتا ہے۔ (یعنی وہ سنکری کرن ہو جاتا ہے)

70- مجرم قرار دیئے گے شخص سے تحائف لینا' تجارت کرنا' شودر کی چاکری کرنا' جھوٹ بولنا اور (ایسے) جرم کرنا جو دکشنا لینے محروم کر دیں سب اپاتری کرم کہلاتے ہیں۔

71- چھوٹے بڑے کیڑوں مکوڑوں یا پرندوں کو ہلاک کرنا' شراب کے نزدیک رکھی چیز کھانا' پھل' ایندھن یا پھول چرانا سب (ایسے) جرائم ہیں جو ناپاک (یعنی ملاوہ یا میل آلود) کر دیتے ہیں۔

72- اب ان کفاروں کا سیکھ لیں جن کی مدد سے مذکورہ بالا متعدد گناہوں سے پاک ہوا جا سکتا ہے۔

73- برہمن کا قاتل پاک ہونے کے لیے جنگل میں کٹیا بنائے بارہ برس قیام کرے گا' مردے کی کھوپڑی جھونپڑی پر بطور نشان لٹکائے گا اور بھیک پر گذارہ کرے گا۔

74- بصورت دیگر وہ میدان جنگ میں نشانے پر تیر چلانے والے کسی تیرانداز کا برضاو رغبت نشانہ بنے گا' یا وہ تین بار سر کے بل آگ میں کود ے گا۔

75- یا پھر وہ اشومیدھ یگیہ' سورجت' گوسب' ابھیجت' تری ورت یا اگنیش تت میں سے کوئی ایک یگیہ کرے۔

76- یا پھر برہمن کے قتل کا (جرم) دور کرنے کے لیے سوجن چلے' اس دوران ایک وید پڑھے' کم کھائے اور اندریوں پر قابو رکھے۔

77- یا اپنی پوری جائیداد ویدوں کے فاضل کسی برہمن کے سپرد کرے' یا اتنی دولت جو (وصول کرنے والے کی) ضروریات کے لیے کافی ہو' یا پھر تمام ضروریات سے آراستہ ایک گھر (نذر کرے)۔

78- یا پھر محض یگیہ کی خوراک پر گذارا کرے' بہاؤ کے خلاف سارے سرسوتی کے ساتھ ساتھ چلے' یا پھر خود کو انتہائی قلیل خوراک تک محدود رکھتے ہوئے وید کے سھاہت کا پاٹھ کرے۔

79- (تمام بال) منڈوائے گاؤں کی حد بندی یا گائے کے باڑے یا آشرم یا درخت کی جڑوں میں قیام کرے اور بہ طیبب خاطر برہمنوں اور گایوں کی خدمت گاری کرے۔

80- اپنی زندگی بغیر کسی ہچکچاہٹ کے گایوں اور برہمن کے لیے وقف کر دینے والا بھی برہمن کے قتل سے پاک ہو جاتا ہے اور وہ بھی جو (گائے یا برہمن کی زندگی بچاتا ہے۔

81- برہمن (کی املاک) بچاتا تین بار ڈاکوؤں کا مقابلہ کرتے یا جائیداد کسی سے واگزار کراتے مارا جائے تو برہمن کشی کے جرم سے پاک ہو جاتا ہے۔

82- بارہ برس تک' اسی انداز میں' اپنے عہد پر کاربند' باعصمت' اور ذہنی طور پر یکسو رہنے والا بھی برہمن کشی کے جرم سے پاک ہو جاتا ہے۔

83- یا پھر زمین کے دیوتاؤں (برہمنوں) اور انسانوں کے دیوتاؤں (کھشتریوں) کے اجتماع میں اپنے جرم کے اعتراف کے بعد وہ اشومیدھ یگیہ کے قرب میں (پروہتوں کے ساتھ) اشنان کرتا ہے تو بھی اس کا جرم برہمن کشی دور ہو جاتا ہے۔

84- برہمن کو مقدس قانون کی جڑ اور کھشتری کو چوٹی قرار دیا گیا ہے چنانچہ ان کے اجتماع میں اپنے جرم کا اقرار کرنے والا (جرم سے) پاک ہو جاتا ہے۔

85- فقط اپنی اصل کے باعث برہمن دیوتاؤں کے لیے بھی معبود ہے اور اس کی تعلیمات انسانوں کے لیے حتمی حکم کی سی ہیں۔ اس لیے کہ ان تعلیمات کا سرچشمہ وید ہیں۔

86- ویدوں کے صرف تین فاضل بھی گناہ کے دور ہو جانے کا اعلان کر دیں تو (گنہگاروں) کے گناہ دھل جاتے ہیں' اس لیے کہ فاضلوں کے الفاظ ہی گناہ دھونے کو کافی ہیں۔

87- یکسو ہو کر (مذکورہ بالا) قواعد پر ارتکاز کرنے والا برہمن' برہمن کشی کا گناہ دھو سکتا ہے۔

88- برہمن کے جنین (جس کی جنس ابھی نامعلوم ہو)' (ویدوں کے یگیہ میں مصروف یا اس سے فارغ) کھشتری یا ویش' عارضی ناپاکی (یعنی آتیری) سے فراغت کے بعد نہا کر فارغ ہونے والی برہمن عورت کے قتل کا بھی یہی کفارہ ہے۔

89- اسی طرح (کسی اہم مقدمے میں) جھوٹی گواہی دینے' غیض و غضب کی حالت میں گورو کو برا بھلا کہنے' امانت میں خیانت کرنے اور (اپنے) دوست یا اس کی بیوی کو ہلاک کرنے (کا بھی یہی کفارہ ہے)۔

90- یہ سب کفارے برہمن کو غیر ارادی طور پر قتل کر دینے کے حوالے سے ہیں' لیکن برہمن کو جانتے بوجھتے قتل کرنے کے گناہ کا کچھ مداوا نہیں۔

91- دوجنما (برہمن' کھشتری یا ویش) جو جان بوجھ کر نشہ آور مشروب استعمال کرے (سزا کے طور پر) وہی کھولتا مشروب پیتا رہے حتیٰ کہ اس کے جسم پر چھالے نکل

آئیں۔ تب وہ اپنے جرم سے پاک ہوگا۔

92- یا پھر وہ گائے کا پیشاب' دودھ' اور گائے کے گوبر کا ابلتا محلول پیئے' حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہو جائے۔

93- یا پھر شراب نوشی کا جرم دھونے کے لیے سال میں (ایک دن) رات کے وقت چاول کھائے' اپنے بالوں کے پٹے بنائے' گائے کے بالوں سے بنے کپڑے پہنے اور شراب پینے کا برتن بطور جھنڈا اٹھائے پھرے۔

94- سرا درحقیقت اناج کا غلیظ فضلہ (میل) ہے اور گناہ کو بھی میل کہتے ہیں' چنانچہ برہمن' کھشتری اور ویش سرا نہیں پیئے گا۔

95- جاننا چاہیے کہ شراب تین طرح کی ہے' شیر' یعنی (گادی) سے کشید کی جانے والی' پسے چاولوں سے کشید کی جانے والی اور مدھو کے پھولوں سے کشید کی جانے والی (یعنی مادھوی)' (پہلے اشلوک میں مذکور کی طرح) یہ (تینوں اقسام) (دو جنموں کے سردار) برہمن کے لیے ممنوع ہے۔

96- شراب' (ہر طرح کے دوسرے) نشہ آور مشروب اور گوشت پکشوں' راکشسوں اور پشاچوں کی خوراک ہیں؛ دیوتاؤں کی بھینٹ کا اولش کھانے والے برہمن کو (ایسی چیزوں سے) پرہیز لازم ہے۔

97- نشے میں مدہوش برہمن ایسی چیز کھا سکتا ہے جو اس کے لیے حرام ہے' وید (غلط اور) نامناسب موقع محل پر پڑھ سکتا ہے یا کسی ایسے فعل میں ملوث ہو سکتا ہے جو اس کے لیے ممنوع ہے۔

98- برہمن کے جسم میں بسنے والا برہما (یعنی وید) شراب کی سی اشیاء استعمال کرنے کے بعد اس کے جسم سے ہمیشہ کو جاتا ہے اور وہ شودر کے درجے پر آ جاتا ہے۔

99- (نشہ آور مشروبات) کے امتناع اور برے نتائج وعواقب کی وضاحت ہو چکی؛ اب مجھے (برہمن کا) سونا چرانے کی تلافی سے متعلق قوانین کی وضاحت کرنا ہے۔

100- (برہمن کا) سونا چرانے والے برہمن خود بادشاہ کے حضور پیش ہو کر اقرار کرے گا "آقا مجھے سزا دیں"۔

101- (برہمن اپنے ہمراہ ایک ڈنڈا لے جائے گا) جس کی ایک ضرب بادشاہ اسے لگائے گا' موت کی صورت میں برہمن گناہ سے پاک ہوگا۔ برہمن تپسیا سے بھی

اپنا گناہ خود دور کر سکتا ہے۔

102- (برہمن کا سونا چرانے کے جرم سے بذریعہ تپسیا پاک ہونے کا خواہش مند وہی برت اختیار کرے گا جو (برہمن کے) قاتل کے لیے تجویز کیا گیا ہے' وہ یہ برت (چھال) میں ملبوس جنگل میں رہ کر سرانجام دے گا۔

103- (برہمن کے) سونے کی چوری سے دوجنموں کو ہونے والا گناہ اس برت سے دھل جاتا ہے' لیکن گورو کی زوجہ سے ناجائز تعلقات رکھنے والے کو مندرجہ ذیل کفارہ دینا ہوگا۔

104- اپنے گورو کے بستر کو ناپاک کرنے والا اعتراف جرم کے بعد سرخ گرم آہنی بستر پر لیٹ جائے گا یا پھر عورت کی سرخ گرم مورتی سے لپٹ جائے گا حتیٰ کہ اس کی موت واقع ہو جائے یا یوں مرنے پر وہ پاک ہو جاتا ہے۔

105- اپنا عضو تناسل اور خصیے کاٹ کر جڑے ہاتھوں میں اٹھائے (جنوب مغرب میں واقع) علاقے نرتی کو جائے گا' حتیٰ کہ وہ گر کر مر جائے۔

106- یا چھال کا لبادہ اوڑھے ہاتھوں میں چارپائی کا پایہ اٹھائے پوری یکسوئی سے' پرجاپتی کا بتایا کرچھر برت کرے گا۔ اس دوران بال نہیں ترشوائے گا اور جنگل میں رہائش رکھے گا۔

107- یا اندریوں پر قابو رکھے پورے تین ماہ چندرائن برت کرے گا' اس دوران اس کا گزارہ فقط یکیہ کے کھانے یا آش جو پر ہوگا' یوں گورو کا بستر ناپاک کرنے کا گناہ ڈھل جائے گا۔

108- گناہ کبیرہ (مہاپاتک) کے مرتکب بھی ان کفاروں سے پاک ہو جاتے ہیں' لیکن ذات سے گرا دینے والے گناہ صغیرہ کا کفارہ مندرجہ ذیل طریقوں سے ہو جاتا ہے۔

109- گائے کو ہلاک کر بیٹھنے والا پہلے ایک ماہ فقط ابلے جو کہ پانی پر گزارہ کرے گا' سارے جسم کے بال منڈائے مرنے والی گائے کی کھال اوڑھے وہ سارا مہینہ گائے کے باڑے میں رہے گا۔

110- اگلے دو ماہ وہ صرف ہر چوتھے وقت کا کھانا کھائے گا جس میں نمک شامل نہیں ہوگا' گائے کے پیشاب سے نہائے گا اور اندریوں پر قابو رکھے گا۔

111- دن بھر گائیوں کے پیچھے چلتا ان کی اڑائی دھول میں سانس لے گا' رات پھر ان کی خدمت اور عبادت سے فارغ ہو کر درشن نامی آسن میں رہے گا۔

112- اندریوں پر غالب اور کدورت سے دور جب تک گائیں کھڑی رہیں گی وہ بھی کھڑا رہے گا' ان کے چلنے پر پیچھے پیچھے چلے گا اور ان کے بیٹھنے پر بیٹھ جائے گا۔

113- گائے بیمار پڑ جائے یا اسے چوروں یا گوشت خور جانوروں سے خطرہ لاحق ہو جائے یا وہ کسی جگہ گر پڑے غرضیکہ کسی بھی مصیبت میں ہو وہ اس کی خدمت بجا لائے گا۔

114- گرمی ہو یا سردی یا طوفان بادوباراں وہ پناہ تلاش نہیں کرے گا' اپنے لیے پناہ تلاش کرنے سے پہلے وہ گائے کے لیے پناہ ڈھونڈے گا۔

115- گائے اس کے اپنے یا کسی دوسرے کے کھیت یا کھلیان سے کچھ بھی کھا لے وہ تعرض نہیں کرے گا۔

116- تین ماہ تک اس طرح گائے کی خدمت کرنے والا گائے کی ہلاکت کے گناہ سے پاک ہو جائے گا۔

117- کفارہ ادا کر چکنے کے بعد سے ویدوں کے فاضل (برہمن) کو دس گائیں اور ایک بیل دینا ہو گا (اور اگر اتنی املاک نہ رکھتا ہو تو) جو کچھ ملکیت میں ہے سب پیش کر دے۔

118- دو جنمیے (یعنی برہمن' کھشتری اور شودر) جنہوں نے دوسرے (معمولی) جرائم (اپ پاتک) کیے ہوں اسی برت یا چندرائن برت سے پاک ہو سکتے ہیں لیکن یہ حکم برہمچاری کے لیے نہیں ہے۔

119- اپنا عہد توڑنے والا برہمچاری رات کے وقت چوراہے میں کانے گدھے پر تیرت کون جائے' یہ طریقہ پاکیہ یگن کا ہے۔

120- قواعد کے مطابق ہون کرنے کے بعد وہ' آخر میں' وایو' اندر' (دیوتاؤں کے استاد) برہسپتی اور اگنی کا یگیہ گھی سے کرے گا اور اس دوران رگ وید کے اشلوک کا جپ کرتا رہے گا۔

121- ویدوں کے فاضلوں کا کہنا ہے کہ برہمچاری دوجما (برہمن' کھشتری' ویش) اپنا بیج (ہاتھ سے) گراتا ہے تو اس کا (برہمچاری) حلف ٹوٹ جاتا ہے۔

122- اپنا عہد توڑنے والے برہمچاری سے ویدوں کا نور الگ ہو کر ماروت' اندر' (دیوتاؤں کے استاد) برہسپتی اور پاوک (اگنی) میں سما جاتا ہے۔

123- اس گناہ کے کفارے کے لیے گدھے کی کھال اوڑھے سات دروازوں پر بھیک مانگے اور فعل (کی ندامت) محو نہ ہونے دے۔

124- یوں حاصل ہونے والی بھکشا سے روزانہ (ایک وقت) کھا کر گذارا کرے' تین ساون (صبح' دوپہر' شام) اشنان کرے گا تب کہیں ایک سال (گزرنے) کے بعد اس کا گناہ دھلے گا۔

125- ذات سے گرا دینے والا (جاتی بھر نشکر) عمل دیدہ دانستہ کرنے والے (قانون شکن) کو سانت پن کرچھر برت رکھنا ہوگا' یہی عمل غیر دانستہ طور پر ہو پر جاپتی کا بتایا (کرچھر) برت کرنا ہوگا۔

126- مخلوط ذات (یعنی سنکار) کو رتبے سے گرا دینے والے اور دان لینے کی اہلیت سے محروم کر دینے والے فعل کا کفارہ مہینہ میں ایک بار چاندرائن برت ہے۔ (مالنی کرم سے) ہونے والی غلاظت دھونے کے لیے وہ تین روز آش جو کی بھاپ لے۔

127- برہمن کے قتل (کے کفارے) کا ایک چوتھائی کھشتری کو ارادتاً قتل کرنے کا' آٹھواں حصہ ویش اور سولہواں حصہ نیک خصائل شودر کو قتل کرنے کا ہے۔

128- برہمن کے ہاتھوں کھشتری انجانے میں قتل ہو جائے تو وہ خود کو (گناہ سے) پاک کرنے کے لیے ایک ہزار گائیں اور بیل دے۔

129- یا پھر وہ (برہمن) ایک دوسرے برہمن کے قتل کا کفارہ تین برس اندریوں پر قابو رکھے' بال پٹوں کی صورت بنائے اور گاؤں سے باہر کسی درخت کی جڑوں میں بسیرا کرے۔

130- برہمن' اسی طرح کا قتل' نیک خصلت ویش کا کر دے تو کفارے میں یہی عمل ایک سال کا ہے' بصورت دیگر وہ ایک سو گائیں اور ایک (بیل) دے گا۔

131- شودر کو قتل کرنے کی صورت میں برہمن (کفارے کا) یہی عمل چھ ماہ تک کرے گا' وہ ایک برہمن کو دس سفید گائیں اور ایک بیل بھی دے سکتا ہے۔

132- بلی' نیل کنٹھ' مینڈک' کتے' الو اور کوئے کو ہلاک کرنے کی صورت میں بھی اسے

شودر کے قتل کا سا کفارہ دینا ہوگا۔

133- تین دن تک دودھ پر گزارہ کرنے یا سو یوجن (یعنی نو میل) چلنے' دریا میں نہانے یا رگ وید کے پانی سے مخاطب ہو کر پڑھے جانے والے اشلوک کی جپ سے بھی کفارہ ادا ہو جاتا ہے۔

134- سانپ ہلاک کرنے کی صورت میں برہمن کالے لوہے کا بیلچہ اور زنخے کی صورت میں ایک ماشہ سیسہ اور (گندم کے) ناڑ کی بھری دے گا۔

135- جنگل سور کی صورت میں برتن بھر گھی' تیتر کی صورت میں تلوں سے بھرا ایک دونا' ایک طوطے کے لیے دوسالہ بچھڑا اور سارس کی صورت میں ایک تین سالہ بچھڑا (برہمن کو دے)۔

136- کسی ہنس' بلاکا' بگلے' مور' بندر' عقاب اور لباس کو مارنے کی صورت میں برہمن کو گائے دے۔

137- گھوڑا مارنے کی صورت میں ایک پارچہ' ہاتھی مارنے کی صورت میں پانچ سیاہ بیل' بھیڑیا بکری بیل یا گدھے کو ہلاک کرنے کی صورت میں ایک سال کی عمر کا بچھڑا دے۔

138- گوشت خور جنگلی درندے کو ہلاک کرنے کی صورت میں ایک دودھیال گائے (سبزی خور) جنگلی جانور کو ہلاک کرنے پر ایک بچھیا اور اونٹ ہلاک کرنے پر ایک کرشنل (رتی بھر) سونا دے۔

139- اپنے خاوند سے جنسی بے وفائی کی مرتکب چاروں ذاتوں سے تعلق رکھنے والی عورت کو قتل کرنے پر ایک دھونکنی' کمان' بکری یا بھیڑ (برہمن کو) دے تاکہ (اس فعل کا کفارہ ہو سکے)۔

140- دو جنما (برہمن' کھشتری یا ویش) جو سانپ یا (مندرج بالا) دوسرے جانوروں کی ہلاکت پر دان نہیں کر سکتا اسے فی ہلاکت اپنا گناہ دھونے کے لیے ایک کرشنل ادا کرنا ہوگا۔

141- ہڈیوں والے ایک ہزار (چھوٹے) جانوروں یا بغیر ہڈی کے چھکڑا بھر جانوروں کو تلف کرنے کی سزا وہی ہوگی جو برہمن کے قتل پر (تجویز کی گئی) ہے۔

142- (چھوٹے) ہڈی دار جانداروں کی ہلاکت پر برہمن کو کچھ نہ دے دینا بہتر ہے'

چھوٹے بغیر ہڈی والے جانوروں کی ہلاکت کے کفارے میں حبس دم (پرانا یام) ہی کافی ہے۔

-143 پھل دار درخت' جھاڑیوں' اور بیلیں یا پھول دار پودے کاٹنے پر سو بار گاتیری کی جپ کرے۔

-144 خوراک' اچار و مربہ' پھول یا پھل وغیرہ میں پیدا ہونے والے جانداروں کی تباہی کی تلافی گھی کھانے سے ہو جاتی ہے۔

-145 اگر کوئی شخص بوئے ہوئے یا (جنگل میں اگنے والے) خودرو پودے بلا مقصد کاٹتا ہے تو وہ پورا دن ایک ایک گائے کی خدمت میں رہے گا اور اس کے دودھ پر گزارا کرے گا۔

-146 (مخلوقات کو) جانتے بوجھتے یا انجانے میں ہو جانے والے نقصان کے مندرج بالا کفارے دینا ہوں گے۔ اب ممنوعہ خوراک اور مشروبات کے استعمال (سے ہونے والے گناہ) کے دھونے کے طریقوں کا بیان ہوگا۔

اب سن لیجئے کہ ممنوعہ خوراک (یا مشروبات) کے استعمال (سے ہونے والے گناہ) کا کفارہ کیسے ہوگا۔

-147 انجانے میں وارنی (نامی) نشہ آور مشروب پینے والے کو پاک ہونے کے لیے دوبارہ تقدیس کی ضرورت ہوگی' جانتے بوجھتے بھی (ری) لے تو جان لیوا کفارے اور تپسیا کی ضرورت نہیں۔ یہ طے شدہ قانون ہے۔

-148 ایک برتن سے جس میں پانچ روز سے سورا نامی (نشہ آور) مشروب موجود ہے اس میں سے پیا جانے والا پانی بالکل دودھ کا سا (پاک) ہے۔

-149 نشہ آور مشروب کو چھونے' اسے دینے والا' بروئے قاعدہ وصول کرنے والا یا شودر کا چھوڑا پانی پینے والا تین دن تک اس میں کش گھاس ابال لے۔

-150 برہمن سوم رس پیتے ہوئے کسی پیتے برہمن کا سانس سونگھ لے تو پاک ہونے کے لیے تین بار حبس دم (ہرا نام یام) کرے اور گھی پیئے۔

-151 (دو جنمیے) مردوں یعنی برہموں' کھشتری ویشوں میں سے کوئی انجانے میں پاخانہ یا پیشاب یا سرا سے چھونے والی چیز نگل لے تو اس کی تقدیس دوبارہ سے ہوگی۔

152- دو جنمے کی دوسری تقدیس پر زنار' لنگوٹی بندھن' عصا برداری' بھکشا اور برہمچاری (کا حلف) ضروری نہیں ہے۔

153- لیکن ممنوعہ خوراک' عورتوں اور شودروں کی جھوٹن اور ممنوعہ گوشت کھانے والے کو سات رات اور دن جوش آب جو پینا ہوگا۔

154- کھٹائی اٹھانے سے بنائے جانے والے یا سن کر دینے والے تقطیر شدہ مشروبات (خواہ ان کی خصوصی ممانعت نہ آئی ہو) کا استعمال ہضم ہونے تک جسم کو ناپاک رکھتا ہے۔

155- گاؤں کے سور' گدھے' اونٹ' بندر یا کوے کا فضلہ نگل لینے والا دوجما چندرائن برت رکھے گا۔

156- خشک شدہ گوشت' زمین پر اگنے والی کھمب (نامعلوم) جانور یا مذبوحہ خانے سے لایا جانے والا گوشت کھانے والا بھی وہی برت رکھے گا۔

157- گوشت خور جانور' سور' اونٹ' مرغ' کوا' گدھے اور انسانی گوشت کھانے والے والا شدھ ہونے کے لیے تپت کرچھر (کفارہ) ادا کرے گا۔

158- (گورو کی زیرنگرانی اور اس کے ہاں مقیم) دوجنما' ماہانہ شرادھ کھائے تو وہ تین دن کا برت رکھے گا اور ایک دن پانی میں گزارے گا۔

159- کسی بھی موقع پر شہد یا گوشت کھانے والا برہمچاری (کفارہ) عام کرچھر سے ادا کرے گا اور بعدازاں اپنا برہمچاری عہد پورا کرے گا۔

160- بلی' کوئے' چوہے (یا گھیس)' کتے' نیولے اور بال یا کیڑا مکوڑا گرنے سے آلودہ کھا جانے پر برہمسور (پودے) کو ابال کر اس کا تقطیر شدہ پانی پیئے۔

161- شدھ رہنے کے خواہش مند کو ممنوعہ خوراک سے بچنا چاہیے اور غلطی سے کھانے کی صورت میں قے سے نکال دینا چاہیے۔ بصورت دیگر شدھ ہونے کے مختلف طریقوں سے ان کی فوراً تلافی کرے۔

162- یوں ممنوعہ اشیاء خوردونوش کے کھانے کی صورت میں لازم ہو جانے والے کفاروں کا بیان ہوا' اب چوری کے جرم کی تلافی (کے طریقوں) کا بیان ہوگا۔

163- دوجنموں برہمن' کھشتری اور ویش میں سے افضل ترین اپنے ہم ذات کی (قیمتی) ملک' اناج یا پکی ہوئی خوراک چرائے تو شدھ ہونے کے لیے ایک سال

کے اندر کرچھر برت سے کفارہ ضروری ہے۔

-163 عورت یا مرد محبوس کرنے' (غیر قانونی طور پر) کھیت' گھر' کنواں یا باولی کسی کو تفویض کرنے کی تلافی چندرائن برت ہے۔

-165 کسی دوسرے کے گھر سے معمولی قدر و قیمت کی چیزیں چرانے (چوری شدہ) مال واپس کرنے کے بعد ساناپن کرچھر سے اپنا گناہ چھڑائے گا۔

-166 مختلف طرح کی اشیاں خورد ونوش' گاڑی' بستر' لسرا' چوکی' پھول اور پھل چرانے کی سزا گائے سے حاصل ہونے والی پانچ پیداوار (پنچ گاوَ) کا نگلنا ہے۔

-167 گھاس' لکڑی' درخت' خشک راشن' شیرہ' پارچہ جات' چڑہ اور گوشت چرانے (کا کفارہ) تین دن (اور رات) کا برت ہے۔

-168 قیمتی پتھر' موتی' مونگا' تانبا' چاندی' لوہا' پیتل اور پتھر چرانے (کا کفارہ) بارہ دن تک کچے اناج پر گزارہ کرنے میں ہے۔

-169 روئی' ریشم' اون' پھٹے کھروں کا جانور' پرندہ' خوشبو' طبی جڑی بوٹی یا رسا چرانے (کا کفارہ) تین دن دودھ پر گذارہ کرنے میں ہے۔

-170 دوجنمے سے سرزد ہونے والی چوری کا جرم ان کفاروں سے دور ہو جاتا ہے۔ لیکن ممنوع عورتوں سے (جنسی تعلق کے لیے) رجوع یعنی اگمیہ کرنے کو (مندرجہ ذیل کفارہ دینا ہوگا۔

-171 سگی بہن' دوست کی بیوی' بہو' کنواری خادمہ اور کمترین ذات کی عورت سے مباشرت کا کفارہ وہی ہے جو گورو کا بستر آلودہ کرنے والے کے لیے تجویز کی گئی ہے۔

-172 باپ کی بہن (جو تقریباً اس کی سگی بہن کی سی ہے) خالہ یا ماموں زاد کی بیٹی سے مباشرت کرنے والے کے لیے (چاندرائن برت کا کفارہ ہے۔)

-173 کسی بھی ذی شعور کو ان میں سے کسی سے شادی نہیں کرنا چاہیے۔ پسند کا رشتہ ہونے کے باعث ان کے ساتھ شادی ہرگز نہیں ہونی چاہیے' ان میں سے کسی ایک سے شادی کرنے والا اپنی ذات سے گر جاتا ہے۔

-174 کسی جانور یا عورت سے فعل خلاف وضع فطری کرنے والے پانی میں مباشرت کرنے والے یا حائضہ سے مباشرت کرنے والے کو سنتاپن کرچھر کرنا ہوگا۔

175- مرد سے خلاف وضع فطری یا بیلوں جتی گاڑی میں عورت سے مباشرت کرنے والا دوجنما اپنے کپڑوں سمیت نہائے گا۔

176- انجانے میں کسی چنڈال یا ایسی کم ذات کے طبقات سے لے کر کھانے والی عورت سے مباشرت کر بیٹھنے والا برہمن ذات باہر ہو جاتا ہے۔ جانتے بوجھتے یہ حرکت کرنے والا ان کی سطح تک گر جاتا ہے۔

177- کوئی عورت بدچلنی سے بہت آگے نکل جائے تو خاوند پر فرض ہے کہ اسے قید میں رکھ کر کفارے کے وہی برت کروائے جو مردوں کے لیے ازدواجی بے وفائی کے کفارے کے طور پر مجوزہ ہیں۔

178- دوبارہ بے وفائی کی مرتکب عورت کو کرچھر برت اور چندرائن برت سے خود کو پاک کرنا ہوگا۔

179- ورشالی کے ساتھ ایک رات گناہ کا مرتکب ہونے والا دوجنما تین برس کفارہ ادا کرے گا' اس کی خوراک صرف باداموں پر مشتمل ہوگی اور وہ (مقدس کتب میں سے) جپ کرے گا۔

180- ان چار طرح کے گناہوں کے کفارے کا بیان ہو چکا' اب ذات باہر افراد تعلق کے کفارے کا بیان ہوگا۔

181- ایک برس تک ذات باہر افراد سے کھانے پینے' اٹھنے بیٹھنے' اکٹھے سفر کرنے' اس کے لیے یگیہ کرنے یا اسے تعلیم دینے والا ذات باہر ہو جاتا ہے۔

182- اس ذات باہر ہونے والوں کے سپنڈ اور سمنودک کو اس پر یوں پانی چڑھانا چاہیے گویا وہ مر چکا ہو۔ یہ کام کسی نحس ساعت' شام کے وقت' گاؤں سے باہر اور عزیز واقارب کی موجودگی میں ہونا چاہیے۔

183- یوں ذات باہر ہونے والے کو اس گناہ کو دھونے کے لیے مجوزہ کفارہ ادا کرنا ہوگا۔

184- خادمہ پاؤں سے پانی کا برتن لڑھکائے گی جیسے مردہ شخص کے لیے کیا جاتا ہے' سپنڈ اور سمندک کے حوالے سے رشتہ دار ایک دن ایک رات سوتک میں رہیں گے۔

185- اس بعد سے ذات باہر ہونے والے شخص سے رشتے ناطے کا تعلق ختم ہو جائے گا' اسے جائیداد سے حصہ نہیں ملے گا۔

186- اگر وہ بھائیوں میں سب سے بڑا ہے تو برادر کلاں ہونے کا حق برتری کسی چھوٹے کو منتقل ہو جائے گا جو خیر میں بڑھ کر ہے۔

187- لیکن جب وہ اپنا کفارہ ادا کر چکے تو کسی مقدس تالاب میں نہائے گا اور پانی سے بھرا ایک نیا برتن لنڈھائے گا۔

188- پانی میں برتن پھینک چکنے کے بعد وہ اپنے گھر میں داخل ہو کر ایک رشتہ دار کی طرح اپنے فرائض سرانجام دینے لگے گا۔

189- مذکورہ بالا ذات باہر عورت ہے تو عزیز و اقارب کے نزدیک مقیم رہے گی جو اسے ضروریات زندگی فراہم کریں گے۔

190- گناہوں سے آلودہ شخص کے ساتھ تعلق سے باز رہے' لیکن تلافی کر لینے والے کی مذمت نہ کی جائے۔

191- بھلائی کا بدلہ برائے سے دینے والے' بچوں کے قاتل' پناہ طلب کرنے والے کے قاتل اور عورت کے قاتل سے کوئی تعلق نہ رکھو خواہ وہ کفارہ ادا کر چکا ہو۔

192- دو جنمے جنہیں ساوتری بمطابق قاعدہ نہیں سکھائی گئی تین کرچھر برت بطور کفارہ کرنے کے بعد ساوتری سیکھیں گے۔

193- دو جنموں (برہمن' کھشتری' یا ویش) میں سے کوئی ممنوعہ پیشہ اختیار کرنے یا وید سیکھنے میں غفلت کی تلافی کرنے چاہے تو اس کے لیے ذیل کے کفارے ہیں۔

194- کوئی برہمن قابل مذمت طریقہ سے املاک وغیرہ حاصل کرتا ہے تو املاک واگزار کرنے' مقدس عبادت کے جپ اور تپسیا سے شدھ ہو جاتے ہیں۔

195- بدطینت شخص سے تحائف لینے والا تین ہزار بار یکسوئی سے ساوتری جپ کرے' گائے کے باڑے میں ایک ماہ بسیرا کرے اور صرف دودھ پر گزارا کرے تو وہ گناہ سے پاک ہو جاتا ہے۔

196- گائے کے باڑے میں برت سے نجات حاصل کرنے کے بعد لوٹ کر تعظیم سے ہاتھ جوڑے تو (برہمن) پوچھے گا' درست کیا ہمارے برابر ہونے کی خواہش رکھتے ہو۔

197- اگر اس کا جواب ہے کہ "میں دوبارہ جرم نہیں کروں گا" تو وہ گایوں کے لیے (کچھ) گھاس زمین پر بکھیرے گا' اگر گائیں گھاس کھا کر (زمین) خالی کر دیتی

ہیں تو براہمن (دوبارہ) اپنی برادری میں داخل ہو جائے گا۔

198- جس نے ورات کے لیے یکیہ کیا' کسی نامعلوم کی تدفینی رسوم کی ادائیگی کی یا (کسی کی جان لینے یا جسمانی نقصان پہنچانے کی غرض سے) جادو کیا یا آین یکیہ کیا۔ (اس کا گناہ) تین کرچھر برتوں سے دور ہوتا ہے۔

199- دو جما (برہمن' کھشتری یا ویش) جس نے پناہ دے کر عہد شکنی کی یا ویدوں کی غلط شرح کا مرتکب ہوا پورا سال صرف جو پر گزارا کرے تو گناہ کی تلافی کر پاتا ہے۔

200- کسی کو کتا' گیدڑ' گدھا' سدھایا ہوا گوشت خور جانور' انسان' اونٹ یا پالتو سور دانت مار دے تو وہ جس دم (پرانا یام) سے پاک ہو جاتا ہے۔

201- مہینہ بھر ہر چھٹے کھانے پر گزارا کرنا' (ویدوں سے) سامتیہ پڑھنا اور ہر روز شکل اشنان کرنا ان لوگوں کی شدھی کا باعث ہیں جن کی کھانے وغیرہ میں شرکت ممنوع کر دی گئی ہے۔

202- برضا و رغبت اونٹ یا گدھا جیسی گاڑی میں سفر کرنے والا اور ننگا نہانے والا برہمن جس دم (یعنی پرانا یام) سے پاک ہو جاتا ہے۔

203- شدید دباؤ پر پانی استعمال کیے بغیر یا اس کے اندر حوائج ضروریہ سے فارغ ہو جائے تو (گاؤں سے باہر) کپڑوں سمیت اشنان کرنے اور گائے چھوئے سے پاک ہو جاتا ہے۔

204- ویدوں میں بیان روزمرہ کی رسوم اور سناتک سے مختص فرائض سے غفلت برتنے والے کا کفارہ روزے سے ہو جاتا ہے۔

205- کوئی شخص برہمن کو 'ہم' یا اپنے سے برتر کو 'تو' کہہ کر مخاطب کرنے والے کا جرم کر بیٹھے تو مخاطب سے دست بستہ معذرت' اشنان اور دن کے باقی حصے کے برت سے دور ہو جاتا ہے۔

206- کوئی شخص برہمن کو (خواہ) گھاس کی پتی سے ضرب پہنچائے' اس کی گردن میں کپڑا ڈالے یا اسے کسی جھگڑے میں چت کر دے تعظیماً اسے ڈنڈوت کرے گا۔

207- برہمن کو ضرب پہنچانے کے ارادے سے (اسے چھڑی وغیرہ سے) دھمکانے والا شخص سو برس تک اور واقعتاً ایسا کر گزرنے والا ہزار برس تک جہنم میں رہے گا۔

208- کسی کی ضرب سے برہمن کے جسم سے بہنے والا خون مٹی کے جتنے ذرات کے برابر ہے (خون نکالنے والا) اتنے ہزار برس جہنم میں رہے گا۔

209- برہمن کو دھمکانے پر کرچھر (برت)' ضرب لگانے پر اتی کرچھر اور خون نکالنے پر کرچھر اور اتی کرچھر دونوں ادا کرنا ہوں گے۔

210- جس گناہ کے چھڑانے کا طریقہ بیان نہیں ہوا اس کے مرتکب کے لیے کفارہ ارتکاب کرنے والے (کی) قوت واستطاعت اور جرم (کی نوعیت) دیکھ کر طے کرنا چاہیے۔

211- میں اب وہ طریقے بیان کروں گا جنہیں دیوتاؤں' رشیوں اور پتروں نے تجویز کیا تاکہ انسان اپنے گناہ چھڑا سکیں۔

212- میں (اب) طریقے بیان کروں گا جنہیں دیوتاؤں' رشیوں اور پتروں نے تجویز کیا تاکہ انسان اپنے گناہوں سے نجات پا سکیں۔

213- پرجاپتی نے دو جنمے (برہمن' کھشتری' ویش) کے لیے جس (کرچھر کفارہ) کا حکم دیا ہے اس کی رو سے وہ تین دن (صرف) صبح کے وقت اور (اگلے) تین دن صرف شام کے وقت کھائے گا۔ اس کے بعد کے تین صرف (بے مانگے) مل جانے پر کھائے گا جبکہ اگلے تین دن پورا برت رکھے گا۔

214- سنتاپن کرچھر میں فقط گائے کے پیشاب' گوبر' دودھ' لسی' گھی اور کش گھاس کے جوشاندے تک محدود رہنا ہوتا ہے۔

215- اتی کرچھر (کفارہ) دینے والے دو جنمے کو (مذکورہ بالا طریقے کے مطابق) تین تین دن کے تین وقفوں کے سوا کھانے کی اجازت نہیں ہوگی لیکن کسی بھی کھانے میں لقمہ بھر سے زیادہ نہیں کھائے گا اور آخری تین دن پورے برت رکھے گا۔

216- تپت کرچھر (کفارہ) دینے والے برہمن کے لیے لازم ہے کہ وہ گرم پانی' گرم دودھ' گرم گھی کھائے اور صرف گرم ہوا میں سانس لے' اس کی خوراک تینوں دن یہی ہوگی۔ روزانہ ایک بار یکسوئی سے اشنان کرے۔

217- بارہ دن کا برت جس میں خود پر پورا قابو رکھے اور کوئی غلطی نہ ہو' پراک کرچھر کہلاتا ہے۔ اس سے سب گناہ دھل جاتے ہیں۔

218- اگر کوئی (مہینہ کے تاریک نصف میں) ہر روز (اپنی خوراک میں سے) ایک لقمہ کم

کرتا دیا جائے اور پھر روشن نصف میں (اسی طریقے سے) بڑھاتا چلا جائے' صبح' دوپہر' شام (روزانہ) تینوں وقت اشنان کرے تو یہ عمل چندرائن برت کہلاتا ہے۔

219- برہمن چندرائن برت کا سا عمل (مہینے کے روشن نصف) کے پہلے دن سے شروع کرے تو برت یومدہیم کہلاتا ہے۔

220- سنیاسیوں کے چندرائن برت میں (مہینہ بھر) دوپہر کے وقت صرف آٹھ لقمے کھائے گا۔ اپنی اندریوں پر قابو رکھے گا اور کھانے میں صرف ہون کے قابل چیزیں ہوں گی۔

221- جو برہمن پوری ذہنی یکسوئی کے ساتھ (مہینہ بھر) چار لقمے صبح اور چار شام کو سورج ڈھلنے کے بعد کھاتا ہے اس کا عمل بچوں کا چاندرائن برت کہلاتا ہے۔

222- جو (برہمن) پوری یکسوئی سے (مہینہ بھر میں) خوراک کے دو سو چالیس لقمے (خواہ کسی بھی ترتیب سے) کھائے اپنی موت کے بعد چاند کی دنیا میں پہنچتا ہے۔

223- رودروں' آدتیوں' واسوؤں' مروتوں اور سب رشیوں نے برائیوں سے نجات کے لیے یہی (طریقہ) اختیار کیا۔

224- (کفارے کا خواہشمند) ہر روز ہون کرے جس کے ساتھ مہاویہاہرت (کا جپ) شامل ہو۔ (ذی روح کو) تکلیف دینے سے باز رہے' سچ بولے اور خود کو غصے اور بے ایمانی سے دور رکھے۔

225- بغیر لباس اتارے تین بار دن میں اور تین بار رات کو اشنان کرے' عورتوں' شودروں اور ذات باہر کیے گئے لوگوں سے کسی صورت کلام نہ کرے۔

226- (دن کے دوران) کھڑے ہو کر اور (رات کے دوران) بیٹھ کر وقت گزارے' (اس عمل کی) اہلیت نہ رکھتا ہو تو (ننگی) زمین پر لیٹے' عفت کی حفاظت کرے اور برہمچاری کا حلف نباہے اپنے گوروں' دیوتاؤں اور برہمنوں کی پوجا کرے۔

227- ہمہ وقت ساوتری اور (اپنی اہلیت کے مطابق) پاک کرنے والے دوسرے شبدوں کا جپ کرے' کفارہ کے جتنے اور طریقے ہیں سب پر نہایت اہتمام سے عمل پیرا ہو۔

228- جن دو جنموں کے گناہ معلوم ہیں ان برتوں سے دھل جائیں گے لیکن وہ دوسروں

کے گناہ (جو ظاہر اور معلوم نہیں) دور کرنے کے لیے مقدس عبارات کے جپ اور ہون کا اہتمام کریں۔

229- گنہگار کے گناہ، اعتراف، پچھتاوے، تپسیا اور (ویدوں کے) جپ سے دور ہو جاتے ہیں جب کوئی چارہ کار نہ ہو تو دان (خیرات وغیرہ) کرے۔

230- کسی کا دل اپنے برے فعل سے جتنی نفرت کرتا ہے اس کا جسم اتنا ہی پاک ہوتا چلا جاتا ہے۔

231- کوئی اپنے گناہ کا جتنا اعتراف کرتا ہے اس سے اتنا ہی پاک ہوتا چلا جاتا ہے، جس طرح سانپ پانی کینچلی اتارتا ہے۔

232- جس کسی نے گناہ کیا اور پھر اس پر پچھتایا اپنے گناہ سے بری ہو گیا لیکن پاک ہونے کے لیے (گناہ) ترک (کرنے کا عزم) کرنا لازم ہے اور یہ (سمجھ لینا بھی) کہ "میں دوبارہ یہ گناہ نہیں کروں گا۔"

233- مرنے کے بعد اپنے افعال کے نتائج و عواقب کو پیش نظر رکھتے ہوئے فکر، گفتار اور اعمال میں ہمیشہ صاف رہے۔

234- جانتے بوجھتے یا انجانے میں سرزد ہو جانے قابل مذمت عمل سے بری ہونے کے خواہش مند کے لیے اسے دوبارہ کبھی نہ کرنے کا عزم ضروری ہے۔

235- اگر اس کا ذہن اپنے کسی فعل پر بے چین ہے تو وہ (کفارے کے لیے مجوزہ) ریاضتیں اور تپسیا دوبارہ کرے حتیٰ کہ (اس کا ضمیر) ان سے اچھی طرح تسلی پا جائے۔

236- جن رشیوں پر وید نازل ہوئے انہوں نے قرار دیا ہے کہ دیوتاؤں اور انسانوں کے سکھ کی ابتداء، وسط اور انتہا تپسیا میں ہے۔

237- برہمن کی تپسیا (مقدس علوم کی) جستجو اور حصول میں، کھشتری کی لوگوں کی حفاظت کرنے، ویش کی تپسیا (اپنے روزمرہ کے) کاروبار کی دیکھ بھال اور شودر کی خدمت میں ہے۔

238- اپنی اندریوں پر غالب اور پھل، کند اور ہوا پر گزارا کرنے والے رشی محض تپسیا سے بیک وقت تین دنیاؤں کا نظارہ کرتے ہیں جن میں ان کی ساکن اور متحرک مخلوق بھی شامل ہوتی ہے۔

239- ادویات، تندرستی، علم اور روحانی مدارج کا حصول صرف تپسیا سے ممکن ہے، تپسیا ہی ان کے حصول کا ذریعہ ہے۔

240- کوئی رستہ طے کرنا کیسا ہی مشکل ہو، کسی مقصد کا حصول کیسا ہی کٹھن ہو، کسی منزل تک رسائی کتنی ہی سخت ہو سب تپسیا کے زور سے آسان ہو جاتے ہیں، اس لیے کہ تپسیا میں ہی (مغلوب نہ ہونے والی) قوت موجود ہے۔

241- خواہ گناہ کبیرہ (مہاپاتک) کا مرتکب ہو یا کسی اور گناہ کا سب مناسب طور پر سرانجام دی گئی تپسیا سے دھل جاتے ہیں۔

242- کیڑے، سانپ، پتنگے، شہد کی مکھیاں، پرندے اور غیر متحرک مخلوق تک سب تپسیا سے بہشت میں پہنچ جاتے ہیں۔

243- اگر انسان کفارے اور پچھتاوے کو اپنا سامان کر لے تو خیال، گفتار اور اعمال کے سب گناہ تیزی سے جل جاتے ہیں۔

244- دیوتا فقط اس برہمن کا یگیہ قبول کرتے ہیں جس نے تپسیا کی ہو اور اسی کی مرادیں پوری کرتے ہیں۔

245- مخلوق کے مالک پرجاپتی نے (مقدس قوانین کے) اس شاستر کو تپسیا سے بنایا، رشیوں پر بھی اس (شاستر) کا نزول تپسیا سے ہی ممکن ہو سکا۔

246- دیوتاؤں نے (کل) عالم کا مبداء تپسیا کو مانتے ہوئے ہی اسے بے مثل قوت کا حامل قرار دیا۔

247- ویدوں کا روزانہ پڑھنا، استطاعت کے مطابق بھرپور یگیہ کرنا اور (مصیبت کے وقت) صبر کرنا احساس جرم مٹاتا ہے خواہ گناہ کبیرہ کا کیوں نہ ہو۔

248- جس طرح بھڑکتی آگ اپنے اوپر رکھی گئی چیز جلا دیتی ہے اسی طرح ویدوں کا عالم علم کی آگ سے جرم جلا دیتا ہے۔

249- (منظر عام پر آ جانے والے) گناہوں کا کفارہ بمطابق قانون آپ کو معلوم ہوا، اب خفیہ (گناہوں کے) کفاروں کا سن لیں۔

250- سولہ بار حبس دم (پرانایام) مع ویہارتی اور اوم کی جپ کے ایک ماہ تک کرنے سے فاضل برہمن کا قاتل بھی پاک ہو جاتا ہے۔

251- حمدیہ سوکت "(اگنی) اپنی فضیلت سے ہمارے گناہ دور کر" (جن کی شرح کوتس

پڑھوئی)'' وشٹوں نے اپنے حمدیہ کلام سے صبح صادق جگائی'' (جس کا مطلب وسشٹ پر القاء ہوا) اور ماہیر وسدھ وتی سوکت کے جپ سے (نشہ آور) سورا پینے والے شرابی کے گناہ بھی دور ہو جاتے ہیں۔

252- ''اس خوبصورت ہوتری کے منجھلے بھائی'' (سے شروع ہونے) والے حمدیہ کلام اور شیوسنکلپا (جو یجروید میں ہے) کے جپ سے سونا چرانے والے کا گناہ بھی ہمیشہ کو دھل جاتا ہے۔

253- ''بدنصیبی نہ غم'' (سے شروع ہونے والی) ہوش پانجیہ (حمد) اور ''بس۔ یہی کچھ ہے'' (سے شروع ہونے والی) حمد کا متواتر جپ کرنے سے گورو کی زوجہ سے جماع کا گناہ بھی دھل جاتا ہے۔

254- گناہ کبیرہ یا صغیرہ سے پاک ہونے کا خواہش مند سال میں (رگ وید کے اشلوکوں) ''اے ورن ہم تمہارے قہر سے بچے رہے'' یا ''ہمارا گناہ کب بھی ہو اے ورن'' پڑھتا رہے۔

255- (جو لینے کے لائق نہیں تھے ایسے) تحائف قبول کرنے والا اور ممنوعہ خوراک کا کھانے والا (رگ وید کے) چارج سمندیہ کا تین روز جپ کرے۔

256- گناہ کثیر کا مرتکب مہینہ بھر سوم اور ردر (سے مخاطب ہو کر کہے گئے) چار اشلوکوں اور ''رویامن' ورن اور متر'' سے شروع ہونے والے تین اشلوکوں کا مہینہ بھر دریا میں اشنان کرتے جپ کرے تو اس کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

257- اپنے گناہ پر مغموم (رگ وید میں موجود اور) اندر سے شروع ہونے والے سات اشلوک کا چھ ماہ جپ کرے؛ پانی میں کثیر گناہوں کا مرتکب پورا ایک مہینہ بھیک پر گذارا کرے گا۔

258- دوجما (برہمن، کھشتری، ویش) شاکل ہون سے متعلق مقدس کلمات کے ساتھ گھی کا یکیہ کرے یا (رگ وید) کی ''تیری عظمت'' والی رچا کا جپ کرے تو اس کے گناہ کبیرہ بھی دھل جاتے ہیں۔

259- پوری یکسوئی (دھیان) کے ساتھ ایک سال گایوں کی خدمت کرتے (رگ وید کی) پادمانی رچا کا جپ کرنے والا ہر طرح کے گناہ کبیرہ سے پاک ہو جاتا ہے۔ اس دوران وہ بھیک پر گزر اوقات کرے گا۔

260- تین پراک کفارے ادا کر چکنے کے بعد (ذہن اور جسم) کی طہارت کے ساتھ کوئی بھی ویدوں کے سنہتا کا تین بار جپ کرتا ہے تو ذات باہر کرنے والے یا (پاتک) گناہوں سے پاک ہو جاتا ہے۔

261- لیکن اگر (ایک شخص) تین دن کا برت رکھے، روزانہ تین بار اشنان کرے اور (رگ وید کی) اگھمرشن پر منکشف ہونے والی رچا کا جپ کرے تو سب گناہ صاف ہو جاتے ہیں۔

262- ہر طرح کے یگیہ میں افضل ترین اشون یگیہ ہر گناہ دور کر دیتی ہے۔ (اسی طرح) اگھمرشن رچا سب گناہ مٹا دیتی ہے۔

263- رگ وید زبانی یاد رکھنے والے برہمن کو کوئی گناہ داغدار نہیں کرتا خواہ وہ تینوں عالم برباد کر دے یا کوئی بھی چیز کھا لے۔

264- پوری یکسوئی اور دھیان سے (یجروید) یا (سام وید) کی یار ہمستا (مع اپنشدوں کے) تین بار پڑھ لے تو ہر طرح کے گناہ دھل جاتے ہیں۔

265- تین وید تمام گناہوں کو یوں نگل جاتے ہیں جسے (کچی) مٹی کا تودہ جھیل میں گرنے پر گھل جاتا ہے۔

266- تین ویدوں کا جاننے والا وہی ہے جو (مذکورہ بالا پر ایزاد اور مختلف) رچائیں اور یجر کے منتر جانتا ہو' یہ سب جاننے والا ہی (ویدوں کا) فاضل کہلاتا ہے۔

267- برہما کے بدائی تین روپ جن پر سہ جہتی (مقدس علوم) کی بنیاد ہے اور (طرح کی) تین ویدیں ہیں جنہیں خفیہ رکھا جانا ضروری ہے؛ انہیں جاننے والا فاضل برہمن (کہلاتا) ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

بارہواں باب :

1- اے معصوم عن الخطا چاروں ذاتوں پر قابل اطلاق اس کے بنائے قوانین ہم پر واضح کیے گئے! اب ان (ذاتوں) کے افعال و اعمال کے حتمی جزا و سزا سے بھی بمطابق راستی مطلع کر دیں۔''

2- منو کے بیٹے بھرگو نے (یوں مخاطب ہونے والے) عظیم رشیوں کو جواب دیا ''افعال کے حوالے سے ہونے والے فیصلوں کی پوری تفصیل سن لیں۔''

3- افکار' گفتار اور اندریوں کے اعمال اچھے برے نتائج پیدا کرتے ہیں' افعال سے انسان کی متنوع حالتیں یعنی بلند ترین' متوسط اور پست ترین پیدا ہوتی ہیں۔

4- جان لیں کہ فعل کا تعلق جسم سے بھی ہو تو تحریک ذہن سے ہی ملتی ہے (اور) یہ ذہنی انگیخت تین طرح کی ہے؛ اس کے تین محل وقوع ہیں اور یہ دس ذیلی عنوانات میں تقسیم ہوتی ہے۔

5- کسی دوسرے کی جائیداد ہتھیانا' دل میں کسی کے متعلق برا سوچنا' جھوٹے (نظریات) سے چمٹے رہنا تین طرح کے ذہنی (گناہ کے) عمل ہیں۔

6- (دوسروں کو) برا بھلا کہنا' دروغ کرنا' دوسروں کی خوبیوں کے اعتراف میں بخل سے کام لینا اور یاوہ گوئی کرنا زبانی (برائی کی چار مثالیں)۔

7- کسی کے پیش کیے بغیر لے لینا' خلاف قانون (جاندار مخلوق کی ضرورت رسائی) اور کسی دوسرے کی عورت سے خلاف قانونی مباشرت کرتا ہے سب شدید جسمانی گناہ کے سرزد ہوئے ہیں۔

8- (ایک شخص کو) اچھے یا برے (ذہنی) عمل (کا نتیجہ) اس کے ذہن میں ملتا ہے یا گفتار (کے عمل کا)؛ اس کی گفتگو میں اور جسمانی (فعل) کا نتیجہ جسم میں ملتا ہے۔

9- نتیجتاً (کئی) جسمانی افعال کے نتائج و عواقب کے باعث (اگلے جنم میں) غیر جاندار پیدا ہوئے' گفتاری (گناہ) کے نتائج و عواقب اگلے جنم میں پرندے یا جانور کی شکل میں پیدا ہوئے اور ذہنی (گناہ) پر اگلے جنم میں نچلی ذات میں

پیدائش کی صورت میں ملتے ہیں۔

10- اپنی گفتار، افکار اور جسم پر قابو رکھنے والا یعنی واگنڈہ، منوڈنڈہ اور کایا ڈنڈی کا حامل ہی تری ڈنڈی کہلاتا ہے۔

11- جو کوئی خود پر سب مخلوقات کے لیے ان پہلوؤں سے قابو رکھتا ہے اور خواہشات اور غیظ وغضب کو دبا جاتا ہے یقیناً مکمل طور پر کامیاب رہتا ہے۔

12- اپنی (جسمانی) ذات کو فعل میں رکھنے والا کشترگیہ (میدان عمل کا شناور) کہلاتا ہے، اور دانشور فعال کو بھوتوں (یعنی بدائی عناصر) پر مشتمل قرار دیتے ہیں۔

13- تمام (کشترگیوں) کی تجمیع سے ایک اور باطنی ذات پیدا ہوتی ہے جسے جیو (آتما) کہتے ہیں۔ اسی کی وساطت سے (کشترگیہ) اپنے (گزرے) جنموں کے دکھ سکھ سے آگاہ ہوتے ہیں۔

14- اشلوک 13 میں مذکورہ مہاتت اور کشترگیہ بھوتوں (بدائی عناصر) کے ساتھ مدغم ہیں اور ہر شے میں ظہور پذیر سے وصال پاتے ہیں۔

15- اس جسم سے ان گنت اشکال ظہور میں آتی ہیں اور کثیر الانواع مخلوق فعال رہتی ہے۔

16- لیکن (مرنے والا) خبیث ہو تو (پانچ) بدائی ذرات یعنی بھوتوں ایک اور مضبوط جسم جنم لیتا ہے جس کا مقدر جہنم میں اذیت اٹھانا ہے۔

17- جب یم (ان گنہگاروں کو) اس جسم کی وساطت سے عذاب دے چکتا ہے تو (جسم کے اجزائے ترکیبی) پہلی ترتیب کے ساتھ ان کے اصل عناصر کو لوٹا دیئے جاتے ہیں۔

18- حسی لذات سے پیدا ہونے والے نقائص کے نتیجے میں عذاب بھگتنے اور ان کے داغوں سے پاک ہو کر دو عظیم ہستیوں کے حضور پہنچتا ہے۔

19- دونوں اکٹھے اور انتھک طور پر اس (روح) کے خیر وشر کا جائزہ لیتے ہیں۔ اس عمل کے نتیجے میں روح اور اس اور اگلی دنیا میں عذاب یا نجات دیا جاتا ہے۔

20- اگر (روح) سے خیر زیادہ سرزد ہوا اور برائی کم تر تو اسے بہشت کی راحت ملتی ہے جسم روح ایک بار پھر انہیں عناصر میں ملفوف کی جاتی ہے۔

21- لیکن اگر (روح) کے خیر اور شر میں فرق بہت کم ہے تو اسے عناصر سے محروم

کرانے کر دیا جاتا ہے اور یم کے ہاتھوں دوبارہ عذاب پاتا ہے۔

-22 یم کا عذاب بھگتنے کے بعد روح بے داغ ہو کر ایک بار پھر' پانچوں عناصر میں داخل ہو جاتی ہے جن کی مقدار مخصوص تناسب میں ہوتی ہے۔

-23 اگر (کوئی) انسان محض اپنی (بشری) دانش سے ہی خیر اور شر (پر منحصر) روح کے مدارج کی ترقی و تنزل کو جانچ لے تو اپنا دل ہمیشہ کے لیے خیر (کے حصول) پر لگا دے۔

-24 جان لیں کہ خیر (ست)' فعالیت (رج) اور تاریکی (تم) نفس کے وہ خصائص ہیں جن کی وساطت سے وہ (مسبب الاسباب) تمام موجود پر حاوی ہے۔

-25 ان خوبیوں میں سے کوئی ایک جسم پر حاوی ہو جائے تو روح اس کی تجسیم ہو جاتی ہے۔

-26 خیر کا علم (کی شکل میں) ہونا' تاریکی (کا) بے خبری جبکہ فعالیت کا محبت اور نفرت ہونا بتایا گیا ہے؛ یہی ان (تینوں) کی فطرت ہے اور یہ پیدا کی گئی ہر چیز کے ساتھ وابستہ اور اس پر حاوی ہیں۔

-27 جب (کوئی شخص) اپنی روح میں طمانیت' اتھاہ ٹھہراؤ اور خالص نور پائے تو جان لے کہ (یہ ان) تین میں سے (ایک) خوبی ہے جنہیں خیر قرار دیا گیا ہے۔

-28 بے چینی کی ملاوٹ اور روح کی عدم طمانیت ہو تو اسے رجوگن (فعالیت) جانے جس پر غالب آنا مشکل ہے اور جو (جسم میں مقید) روح کو حسی لذات پر مائل کرتی ہے۔

-29 جس میں ابہام شامل ہو' ناقابل شناخت آلودگی کی ملاوٹ ہو اور جس کا سوچ و بچار سے پتہ نہ چل سکے اور نہ ہی مکمل علم میں آئے اسے تاریکی (کی خاصیت) خیال کرنا چاہیے۔

-30 میں ان تینوں خصائص سے پیدا ہونے والے نتائج کو بھی بیان کروں گا جو بمراحل بہترین' متوسط اور نچلے درجے کے حامل ہیں۔

-31 ویدوں کا پڑھنا' تپسیا' گیان (یعنی علم کی جستجو) پاکیزگی' اندریوں پر غلبہ' نیک عمل اور روح پر دھیان سب خیر (یعنی ستوگن) کی علامات ہیں۔

-32 ذمہ داری اٹھانے میں مسرت' متلون مزاجی' گناہوں کا سرزد ہونا اور حسی لذات

میں تسلسل سے مصروف رہنا فعالیت (یعنی تموگن) کے آثار ہیں۔

33- لالچ، غفلت، بزدلی، ظلم و تعدی، لامذہبیت، برائی کا چلن، ناجائز مفادات حاصل کرنے کی عادت اور بے توجہی سب ظلمت یا تاریکی (یعنی رجوگن) کی علامات ہیں۔

34- انہیں خصائص کا مختصر زمانی بیان بھی سن لیں جس طرح یہ (حال، ماضی اور مستقبل میں) بالترتیب ظہور پذیر ہوتی ہیں۔

35- جب کوئی شخص (کسی) فعل کو سرانجام دینے کے بعد، دیتے ہوئے یا دینے کا ارادہ کرتے ہوئے شرمندگی محسوس کرے تو فاضلوں کے نزدیک (ایسا فعل) ظلمت (یعنی رجوگن) کی علامت کا حامل ہے۔

36- لیکن جب (کوئی) شخص کسی فعل و عمل سے اس دنیا میں شہرت (کا حصول) چاہتا ہو اور ناکامی پر شرمندہ نہ ہو تو یہ عمل فعالیت (تموگن) کی علامات کا حامل ہے۔

37- لیکن اگر کوئی اپنی پوری ہستی سے جاننے کی جستجو کرے اور ناکام رہنے پر شرمندگی کی بجائے اور شادکامی سے دوچار ہو تو یہ عمل خیر کا حامل ہے۔

38- حسی لذات کی شدید خواہش کو ظلمت کی علامت، دولت کی جستجو کو فعالیت اور روحانی مدارج (میں ترقی) کی آرزو کو خیر کی علامت قرار دیا گیا ہے؛ بعد میں بیان شدہ ہر پہلے والی سے بہتر اور افضل ہے۔

39- اب مختصراً بیان کروں گا کہ اس کل (کائنات) میں ایک انسان ان خصائص سے کس طرح کی تقلیب حاصل کر سکتا ہے۔

40- جنہیں خیر عطا کی گئی دیوتاؤں کے درجے تک پہنچ سکتے ہیں۔ فعالیت کے حامل بشر اور ظلمت سے متصف جانوروں کی سطح پر اتر آتے ہیں یا یہ سہ طرفی تقلیب ہے۔

41- لیکن معلوم رہے کہ اس سہ طرفی تقلیب کا انحصار بھی تین (خصائص) پر ہے جن کے اپنے تین مدارج یعنی اعلیٰ، متوسط اور ادنیٰ ہیں، ان میں سے ہر ایک کا انحصار (ہر شخص کے انفرادی حیثیت میں) اعمال اور علم پر ہے۔

42- ساکن (مخلوق) چھوٹے بڑے کیڑے، مچھلیاں، سانپ، کچھوے اور جنگلی جانور اسفل ترین حالتیں ہیں جو ظلمت کا نتیجہ ہو سکتی ہیں۔

43- ظلمت کا جو درمیانی نتیجہ نکل سکتا ہے وہ ہاتھی، گھوڑے، شودر، جنگلی وحشی، شیر، چیتے اور جنگلی سور ہیں۔

44- بھاٹ، اچل، کپٹ اور راکشسوں کی شکل اختیار کر لینے کو ظلمت کا سب سے بہتر درجہ اختیار کر لینا چاہیے۔

45- جھل، مل، نٹ، مکروہ پیشوں سے روزی کمانے والے اور جوئے اور شراب نوشی کے عادیوں میں پیدا ہونے کو فعالیت (رجوگن) کا اسفل ترین درجہ خیال کرنا چاہیے۔

46- کھشتری اور راجہ، بادشاہوں کے خاندانی پروہت اور لڑائی میں حظ اٹھانے والوں کو فعالیت (رجوگن) کے نتائج میں متوسط خیال کرنا چاہیے۔

47- گندھرو، دیوتاؤں کے گائیک، دیوتاؤں کے خدام اور (اسی طرح) اپسرائیں (سب کا تعلق) فعالیت (رجوگن) کے اعلیٰ ترین (نتائج) سے ہے۔

48- سنیاسی، راہب، برہمن، ویمانک، اکش اور دیت خیر (ستوگن) کا پہلا (اور اسفل ترین درجہ) ہیں۔

49- یگیہ کرنے والے، رشی، دیوتا، ویدوں کے فاضل، ملکوتی نور اور پتر سب خیر (ستوگن) کی وسطی حالت ہیں۔

50- رشی قرار دیتے ہیں کہ برہما، خالق کائنات، قانون، وہ صاحب عظمت اور بعید از شناخت سب خیر کے پیدا کردہ نظام کے ارفع ترین وجود ہیں۔

51- برہما قرار دیئے رشی، سرشٹی، کا خالق، چاروں ویدوں کا فاضل، ایشر دھرم اور نرنکار خیر (ستوگن) سے پیدا ہونے والے ارفع ترین ہیں۔

52- یوں سہ جہتی عمل، تین درجات پر مشتمل تقلیب کا پورا نظام اور ان کی مزید تین میں تقسیم تاکہ کل مخلوق کا احاطہ ہو سکے، بیان ہو گیا۔

53- حیاتی تلذذ انگیز (اشیاء) سے وابستگی اور اپنے فرائض کی ادائیگی سے غفلت کے نتیجے میں احمق، انسانوں میں سے رذیل ترین، اسفل السافلین کی حالت کو جا پہنچتے ہیں۔

54- اب مفصل اور مناسب حال ترتیب سے بیان ہوگا کہ ایسی روح کن اعمال کے نتیجے میں کن رحموں میں داخل ہوتی ہے۔

-55 گناہ کبیرہ (مہیا پاتک) کے مرتکب سالوں جہنم کا عذاب برداشت کرنے کے بعد (اپنی سزاؤں کے ختم ہونے پر) درج ذیل جنم لیتے ہیں۔

-56 برہمن کا قاتل کتے' سور' گدھے' اونٹ' گائے' بکری' بھیڑ' پرندے' چنڈال اور پکش کے رحم میں داخل ہوگا۔

-57 سورا (نامی نشہ آور مشروب پینے والا) برہمن چھوٹے بڑے کیڑوں' پتنگوں' پرندوں' غلاظت پر گزارا کرنے والے (جانوروں) اور تباہی پھیلانے والے جانوروں کی صورت پیدا ہوگا۔

-58 گورو کی زوجہ سے ناجائز تعلق رکھنے والا سو بار گھاس جھاڑی اور بیلوں (کی شکل میں) اور اتنی ہی بار گوشت خور (درندوں) چرندوں اور دوسرے ظالم جانوروں کی صورت پیدا ہوگا۔

-59 اذیت دے کر مسرت پانے والے گوشت خور (درندوں) کی صورت میں' ممنوعہ خوراک کھانے والے کیڑوں کی صورت میں' چور اپنی ہم جنس مخلوق کے کھانے والوں کی صورت میں اور نیچ ذات عورتوں سے مباشرت کرنے والے پریتوں کی صورت پیدا ہوں گے۔

-60 ذات اور آشرم باہر سے تعلق رکھنے والے' دوسروں کی عورتوں سے رجوع کرنے والے اور برہمن کی املاک چرانے والے برہمن راکشس کا جنم لیں گے۔

-61 جس کسی نے لالچ میں آکر سونا' موتی' مونگا' یا کوئی بھی اور پتھر چرایا ساروں میں پیدا ہوگا۔

-62 (انسان) اناج چرانے سے چوہا' روپہلی دھات سے ہنس' پانی سے پلاؤ' شہد سے ڈنک بردار کیڑا' دودھ سے کوا' رس سے کتا اور گھی چرانے سے نیولا بن کر پیدا ہوتا ہے۔

-63 گوشت چرانے سے گدھ' چربی سے مچھلی خور پرندہ' تیل سے تیلا پک' نمک سے جھینگر اور دہی چرانے سے بلاکا نامی پرندہ بن جاتا ہے۔

-64 ریشم سے بنا کپڑا چرانے پر تیتر' سن سے بنا کپڑا چرانے پر مینڈک' سوتی کپڑا چرانے پر کرونچ اور گڑ چرانے پر گوارا پرندہ بن جاتا ہے۔

-65 مشک جیسی خوشبوئیات چرانے پر چھچھوندر' پتے دار سبزی چرنے پر مور' پکی ہوئی

خوراک چرانے پر سیہہ اور کچی اشیائے خوردنی چرانے پر کانٹے دار گول ہو جانے والا جانور۔

66- آگ چرانے پر بگلہ' گھریلو برتن پر بلی اور رنگا گیا کپڑا چرانے پر چکور بن جاتا ہے۔

67- ہرن یا ہاتھی چرانے پر بھیڑیے' گھوڑا چرانے پر چیتے' پھل اور کند چرانے پر بندر' عورت (ورغلا) کر بھگانے پر ریچھ' پانی چرانے پر چتکبرا پپیہا' گاڑی یا چھکڑا چرانے پر اونٹ اور مویشی چرانے پر بکرے کا جون لیتا ہے۔

68- کسی کی جائیداد پر زبردستی قبضہ کرنے والے یا یگیہ میں سے کھانے والا شخص (جس کا حصہ مختص نہ ہو) بالاخر جانور بن جاتا ہے۔

69- مذکورہ بالا چوریاں کرنے والی عورتیں (اوپر گنوائے گئے) جانوروں کی مادائیں بن جائیں گی۔

70- بغیر انتہائی ضرورت کے اپنا آبائی پیشہ ترک کرنے والا مکروہ صورت میں جنم لے کر دسیو کے غلام بن جاتے ہیں۔

71- اپنے فرائض کے درجہ سے گر جانے والا برہمن اپنی قے کھانے والا الکا مکھ پریت بن جاتا ہے' (اسی جرم کا مرتکب) کھشتری' کتپوتن پریت میں جنم لیتا ہے جو غلاظت کھا کر گزارا کرتا ہے۔

72- اپنے فرائض ترک کرنے والا ویش میتر اک شجیوتک پریت میں جنم لیتا ہے جس کی خوراک پس (پیپ) ہے' اسی طرح شودر چیلا شک پریت میں جنم لیا ہے جس کی خوراک کیڑے پتنگے ہے۔

73- کوئی شخص جن لذات میں جتنا زیادہ ملوث ہوتا ہے ان افعال کے لیے اس کا لوبھ اسی تناسب سے بڑھتا ہے۔

74- یہ کم فہم لوگ اپنے اعمال دہراتے چلے جاتے ہیں اور نچلی ذات میں پیدا ہونے کی تکلیف اٹھاتے ہیں۔

75- تلوار کے سے تیز پتوں والے تامسر اور دوسرے جہنموں میں گھسٹنے اور پٹخائے (جانے) اور باندھ کر قطع اعضا کے عذاب سے گزرتے ہیں۔

76- طرح طرح کی تکالیف' الوؤں اور کوؤں سے نوچے جانے کی تکلیف' بھلستی ریت

کی جلن اور ابالے جانے کی اذیت سے دوچار ہوں گے! یہ سب اذیتیں برداشت کرنا واقعی مشکل ہے۔

-77 مکروہ (مخلوق) کے رحم سے جنم لینے پر ابتداء کی حالت مستقل ہو جائے گی، اذیت، ٹھنڈک اور انواع واقسام کے خدشات گھیرے رہیں گے۔

-78 مختلف رحموں میں رہنے کی (تکلیف) اور دردناک وضع حمل، زنجیروں میں ناقابل برداشت بندھن اور دوسروں کے غلام رہنے کی ذلت۔

-79 عزیز واقارب اور اپنے پیاروں سے جدائی اور خبثاء کے ساتھ رہنے کی (اذیت)، دولت اکٹھی کرنے (میں محنت) اور پھر اس کے ضیاع کا پچھتاوہ، دوستوں کا بنانا اور پھر دشمنوں (کا سامنے آنا)

-80 بڑھاپا جو لاعلاج ہے، بیماری کا مسلسل درد، مختلف اقسام کی اذیتیں اور پھر موت جس پر غالب نہیں آیا جا سکتا۔

-81 لیکن (کوئی شخص) جس دھیان میں کوئی عمل سرانجام دیتا ہے (مستقبل میں ملنے والا) جسم اسی معیار کا ہوگا۔

-82 مختلف اعمال کے نتائج وعواقب بیان ہوئے، آگے (اب) ان اعمال کا بیان ہوگا جن سے برہمن کی بخشش یقینی ہو جاتی ہے۔

-83 ویدوں کا مطالعہ، سنیاس (کی تپیا)، (حقیقی علم کا) حصول، اندریوں پر غلبہ جانداروں کو نقصان پہنچانے سے گریز اور گرو کی خدمت موکش کے بہترین ذرائع ہیں۔

-84 اگر پوچھو کہ (درج ذیل دیئے گئے) اعمال میں سے کونسا (ایک) باقی (سب کے مقابلے) میں انسانی روحانی خوشی کے لیے موثر ترین ہے تو

-85 (تو جواباً عرض ہے کہ) روح کا علم کے ان سب میں سے ارفع ترین قرار دیا گیا ہے، اس لیے کہ فناء سے نجات کا ذریعہ ہونے کے باعث یہ علوم میں سے اولین ہے۔

-86 (مذکورہ بالا) ان (چھ طرح کے) اعمال میں ویدوں میں تعلیم دیئے گئے اس اور اگلے جہاں کی مسرت کے لیے موثر ترین ہیں۔

-87 اس لیے کہ جن اعمال وافعال کا ویدوں میں حکم دیا گیا ہے وہی دوسری تمام رسوم

میں مناسب طور پر خاص ترتیب میں شامل ہیں۔

-88 ویدوں میں بیان افعال کی دو اقسام ہیں' وہ جو مسرت آگیں ہیں اور (پروت کہلانے والے ارضی تسلسل) کا سبب ہیں' دوسری قسم کے افعال جو موکشا کو یقینی بناتے ہوئے (ارضی تسلسل کو ختم کرتے) نورت کہلاتے ہیں۔

-89 اس دنیا میں خواہشات کی (تکمیل) کے لیے ہونے والے اعمال پرورت کہلاتے ہیں (جس کی مثال ارضی وجود کا تسلسل ہے)' لیکن (حقیقی) علم کے حصول کے بعد (صلے سے بے نیاز) سرانجام دیئے جانے والے افعال کو رت کہا گیا ہے (جو ارضی وجود کے چکر کو ختم کر دیتا ہے)۔

-90 جو (پوری توجہ) اگلے جنموں (پرورتوں) کے اعمال پر کرتا ہے دیوتاؤں کے برابر ہو جاتا ہے' لیکن (ارضی) تسلسل پر توجہ مرتکز کرنے والا بھی پانچوں بھوتوں سے مکت ہو جاتا ہے۔

-91 (اپنے) نفس کی قربانی دینے والا تمام مخلوقات کے نفس جان جاتا ہے اور روح میں تمام مخلوقات کو جاننے لگتا ہے۔ یوں وہ امر مطلق اور از خود تاباں (کی طرح آزاد ہو جاتا ہے۔)

-92 مذکورہ بالا برہمن فاضل اگنی ہوتر کی سی رسوم کو ترک کرنے کے بعد بھی نفس (آتما) کا علم حاصل کرنے جذبات پر قابو پانے اور ویدوں کے مطالعہ میں جتا رہے۔

-93 اس لیے کہ خصوصاً' برہمن کے پیدا کرنے کے مقصد کا حصول اسی طور ممکن ہے۔ دو جنموں (برہمن' کھشتری' ویش) کے لیے اس منزل کے حصول کا اور کوئی رستہ نہیں۔

-94 وید ہی پتر' دیوتا اور بشر کی ابدی اور ازلی آنکھ ہے؛ ویدوں کے احکام اور ان کی تفہیم انسانی ذہن کے احاطے سے باہر ہے۔

-95 تمام روایات (سمرتیاں) اور فلسفے کے مکروہ نظام جن کی بنیاد ویدوں پر نہیں موت کے بعد کوئی صلہ نہیں دیتے؛ اس لیے کہ انہیں ظلمت (جوگن) کی پیداوار قرار دیا گیا ہے۔

-96 (ویدوں) سے متصادم وہ تمام (نظام اصول) ابھرتے اور (جلد) فنا ہو جاتے ہیں جھوٹے اور ناکارہ ہیں کیونکہ انہیں بعد کے زمانوں میں لکھا گیا۔

97- چار ذاتوں، تین جہانوں، چار درجوں، ماضی، حل اور مستقبل ان سب کا علم ویدوں سے بخوبی ہو جاتا ہے۔

98- صرف ویدوں سے آواز، لمس، رنگ، ذائقے اور بدبو کا علم ہوتا ہے۔ ان کی پیداوار کا (ویدوں کی رسوم) سے پتہ چلتا ہے اور یہ ثانوی اعمال ہیں۔

99- ویدوں کے ابدی سرمدی گیت ہی تمام مخلوقات کے محافظ ہیں، اسی لیے میں نے انہیں عظیم ترین قرار دیا ہے کہ ان کا مقصد (انہیں) مسرت دینا ہے۔

100- ویدوں کا فاضل ہی افواج کی سپہ سالاری، بادشاہت، عدالتی عہدے اور تمام عالم پر فضیلت کا سزاوار ہے۔

101- جس طرح آگ رس بھرے درخت جلا دیتی ہے اسی طرح (ویدوں کا فاضل) جانتا ہے کہ وید (بداعمال) سے پڑے روح کے داغ مٹا دیتی ہے۔

102- کسی بھی درجے سے تعلق رکھنے والا انسان جو ویدوں کا عالم ہے برہما کے ساتھ اتصال کے لیے موزوں ہے۔

103- (مقدس کتابوں) کا بھلکو طالب علم بھی مکمل جاہل سے، یاد رکھنے والا بھول جانے والے سے اور (ان کے) معنی کا ادراک رکھنے والا دونوں سے بہتر ہے، اور (مقدس) عبارات پر عمل کرنے والے ان کے جاننے والوں سے بھی بہتر ہیں۔

104- برہمن کے لیے موکش کے حصول کا بہترین ذریعہ مقدس علم اور تپسیا ہیں۔ تپسیا سے گناہ دور ہو جاتے ہیں جبکہ مقدس تعلیمات سے (پیدائش اور) موت کا چکر اس پر ختم ہو جاتا ہے۔

105- مقدس قوانین کے حوالے سے صحیح علم کے خواہاں کے لیے لازم ہے کہ (کئی) مکاتب فکر (کی) روایات متشکل کرنے والے (تین طرح کے شواہد) ادراک، استنباط اور (مقدس) قوانین سے استفادہ کرے۔

106- ویدوں سے غیر متصادم رشیوں کے اقوال اور اصول قانون کی جستجو کرنے والا ہی مقدس قوانین سے آگہی حاصل کرتا ہے؛ دوسرا کوئی شخص نہیں۔

107- یوں موکش حاصل کرنے کے لیے ضروری افعال تفصیلاً اور درست طور پر بیان کر دیئے گئے ہیں۔ اب اس اصول قانون کا بیان ہو گا جسے منوجی نے خفیہ قرار دیا ہے۔

108- اب اگر قانون (کے ان نکات) کا پوچھا جاتا ہے جنہیں "تخصیصاً" بیان نہیں کیا گیا تو جواب یہ ہے کہ "شستھا برہمن جو تشریح کریں ان کا بلاشک وشبہ اطلاق پذیر ہونا تسلیم کیا جائے گا"

109- وہی برہمن شستھا تسلیم ہوں گے جنہوں نے وید بمع ضمیمہ جات تفصیلاً پڑھ رکھے ہوں اور وہ الوہی کتب کی روح کے مطابق استنباط کی صلاحیت رکھتے ہوں۔

110- اپنے اپنے پیشوں سے منسلک کم از کم تین دس کا اجتماع (کسی امر متنازعہ کا) فیصلہ کرتے ہیں تو اس کے (قانونی) قوت کے حامل ہونے میں کوئی شبہ نہیں رہتا۔

111- مجلس میں تین بڑی ویدوں کے تین ماہرین' منطق کا ایک ماہر' ممانسک نرتک جاننے والا' (مقدس قوانین کے) شاستر جاننے والا اور پہلی تین ذاتوں کے تین اشخاص شامل ہوں گے۔

112- رگ وید' یجر وید اور سام وید کے فاضلوں پر مشتمل سہ رکنی مجلس کا متنازعہ امور پر فیصلہ حتمی تصور کیا جاتا ہے۔

113- ویدوں کے فاضل ایک برہمن کے فیصلے کو قانون اعلیٰ مانا جائے گا لیکن جاہل اشخاص کے ہجوم کا فیصلہ بھی یہ مقام نہیں رکھتا۔

114- ایک ہزار برہمنوں کی مجلس بھی جو اپنے مقدس فرائض سے غافل' ویدوں سے بے بہرہ اور صرف اپنی ذات کے نام پر گزارہ کرنے والی ہے (مقدس قوانین کے متعلق) فیصلہ دینے کا حق نہیں رکھتی۔

115- وہ جس کا گناہ ظلمت (تموگن) کو جنم دیتا ہے اور باوجود لاعلم ہونے کے تعلیم دیتا ہے' اس پر سوگنا ہو کر گرتا ہے جو اسے پھیلاتے اور اس کی تبلیغ کرتے ہیں۔

116- موکشا کے حصول کے بہترین طریقہ آپ پر واضح کیے جا چکے' ان سے انحراف نہ کرنے والا برہمن بلند ترین مرتبہ حاصل کرتا ہے۔

117- اس معبود ہستی نے نوع انسان کی فلاح کے لیے مجھ پر یہی ہدایات منکشف کیں۔

118- ہر برہمن پوری یکسوئی (دھیان) سے سب چیزوں کو اپنی ذات (آتما) میں تلاش کرے' خواہ چیزیں حقیقی (مساوی)' اس لیے کہ جو شخص کائنات کو نفس (آتما) میں تلاش کرتا ہے راستی سے نہیں ہٹتا۔

119- ذات ہی دیوتاؤں کی کثرت ہے' کائنات کا ثبات اسی پر ہے' اسی لیے کہ ذات ہی

ان مجسم ارواح کو کرموں سے مسلک رکھتی ہے۔

-120 وہ لطافت کو جسم کے سوراخوں کے متشخص' ہوا کو اعضائے حرکت ولمس' بہترین روشنی کو بصارت اور ہاضمہ' پانی کو جسمانی مائع اور مٹی کو جسم کے ساتھ متشخص جانے۔

-121 چاند کو اپنے اندرونی اعضاء میں سے' افق کے چوتھائی کو سماعت' وشنو کو قوت حرکت' ہر کو طاقت' اگنی کو قوت گویائی' متر کو جسمانی فضلات اور پرجاپتی کو اپنے اعضائے تناسل سے متشخص خیال کرے۔

-122 جان لے کہ ان سب کا حاکم پرش چھوٹے سے بھی چھوٹا' سونے کا چمکدار اور (تجرید کی طرح) عقل کی حدود میں (صرف حالت تنویم) میں آسکتا ہے۔

-123 اسے کچھ اگنی' کچھ منو' کچھ مالک مخلوقات' کچھ اندر اور کچھ روح حیات کہتے ہیں' بعض کے نزدیک وہی لازوال برہما بھی ہے۔

-124 تمام مخلوق پر پانچ اشکال میں چھایا وہ انہیں (رتھ کے) پہیے کی طرح پیدائش' نمو اور انحطاط کے چکر میں رکھتا ہے۔

-125 چنانچہ جو اپنی ذات کا عرفان تمام مخلوق میں کارفرما ذات کے واسطے سے کرتا ہے (ذہناً) سب کا سا ہو جاتا ہے اور بلند تر مقام یعنی برہما کے ساتھ وصال کی حالت میں چلا جاتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

حواشی
Glossary(کشاف الاصطلاحات)

آ

آدتیہ (ADITYA):

آدتی (Aditi) کے بیٹے۔ ان میں ہر ایک فطرت کے کسی مخصوص پہلو سے متشخص ہے۔ تکوینی روایات میں ان کا مقام افلاکی اسوروں کا سا ہے۔ لیکن اسوروں کو یہ رتبہ ادستہ (Avestan) روائت میں حاصل ہے۔ رگ وید میں اس حوالے سے آدتیہ کا ذکر کچھ زیادہ نہیں ملتا۔

کونیاتی توانائی یا قوت کی نمائندہ آدتی کے برخلاف آدتیہ اپنی وحدت میں مظہریاتی اظہار کے پورے سلسلے کے نمائندہ ہیں۔ اس وحدت کے عناصر ترکیبی میں ہر ایک مخصوص آدتیہ سے وابستہ ہے۔ لیکن ہندو مذہبی ادب میں مختلف آدتیہ کی خصوصیات اور کل تعداد دونوں پر اختلاف پایا جاتا ہے۔ رگ وید میں ان کی تعداد پانچ سے آٹھ جبکہ برہمن میں بارہ تک جا پہنچتی ہے رگ وید (IX 114,3) میں ان کی تعداد سات (جبکہ X.72:8) میں آٹھ اور نام مترا' ورن' دہاتر' آریجن' امشا' بھگ' ودسوت اور آدتیہ (سوریہ) دیئے گئے ہیں۔

ست پتھ برہمن (x 1.6.3,8) میں البتہ ان کی تعداد بارہ ہے اور یہ سال کے ایک ایک مہینے کے ساتھ منسوب ہیں۔ مختلف تحریروں میں ان کے نام مختلف ہیں لیکن زیادہ تر وہ ہیں جن کا تعلق سورج سے ہے۔ ان میں سے سوریہ' ساوتر اور سورج سب سے زیادہ استعمال ہوتے ہیں۔ چونکہ تمام آدتیہ اپنی اصل میں نور کے مختلف پہلو ہیں' بحیثیت کل نہیں سورج کہا جاتا ہے۔ ہوا آگ کے دیوتاؤں کی طرح سورج بھی تینوں جہانوں کا حاکم ہے۔ برہمن کے غیر شخصی رخ کو کھلنے والے دروازوں میں سے ایک سورج ہے رگ وید (X 1.4.1)۔ دنیا کے اختتام پر سورج بارہ سورجوں میں ظہور پذیر ہوگا۔ اسی لیے سورج کو بارہ

روحوں کا حامل بھی قرار دیا جاتا ہے (3.2,26 KM مہابھارت) بدھ ازم میں آدتیہ بدھ کا نام بھی ہے اور تاریخ میں بدھ کا گوتر نام بھی آدتیہ ملتا ہے۔

وشنو پران میں ان کے نام وشنو‘ شکر‘ آریمن‘ دھتی‘ دہتی‘ توستر‘ پشان‘ ودسوت‘ ساوتر‘ متر‘ امش‘ ورن اور بھگ ملتے ہیں (XP 1:15)۔

آتما (ATMAN):

ذات‘ نوع انسانی کا ارفع ترین حصہ‘ کونیاتی ذات جو نہ صرف اس کرہ ارض پر موجود ہر جاندار اور شے کے اندر بستی ہے بلکہ باقی سب ستاروں اور اجرا فلکی میں بھی حلول کیے ہوئے ہے۔ احساس اور علم دونوں حوالوں سے یہ عرفان ”میں ہوں“ کے مساوی ہے۔ یوں اسے ذات کا مجرد تصور خیال کیا جا سکتا ہے۔ عرفان ذات کے مدارج سے قطع نظر پوری کائنات میں اس کی ماہیت ایک سی ہے۔ ہم اپنے عہد کے اعتبار سے ارتقاع کے ساتویں درجے پر ہیں لیکن آتما عالمگیر ہونے کے باوجود چوتھے مقام پر ہے۔

انسان کی خورد کائنات میں آتما کو کل میں جاری و ساری (First-Logos) کا درجہ حاصل ہے۔ آتما مجسم صورت اختیار کرتے ہوئے اپنے مدارج میں سے کم ترین پر ہوتی ہے کیونکہ جسم کا تعلق بدہی سے‘ بدہی کا من سے اور من کا نفسانی خواہش سے ہے۔

ہر منفرد شعور کے لیے آتما کائنات میں ظہور کا ایک طریقہ ہے۔ یوں روح ہمیں کائناتی سلسلہ مدارج (Hierarchy) میں داخل کرتی ہے۔ اسی لیے روح کو ہماری اصل ذات کا درجہ حاصل ہے۔ اسی کے واسطہ سے آسمان قوتیں نچلی سطح ظہور پذیر ہو کر سات اصولوں کی شکل اختیار کرتی ہیں۔ یوں ”روح انفرادی ملکیت نہیں رہتی بلکہ وہ جوہر ہے جو جسم سے ماورا ہے‘ جس کی کوئی شکل نہیں‘ فکر و فہم سے بالاتر ہے‘ غیر مرئی اور نا قابل تقسیم ہے‘ جس کا وجود نہیں لیکن وہ موجود ہے۔ یعنی وہی کچھ جو بدھوں کے نزدیک نروان ہے۔ جسم میں داخل ہو کر اس پر حاوی ہو جاتی ہے اور اپنا اظہار بدہی سے خارج ہونے والی شعاع کی صورت کرتی ہے۔ یوں بدہی روح بردار ہے اور روح اس کا منبع بھی“ (KEY 101)۔

آتما کو بعض اوقات کائناتی ذات یا روح کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے جسے برہما یا پرماتما بھی کہا جاتا ہے۔ تین ارفع اصول ہیں جو فرد کو کائنات سے منسلک رکھتے

ہیں اور یہی اصول روح کا ارفع ترین وظیفہ بھی ہیں۔ انسانی اصولوں میں آتما کارفرما ہے کیونکہ یہ بدہی کا کائناتی مطلق جوہر ہے جس میں سے بدہی نکل کر انسان کے باقی اصولوں کو جنم دیتی ہے۔ یجروید میں اپسراؤں کی سورج کی کرنیں قرار دیا گیا ہے۔ اس کی وجہ گندہروؤں سے ان کا تعلق ہے جنہیں دھوپ کی تجسیم خیال کیا جاتا ہے۔

بلافلسکی (Blavatsky) کی رائے میں اپسرائیں کیفی اور قدری (Qualitative and Quantitative) دونوں حیثیت رکھتی ہیں (SD 2:585)۔ انہیں خواب آور آبی پودوں اور فطرت کی باطنی قوت سے بھی مشابہ قرار دیا جاتا ہے (TG 28)۔

پورانوں میں اپسراؤں کو بعض جگہ دو قسموں میں بانٹا گیا ہے ایک دیو کا (یعنی دیوتاؤں سے تعلق رکھنے والی اور نوعیت میں نہایت لطیف۔ دوسری قسم لاکیک ہے جو مظاہر کے عالم سے متعلق ہیں۔ لفظ لاکیکا دیناوی کے معنوں میں استعمال ہونے والی اصطلاح ''لوک'' سے مشتق ہے۔

آچمن:

1- مذہبی رسوم وغیرہ ادا کرنے اور کھانا کھانے سے قبل تین بار ہتھیلی میں پانی لے کر منتر پڑھتے ہوئے منہ میں ڈالنا۔

2- منہ دھونا' کلی کرنا

آریا(ARYA):

گھوڑوں اور مویشیوں کی افزائش نسل کرنے والے سفید فام خانہ بدوش۔ قفقاز کے شمال میں واقع کیسپین اور بحیرہ اسود کا سارا علاقہ ان کے زیر تسلط تھا۔ تاحال حل طلب مسئلہ ہے کہ انہیں آریا کا نام دیا گیا یا انہوں نے خود اختیار کیا۔ تقریباً دوسری ہزارویں قبل مسیح کے آغاز میں انہوں نے اپنے علاقوں سے ہجرت کا آغاز کیا۔ ماہرین کی اکثریت متفق ہے کہ نقل مکانی کی وجہ آبادی کا ایک خاص حد سے بڑھ جانا تھا۔ ان میں سے کچھ نے شمال کا رخ کیا اور پھر شمال مغرب کو مڑ کر شمال یورپ میں پھیل گئے۔ یہ آریہ یورپی لوگوں کے اجداد تھے۔ کچھ گروہ شمال میں تھوڑا سفر کرنے کے بعد کیسپین کے گرد جنوب مشرق کے گھومتے ہوئے بالاخر ہندوستان جا پہنچے۔ جہاں سے وادی سندھ کے راستے ایران میں داخل ہوئے۔

متانی اور کیا ئیتوں کے سے کچھ گروہوں نے ایران سے مغرب کی طرف چلتے ہوئے مشرق وسطیٰ میں رہائش اختیار کر لی۔

لہجے کے تغیرات کے باعث اس زبان کی تشکیل نو اور شناخت میں تاحال ناکامی ہوئی ہے جسے آریہ خود استعمال کرتے تھے۔ آریہ یورپی اور ہند آریائی زبانوں میں لہجے کا یہ تغیر آج تک چلا آرہا ہے۔ 300 قبل مسیح کے ہندوستانی ماہر قواعد لسانیات (Grammarian) پانینی (Panini) نے ہند آریائی لہجے سے لکھے اور بولے جانے کے قابل ایک زبان ایجاد کر لی (جسے سنسکرت کہتے ہیں اور جس کا لغوی مطلب 'مترتب' ہے۔

یہی زبان بالاخر ہند آریائی زبانوں کی بنیاد بنی۔ یورپ میں اس کی ہم مقام زبانیں یونانی اور لاطینی تھیں جن سے اس براعظم کی ہند آریائی زبانوں نے جنم لیا۔

اگرچہ لفظ آریا کا مصدر اور اصل معلوم نہیں کیا جا سکا لیکن لگتا ہے کہ ابتدا' اس کا تعلق زمین اور بعد میں زراعت سے رہا۔

ویدوں کے عہد میں ''زمین کے مالک'' آریا بادشاہوں' شرفا (راجنیہ) اور سورماؤں (کھشتری) کے مثالیے تھے۔ آریا خود کو مقامی لوگوں سے اپنے نسلی خصائص کے حوالے سے ممتیز رکھنا چاہتے تھے۔ چنانچہ وہ دیوتاؤں سے دعا مانگتے کہ ان کے بھورے بال اور سفید جلد (آریہ ورن) میں' مقامی لوگوں کی سیاہ رنگت (دسیو ورن) کی آمیزش نہ ہونے پائے۔ اسی وجہ سے وہ مقامی لوگوں سے شادی وغیرہ کے سلسلہ میں نہایت محتاط تھے۔ لیکن دعاؤں کے باوجود آریاؤں اور کچھ مقامی باشندوں کا ملاپ ہو کر رہا اور ساتھ ہی سفید فاموں کا نسلی امتیاز بھی کم ہو گیا۔ لیکن آریاؤں نے اپنے نام کو ''شریف'' 'معتبر' اور 'مصدقہ' کے ہم معنی ٹھہرا کر برقرار رکھا۔

آریا اپنے سماج کے پدری نظام اور نر دیوتاؤں کی عبادت کے حوالے سے بھی مقامی لوگوں سے متمیز تھے۔ اصل ہندوستانیوں کی مادر دیویوں کے مقابلے میں وہ اندر' اگنی اور متر کی عبادت کرتے تھے۔ لیکن نسلوں کے ملاپ کا ایک نتیجہ یہ نکلا کہ دیویوں اور دیوتاؤں کی پوجا ایک ہی معبد میں ہونے لگی۔ پروہت خاندانوں کا اثر و رسوخ بڑھتا گیا اور رسومات کا ایک پیچیدہ سلسلہ وجود میں آیا۔ قدیم کتب کے متون میں بار بار کی کتر بیونت کی وجہ سے یہ

معلوم کرنا مشکل ہوگیا کہ یہ امتزاج کس طرح وجود میں آیا لیکن رگ وید اور اتھروید کے کچھ مخصوص پیروں سے استخراج کیا جا سکتا ہے کہ آریہ کی بجائے ہندوستانیوں کا اثر غالب رہا اور جدید ہندومت کی بنیاد بنا۔ مذہبی امتزاج میں کون کس پر غالب رہا اس پر آراء میں اختلاف ہوسکتا ہے لیکن اس امر پر سب کا اتفاق ہے کہ آریاؤں نے نہ صرف ہندوستان کی ہند آریائی بلکہ آریہ یورپی زبانوں کو تشکیل میں قابل قدر حصہ لیا۔

آریہ ورت (ARYAVRTA):

برصغیر کے شمال کا وہ حصہ جس پر قبل مسیح کی دوسری ہزاروں میں آریاؤں کا قبضہ تھا۔ منو (II.21,2) کے مطابق بعدازاں اس علاقے کو مشرقی سے مغربی سمندر تک توسیع دی گئی۔

آشرم:

مدارج۔ انسانی زندگی کے چارج مدارج (آشرم) ہیں۔ اول برہمہ چرج جس میں اسے برہمچاری کہا جاتا ہے۔ یہ تحصیل علم اور تجرد کا زمانہ ہے۔ دوسرا گرہست آشرم جس میں شادی اور کسب معاش کی فکر کرتے ہوئے اولاد پیدا کرتا ہے۔ تیسرے آشرم میں روحانی تزکیہ کا حصول اور روحانی مشاہدات و تجربات کی تکمیل کی جاتی ہے۔ چوتھا آشرم سیناس کا ہے جس میں وہ ڈنڈا اور کمنڈل اپناتا اور انسانوں کی خدمت شعار کرتا ہے۔ اس کے بعد وہ پرم ہنس کے لقب سے یاد کیا جاتا ہے۔ کل یگ یا کل جگ میں صرف دو آشرموں یعنی گرہستی اور سنیاس کا باقی رہ جانا بھی مانا جاتا ہے۔

آکار:

(یہاں مراد) حرف (آ) ۔ برہما اور مہادیو کے لیے بھی برتا جاتا۔ اس کے علاوہ روپ' شباہت' چہرہ' جسم' عورت' مجسمہ' علامت' نشان' اشارہ اور تصویر کے معنی بھی دیتا ہے۔

آئی ان (AYANA):

[یہ اسم فعلی مصدر سے مشتق ہے جس کا مطلب ''جانا'' ہے] جاتا ہوا' چلتا ہوا' راستہ' سڑک' راہ نجوم میں اسے گھومتے جسم کی گردشی محور کے آگے بڑھنے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے۔ سال کا نصف بھی آئی ان کہلاتا ہے جب 21 جون اور 22 دسمبر کو سورج خط استوا

سے جنوب یا شمال کی طرف بعید ترین ہوتا ہے۔ اصطلاح کو شمسی انقلاب کے لیے بھی برتا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں یہ اصطلاح کائنات کے دوری ہونے صفت کو بھی بیان کرتی ہے۔

آگم (AGAMA):

پہنچنا' نزدیک آنا' بطور اسم مذکر پہنچنا' نمودار ہونا' مطالعہ' پڑھنا' علم حاصل کرنا' علم؛ فلسفہ میں اس سے مراد کسی خاص مکتب فکر کا اپنی روائت کو آگے منتقل کرنا ہے؛ اس طرح براہمن کے لیے مقدس اصولوں کا مجموعہ' شیوتی (شیو کے پجاری) 28 آگموں کو مانتے ہیں۔ ساکتوں میں 77 جنتر دیے گئے ہیں' وشنو اس (وشنو کے ماننے والے ''پنچتر آگم'' کو اپنی مقدس کتاب قرار دیتے ہیں۔ جبکہ ''جین آگم'' جین مت کے ماننے والوں کے لیے قانون کی مکمل کتاب ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(ا)

اپسرا(APSRA):

[اپ بمعنی پانی+سرا یعنی بہتی ہوئیں۔ سرا کے مصدر 'سری' کا مطلب تیرتی اور ہوا کی سی بہتی ہوئی ہے]

پانی میں بہنا؛ افلاک مخلوق میں سے ایک جن کا تعلق دیوتاؤں سے ہے۔ ان کا بسیرا عموماً زمین پر کے پانی کی بجائے آسمان پر موجود بادلوں میں ہونا بتایا جاتا ہے۔ مگر زمین پر اکثر ان کا پھیرا رہتا ہے۔ (افلاکی موسیقاروں) گندھرووں کی پری نما یہ بیویاں اپنی صورت تبدیل کرنے پر قادر ہیں۔ عموماً آبی پرندوں کی شکل میں ظاہر ہوتی ہیں۔ منو میں انہیں ساتوں منوؤں کی تخلیق قرار دیا گیا ہے لیکن پورانوں اور رامائن کے مطابق انہوں نے کونیاتی پانیوں سے جنم لیا اور یہ دیوتاؤں یا اسروں میں سے کسی کی بیویاں نہیں ہیں۔ اساطیر کے مطابق چونکہ یہ سب کی مشترکہ ہیں چنانچہ انہیں سمرت مجا کہا جاتا ہے۔ ان پینتیس ملین اپسراؤں کی سربراہی کام کے ہاتھ ہے جو محبت کا دیوتا ہے۔ ان کے فرائض میں سے ایک انہیں گمراہ کرنا ہے جو روحانی سرفرازی کے لیے بہت زیادہ کوشش کرتے ہیں۔ روحانی بالیدگی فقط اسے حاصل ہوتی ہے جو ان کی مسحور کن ترغیب کی کامیاب مزاحمت کرتا ہے۔

اپنشد: (Upanisad(S)

اپا= اضافہ 'تکملہ'+ نشد = گورو کے نزدیک بیٹھنا جس سے چیلا سری علوم کی تعلیم پاتا ہے۔ لیکن کچھ قواعد دونوں کو ان لغوی معنوں سے اختلاف ہے کچھ اس کی تعریف 'اصل یا حقیقت کے علم' اور دوسرے اسے ''خفیہ اصول'' قرار دیتے ہیں۔ لیکن خود اپنشدوں کے مشمولات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ سری (مخفی) علم خفیہ طور پڑھانے کے لیے لکھے گئے۔ لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ دو سو سے کچھ اوپر سبھی اپنشد اسی موضوع پر ہیں۔ بعض فاضل قرار دیتے ہیں فقط تیرہ یا چودہ اپنشد سری علوم پر مشتمل ہیں۔ ماہرین اپنشدوں کو چھ اقسام میں بانٹتے ہیں اور یہ تقسیم مواد کی نوعیت پر مبنی ہے؛ (1) ویدانت کے اصول (2) یوگ (3)

سنیاس (4) وشنو (5) شیو اور (6) کچھ دوسرے عقائد۔

تیرہ چودہ کلاسیکل اپنشدوں کا زمانہ تصنیف خارجی حوالوں سے متعین نہیں کیا جا سکتا' لیکن اندرونی حوالوں سے پتہ چلتا ہے کہ یہ 700 سے 300 قبل مسیح تک کے دوران لکھے گئے۔ چھ اس دورانیے کے اولین عہد' چھ وسطی یا قبل بدھ عہد اور قبل پانینی عہد میں جبکہ باقی دو بدھ مت کے قیام کے فوراً بعد احاطہ تحریر میں آئے۔ اولین چھ میں برہدار' چان اور کینا شامل ہیں؛ دوسرے میں کاتھک' شوتاشوتر' مہانارائن' اشا' مندک اور پراشن جبکہ تیسرے میں میترانیہ اور مندوکیہ شامل ہیں۔ پہلے چھ طرز نگارش اور زبان میں براہمنوں کے سے ہیں؛ سادگی اور خوبصورتی سے مرصع ہیں۔ دوسرے گروہ میں سے کچھ نظم میں ہیں اور' پہلے کے برعکس یوگ اور سامکھیہ خیالات کے عکاس ہیں۔ یہ بھی ممکن ہے بعد کے مطالعہ کرنے والوں نے تنقیدی جائزے کے دوران یہ اضافہ کیا ہو۔ آخری دو کا زبان اور نفس مضمون ہر دو اعتبار سے وید عہد کے بعد کے ہیں۔

کچھ اپنشد بعدازاں براہمنوں اور پھر ویدوں کا حصہ بن گئے۔ مثلاً برہدار پہلے ست پتھ برہمن کا حصہ بنے اور وہاں سے سفید یجر وید میں شامل کر دیے گئے۔ اپنشدوں کو برہمنوں کے بنیاد پرستانہ رویے اور مذہبی اجارہ داری کے خلاف ایک ردعمل خیال کیا جاتا ہے۔ مذہب کی بے لچک تشریح کے خلاف اس تحریک میں پروہتوں کے کچھ مکتب فکر بھی شامل ہو گئے؛ خصوصاً آخری اپنشدوں کے حوالے سے یہ بات زیادہ وثوق سے کہی جا سکتی ہے۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ اپنشدوں میں کائنات کے متعلق نقطہ نظر زیادہ معروضی اور حقیقت پسندانہ ہے۔

اتری (ATRI):

اس کا مصدر ''اد'' ہے جس کا مطلب کھانا ہے۔ یوں اتری کا لفظی مطلب نگلنے والا' کھانے والا بنتا ہے۔ سات مہارشیوں میں سے ایک کا نام ہے جس کے ساتھ ویدوں کی کئی ایک مناجات منسوب ہیں۔ انہیں دس پرجاپتیوں یعنی مخلوق کے آقاؤں میں سے ایک سمجھا جاتا ہے۔ ڈکش کی ایک بیٹی انسویا (Ansuya) سے شادی ہوئی تھی۔ درواس ان دونوں کا بیٹا ہے۔ اتری برہما کے ذہن کی تخلیق سات بیٹوں میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔ ان ساتوں کو تیسرے منونتر کے رشی خیال کیا جاتا ہے۔ مقامات و درجات کی اس تبدیلی کی وجہ مماثلت ہے۔

اتری کے بیٹے یعنی اتروں کو پتروں میں سے قمری پتر خیال کیا جاتا ہے۔ خیال کیا جاتا ہے کہ انسان کے طبیعی وجود کی تشکیل اور نشوونما انہوں نے کی تھی۔ ''نورانی جوڑوں کی

صورت جنم دیئے جانے والے (ان کو) اتری کے بیٹوں کی صورت از سر نو پیدا کیا جاتا ہے
(سام وید 2:89)

علم النجوم میں اتری دب اکبر (Ursa Majir) کے ستاروں میں سے ایک کو کہتے ہیں۔ اس مجمع النجوم کو خصوصاً سات مہارشیوں کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے۔

اسر (ASURA):

'مالک' اس کا ایک مطلب شیطان بھی نکلتا ہے۔ اواخر ویدی دور سے تا حال اس دوسرے معنی کا غلبہ چلا آ رہا ہے۔ اس لفظ کے بہت سے مصادر تجویز کیے گئے جن میں سے کئی کو سنسکرت کے معاصر ماہرین مسترد کرتے ہیں۔ اس کا اولین استعمال و دلالت کرتا ہے کہ لفظ دراصل 'اس' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب 'موجود ہونا' یا 'ہونا' کے ہیں۔ دوسرا مجوزہ مصدر 'اسو' ہے جس کا مطلب حیات یا سانس ہے۔ اسروں کے روشنی سے تعلق کے باعث 'اسر' کا 'سور' یعنی چمکنے سے ماخوذ ہونا بھی تجویز کیا جاتا ہے۔ لگتا ہے کہ لفظ انڈو۔ آریائی۔ ایرانی الاصلی ہے اور فطرت کے' خصوصاً بارآوری سے متعلق' ان مظاہر کی تجسیم ہے جن کی تفہیم ناقص رہی۔ لیکن خشک سالی' گرہن' بیماری وغیرہ جیسے فطری مظاہر بھی' جو مفید فطری مظاہر کی تجسیم کے مدمقابل ملتے اور شیطانی سمجھے جاتے ہیں' اسر کہلاتے ہیں۔

اسر سے وابستہ مذکورہ بالا دو متضاد خصوصیات ایرانیوں کی اوستا آہورہ سے متماثل ہیں لیکن غالباً ایک اور روائت کے پیش نظر' اسر اور دیو بعض اوقات ہم معنی بھی لیے جاتے ہیں۔ یعنی دونوں کو ایسے افلاکی وجود تصور کیا جاتا ہے جو تخلیق کے ساتھ وابستہ ہیں۔ (IX.5.1,1) ست پتھ برہمن کے ایک اسطورے میں بھی اس روائت کو تسلیم کیا جاتا ہے۔ بعدازاں اسی اسطورے کو استعمال کرتے ہوئے اسر کے منفی اور مثبت پہلوؤں یعنی اسر بطور دیوتا اور بطور ان کے مدمقابل قوتوں کی وضاحت میں استعمال کیا جاتا ہے۔ اسطورے کی رو سے دیو (دیوتا) اور اسر دونوں نے خالق پرجاپتی سے جنم لیا' اور دونوں کو سچ اور جھوٹ دونوں کی صفت عطا ہوئی۔ بالآخر دیوتاؤں نے جھوٹ ترک کر دیا اور اسر اس سے چمٹے رہے۔ ایک اور روائت کے مطابق اگرچہ دیوتا اور اسر اختیارات میں برابر تھے لیکن ان کے استعمال میں متضاد تھے' اسر اپنے اختیارات دن کے وقت جبکہ دیوتا فقط رات کے وقت استعمال کر سکتے تھے۔ (r,IV.5 ایتریہ برہمن)۔ بعدازاں اسر کی اصطلاح دشمن مقامی حکمرانوں اور آریاؤں

کے مذہبی اور سیاسی پھیلاؤ کی مخالفت کرنے والے قبائل کے لیے استعمال ہونے لگی۔

رگ وید میں دیوتاؤں اور اسروں کی ایک سی اہمیت بیان کرنے کی ایک مثال ورن کو عظیم اسر' مالک خداوند اور عظیم بادشاہ کہہ کر پکارنے (1.24,14) سے ملتی ہے۔ طلادست ساوتر کو بطور اسر متشخص کرنا بھی اسی کی ایک مثال ہے۔ ردر کو آسمان کے بالائی طبقوں کے اسر (11.1,6) قرار دینا بھی اسی کی ایک مثال ہے۔ اسی نوع کے حوالے دایوس (1.131,I)' اندر (V.12,2) اور سوم (IX. 72,71) کے سلسلے میں ملتے ہیں۔ جبکہ دوسری طرف رگ وید ہی کے سیاق وسباق سے الگ ایک پیرے (Rv (v 40,5-9 میں گرہن کے شیطانوں میں سے ایک سور بھانو کو اسروں کی اولاد میں سے ایک بتایا گیا ہے۔

رگ وید کے آخری منڈل کے انداز نگارش اور مواد ہر دو سے پتہ چلتا ہے کہ یہ دراصل پہلے منڈلوں کے ضمیمے ہیں۔ ان میں فطری قوتوں کی سطحی دوئی کو تسلیم کیا گیا ہے۔ ساتھ ہی ساتھ افلاکی اسروں کو بھی دو جماعتوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ایک جماعت نیک طبع اور دوسری بدسرشت ہے۔ یہ بدسرشت جماعت بعدازاں بدروحوں کے زمرے میں آئی اور دیوتاؤں کی مستقلاً حریف ٹھہری۔ (X 53,54)۔

اس شناخت کے ساتھ ہی دیوؤں کی اصطلاح وجود میں آئی جنہوں نے بطور دیوتا مقابلتاً زیادہ اہمیت حاصل کر لی۔ ساتھ ہی اندر نے اگنی' ورن اور سوم کے ساتھ "عظیم اسر کے خطاب پر تنقید کر دی' "یہ اسر اپنی سری جادوئی قوتیں کھو چکے۔ یوں اسے ورن کی جگہ راستی اور سچائی کے جھوٹ سے متمیز" (X.124,5) کرنے والے مالک اور حکمران کا درجہ حاصل ہو گیا۔ اسے ہندومت میں عبودیت کے ایک نئے عہد کا آغاز خیال کرنا چاہیے۔

شادی کی ایک شکل بھی اسر شادی کہلاتی ہے جس میں دلہن فروخت کی جاتی ہے۔ (1.P.594 اگنی پران)۔ اسروں کے متعلق متضاد آراء میں سے ایک فلیوزیٹ کی بھی ہے جس کے خیال میں اسر قدرے کمتر درجے کے دیوتا ہیں جن کی "ذمہ داری دیوتاؤں کی تعلیم کا پرچار ہے"۔

اشٹی یگیہ:

پورنماشی یا اماوس کو کیے جانے والے یگیہ۔

اشومیدھ یگیہ (Asumedha Sacrifice):

گھوڑوں کی قربانی۔

اکار:

سنسکرت اور ہندی کے حروف تہجی میں سے اولین؛ غیر' نفی' مخالف' باپ' مرشد' محافظ' قدرت اور خدا کے لیے بطور اشارہ برتا جاتا ہے۔

اگنی (AGNI):

''آگ''؛ ''آگ کا دیوتا''

ویدک عہد کی مذہبی رسوم میں آگ اور سوختنی قربانی (ہون) کو اہم مقام حاصل حاصل تھا۔ آج ہمیں اسے ایک طرح کا 'مثبت جادو' قرار دے سکتا ہیں جس کا مقصد پراسرار اور طاقتور الوہی قوتوں کو انسانی افادیت سے ہم آہنگ کرنا تھا۔ بھینٹ کو 'مع خوشبو' اوپر بھیجنے کے لیے آگ کے شعلوں سے موزوں اور کیا چیز ہوسکتی تھی؟ چنانچہ اگنی دیوتا انسانی پیغام عالم تک لے جانے کے لیے موزوں ترین پیغام بر خیال کیا جاتا تھا۔

آگ پیدا کرنے کا طریقہ بھی آگ سے کچھ کم اہم نہیں تھا۔ آریا دو لکڑیوں (ارنیوں) کو جلا کر آگ پیدا کرتے تھے۔ اگنی اور وایو (ہوا) جیسے دیوتاؤں کی ماہیت ایسی ہے کہ انہیں استعارہ میں زیادہ بہتر طور پر بیان کیا جاسکتا ہے؛ انسانی خصائص کی مماثلت میں انہیں بھرپور طور پر بیان نہیں کیا جاسکتا۔ چنانچہ اگنی کو مکھن پکا' مکھن مکھ' سات زبانوں والا اور شعلوں کی سی جٹاؤں والے (رگ وید؛ 1.45,6) کے القاب سے یاد کیا جاتا رہا اس کے دوسرے القاب' سونے کے دانتوں والا' ہزار آنکھوں والا وغیرہ بھی ہیں۔ لیکن یہ سب صفاتی نام ہیں اور عموماً شبیہ کی شکل میں پیش نہیں کیے جاتے۔

اگنی پر ہر یوتا میں حلول ہے' وہ دیوتاؤں کا پروہت اور پروہتوں کا دیوتا ہے؛ ہر گھر کا معزز مہمان ہے جو شر کی تاریک قوتوں کو دور رکھتا ہے (رگ وید 111.20.3)۔ چونکہ ہر بار آگ جلانے پر از سر نو پیدا ہوتا ہے چنانچہ سدا جوان ہے چنانچہ اسے حیات پرور اور اولاد دینے والا بھی خیال کیا جاتا ہے (لیتریہ برہمن جلد سوم)۔ لافانی ہونے کے باعث اپنے بھگتوں کو لافانی کرنے پر قدرت رکھتا ہے (رگ وید 1.31,7)۔ اس کے رتھ میں سرخ

گھوڑے جتے ہوتے ہیں۔ اور اپنے پیچھے سیاہ نشان راہ چھوڑتا جاتا ہے۔ عبور نہ کیے جا سکنے والے جنگلوں میں راستہ بناتا چلا جاتا ہے۔ غیر ضروری جنگل صاف کرتا ہے تا کہ اس کے ماننے والوں کو وسیع تر جگہ میسر آ سکے۔

رگ وید میں اگنی کے متعلق ملنے والے زیادہ تر حوالے استعارے کی حیثیت رکھتے ہیں۔ ان میں سے ایک کا اس پانی سے تعلق ہے جس میں وہ کبھی کبھار چھپ جاتا ہے۔ یہاں دراصل بادلوں میں بجلی کے چمکنے کی طرف اشارہ دینا مقصود ہے (II. 9,2-4)۔ ست پتھ براہمن میں رسومات کی توضیح کرتے ہوئے اس کا سہ جہتی ماہیت کا مالک ہونا مانا جاتا ہے۔ جنہیں گرہپتی، آہوانیہ اور دکسن کا نام دیا جاتا ہے۔ اسی کتاب میں اس کا آٹھ اشکال ردر، شرو، پشوپتی، اگر، اشنی، بھو، مہان دیو، اشنا میں ہونا بیان کیا گیا ہے۔ البتہ جب وہ اپنی تین کی تین گنا حیثیت میں ہوتا ہے تو اسے کمار کہتے ہیں (VI.1.3, 10-8)۔

البتہ پورانوں میں اگنی کے خصائص انسانی مماثلت میں آ جاتے ہیں اور اس کے والدین بھی بدل جاتے ہیں، اسے ابھیمانی (مغرور) کا نام دیتے ہوئے برہما کا سب سے بڑا بیٹا قرار دیا جاتا ہے؛ بعض جگہ اسے (کونیاتی مرد) ورات پرش کے منہ سے برآمد ہوتا دکھایا جاتا ہے۔

جب دانش کی صفت وابستہ کی جاتی ہے تو اسے کوی اور اجاتویدس کہا جاتا ہے۔ بطور مالک اسے دہاتر، کستر، بھوتادی، سریش اور پانی کی اولاد کی حیثیت سے اپمگر بھ کہا جاتا ہے۔

اگنی ہوتر (Agnihotra):

"آگ کی قربانی یا یگیہ"۔ یہ ویدوں کی ایک اہم رسم تھی۔ جس میں گھریلو اور قربانی کی آگ (بالترتیب گرہیپتیہ اور آہوں) کے نام کا یگیہ روزانہ کیا جاتا تھا۔ یہ رسم عموماً گھر گرہستی والے پر فرض تھی۔ یہ یگیہ عام طور پر دودھ یا تیل اور کھٹے دیئے پر مشتمل ہوتا تھا۔ اس کا تعلق دیوتاؤں (وشوید ہوتا) سے ہے اور "جانوروں میں برکت" کے ساتھ منسوب ہے۔

ہون کی آگ کے نزدیک تین پلید جانوروں یعنی سور، مینڈھا یا کتا آ جانے کی صورت میں ایک اضافی رسم ادا کرنا پڑتی تھی جس میں گرہپتیہ اور ہون کی آگ کے سامنے اور اس کے اندر پانی کا چھینٹا دینا لازم ہوتا تھا جس کے دوران "وشنو سوار چلا آتا ہے" پڑھنا پڑتا تھا۔ اگنی ہوتر کو پرشنی کے بیٹے کی جگہ خیال جاتا ہے۔ یہ رسم عموماً کنبے کا سربراہ دن میں

دو بار طلوع آفتاب سے پہلے اور اس کے بعد ادا کرنا ہے۔

انگیار (ANGIARAS):

یہ اسم فعلی مصدر ''انگ'' سے مشتق ہے جو جانے یا بل کھاتے اٹھنے کے لیے برتا جاتا ہے۔ پہلے منونتر سے تعلق رکھنے والے سات رشیوں (سپت رشی) میں سے ایک۔ اسے من سپتر (برہم کے ذہنی بیٹوں میں سے ایک) بھی خیال کیا جاتا ہے چنانچہ اسے برہما کے ذہن یا رضا کا ثانوی عکاس بھی خیال کیا جاتا ہے جو اس کی اولین ذہنی اولاد کو آگے پھیلائے گا (SD 2:78 ,1:7 وشنو پوران)

اسی لیے انگیار کو پرجاپتیوں میں سے ایک تسلیم کیا جاتا ہے جن کے بیٹوں اور بیٹیوں نے بعدازاں زمین کو آباد کیا۔ بعد کے منونتروں کی ساری آبادی انہیں پرجاپتیوں کی اولاد تسلیم کی جاتی ہے۔

انسانوں کے ان اولین اجداد کو دو بڑے گروہوں میں بانٹا جاتا ہے۔ ایک طبقہ مادی جسم رکھنے (سے ماورا ہے) جیسے اگنیش وت۔ جبکہ دوسرا ساری جسم سے متصف ہے جیسے انگیر کی اولاد میں سے انگیار (VP 3:14)۔ اگرچہ اگنی دراصل انگیار سے پیدا ہوئی تھی لیکن ساتویں (یعنی ہمارے موجود) منونتر میں انگیار کو اگنی بیٹے کے روپ میں لایا گیا ہے۔ نجوم (Astronomy) میں انگیار کو سیارے جیوپیٹر کا باپ یا حکمران مانا جاتا ہے۔ لیکن ساتھ ہی ساتھ جیوپیٹر خود انگیار بھی ہے؛ دب اکبر میں جو ستارے سات رشیوں سے منسوب ہیں ان میں سے ایک انگیار سے بھی منسوب کیا جاتا ہے۔ درحقیقت انگیار تابناک اور روشنی دینے والے اجسام کا نمائندہ ہے۔

رگ وید میں شامل کئی مناجات انگیار سے منسوب ہیں۔ اسے اپنے ایک جنم میں تقویٰ و پرہیزگاری اور برہم وریا (الہامی دانش) کی ترویج کے حوالے سے بہت شہرت ملی۔ وایو پوران اور کئی دوسرے پورانوں میں انگیار کی اولاد میں سے کچھ بہ اعتبار پیدائش کھشتری اور بہ اعتبار لقب برہمن کہلائے (Page 39 وشنو پوران)

انڈہ (Egg):

''انڈہ عالمگیر سطح پر سب سے زیادہ استعمال ہونے والی علامت ہے۔ روحانی فعلیاتی اور کونیاتی غرض یہ کہ ہر حوالے سے یہ علامت معانی کا بھرپور ابلاغ کرتی ہے۔ اپنے

اندر کی طاقت سے ازخود پیدائش اور ارتقا کے ظاہری اسرار کو بیان کرنے کے لیے انڈہ ہر اعتبار سے بہترین علامت ہے؛ انتہائی چھوٹے پیمانے پر کائنات کی دوری تباہی اور پیدائش جس میں حرارت اور رطوبت دونوں حصہ لیتے ہیں اور جس کے پس پردہ غیر مرئی تخلیقی روح کارفرما ہوتی ہے۔ تخلیق کی علامت کے طور پر انڈہ ہر طرح سے موزوں ہے۔ اور پھر ''ان چھوا انڈہ'' بڑے پیمانے پر انہیں معنوں کی نمائندہ ''کنواری ماں' کے متماثل ہے اور ساتھ ہی انتشار اور بدائی بطن کی بھی۔ مرد خالق (خواہ اسے کوئی نام بھی دے لیا جائے) کنواری مادہ کے بطن سے جنم لیتا ہے جو کسی ملاپ کی آلودگی کے بغیر محض شعاع سے بارآور ہو جاتی ہے۔ فلکیات اور فطری علوم میں دلچسپی رکھنے والا کون سا شخص اسے اشارہ نما نہیں پائے گا؟ کائنات کو اثرات قبول کرنے کی فطرت کا حامل خیال کر لیا جائے تو شکستہ منقسم انڈے کی مماثلت نظر آتی ہے۔ لیکن یہ انڈہ پھر بھی ہر طرح کے نقص سے پاک اور ضرر سے بلند تر رہتا ہے۔ ایک بار لامحدود تسلیم کر لیے جانے کے بعد اس کی فقط ایک ہی تعبیر ہو سکتی تھی کہ یہ کرہ نما ہے۔ اس طلائی انڈے کو سات فطری عناصر — تین خفیہ اور چار ظاہری (ایتھر' آگ' ہوا اور پانی) — گھیرے ہوئے تھے (SD 1:65)''

ویدانتی فلسفہ کی رو سے آتما اسی میں سے پھوٹی اور ہر چیز میں نفوذ کر گئی۔

انڈہ' طلائی یا ہرنیکسپو (GOLDEN EGG):

[ہرن=سونا+ کسپو=لبادہ]

رشی کسیپ اور دتی کا بیٹا۔ مہابھارت سے یہی نتیجہ نکلتا ہے کہ اسے برہما کی عنائت سے دس لاکھ سال کے لیے تینوں عالموں پر اختیار کل حاصل ہوا۔ چونکہ کوئی انسان' دیوتا یا جانور اسے ہلاک نہیں کر سکتا وہ مختار کل کے طور پر سامنے آیا۔

انتے شتی یا انتے شٹی:

مردے کو جلانے سے لے کر پنڈ تک کرنے کا عمل

امرت (AMRTA):

'ا' نفی اور 'مرت' موت سے مرکب اس لفظ کا مطلب ''لافانی'' ہے۔ ویدوں اور ہندو اساطیر میں یہ مشروب 'ابدی' اور لافانی ہو جانے سے مشروط ہے۔ اصل یونانی لفظ am(b)rotos یعنی am(b)rosia خوراک ہے جو صرف دیوتاؤں کے مخصوص ہے اور

وہی ابدیت عطا کرتے ہیں۔

'سوم' اور 'امرت' کی اصطلاحات میں قدرے ابہام پایا جاتا ہے۔ حالانکہ اشتقاقیات (Ktymologecaly) کی رو سے امرت آسمانی مشروب ہے اور سوم' بہ اعتبار تعریف' بطور رسم دیوتاؤں کی نذر ہے جسے پروہت نوش جان کرتے ہیں۔ اگرچہ اس امتیاز کو ہمیشہ ملحوظ خاطر نہیں رکھا جاتا لیکن امرت کا ذکر صرف اساطیر میں ملتا ہے جبکہ سوم کا جہاں بھی ذکر ملتا ہے اس کا تقریباً ہمیشہ ایک پودے سے حاصل کیا جانا بتایا جاتا ہے۔ رگ وید (1.23,19-20) کی رو سے ''امرت سمندروں میں ہے اور اس لیے شفا بخش ہے۔ سوسوم نے مجھے یہی بتایا ہے کہ صحت بخش تمام مرہم سمندر ہی میں پائے جاتے ہیں۔'' لیکن (vii 57,6) جیسی دوسری مناجات میں امرت کو دودھ اور بارش کے برابر قرار دیا گیا ہے'ماروت (طوفانوں کے دیوتا) ہمیں افزائش کے لیے بارش عنایت کرے۔'' یا(IX 74,4) ''حیات سے مملو بادل سے امرت برستا ہے'' یا X 139,6 ''گائے کے باڑے سے امرت بہتا ہے۔

ویدوں کی بعد کی عبارتوں میں سوم (چاند دیوتا) کو سوم رس کا دعا قبول کرنے والا بتایا گیا۔ لیکن کہیں کہیں سوم کے متبادل 'امرت' بھی استعمال ہوا ہے۔ (IV 35,6) اتھروید میں امرت کی اصل کے متعلق بیان ہوا ہے کہ یہ یگیہ کے چاولوں کی پکوائی کے دوران تیار ہوا تھا اور موت پر حاوی ہونے کی طاقت رکھتا ہے۔ دیوتاؤں نے اس کی قدر و قیمت کے باعث اس کی حفاظت میں ہر ممکن طریقہ استعمال کیا لیکن گرڑ اسے چرانے میں کامیاب ہو گیا۔ اس کا کرتب مہابھارت بیان ہوا ہے۔ ایک دوسرے اسطورے کے مطابق دیوتاؤں کا معالج دہن ونتری بلوے ہوئے گئے سمندروں سے امرت کا جام لیئے نمودار ہوا تھا۔

اندر (INDRA):

ہندی آریاؤں کا محافظ دیوتا جسے ابتداء میں دیوتاؤں کا سربراہ تسلیم کیا جاتا تھا۔ رگ وید کی بہت سے مناجات کا مخاطب ہے۔ لیکن رگ وید' اتھروید اور دوسری کتب میں اس سے جو کچھ منسوب کیا جاتا ہے محض اس پیمانے میں نہیں سما سکتا۔ اندر اور اگنی جیسے دیوتاؤں کی بے شمار ہیئتیں ہیں اور سب ایک سی اہم ہیں۔

اندر کے ساتھ اتنی روایات وابستہ ہیں اور اس نام پر اشتقاقی اختلافات اتنے زیادہ ہیں کہ کسی ایک متفق تعریف پر پہنچنا تقریباً ناممکن ہے۔ مثال کے طور پر ست پتھ برہمن کا اندر دراصل ''اندھ'' یعنی روشنی کرنے والا ہے جو افکار اور افعال کو جلا بخشتا ہے۔ رگ وید

کے مطابق اندر کی بنیادی خصوصیت 'اختیار' اور قوت کا ہے۔ اس کا وجر (آسمانی بجلی کی کڑک اور چمک) انہیں کی نمائندہ ہیں۔ اسی وجر سے وہ آریاؤں کے دشمن دیوتاؤں' خشک سالی اور گرہن کے ذمہ دار شیطانوں کو مار بھگاتا ہے۔ اسی وجہ سے اس کا ایک لقب وجر پانی یعنی وجر چلانے والا بھی ہے۔ اس کی قوت افزائش کو عموماً نسل کشی کے سانڈ (واجن) سے تشبیہہ دی جاتی ہے۔ اسی عقیدے کی توسیع میں اسے مویشیوں اور دوسرے مادی فوائد میں برکت کے لیے پکارا جاتا ہے۔ دیوتا سے وابستہ افعال کائنات کے متعلق نظریات کے عکاس تھے۔ چنانچہ دیوتاؤں کی قوت واستعداد برقرار رکھنے کے لیے ضروری تھا کہ انہیں سوم کا وافر چڑھاوا چڑھایا جائے (رگ وید I. 5,6, III. 40,2)۔ قوت بحال نہ رہنے کی صورت میں وہ پکارنے والوں کی احتیاج پوری نہیں کر پائیں گے۔ بارش اور مویشیوں میں برکت کے لیے دعائیں دہراتا مہنت یہ مطالبہ بھی کرتا ہے کہ وہ اپنی خدمت میں تحائف (دکشنا) نہ دینے والے کو سزا دے (رگ وید VI.44,4.5)۔

رگ وید میں اندر کی ماں کے حوالے سے صرف اشارہ ملتا ہے جسے بعد کے ادب میں آدتی کا نام دیا گیا۔ لیکن رگ وید میں ہی (X.90,13) اندر اور اگنی کا کونیاتی پرش کے منہ سے پیدا ہونا بتایا گیا ہے۔ لیکن اتھروید (III.10,12) اور تیت سام (IV.3,11) میں پرجاپتی کی ایک بیٹی اکاستکا کو اس کی ماں بتایا گیا ہے۔ کچھ دوسرے حوالوں میں اس کا کشیپ اور آدتی کا بیٹا ہونا بتایا گیا ہے۔

اپنشد عہد کے بعد ویدانتا فلسفہ متشکل ہوا تو اندر کا مقام محض ایک اسطورے کا رہ گیا۔ چنانچہ مارکندیہ پوران (V.I-19) میں ہم اس کی بتدریج تقلیب ہوتے دیکھتے ہیں۔ چنانچہ پہلے اس پر رشی گوتم کی بیوی کو ورغلانے اور پھر توستر کے بیٹے کو قتل کرنے کا الزام لگتا ہے۔ برہمن کشی کے جرم میں اس کے کئی اختیارات دھرم کو تفویض کر دیے جاتے ہیں۔

درواسس اور آگستیہ رشی اس کا تخت اور وہ طاقتیں چھین لینے کی دھمکی دیتے ہیں جواب بظاہر اس کے پاس موجود نہیں۔ اس سے بھی اندر کے مقام میں آنے والے انحطاط کا پتہ چلتا ہے۔ بعدازاں تانترک والوں نے اس کے وجر کو آلہ تناسل سے متماثل قرار دے دیا اور اس کی قوت افزائش بنیادی توانائی کا محض ایک اظہار قرار پائی۔

اندری:

حواس خمسہ ظاہری اور باطنی جو دس ہیں

(1) کان (2) جلد (3) آنکھ (4) زبان (5) ناک یہ پانچ گیان اندری کہلاتے ہیں۔

(1) ہاتھ (2) گردن (3) مقعد (4) آلۂ تناسل (5) قدم؛ یہ پانچ کرم اندری ہیں۔

اوم (OM):

یہ یک صوتی علامت سب سے پہلے اپنشدوں میں استعمال ہوئی۔ بعض کے نزدیک تمام منتر اسی سے پھوٹے۔ انتہا اور ابتدا دونوں اسی سے ہے۔ چنانچہ اوم وہ لافانی آواز ہے جس سے ہر طرح کی افزائش وابستہ ہے۔ اس ایک آواز میں ماضی، حال اور مستقبل، بلکہ وہ سب بھی جو ان سے ماورا ہے، اس ایک آواز میں شامل ہے۔ (مانڈکیہ اپنشد؛ 1,1)

چاندگیہ اور ٹیٹ اپنشدوں میں زبان کی ابتداء بھی پرجاپتی سے منسوب ہے۔ تین عالموں پر دھیان کے دوران تین لفظ بھر، بھوہ اور سور پیدا ہوئے جو زمین، کرہ ہوائی اور آسمان کی نمائندگی کرتے ہیں۔ اسی غور وفکر کے نتیجے میں تینوں وید وجود میں آتے تھے اور اسی سے اوم جو کل کلام اور عالم کی کلیت کی نمائندگی کرتا ہے۔

چاندگیہ اپنشد کے مطابق (I.4,4-5) شروع میں صرف اگنی لافانی تھا اور دوسرے دیوتاؤں نے فنا سے بچنے کے لیے لافانی اوم میں پناہ لی تھی۔ اسی لیے اوم کو ''موت کے قاتل'' کا خطاب بھی ملا۔

اوم کی نفسی معالجاتی طاقت کو لامحدود تصور کیا جاتا ہے۔ ویدوں کے طالب علم کو ہدایت کی جاتی ہے کہ وہ سبق کا آغاز بعد اختتام 'اوم' سے کرے۔ اس کے جپ کے اثرات اتنے لطیف خیال کیے جاتے ہیں کہ ان کا ابلاغ ناممکن سمجھا جاتا ہے۔

انگ (ویدانگ) (Anga(S)):

ویدوں کے حصے جو تعداد میں چھ ہیں، شکشا، کلپ، بیا کرنا، نرکت، جیوتش اور چھند۔

✿ ✿ ✿ ✿

(ب)

برہما(BRHMAN):

[پیدائش کے لیے مستعمل لفظ سے مشتق]

برہما ''غیر شخصی' کائنات کا وہ اعلیٰ ترین اور ناقابل ادراک اصول ہے جس کی رو سے ہر چیز کا ظہور ہوا اور جس میں سب کچھ واپس لوٹ جاتا ہے۔ اس کا کوئی جسم نہیں' غیر مادی ابدی ہے۔ اس کا کبھی آغاز نہیں ہوا اور نہ کبھی انجام ہوگا'' (TG62)۔ مادہ اور شعور ہر دو کا جوہر اسی میں سے اٹھتا ہے۔ مسبب الاسباب اور کائنات کا پس منظر ہے۔ ''برہما کبھی آرام نہیں کرتا غیر متغیر ہے' کبھی غیر موجود نہیں ہوتا اگرچہ اس کا مقام وجود نہیں بتایا جا سکتا'' (Secrete Doctrine 1:374)۔ شعور اور روح کے بنیادی کائناتی سرچشمہ ہونے کے باعث برہما بنیادی یا کائناتی ذات ہے جو فرد کے روحانی باطن کا سورج بن سکتا ہے۔ چنانچہ کائنات سے لے کر ایٹم تک ہر شے یا وجود کی ذات اور ذات کا اصل جوہر خود برہما ہے۔

برہم ورت (BRAHMAVARTA):

بہشت کے دو دریاؤں سرسوتی اور درسدوتی کی درمیانی سرزمین۔

(Manu II.17)

برہما(Brahman):

(تذکیر و تانیث سے ماورا) ''محیط کل' قائم بالذات قوت''۔ 'برہما' کے مصدر 'برہ' کا لغوی مطلب ''افزائش یا نشوونما'' ہے۔ اگرچہ رگ وید میں پروہت کے لیے مستعمل برہمن مذکر استعمال ہوا ہے۔ لیکن برہما نہ مذکر اور نہ ہی لاصنف (neuter) کے طور پر مذکور ہے۔ بعد کے ادب میں برہما کائناتی وحدت کے مساوی قرار پایا۔ برہما کے متعلق اس تصور کی جڑیں بھی نامعلوم زمانوں سے چلے آنے والے اس مسئلے سے ہے کہ انسان کا اپنے گردوپیش اور

پھر اور باقی بالائے ارضی کائنات سے کیا تعلق ہے۔

کائناتی وحدت کے تصور کی تشکیل کو واضح ادوار میں بانٹا جا سکتا ہے۔ پہلے دور کا تعلق برہما کی اس تعبیر سے ہے جو اپنشد میں ملتی ہے جبکہ دوسرے دور کا تعلق ویدانت کے تشکیلی دور سے ہے۔ پہلے دور کا آغاز اوائل ویدک عہد سے ہوا جب فطرت کی بالائے فہم قوتوں کی تجسیم کرنے کی کوشش ہو رہی تھی۔ ساتھ ہی ساتھ ان قوتوں کا مقابلہ کرنے کی غرض سے مساوی قوت کا جادو پیدا کیا جا رہا تھا۔

جس طرح ہندوؤں کی مذہبی زندگی میں وحدت کے تصور نے نفوذ کیا بالکل وہی اثر برہما کے متعلق آتما پرماتما کے تصور پر ہوا۔ وشنو اور شیو کی دو الگ معبودوں کے حوالے سے تفریق کم ہونے لگی اور وہ ایشور یعنی 'عالم کل کے مالک' کی صورت متحد ہو گئے۔

برہم چاری:

1- انسان زندگی کے چار حصوں (آشرموں) میں سے پہلے کا آشرمی۔ یہ آشرم پچیس برس کی عمر تک کا ہوتا ہے۔

2- وید خواں

3- مجرد

برہمن (Brahmana):

تین دوجنمی ذاتوں میں سے اولین۔ اگرچہ اپنے حقیقی معنوں میں یہ نام ویدوں کے فاضل کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ لیکن یہ عام شخص بھی ہو سکتا ہے جس کا پروہتانہ سرگرمیوں سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ لیکن جب ویدوں میں قربانی کی رسوم نے وسعت پکڑی تو ان کی ادائیگی کے لیے سولہ ارکان پر مشتمل ایک گروہ تشکیل پا گیا جسے رتوج کہا جاتا تھا۔ ان میں ہر رکن کو ایک خاص رسم یا اس کا ایک حصہ تفویض کیا جاتا تھا۔ ان کا نگران براہمن یا برہمن کہلاتا تھا۔

بھردواج (Bharadvaga):

ایک رشی جو برہسپتی کا بیٹا تھا۔

بھرگو (BHRIGU):

[بھرج سے مشتق۔ گرم، تابناک، دہکتا ہوا]

دس معزز ترین ویدی رشیوں میں سے ایک۔ بھرگ واسیوں کا جدامجد بھی خیال کیا جاتا ہے۔ پہلے منو کے پیدا کردہ دس رشیوں میں بھی شمار ہوتا ہے۔ بھرگو کو نوع انسان اور دوسرے جاندار تخلیق کرنے والے دس یا سات پرجاپتیوں میں سے ایک شمار کیا جاتا ہے۔ ''اس حیثیت میں وہ خالق دیوتاؤں کے ہم رتبہ ہے۔ پورانوں میں اس کا پہلے اور پاک یعنی کرت یگ میں موجود ہونا بتایا گیا ہے'' (57 تا 1 رگ وید) میں کچھ مناجات بھی اس سے منسوب کی جاتی ہیں۔

سیارہ شکر (زہرہ) بھرگو کے ساتھ منسوب کیا جاتا ہے اور اس کے ناموں میں سے ایک ہے۔ شکر ایک اصطلاح بھی ہے جو 'جمعہ' کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ کیونکہ یہ دن بھی زہرہ کے کے ساتھ منسوب ہے۔ بعض جگہوں پر سیارہ زہرہ کو بھرگو کا بیٹا بتایا گیا ہے۔

بھرگو اس یعنی بھرگو کی اولاد دیوتاؤں کے اس درجے سے تعلق رکھتے ہیں جنہیں زمین اور آسمانوں کے درمیانی علاقوں سے متعلق خیال کیا جاتا ہے۔ البتہ رگ وید میں ان کا آگ سے قریبی طور پر متعلق ہونا بیان کیا گیا ہے۔ یہ اصطلاح دنیا کے مرکز یا ناف میں آگ رکھنے کے لیے بھی مستعمل ہے۔ چنانچہ (آگ سے متعلق رسوم کے پروہتوں) اتھردنوں سے منسوب کیا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں انہیں (تابناک اشیاء) انگیار کے معبود بھی مانا جاتا ہے۔

بھو:

1- پیدا شدہ
2- دنیا
3- وقت
4- مہادیو کا لقب

بُھو:

(1) آسمان (2) جنت، بہشت

✿ ✿ ✿ ✿

(پ)

مہاپاتک:(Mahapataka)

بڑا پاپ۔ گناہ عظیم۔

پتر (MANES):

1- آباؤ اجداد اسلاف

2- قبیلے کے جدامجد

پتروں کا اولین حوالہ رگ وید میں (X,15.1) ملتا ہے۔ دوسرا حوالہ اتھروید (XVIII.2.84) کا ہے۔ ان میں پتروں کا تین درجات میں منقسم ہونا بتایا گیا ہے۔ ہر طبقے کو تین عالموں یا کروں (لوکوں) میں سے ایک تفویض کیا گیا ہے۔ یہ تین لوگ یا عالم افلاک کرہ ہوائی اور زمیں ہے۔ یہ عالم پتروں کے مرتبے کے مطابق دیے جاتے ہیں۔ ویدوں سے پہلے کے زمانے میں پتروں کا سات طبقات میں تقسیم ہونا بھی تسلیم کیا جاتا ہے جن میں سے تین غیر مادی اور کوئی بھی شکل اختیار کرنے پر قادر تھے۔ ان کی پیدائش کے متعلق اساطیر میں سے ایک میں ان کا برہما کے پہلو سے پیدا ہونا بتایا گیا ہے (وایو پران VP.1.5)۔ یہ انسانی زمانی پیانوں کے پابند نہیں اور ماضی، حال اور مستقبل کچھ ان سے پوشیدہ نہیں ہے۔ پتروں کو بالآخر برہما کی رسوم میں شامل کر لیا گیا۔ بالآخر پرجاپتی کو ثانوی خالق کا درجہ ملا اور مخلوقات کے ساتھ دیوؤں اور اسروں کا رشتہ از سرنو استوار ہوا۔ ظاہر ہے کہ یہ سب طبقاتی کشمکش میں برہمنوں نے کیا۔ جس طرح دیوؤں کی خوراک یگیہ اور نور سورج کی روشنی قرار پایا اس طرح پتروں کو فکر کی تیزی اور چاند (سوم) کی روشنی بطور نور عطا ہوئی؛ انسان کو موت سے متصف کیا گیا (ست پتھ برہمن 11.4.2,1-2)

پتروں کے یگیہ میں کچھ چیزیں جیسے خرگوش، سور، چکارے اور گینڈے کا گوشت خصوصیت سے شامل ہوئیں۔ اسی طرح کچھ بالکل ممنوع قرار پائیں۔

لہسن، پیاز، گاجر، تل اور ہر نمکین چیز ممنوعہ اشیاء میں شامل تھی۔ تدفین کی رسوم (شرادھ) ان سے منسوب کی گئیں اور ان میں پیش کی گئی چیزیں بھی۔ لیکن شرادھ میں مرنے والے کے بیٹے کی موجودگی سب سے ضروری قرار دی گئی۔

کہا جاتا ہے کہ اولین ادوار میں انسان دیوتا اور پتر اکھٹے مے نوشی کرتے تھے۔ لیکن بعدازاں یہ عمل ممنوع قرار پایا (ست پتھ برہمن) اور پتر بھی دیوتاؤں کی طرح غیر مرئی ہو گئے۔

پرجاپتی (Prajapati(S)):

سات، آٹھ، دس یا اس سے بھی زیادہ مہارشی جنہیں برہما کی ذہنی تخلیق بتایا جاتا ہے۔ انہیں ثانوی تخلیق کے ذرائع کے طور پر استعمال کیا گیا تاکہ کونیاتی ارتقاء کے نظریے کے بنیادی خطوط وضع کیے جا سکیں۔ سویمبھو اپنا جسم مذکر اور مونث میں تقسیم کرتا نظر آتا ہے۔ مونث نصف سے تکوینی قوت نے جنم لیا اور اسی سے مردانہ وراج پیدا ہوا۔ جس نے دس پرجاپتی (مخلوقات کے خالق و مالک) پیدا کیے۔ مریچی، اتری، انگیار، پلستیہ، پلاہا، کرتو، وسستھ، پراچیت (یادکش)، بھرگو اور نارد نامی یہ مہارشی سات منوؤں کے پیدا کرنے والے تھے۔ نہوں نے ہی چھوٹے بڑے دیوی دیوتا، شیطان، کرہ ہوائی کے مظاہر اور سب جانور و نباتات پیدا کیے۔

پشاچ (PISAHAS):

لغوی مطلب سائے۔ کام لوک میں نوع انسانی کے شکست و ریخت سے دوچار ہوتے قول یا باقیات یا بالآخر بدسرشت ہیولوں میں بدل جاتے ہیں۔ کسی خاص جنم میں مسلسل بدی کی زندگی گذارنے والے اسی انجام سے دوچار ہوتے ہیں۔ جنوبی ہندوستان کی لوک داستانوں میں انہیں بدروحیں، بھتنے اور خون آشام مخلوق کے روپ میں دکھایا گیا ہے۔ ان داستانوں میں یہ عموماً مونث ہوتی ہیں اور انسانوں کو آسیب زدہ کرتی ہیں۔ پورانوں کے مطابق برہما کے پیدا کردہ چھلاوے اور بھتنے ہیں۔

قدیم ہندو ادب میں ان کا تعلق دیتوں اور دنوؤں سے دکھایا گیا ہے۔ یہاں یہ محض ہیولے نہیں بلکہ ہماری سے پہلے والی نسل کے ارتقاء پذیر انسان کے طور پر پیش کیے گئے ہیں۔ ویدوں کے تناظر میں دیکھا جائے تو دنو، دیت، پشاچ اور راکشس خاصے متقی ہیں اور ان میں سے

کچھ بلند مرتبت یوگیوں کے درجے تک بھی پہنچے۔ لیکن یہ رسوم دوزخ اور مذہبی اجارہ داری کے علمبرداروں کے مخالف ہیں اور آج کے ہندوستان میں بھی یوگیوں کا رویہ اس سے مختلف نہیں۔ اپنے اس رویے کے باعث انہیں عزت کی نگاہ سے بھی دیکھا جاتا ہے۔(SD1:415)

پنڈ (Pand):

آٹے کے گولے جو مرنے والے کے شرادھ میں چڑھائے جاتے ہیں۔

پلستیہ (PULASTYA):

برہما کے ذہن کی پیداوار دس رشیوں میں سے ایک۔ تقریباً تمام پوران اسی کی وساطت سے انسان کو عطا کیے گئے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اس نے وشنو پوران برہما سے حاصل کیا اور پھر اسے میتریہ کے توسط سے آگے منتقل کیا۔ اسے تمام ناگوں، سانپوں، اولین علم حاصل کرنے والوں اور دوسری علامتی اشیاء کا باپ مانا جاتا ہے۔

پنچال:

1- کھشتریوں کی ایک قدیم گوت
2- پنچالوں کا آباد کردہ علاقہ جو گنگا اور جمنا کے درمیان واقع ہے۔

پران یا پوران:

(1) پرانا۔ پہیے، بوڑھا۔
(2) تواریخ
(3) بیاس جی کے مصنف بھاگوت۔
(4) پوران تعداد میں اٹھارہ ہیں۔

(1) برہما پران۔
(2) پدم پران۔
(3) برہمانڈ پران۔
(4) اگنی پران۔
(5) وشنو پران۔
(6) گرڈ پران۔
(7) برہمہ وے ورتہ پران۔

(8) شیو پران۔

(9) لنگ پران۔

(10) نارد پران۔

(11) اسکندھ پران۔

(12) مارکنڈیہ پران۔

(13) بھوشیت پران۔

(14) متسیہ پران۔

(15) دراہ پران۔

(16) کورم پران۔

(17) وامن پران۔

(18) سری مد بھاگوت پران۔

پلاتا (PULAHA):

ایک قدیم رشی۔ برہما کی ذہنی تخلیق میں سے ایک پرجاپتیوں میں بھی شمار ہوتا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

(ت)

تامیسر (TAMESRA):

اکیس (یا اٹھائیس) جہنموں میں سے ایک' لالچی اور رغبت کی فلاح سے بے نیاز بادشاہ سے رشوت قبول کرنے اور مقدس قوانین کی خلاف ورزی (منو IV 87) کرنے والے اسی دوزخ میں پھینکا جائے گا۔ اس کے معتوبین میں سے زیادہ تر دوسروں کی ملکیت تھیانے اور عورتوں کی ترغیب و تحریص سے بھگا لے جانے والے شامل ہوں گے (111.30,28 بھگوت پوران)۔ نہ صرف برہمن' کھشتری یا ویش کو ضرر پہنچانے بلکہ دھمکانے والا بھی اسی کا مستحق ہوگا۔ اس جرم کے مرتکب کو سو برس تامیسر میں گزارنا ہوں گے۔

تریتا (Treta):

چار یگوں' یعنی کونیاتی زماں کی چار حصوں میں اساطیری تقسیم' میں سے ایک حصہ۔ باقی تین دواپر' کرت اور کلی یگ ہیں۔ ان ادوار میں دنیا تخلیق' تخریب اور تخلیق نو کے چکروں میں تشکیل پاتی اور تباہ ہوتی ہے۔

(ج)

جات کرم یا جات کریا:

ہندوؤں کے سنسکاروں میں سے چوتھا جو بچے کے پیدا ہونے پر کیا جاتا ہے۔

جاتی (Gati):

ذات۔ ورن۔

❁ ❁ ❁ ❁

(چ)

چاترماس (Katurmasya):

چوماسا۔ بارش کے چار مہینے۔

چاندرائیں (Kandrayana):

(بطور کفارہ) ایک برت کا نام جس میں چاند کی روشنی گھٹنے کے ساتھ کھانے میں ایک ایک لقمہ گھٹاتے چلے جاتے ہیں اور پھر روشنی بڑھنے کے ساتھ ایک ایک لقمہ بڑھاتے چلے جاتے ہیں۔

چونڈاکرن، چوڑاکرن یا چوڑاکرم:

نومولود کے بال پہلی باہر کاٹنے کی رسم منڈن۔ ہندوؤں کے سولہ سنسکاروں میں سے ایک ہے۔ عموماً منڈن کسی دیوتا کے حضور کیا جاتا ہے۔

(د)

دکش (DAKSHA):

پراچشس اور مارش کا بیٹا۔ مارش کی پیدائش سے وابستہ اس طورے کے حوالے سے دیکھا جائے تو ''پسینے سے پیدا ہونے والا'' دکش انڈے سے جنم لینے والی انسانی نسل کی نمائندگی کرتا ہے۔ قدیم لوگوں سے متعلق یہ تماثیل دراصل مختلف قدیم ادوار کی نمائندگی کرتی ہیں، ان ادوار کی جن میں واقعات کم وبیش مکمل طور پر خود کو دہراتے تھے۔

دکشنا:

1- خیرات۔ دان

2- دکھن کی جانب۔

دواپر یگ (DOAPARA YUGA):

[دواپر بمعنی دو، دوہر + یگ یعنی زمانہ، عہد]

چار بڑے زمانوں (یگوں) میں سے تیسرا جسے مہا یگ بھی کہتے ہیں۔ 864000 انسانی سالوں پر محیط ہے۔ مہابھارت میں دواپر یگ کا ذکر کچھ اس انداز میں ملتا ہے۔

''دواپر یگ میں راستی نصف رہ گئی۔ ویدوں کے چار حصے ہوئے۔ انسانوں میں سے کچھ چاریگوں کا مطالعہ کرتے، کچھ تین، کچھ دو اور کچھ ایک کا مطالعہ کرتے تھے۔ کچھ ایسے بھی تھے کہ کسی وید کو نہیں پڑھتے تھے۔ مذہبی تقاریب کئی رنگوں میں منعقد کی جانے لگی تھیں۔ خیر کا زوال ہوا تو بہت تھوڑے انسان بچے جو حق سے چمٹے رہے۔ خیر کے مقام سے گرنے کے باعث انسان کو کئی طرح کی بیماریوں، خواہشات، اور مصائب نے گھیر لیا جنہیں اس کا مقدر بنا دیا گیا۔ ان سب نے انسانوں کو اتنی بری طرح متاثر کیا کہ وہ تپسیا (ریاضت) پر مجبور ہو گئے۔ آسمانی رحمت کے طلب گار ہوئے اور لوگوں نے یگیہ شعار کیا۔ یوں شر کے ہاتھوں انسان کا زوال ہوا۔

دوجنمے (Twice Born):

وہ جو دو بار پیدا ہوا۔ مراد برہمن، کھشتری اور ویش ہے۔ مجازاً پرند کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ پرندوں کو دوج کہنے کی وجہ سے ان کے انڈے اور بعد میں انڈے سے ان کا پیدا ہونا ہے۔ برہمن، کھشتری اور ویش کے دوجمے یا روج کہلانے وجہ یہ ہے کہ ان تینوں ذاتوں کے بچوں کو پیدا ہونے کے بعد جکیو پوت پہنایا جاتا ہے اور یہ عمل دوسری بار پیدا ہونے کے مترادف تسلیم کیا گیا ہے۔

دوج یا دوجنمے:

وہ جو دوبارہ پیدا ہوں۔ اول برہمن، دوم کھشتری سوم ویش اور چہارم طائر۔ طائر یعنی پرندے کو دوجما قرار دینے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے انڈے دیتے ہیں اور پھر ان میں سے بچہ پیدا ہوتا ہے۔ اول الذکر تینوں کے دوجمے کہلانے کی وجہ یہ ہے کہ پہلے رحم مادر سے جنم لیتے ہیں اور پھر جنیؤ یعنی زنار کے پہنائے جانے پر ان کا دوسرا جنم لینا مانا جاتا ہے۔ بغیر جنیؤ کے چاہے برہمن کے نطفے سے ہی کیوں نہ ہو بچے کا شودر کے درجے پر ہونا تسلیم کیا جاتا ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

(ر)

ردر (RUDRA):

ویدوں میں طوفان کا دیوتا۔ اس کی دو خصوصیات کڑک اور بجلی کی چمک اس کے دو القاب ''گرجنے والا'' اور سرخ یا ''روشنی کے لہریے چھوڑتا ہوا'' سے ظاہر ہیں۔ دونوں الفاظ کا مصدر ایک ہی یعنی ''رد'' ہے۔ ویدوں کا ردر اور دراوڑوں کا طوفانوں کا 'سرخ دیوتا' ایک دوسرے کے ہم مرتبہ ہیں۔ بہرحال رگ وید کے کئی ایک پیروں (مثلاً J,43,2) سے پتہ چلتا ہے کہ ردر کو بارشیں لانے والا خیال کیا جاتا تھا۔ اس حوالے سے ردر کا زرخیزی اور لوگوں کی فلاح سے گہرا تعلق تھا۔ اگرچہ بعض اوقات وہ طوفان بھی برپا کردیتا لیکن وہ ساوتر کے قوانین سے باہر نہیں ہوتا تھا کیونکہ کرۂ ہوائی کے سارے دیوتا اپنے اختیارات اسی سے اخذ کرتے ہیں۔

رگ وید کی کچھ مناجات ایسی بھی ہیں جہاں ردر کو براہ راست یا بالواسطہ اگنی یا اندر سے متشخص کیا جاتا ہے۔ اس لیے کہ بعض اوقات موخرالذکر کو بھی 'رعد و باراں' لانے والا خیال کیا جاتا ہے۔ (V1.L9.1) اگنی کے بادلوں سے بارش کی صورت ترواش پانے اور خشک سالی کے ذمہ دار شیطان ورتر پر اندر کے حملے اس طرف اشارہ کرتے ہیں۔ اسی طرح ردر بھی مون سون کے بادلوں کو خشکی سے ترخی زمین کی طرف بارش لانے کا اشارہ دیتا ہے۔ اس کام میں ردروں کو اپنے بیٹوں ماروتوں کی معاونت حاصل ہوتی ہے جو آندھی کے تھپیڑوں کے ہمراہ بارش کے لبادوں میں لپٹے (V.5714) شیروں کی طرح دھاڑتے (111.2615) چلے آتے ہیں۔ بعض جگہ انہیں ردر سے بھی منسوب کیا جاتا ہے کیونکہ انہیں اس کے بیٹوں کے طور پر بھی متشخص کیا جاتا ہے (1.100,5) اندر کا سو ہتھیاروں سے مسلح ہوتا بیان کیا جاتا ہے۔ کہا گیا ہے کہ اس کے جلو میں ہمہ وقت بھونکتے کتوں کا ایک غول ہوتا ہے۔ (X.

1.2,30 اتھروید)

عین ممکن ہے کہ ردر اپنی اصل میں وید عہد سے قبل کا دیوتا ہو۔ اس کے لیے مخصوص مناجاتوں میں سے ایک میں اس طرح کے اشارے بھی ملتے ہیں۔ (X1.2,1-13 اتھروید) میں اسے بھوا اور شر سے متشخص کیا گیا ہے اور یہ دونوں مویشیوں کے مالک ہیں۔ اکتیسویں اشلوک میں اس کی خادماؤں گھوسنیوں کا حوالہ بھی ملتا ہے۔ جنہیں ''شور برپا کرنے والی بھی'' کہا جاتا ہے۔ ردر کا ایک متضاد روپ بھی سامنے آتا ہے جب اسے 'مویشیوں کے مالک' کے طور پر بھی پیش کیا جاتا ہے۔ مویشیوں اور دوسرے پالتو جانوروں کی حفاظت اور ان کے لیے نقصان دہ طوفانی بادلوں پر قابو رکھنا اس سے منسوب کیا جاتا ہے۔ (XIII.7.3,20 ست پتھ برہمن) 'مہابھارت اور پورانوں میں اس کا زرخیزی سے وابستگی والا پہلو زیادہ حاوی ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس امر کا ایک اشارہ اس اسطورے سے بھی ملتا ہے کہ تخلیق کے دھیان میں بیٹھے برہم کے کام میں مداخلت کی گئی تو تمام تر غضب اس کے ماتھے سے ردر کی شکل میں پھٹا پڑا۔ برہما کے حکم پر اس مجسم غضب نے تقسیم ہوکر مرد اور عورت کی شکل اختیار کرلی۔ تقسیم در تقسیم سے گیارہ ردر موجود میں ہوئے۔ ان میں کچھ غضب ناک اور کچھ مزاج کے نرم تھے۔ وایو پوران کی رو سے مونث حصے شیو کی مختلف طاقتیں یعنی شکتیاں ہیں۔ ردر کے مختلف القاباب میں کندا (غضبناک)' اگر (خوفناک)' مدھر (سخی)' شرو (کمانڈر) اور اشن (حکمران) وغیرہ شامل ہیں۔

شویتا شویتر اپنشد (3,2) کے مطابق ایک عہد کے خاتمے پر دنیا کو تحلیل کیا جاتا ہے تو صرف ردر ہی متاثر نہیں ہوتا۔

بالآخر ردر کی اپنی علیحدہ شناخت ختم ہوئی اور یہ مکمل طور پر شیو میں ضم ہوکر رہ گیا۔ یہ ملاپ دراصل غیر آریائی عقائد کے ویدوں میں سرائت کرنے کا نتیجہ تھا۔

یگیہ کے دوران اگنی ہوتر دو بار کفگیر کو شمال کی طرف ٹھہراتا ہے اور یہ عمل دراصل ردر کے اعزاز میں کیا جاتا ہے۔ اسی وجہ سے یگیہ کے دوران مقام متعینہ کے شمال میں کھڑے ہونا خطرے سے خالی خیال نہیں کیا جاتا۔

ردر کے نام کا کوئی ہون نہیں کیا جاتا تھا۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ وہ احترام اور تعریف و تحسین کی بجائے خوف کو زیادہ جنم دیتا تھا۔ غالباً اسی وجہ سے اس کے لیے مخصوص بھینٹ چوراہے اور ایسی دوسری جگہوں پر رکھی جاتی جن سے براشگون لیا جاتا تھا۔

رِچا:

(1) رگ وید کی ایک خاص بعید الفہم عبارت (2) وید کے منتر یا دعائیں جن کا جپ (ورد) کیا جاتا ہے۔

رشی (RSI):

اس اصطلاح کی اشتقاقیات پر کوئی عمومی اتفاق رائے نہیں پایا جاتا لیکن مونیئر ولیمز (Monier Williams) کی رائے اس کے بیشتر محل استعمال کے حوالے سے خاص معتبر معلوم ہوتی ہے۔ اس کا خیال ہے کہ رشی کا مصدر غالباً متروک ''رس'' یا ''درس'' ہے جو ''دیکھنا'' کے ہم معنی ہے۔ یہیں سے رشی کرنے نکلا جس کا مطلب ''دکھانے کا مسبب'' ہے۔ علاوہ ازیں اسی لفظ کو ''مقدس گیت گانے والے'' کے معنوں میں بھی استعمال کیا جاتا ہے۔ راہرکر (Rahurkar) اپنی کتاب (Seers) کے تعارف میں لکھا ہندوستانی ثقافت کو رشی اور منی ثقافتوں کی بنت خیال کرتا ہے۔ ان میں سے رشی آریائی فکری خطوط کی نمائندگی کرتے ہیں جبکہ منی ان کے قبل ویدک دور کے ہم مرتبہ ہیں۔ رشی وہ مثالیہ ہے جو لوگوں کو روحانی ترقی کے لیے طرز عمل فراہم کرتا ہے۔ (Sil. 1.39 اتھروید) مطابق سپت رشی (سات رشی) ''نوع انسان کے بدائی خالق ہیں۔ انہوں نے ہی تپسیا اور دوسری رسوم کی مدد سے گائے پیدا کی۔

ہمیں رگ وید میں کئی ایک رشیوں اور ان کے خاندانوں کے احوال ملتے ہیں لیکن ویدوں کے بعد کے عہد کی اساطیر (Past-vedic Mythobgy) میں ان کی درجہ بندی کر دی گئی۔ اس عہد میں ہمیں مہارشی یا سپت رشی ملتے ہیں۔ انہیں جدامجد بھی کہا جا سکتا ہے۔ پھر راج رشی ہیں جن کا شجرہ نسب شاہی خاندانوں سے جا ملتا ہے۔ برہم رشی پروہتوں کے قریب تر ہیں۔ پھر دیورشی ہیں جو اپنی ریاضت اور تپسیا کے باعث دیوتاؤں کا سا درجہ حاصل کر لیتے ہیں۔ نارد، اتری اور بعض دوسرے رشیوں پر یہ عنایت ہوئی تھی۔ معبودیت کا یہ درجہ اشتقافیات اور دیو کی افلاکی معنویت دونوں پر پورا اترتا ہے۔ کیونکہ موخرالذکر کا تعلق دیوس (Dyaus) یعنی ''آسمانی نور'' سے ہے۔

رگ وید کے رشیوں کو پروہت خاندانوں میں سے بھی چنیدہ سمجھا جانا چاہیے۔ ان کے متعلق یا ان سے منسوب مقدس کہانیاں رگ وید کی مناجات کا حصہ ہیں۔ ویدی ثقافت کی تشکیل میں ان کا کردار اپنی جگہ مسلم ہے۔ ساتھ ہی ساتھ انہوں نے ثقافت کو محفوظ رکھنے کے

لیے مثالیں بھی فراہم کیں۔ انہیں کی تربیت کے باعث بعد میں آنے والے ہند آریائی ثقافت قائم کر پائے۔ اسے عقیدے کا حصہ بنا لیا گیا کہ ویدوں پر عبور مستقبل بینی میں بھی معاونت کر سکتا ہے۔ اسی وجہ سے آلستمب دھرم شاستر (1.2.5,14-5) میں الہام کے ختم ہونے کا اعلان کر دیا گیا۔ ساتھ ہی وجدان کی وساطت سے آسمانی سرچشمہ ہدایت کا سلسلہ بھی منقطع ہو گیا۔ لیکن اس شاستر میں تسلیم کر لیا گیا کہ اگر برہمن مقدس متون پر ارتکاز کریں تو اپنے ماضی بعید کے ہم مقاموں کی سی صلاحیت حاصل کر سکتے ہیں۔

یگیہ کی ادائیگی کے دوران اس کی تاثیر بڑھانے کے لیے پرانے رشیوں کے نام کی جپ کی جاتی ہے۔ یوں یہ نام یگیہ کے منتروں کا سا مقام حاصل کرنے کے بعد رسوم کا مستقل حصہ بن گئے۔ اس طرح کے منتروں کے مجموعے اتھروید کی بعض مناجات رشیوں کے ناموں کے اس استعمال کی بہت عمدہ مثال پیش کرتے ہیں۔

آستمبا شاستر کا اعلان اپنی جگہ لیکن پورانوں اور مہابھارت میں ایسی کئی مثالیں ملتی ہیں کہ وید عہد کے بعد بھی کئی لوگوں کو رشی کا خطاب دیا گیا۔ اسی طرح اور بھی کئی لوگ جو پروہت نہیں تھے از رہ احترام بھگوت اور منی کے خطاب سے نوازے گئے۔ اس کی ایک مثال تو بدھ ہے۔ ذات کے کھشتری ہونے کے باوجود انہیں بھگوت (مالک) اور ساکیہ منی کا خطاب دیا گیا۔

بذات خود بدھ' بدھ بزرگ اور رشیوں کے مافوق الفطرت قوتوں کے مالک اور پرواز پر قادر ہونے پر یقین کیا جاتا ہے۔ بدھ بزرگ ایک جست میں بہشت کی جھیل انوپتاپت اور رشی ہوا کو چیرتے شویت دویپ کی پراسرار سرزمین میں جا پہنچتے تھے۔

✿ ✿ ✿ ✿

(س)

سادھیہ (Sadhya):

[فعلی مصدر سادھ سے اشتقاق جس سے مراد ختم کرنا، مکمل کرنا، ماتحت کرنا اور ملکیت کرنا ہے]

تکمیل پا جانا، ملکیت بن جانا، مغلوب ہو جانا، مفتوح ہونا اور ماتحتی میں چلے جانا؛ اساطیر میں اس سے مراد نیم الوہی فلکی وجود ہیں۔ بینرجی کے نزدیک رتبے کے اعتبار سے انہیں ''درجہ وسطیٰ کے دیوتا'' قرار دیا جا سکتا ہے۔ رگ وید میں ان کا حوالہ ''قدماء کے دیوتا'' (x,90,16) کے طور پر دیا گیا ہے جبکہ تیت سام (VI, 3,5) کے مطابق ان کا انسانوں سے قبل موجود ہونا تسلیم کیا گیا ہے۔ امکان ہے کہ یہ دراصل ویدوں کی رسوم کی تجسیم ہوں۔ بعدازاں انہیں بادشاہ کی سالانہ تقدیس کی رسوم سے قبل پوترتا کی رسوم سے وابستہ کر دیا گیا۔ (بھرت سام XLVII 55)۔ انہیں یہی مقام اشومیدھ یا گھوڑوں کی قربانی کی رسوم میں بھی حاصل رہا (تیت سام V.6,17)۔ قربانی کے گھوڑے سال بھر کھلے گھومتے رہتے تھے۔ ان کی حفاظت میں انہیں بھی حصہ دار ٹھہرایا گیا۔ (XIII 4,2,16. ست پتھ برہمن)

رگ وید کے ست پتھ برہمن میں انہیں دیوتاؤں سے اوپر والے کرۂ افلاک کا باسی قرار دیا ہے۔ یاسک نے ان کے علاقہ قیام کا نا بھورلوک (Nurukat 12:41) بتایا ہے۔ منوسمرتی (3:195) میں انہیں سوم سار نامی پتری اور وراج کی اولاد بتایا گیا ہے جبکہ پرانوں کی رو سے یہ دکش کی بیٹی سدھیہ اور دھرم کی اولاد ہیں اور یہی ان کی وجہ تسمیہ بھی ہے۔ ان کی تعداد بارہ سے سترہ بتائی گئی ہے۔

سام وید (Sam Ved):

مناجات یا مقدس نغمات پر مشتمل وید۔ زیادہ تر مناجات یا ان کے حصے رگ وید سے لیے گئے ہیں۔ غالباً عبادت میں کام آنے والی مناجات کی ترتیب نو کے نتیجے میں سام

وید وجود میں آئی۔ عام طور پر یہ مناجات سوم یگیہ کے دوران پروہت یا ان کے معاونین گاتے تھے۔ اس کے دو حصے 1810 اشعار پر مشتمل ہیں جن میں سے تکرار نکال دی جائے تو 1549 بچتے ہیں۔ ان 1549 اشعار میں سے بھی سوائے 75 کے باقی سب رگ وید سے لیے گئے ہیں۔ زیادہ تر VIII اور IX منڈلوں میں سے لیے گئے ان اشعار کی بحور گیاتری یا جب تری اور جگا کے ملاپ پر مشتمل ہیں۔ بحور کا انتخاب بتاتا ہے کہ آغاز سے ہی ان کی گائیکی مقصود تھی۔ ''گا'' بجائے خود اسی مقصد کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کتاب کا متن اسی مقصد کے لیے مرتب کیا گیا اور اس کا جزو لازم غنائیت ہے۔ اس کے پروہت کے لیے گائیکی میں مہارت حاصل کرنا لازم تھا۔

سام وید کی تین توضیحی کتب کو تھم سا کھا کہا جاتا ہے۔ سام وید کی مناجات گانے کے لیے دی گئی ہدایات سے پتہ چلتا ہے کہ ازمنہ وسطیٰ کی طرح ویدوں کے دور میں انہیں سادہ انداز میں گایا جاتا تھا۔ (بشام VIP, 382)

سام وید کے زیادہ تر اشعار کی گائیکی میں تین یا چار وقفے آتے ہیں۔ اس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوستان میں چوتارے کا رواج تھا۔ جس نے بعدازاں ارتقائی عمل سے مکمل موسیقائی پیمانہ حاصل کرلیا۔ (Singhal Ind:V1.221)

ساوتری:

رگ وید میں شامل مناجات میں سے ایک جس کا مخاطب سورج (ساوتر) ہے۔ محل تخاطب سورج کے منبع افزائش ہونے کے حوالے سے ہے۔ ولسن کے ترجمے کے مطابق اس کا ایک منتر (رگ وید III.62,10) ''معبود سورج کی منور کرنوں پر دھیان دیے التجا کرتے ہیں کہ ہمارا ذہن منور ہو'' ہے۔ عورتوں اور کم ذاتوں کے لیے اس کا جپ منع ہے۔

سپنڈ (Sapinda):

1- ایک ہی خاندان کا۔ واضح ہو کہ چھ نسل گزشتہ اور چھ نسل مابعد تک کے لوگ سپنڈ کہلاتے ہیں۔

سرسوتی (SARASVATI):

شمال مغربی ہندوستان کا ایک دریا جسے دیوی سرسوتی کی تجسیم مانا جاتا تھا۔ بیشتر اوقات' غلط طور پر اسے' جدید سرسوتی کے طور پر متشخص کرلیا جاتا ہے جو پٹیالہ کے قریب ریت

میں کھو جاتی ہے۔ علاقے کی بے پناہ خشک بنجر مٹی اور جنوب مغربی مون سون ہواؤں کے زیر اثر کھسکتی ریت کے باعث ہمیں اس دریا کی خشک گزرگاہ کے علاوہ کوئی سراغ نہیں ملتا۔ لگتا ہے کہ رگ وید میں مذکور دریاؤں میں سے سرسوتی معروف ترین تھا۔ اسے ''بہترین ماں'' دریاؤں میں بہترین اور دیویوں میں سے بہترین'' (II 41.16 رگ وید) کے القاب سے یاد کیا جاتا تھا۔ ویدوں کے عہد میں سرسوتی حجم میں غالباً ستلج کے برابر تھا اور رگ وید (VII.95,2) کے مطابق غالباً سمندر میں بھی جا گرتا تھا۔ اسے سردارا' واگیشور اور براہمی کے القابات سے بھی پکارا جاتا ہے۔ آپری کی مناجات (رگ وید (VII.2,8) بھارتی اور الا کے ساتھ ساتھ اس دیوی سے بھی منسوب ہیں۔ دریا دیوی ہونے کے باعث اس کا تعلق زرخیزی' پیدائش اور خصوصاً پاکیزگی سے ہے۔ اس کے پانیوں میں نہانے اور اس کے کنارے اشنان کرنے والا ہر قسم کی آلائش سے پاک ہو جاتا تھا (RV 1.3)۔

اپنی مذہبی اہمیت کے باعث سرسوتی اور درسوتی کا درمیانی علاقہ برہم ورت کہلاتا تھا۔ یہی علاقہ بعد متشکل ہونے والی کورو سلطنت میں مرکزی حیثیت اختیار کر گیا۔

(Manu II ,17-19)

سرسوتی شاعروں اور ادیبوں کی سرپرست دیوی ہے۔ کتب خانوں میں اس کی عبادت کے دوران پھول' پھل پیش کیے جاتے اور لوبان سلگایا جاتا ہے۔

کچھ محققین (مثلاً HCIP, 1,P,86) کے مطابق سرسوتی 'سرس' سے ماخوذ ہے جس کا مطلب بہاؤ اور پانی کے مترادف ہے۔

میسور کے علاقے میں اسے چونسٹھ فنون کی دیوی تسلیم کیا جاتا ہے۔ اس کے القابات میں مہادریا اور دھنیشوری بھی شامل ہیں۔ اسے مختلف جگہوں پر دکس کی بیٹی اور برہم کی بیوی (یا بیٹی) کہا گیا ہے۔ البتہ اس کا وشنو' دھرم یا منو میں سے کسی ایک کی بیوی ہونا بھی تسلیم کیا جاتا ہے۔

سمرتی:

1- یاد' حافظہ' ہوش
2- منقولات

سناتک (Snatak):

ہندو کی زندگی کے چار ادوار میں سے دوسرا جب وہ طالب علمی یعنی برہمچار زندگی

سے فراغت پانے کے بعد شادی کرتا اور گھر داری میں مشغول ہو جاتا ہے۔

سنسکار یا سمسکار:

1- مکمل کرنا' پاک کرنا' مرید کرنا

2- زندگی کے مختلف مراحل و مدارج میں ادا کی جانے والی رسوم۔ جیسے جنیؤ یا زنانہ بندی' شادی وغیرہ۔ ایک فرد کی زندگی میں عموماً سولہ سنسکاروں کا ادا ہونا مانا جاتا ہے۔

سوارپ (SVARUPA):

[سوا= ملکیت+روپ=ہیت' شکل]

ہیت متمیزہ یا جسم' سورج' چاند' ستارہ' دیوتا' انسان' سیارہ یا ایٹم؛ ہر جسم اپنے اندر بھی ایک سلسلہ مدارج رکھتا ہے۔ اپنی ساخت میں شامل ارتقائی محرک کے باعث یہ ایک ایسا جسم سامنے لاتا ہے جس میں اس کی روح یا اس کا اصل مقیم ہوتا ہے۔ یہی روح بردار جسم میں سوارپ ہے جس میں مخلوق کا موجود مقیم ہے۔ ایک سورج کا سمھو اپنا سوارپ ہمیں نظر آنے والے سورج کی صورت سامنے لاتا ہے جبکہ انسان کا سمھو کے متمیز سوارپ اس کا جسم ہے۔ یوں جسم' بار بردار یا غلاف دراصل اس کے اندر بسنے والے سمھو کا سوارپ ہے۔ ہر جیو یا سمھو کا سوارپ انفرادی حیثیت رکھتا ہے اور دوسروں سے مختلف ہے۔

سوتک (Sutaka):

1- وہ ناپاکی جو کسی رشتہ دار کی موت یا اس کے ہاں پیدائش سے ہو جاتی ہے۔

2- پیدائش

3- گناہ۔

سوراچش (SVAROCHISHA):

[سو=ذات' خود+روچی=روشنی' شان وشوکت]

خود اپنی ذات سے روشن' اپنی اندرونی اور باطنی قوت سے تاباں۔ دوسرے منو کا نام۔

سوریہ یا سوتر (Surya or Savitar):

رگ وید میں سورج اور سورج دیوتا کے لیے متعدد بار استعمال ہونے والے دو

نام۔سوریہ کا مصدر غالباً 'سوز' ہے جو چمکنے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔ بشر مرکزی نقطہ نظر سے سورج چکر یا کنول کے پھول (پدم) کا سا ہے۔اسی لیے ان دونوں کو تخلیقی فعل کی علامت کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔سوریہ ایک پہیئے کا رتھ بھی ہے جس میں سرخ گھوڑیاں جتی ہیں (رگ وید 1.115,3-4)' اتھروید کے مطابق کائنات کی کوئی شے سورج کی نگاہ سے پوشیدہ نہیں اور انسان بھی اپنی بصری اور پیش بینی کی صلاحیتیں اسی سے حاصل کرتا ہے۔ (VIII 2,3) ۔شفا بخش قوتوں کا حامل اور حیات کا محافظ ہے۔

سور:

سور بھارتی میں گنوائے گئے سات سری الفاظ میں سے تیسرا اور آخری۔

سوبھو (Svaymbhu):

لغوی معنوں میں ''قائم بالذات'' یا ''جو کسی سے نہ ہو''۔ایسا عمیق فلسفیانہ تصور پرش' پرجاپتی یا برہما کے لیے ''خالق کل'' یا ''تخلیقی اصول کی تجسیم'' کے لیے استعمال ہوسکتا ہے۔ویدوں میں فطری قوتوں کو وحدانی تصور دینے کے رجحان کی تصدیق کا ایک مظہر یہ اصول یا تصور بھی ہے۔اسی لیے پورانوں میں سوبھو تخلیق کائنات کے مفصل نظریے کی بنیاد کے طور پر سامنے آتا ہے۔اس نظریے کی رو سے دنیاؤں کے وجود میں آنے اور تباہ ہونے کا ایک تسلسل ہے۔دنیا پر آنے والا ہر دور زمانی اعتبار سے بہت طویل ہے اور ان میں سے ہر ایک کی ابتدا ''ثانوی خالق'' یا منو سے ہوتی ہے۔ پہلا منو سوبھو کا بیٹا سوبھوا تھا۔لیکن برہدر اپنشد (2/6,3) میں سوبھو صفاتی نام کے طور پر سامنے آتا ہے جو محض برہما کے ''قائم بالذات'' ہونے کو بیان کرتا ہے۔یعنی یہ ''وجود'' کی اصل (آتما) ہے۔سوبھو کے اس پہلو کو ویدانت ادویت اصول میں مفصل بیان کیا گیا ہے۔منوسمرتی (12/123,125) میں اس کا حوالہ ملتا ہے۔

سوہ:

(1) وہی ہے

✿ ✿ ✿ ✿

(ش)

شرتی (Sruti):

لغوی مطلب ''سننا''۔ مقدس ویدوں کا علم جسے قدیم رشیوں نے سنا اور پھر صرف برہمنوں کی وساطت سے نسل بعد نسل زبانی آگے منتقل ہوتا چلا گیا۔ اصل میں یہ اصطلاح ویدوں کے منتروں اور براہمن حصوں کے لیے مستعمل تھی۔ لیکن بعدزاں یہ اپنشدوں اور دوسری کتب کا احاطہ بھی کرنے لگی۔

شودر (Sudra):

چار سماجی طبقات میں سے آخری اور کمترین۔ ہندو مذہبی ادب میں یہ لفظ پہلی بار پرش شکتا (رگ وید (10/90,12) میں ملتا ہے۔ چونکہ پرش شکتا جسمانی اعضاء کی نزولی ترتیب پر مبنی ہے چنانچہ برہمن کو بلندترین درجہ دیا گیا۔ راجنیہ' کھشتری یا حاکم طبقے کو دوسر' ویش یا کاشتکار اور دستکار طبقے کو تیسرا درجہ اور آخری درجہ شودر کو حاصل ہے انہیں کم ترین خیال کیا جاتا ہے۔ اگرچہ شودر کا کسی مخصوص نسلی گروہ سے منسلک ہونا ضروری نہیں تھا۔ لیکن غلام بنا لیے جانے والے اور نامعلوم نسل کے لوگوں کو عموماً یہی درجہ دیا جاتا تھا۔ اگرچہ شودروں کو دو جنموں (برہمن، کھشتری' ویش) کا مقام حاصل نہیں تھا لیکن پہاڑوں اور جنگلوں کے باسی قبائل کے برعکس وہ ویدک سماج کا حصہ تھے۔ اساطیری طور پر سر' بازوؤں اور رانوں سے پیدا ہونے والے دو جنموں (یعنی برہمن کھشتری اور ویش) کے بالمقابل میں پاؤں سے پیدا ہونے والے شودر کی اہمیت یقیناً کمترین ہوگی۔ لیکن جسم میں پاؤں کی اپنی ایک اہمیت ہوتی ہے۔ چنانچہ شودر بہرحال سماج کا رکن تھے۔ شودروں کی بھی دو اقسام تھیں' ''سماج داخل'' اور ''سماج باہر''۔ ان میں سے موخرالذکر اور اچھوتوں کے مابین فرق ختم ہوگیا۔

لگتا ہے کہ آریاؤں کی آمد سے پہلے بھی ہندوستان میں پیشوں کی بنیاد پر طبقاتی نظام موجود تھا۔ موہنجوداڑو میں پروہتوں' سوداگروں اور کاریگروں کے الگ رہائشی علاقے اسی طبقاتی نظام کی نشان دہی کرتے ہیں۔ لیکن آریاؤں نے اپنی آمد کے فوراً بعد اپنے اور اصل باشندوں کے مابین رنگ (ورن) کو امتیازی نشان بنایا۔ چنانچہ متضاد معنی رکھنے والی دو اصطلاحات آریا ورن (سفید) اور داسیو ورن (کالے) وجود میں آئیں۔ موخرالذکر کو کرشن ورن (کالے) بھی کہا جاتا ہے۔

آریاؤں کی فتح کے بعد تین فاتح طبقات اور بچ جانے والے مقامی کالے باشندوں کے مابین طرز تعلقات مستحکم ہونے لگے۔ گپتا عہد میں فنون کی ترقی سے کاریگروں کی توقیر میں اضافہ ہوا اور دستی کاموں کو نسبتاً کم رزالت تصور کیا جانے لگا۔ نتیجتاً آریاؤں اور دراوڑ الاصل باشندوں میں اختلاط ہوا اور ہر دو اپنے امتیازی رنگ سے محروم ہوئے۔ لفظ آریا انڈو آریہ کے معنی دینے لگا۔

کوٹلیہ اپنے ارتھ شاستر میں (3/13) میں شودروں کے نہ صرف معاصرانہ حالات بلکہ ماضی پر بھی روشنی ڈالتا ہے۔ اس کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ شودروں کے بہر حال کچھ نہ کچھ حقوق تھے جن کے تحفظ کی خاطر قانون سازی کی گئی تھی۔

مختلف زمانوں اور جگہوں پر شودروں کے ساتھ مختلف سلوک ہوتا رہا لیکن وید عہد میں انہیں ایک طرح کا قانونی تحفظ حاصل تھا۔ بدلتے سماجی حالات اور پیداواری رشتوں نے کئی ایک جگہ اور کئی زمانوں میں شودروں اور ویشوں کو مالی اعتبار سے برابر کر دیا۔

پیشہ ذات کا نمائندہ نہ رہا تو ایک نئے طبقاتی نظام کی ضرورت محسوس ہوئی۔ یوں بنیادی سلسلہ نسبت (گوتر) اور خاندانی سلسلہ (کل) وجود میں آئے۔

پانینی نے آریہ کا مطلب مالک (سوامی) لکھا ہے۔ یہ اصطلاح تینوں دوجنمی ذاتوں کا احاطہ کرتی ہے۔ ان کی برتری بوجہ نسل نہیں بلکہ ان کا 'مالک' ہونا آزاد ہونے کی بنیاد پر تھا۔ اس کے تضاد میں لفظ شودر کا ایک مطلب مفتوح بھی ہو سکتا ہے۔

❁ ❁ ❁ ❁

(ک)

کل (Kala):

چار اساطیری ادوار (یگوں) میں سے ایک جو مل کر کائنات کا ایک زمانی عرصہ متعین کرتے ہیں۔ اس زمانی عرصے سے قبل اور بعد میں طلوع اور غروب کے سے دو عبوری دور ہوتے ہیں جن میں سے ہر ایک 100 آسمانی سالوں کے برابر ہوتا ہے۔ چار یگوں کی کل مدت کا دسواں حصہ 1200 آسمانی سالوں کے برابر ہوتا ہے۔ کلی یگ 432000 سالوں پر محیط ہے۔

کالی (Kali):

1- اگنی کے شعلوں کے سات زبانوں میں سے ایک کا نام۔ اسے "سات سرخ بہنوں" کے لیے بھی کنایتاً استعمال کیا جاتا ہے۔ (RV.x.5,5 Mana up 1,2,4)

2- ایک دیوی جو شیو کی شکتی کا اظہار ہے۔ اسے ستی' پاروتی' اما' درگا اور بھوانی کے نام بھی دیے جاتے ہیں۔ سری نقطہ نظر سے یہ حق کے ارفع ترین اظہار کی نمائندگی کرتی ہے جو مرتبے میں ہندومت کے پرم آتما برتر ہے۔

3- کالی ابدیت کی نمائندہ بھی ہے۔ اس اعتبار سے یہ حیات افزا بھی ہے اور حیات کش بھی۔ اس حیثیت میں اس کا مجسمہ چار بازوؤں والی یا یک عورت کا سا بنایا جاتا ہے جس کی نمایاں کچلیاں ہیں اور یہ ہر چیز کو نگل جاتی ہے۔ یہ پھندا' تلوار اور کھوپڑی کے دستے والا عصا تھامے ہوتی ہے۔ شمشان گھاٹوں کے ساتھ وابستگی بھی اسی وجہ سے ہے۔ خوف کی نوعیت سے آگہی کے باعث خوف کی حالت میں اس کی دہائی دیتے ہیں۔

کالی کا مقدس ترین مندر کالی گھاٹ کلکتہ میں ہے۔ اس مندر کی اہمیت سے وابستہ

اسطورے کے مطابق مہادیو (شیو) اپنے بیوی ستی کی لاش اٹھائے سارے عالم میں گھوم رہا تھا کہ اسے تباہ کردے گا۔ وشو نے مداخلت کرتے ہوئے اپنے چکر سے ستی کی لاش اکاون حصوں میں کاٹ دی۔ یہ ٹکڑے زمین کے مختلف حصوں پر گرے اور ہر جگہ مقدس و متبرک بن گئی۔
غیر برہمن ستی کے درگا روپ کو تسلیم کرتے ہیں۔ مثلاً بنگال میں درگا پرستی عام ہے۔

کبیر (KABERA):

(VIII.10,28) اتھروید میں مذکور ہند کی ایک لوک داستان کی ارضی روح جو بعد ازاں روز افزوں بڑھتے ہوئے ہند آریائی اساطیری اور داستانوی ادب میں اہم حیثیت اختیار کر گئی۔

کبیر سے وابستہ قدیم ترین اسطورے کی رو سے وہ یکشوں، راکشسوں اور گہیکوں کا سردار ہے۔ یہ پُراسرار جناتی مخلوق نو بہشتی خزانوں کی محافظ تھی۔ زمین میں مدفون قیمتی دھاتوں اور دوسری معدنیات کی حفاظت بھی یکشوں کے سپرد ہے۔ اگرچہ یکش آزادانہ گھومتے رہتے ہیں لیکن گاہے بگاہے کبر کے حکم سے انسان پر منکشف ہوتے ہیں۔ انہیں وجوہات کی بناء پر کبر کو دولت کا مالک (دہن پتی) بھی کہا گیا۔ اس کی قیام گاہ جواہر کے رحم (رتن گربھ) میں ہے۔

کبیر کی داستان کے مرکزی منابع رامائن اور پوران ہیں جن میں اسے غیر آریائی رشی پلستیہ اور رشی بھردواج کی بیٹی اودوا کا بیٹا بتایا گیا ہے۔ ایک اور روائت کے مطابق اس کا باپ بھردواج کا بیٹا وشاور تھا۔ چنانچہ اس کی پدری کنیت (Patronymic) ویشورو ہے۔ جبکہ مہابھارت کی رو سے اس کی غیر آریائی ماں بھدرا مر کی بیٹی تھی۔

کبیر اور اس کے سوتیلے بھائی راون کے زیر حکومت علاقہ بیشتر جنوبی ہند اور سارے لنکا پر مشتمل تھا جس کی فتح رامائن میں بیان کی گئی ہے۔ روان راکشس قبیلے کا سردار تھا۔ اس نے کبرا کو شکست دے کر تخت پر قبضہ کر لیا۔ بعد ازاں اس نے جنوبی ہند میں جلاوطن کی زندگی گذارتے رام کی بیوی سیتا کو اغوا کر لیا۔ کبرا رام کا اتحادی بن گیا اور اسی وجہ سے کچھ وشنوی (Vaisnau) فرقوں کی اساطیر میں بھی شامل کر لیا گیا۔ لیکن اسے شیو کا ساتھی بھی تسلیم کیا جاتا ہے شیو پرست فرقے بھی اس کی تعظیم کرتے ہیں۔

کبرا دنیا کے آٹھ محافظوں (لوک پالوں) میں شامل ہے۔ بادشاہوں کے بارے

میں بیان کیا جاتا ہے کہ وہ لوک پالوں کے آٹھ ابدی اور لافانی ذرات سے مرکب ہوتے ہیں (Manu V.96,XII 4-5)۔

کبرا کی مورتیاں عموماً سونے سے بنائی جاتیں اور انہیں رنگا رنگ نقش و نگار سے سجایا جاتا تھا۔ مورتیوں میں اسے مٹکہ نما پیٹ والے شخص کے طور پر دکھایا جاتا ہے جس کی تین ٹانگیں' آٹھ دانت اور ایک آنکھ؛ اس کی سواری' واہن' ایک انسان ہے۔ وہ کیلاش کی پہاڑی میں باغات سے گھرے ایک محل میں مقیم دکھایا جاتا ہے۔ شیو کی طرح اس کا تعلق بھی زرخیزی اور افزائش سے ہے۔ چنانچہ شادیوں میں شیو کے ساتھ ساتھ اسے بھی پکارا جاتا ہے۔ شادی کے معبود ہونے کے حوالے سے' کام ایشور' (محبت کا مالک) کہہ کر بھی پکارا جاتا ہے۔

کرت (Krita):

دنیا کے پہلے اولین چار ادوار میں سے پہلے کا نام' اسے ست یگ بھی کہتے ہیں۔ اس دور میں سب انسان ذات میں برابر تھے۔ ایک ہی معبود کی عبارت کرتے اور سب کا وید تھا۔

کش (گھاس) (KUS):

برصغیر میں پائی جانے والی ایک گھاس (Dermostachya Lippinnata) جسے عموماً دبھ بھی کہا جاتا ہے۔ ہندوؤں کے نزدیک یہ گھاسوں میں سے مقدس ترین ہے۔ جڑیں الگ کرنے کے بعد اسے قربان گاہ (وید) پر بچھا رہا جاتا۔ دیوتاؤں کے مختص نشست کے علاوہ بھی یہ یگیہ کے لیے مخصوص پوری جگہ کو ڈھانپے ہوتی۔ اس کی افلاکی اہمیت کے پیش نظر تین دیویوں سرسوتی' الا اور بھارتی کو "دیوتاؤں کے مقدس ٹھکانے اس گھاس" (رگ وید 11.3S) کی لیے پکارا جاتا۔ اس کی خطرناک مافوق الفطرت ماہیت کے باعث اسے فوراً جلا دیا جاتا کہ انجانے میں اسے چھو جانے والے نقصان نہ اٹھا بیٹھیں۔

یگیہ کی قوت نمو کا اظہار اس امر سے ہوتا ہے کہ کش گھاس کا مٹھا ایک سے دوسرے پروہت کے ہاتھ منتقل ہوتا بالاخر یگیہ کرنے والے اور اس کی بیوی کے ہاتھوں میں پہنچ جاتا۔ چونکہ عورت کے جسم کا ناف سے نچلا حصہ ناپاک خیال کیا جاتا ہے اسے اپنے کپڑوں پر زیر ناف یہ گھاس باندھنا پڑتی اور یوں اسے رسوم میں حصہ لینے کے اہل خیال کر لیا جاتا (Y.2.1,8) سنت پتھ براہمن۔ اس کی طہارت بخشی کا باعث یہ بتایا جاتا ہے کہ "خود دیوتاؤں کے پیدا کردہ نباتات میں سے اسے اولین خیال کیا جاتا ہے۔"

(XIX,32,7,10 اتھروید)۔

نبات سوم کا ملنا مشکل ہو گیا تو اس کی جگہ پیلے رنگ کی کش استعمال ہونے لگی۔ عقیدہ تھا کہ یہ غصے اور غیض وغضب کو دور کرتی ہے (XIX, 28-9 اتھروید) اسی حقیقت کو یوں بھی بیان کیا گیا ہے کہ ''نفرت کو اس کے قلب تک جلا دیتی ہے۔ لیکن پرانوں میں بیان ہے کہ کش گھاس سے وابستہ تمام تر داستانوی معجزے ایسی وقت ظہور پذیر ہو سکتے ہیں جب اس پر گرڈ کے گرائے گئے قطرے کوئی سانپ چاٹ لے۔ پہلے اسی عمل کے دوران تیز دھار کش نے اس کی زبان دوشاخہ کر دی جو ابھی تک اس کی امتیازی علامت چلی آتی ہے۔ وشنو پران (VP 1.13) کے مطابق جب وینا نے ''یگیہ کے مالک اور بھینٹ کے مستحق ہونے'' میں یکتائی کا دعویٰ کیا۔ وسومنیوں نے اسے مقدس کی گئی دبھ کی تیز دھار پتیلوں سے اتنا پیٹا کہ وہ ہلاک ہو گیا۔ دھرک دبھ کو دیوتاؤں پر پھینک کر اسے بطور ہتھیار بھی استعمال کیا (شیو پران' رودسمایت 11.39,23)۔

جنوبی ہندوستان کے مندروں میں دبھ گھاس کے پانچ سے پچیس تک تنکوں کی سروں کو باہم گانٹھیں دے کر مختلف معبود اور پتر (Ptr) بنائے جاتے ہیں اور یوں ان کی عبادت ہوتی ہے۔

کل (KALA):

کسی بھی چیز کا چھوٹا' بالعموم سولہواں حصہ' مراد لیا جاتا ہے۔ اسے ایک دن کے نو سویں حصے کے برابر یعنی 1.6 منٹ کے برابر مانا جاتا ہے۔ علاوہ ازیں کم تر عناصر یعنی رہتووا (گوشت' خون' چربی' بلغم' پیشاب' صفراء اور مادہ منویہ) کے معنوں میں بھی برتا جاتا ہے۔ ان رہتوؤں میں سے ہر ایک میں 3015 کل پائے جاتے ہیں۔ علاوہ ازیں 64 عملی میکانی اور فنون لطیفہ کو مجموعی طور پر بیان کرنے کے لیے بھی یہ اصطلاح استعمال ہوتی ہے۔

کھشتری (Ksatriya):

محدود ترین معنوں میں یہ اصطلاح جنگجو کے لیے استعمال ہوتی ہے۔ لیکن وسیع معنوں میں لیا جائے تو اسے کشتر کہا جاتا ہے۔ ان معنوں میں یہ بادشاہوں اور امراء کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ ہندوؤں کے چار طبقات میں سے اس کا درجہ برہمن کے بعد آتا ہے۔ برہمنوں اور کشتروں کے باہمی قریبی تعلقات رہے ہیں۔ دونوں کے مفادات کا

تحفظ اس تعلق سے وابستہ تھا۔ دونوں کے مابین تعلق کے استقرار و توازن کی ذمہ داری شاہی پروہت پر ہوتی تھی۔ شاہی پروہت کی ایک ذمہ داری عام لوگوں کو کھشتری کے ظلم و تعدی سے محفوظ رکھنا بھی تھا۔ وسشٹا کے دھرم شاستر (11/15-17) کی رو سے ''کھشتری کے اصل پیشے تین ہیں؛ تعلیم' یگیہ اور تحائف پیش کرنا۔ اس کا مخصوص فرض لوگوں کی ہتھیاروں کے زور سے حفاظت ہے۔ اسے اپنی روزی اسی ذریعے سے حاصل کرنی چاہیے۔'' وسشٹ دھرم شاستر کھشتری کو دو بیویوں کی اجازت دیتا ہے جبکہ بدھیان دھرم شاستر میں تعداد تین تک پہنچ جاتی ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

گائیتری:

اپنی اصل میں گائیتری ایک بحر (چھند) کا نام ہے۔ اس کے چوبیس ارکان ہوتے ہیں جنہیں مختلف ترتیبوں میں برتا جاسکتا ہے لیکن عام طور پر سہ رکنی آٹھ ثلث بنائے جاتے ہیں۔ ویدوں کی بہت سے معروف مناجات اسی چند میں ہیں جن میں سے مقدس ترین ساوتری کو گائیتری کا نام بھی دیا جاتا ہے۔ عام طور پر اس کے منتر ہون کی آگ میں گھی ڈالتے ہوئے بھی پڑھے جاتے ہیں۔ نحس سیاروں کے بداثرات سے بچنے اور دیوتاؤں کا غصہ ٹھنڈا کرنے میں اس کا جپ کارگر سمجھا جاتا ہے۔ اہل ہنود اسے درد دفع کرنے کے لیے بھی مفید خیال کرتے ہیں۔)

گربھادہان:

حمل قائم ہونے کے بعد ادا کی جانے والی رسم۔ عموماً ہون یعنی مقدس آگ کے ساتھ کیا جانے ڈالا یکیہ۔

گندھروا(GANDHRAVA):

ہندو دیو جنہیں آسمانی گویے یا موسیقار خیال کیا جاتا ہے۔ خفیہ نظام کائنات میں انہیں انسانوں اور دیوتاؤں کے مابین واسطہ قرر دیا گیا ہے۔ اس حوالے سے کہا جاتا ہے فن موسیقی گندھروا نے دیوتاؤں سے انسانوں کو منتقل کیا۔ انہیں کچھ دوسرے خفیہ علوم کے انتقال کا ذریعہ بھی بتایا جاتا ہے۔

ویدوں کے گندھروا وہ معبود ہیں جو آسمانوں کے بھید جانتے ہیں اور فانیوں پر انہیں منکشف کرتے رہتے ہیں۔ کونیاتی اعتبار سے گندھروا سورج کی آگ اور قوتوں کی تجسیم

ہیں۔نفسیاتی اعتبار سے انہیں سشما یعنی آفتاب کی کرن میں موجود دانش خیال کیا جاتا ہے۔ سات کرنوں میں سے یہ ارفع ترین ہے۔متصوفانہ اعتبار سے یہ چاند یا قمر کی سری قوتوں اور اس سے بننے والی شراب کا مظہر ہیں۔روحانی اعتبار سے انہیں ''آواز''اور''فطرت کی پکار'' کا سبب جانا جاتا ہے۔گندہروا' 6333 افلاکی موسیقار اور گویے اندرلوک سے وابستہ ہیں۔ان میں سے ہر ایک فطرت میں موجود ہر آواز کی تجسیم ہے۔بعد کی تمثیلی داستانوں میں دکھایا گیا کہ انہیں عورتوں پر پراسرار قدرت حاصل ہے''(SD 1:523)۔

گورو (GURU):

[یہ لفظ فعلی مصدر 'گور' سے ہے جس کا مطلب معزز اور برتر اور بھرم کا حامل ہے]

استاذ حلقہ بگوش کرنے والا؛ اسے نہ صرف چیلے کے روحانی استاد کی حیثیت حاصل ہے بلکہ یہ روحانی اور متصوفانہ کئی اعتبار سے اس کا رہنما ہے۔

فرد کے اندر موجود روحانی آگ اور آتما بدہی (برترذات) کو بھی گورو کہا جاتا ہے۔لیکن اس حوالے سے اصطلاح میں الوہی رہنما کا پہلو غالب ہے۔کسی بھی شخص کے لیے اندر کی یہ روحانی آگ سب سے بڑے گورو کی حیثیت رکھتی ہے۔لیکن ہر شخص کے اندر موجود اس گورو کے علاوہ خارج میں روحانی رہنما کی حیثیت اپنی جگہ موجود ہے۔اس کی عدم موجودگی میں رسوم اور قواعد میں تعلیم یافتہ ہونا نہیں مانا جاتا۔خارج میں موجود گورو کی ذمہ داری بھی چیلے کے باطن میں موجود گورو کو بیدار کرنا ہے۔

(م)

ماریچی (MARICHI):

روشنی کی کرن۔ پورانوں اور منوسمرتی کے مطابق ماروتوں کا سردار۔ برہما کے پیدا کردہ سات ذہنی بیٹوں میں سے ایک۔ علاوہ ازیں اسے سات سپت رشیوں میں بھی شمار کیا جاتا ہے۔اس کے دو بیٹے کشیپ اور سوریہ (سورج) ہیں۔

ملیچھ (Mlekkas):

ابتداء میں آریاؤں نے جنگل میں بسنے والے مقامی باشندوں کے لیے بمعنی وحشی استعمال کیا۔ بعدازاں یہ اصطلاح دوسرے مذاہب مثلاً مسلمانوں کے لیے بھی بمعنی ناپاک برتی جانے لگی۔

منج بندیں یا مونجی بندھن:

جنیؤ پہنانے کا سنسکار

منو (MANU):

[سنسکرت میں انسان کے لیے فعل مصدر سے ماخوذ بمعنی سوچ' غوروفکر]

ہندو اساطیر میں سوبھو کا بیٹا' الا کا باپ اور خاوند۔ الا اور منو کو نوع انسان' دوسرے منوؤں اور پرجاپتیوں کے والدین تسلیم کیا جاتا ہے۔ یہ دوسرے منوظہور کے آغاز میں سامنے آتے ہیں۔ ان کا وجود کل اشیا کی وحدت پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور پھر ان میں سے ہی باقی ہر چیز نکلتی ہے۔ سشت سے مماثلت رکھتے ہیں جو چھوٹے پیمانے پر لیکن عین اسی انداز میں پرجاپتی کا کام کرتے ہیں۔ منو نوع انسان کا مجموعہ ہے۔ ''منو تمام انسانوں کا امتزاج ہوتے ہوئے بھی ایک اکائی شعور کا حامل ہے۔ بالکل اسی طرح جیسے انسان مختلف خلیوں کا مجموعہ ہے

جن میں ہر ایک اپنی جگہ ایک زندہ وجود ہے لیکن شعور کی سطح پر انسان بطور اکائی موجود ہے۔
لیکن یہ اکائی شعور ہزاروں لاکھوں شعوروں کے امتزاج کا عکاس ہے۔"

لیکن منو کوئی انفرادی وجود نہیں بلکہ انہیں کل انسانوں کی وحدت کہا جا سکتا ہے نوع انسان جن دس پرجاپتیوں کی اولاد ہے وہ منوؤں سے ہی نکلے ہیں۔ یہ پرجاپتی مہاپرش بھی کہلاتے ہیں۔ برہما کے متعلق کہا جاتا ہے کہ اس نے خود منو کے روپ میں جنم لیا۔ اس نے خود سے جنم لیا اور اپنی اصل ہیت سے مشابہ تھا۔ جبکہ اس کا مادہ ہوست روپ (سو) اجسام پر مشتمل تھا۔

کسی بھی منونتر میں چودہ منو جوڑوں کی شکل میں آتے ہیں۔ ایک منو دور کے آغاز میں اور ایک انجام پر ظہور پذیر ہوتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں ایک منو دور کے بیج اور دوسرا جڑ کے طور پر کام کرتا ہے۔ ان جوڑوں کے نام یوں ہیں

(1) سومبھو' سورچشا (2) آتامی' تماس

(3) رائے وت؛ چکشش (4) ویوسوت (ہمارا جدامجد) اور ساورن

(5) ڈکش ساورن' برہم ساورن (6) دھرم ساورن' رور ساون

(7) راوچ' بھوتیا

کرہ ارض پر کی حالیہ ساری آبادی کا جدامجد ویوسوت ہے۔ آج کی انسانی نوع دراصل انسانیت کی چوتھی لہر ہے اور ویوت منو اس کی جڑ ہے۔ اس منو کو چوتھی لہر یا نسل کی نہ صرف سربراہی کرنا ہے بلکہ اسے ختم بھی کرنا ہے۔ دوسرے الفاظ میں وہ اس چوتھی نسل پر آگ اور پانی کی کارفرمائی اور عمل انگیزی کا اہتمام کرتا ہے۔ جب نصف کرہ ارض پر کی ساری آبادی ایک بہت بڑے سیلاب میں ڈوب چلی تھی تو اس منو نے ان میں کچھ کو بچا کر بطور نوع انسانیت کی بقا کا انتظام کیا تھا۔ اس وقت دوسرا کرہ ارض کا دوسرا نیم کرہ پستی حالت تنوع اور غنودگی سے جاگ جانے کی کیفیت میں مبتلا تھا"۔ (SD 2:309)

ایک اور حوالہ سے منو تیسرا اصول اول اور دوسرے حوالہ سے ہمارے اندر کارفرما لافانی روحانی ایگو ہے۔ یہ ایگو کائنات میں جاری وساری معبود مطلق سے پھوٹی ہے۔

جڑ اور بیج منو سشتا بھی ہیں کیونکہ کرہ ارض پر حیات کے ایک دور کے خاتمے پر بیج منو اسی کرہ ارض پر حیات کے دوبارہ پیدا ہو کر ارتقاء پذیر ہونے کے ذمہ دار جڑ منو کے متماثل ہے۔

مُنی (MUNI):

کشف کے درجے پر فائز تارک الدنیا اور خصوصاً وہ جس نے خاموش رہنے کا عہد کر رکھا ہو۔ ان کا جادوئی قوتوں کا حامل ہونا بھی بیان کیا جاتا ہے (136 رگ وید) جوگندھروؤں اور اپسراؤں کی ترغیبات سے بچتا بالکل دیوتاؤں کا قرب اور دوستی حاصل کر لیتا ہے۔

منی تمام دنیاوی خواہشات سے بلندتر ہو کر اپنی تمام تر توجہ کتھا اپنشد (1.4) کے مطابق آتما میں مرتکز کر دیتا ہے۔ بدھ مت میں یہ اصطلاح بدھ کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اسے ساکیہ منی کہا جاتا ہے۔

قدیم ترین مذاہب سے خاموش رہنے والے شخص کی تعظیم ایک روائت چلی آ رہی ہے۔ اس ضمن میں قدیم مصری خصوصیت سے قابل ذکر ہیں۔ اعلیٰ عہدیدار خود کو ''صحیح معنوں میں خاموش'' شخص کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ''راہ راست کی دانش ہی اصل قوت ہے، لیکن اس سے مراد پیدا ہونے والی ہر طرح کی انگیخت پر قابو ہے اور خاموشی کا اظہار عجز نہیں بلکہ برتری خیال کیا جانا چاہیے۔'' بحوالہ فرنیکفرٹ Ancient Egyptian Religion

✿ ✿ ✿ ✿

(ن)

نارائن (NARAYANA):

(نارا= انسانی + آینہ = جانا) مکاں کے پانیوں پر چلنے والا۔ ابدی سانس یا روح کے حوالے سے وشنو کا ایک لقب؛ تخلیق کے پانیوں پر یا ان میں حرکت کرنے والے دیوتاؤں یعنی دیتوں کے سلسلہ مراتب میں بلند ترین۔ یہاں نارا سے مراد کائناتی عقل اول اور آین مکاں کے پانیوں میں اس عقل اول کی ارتقائی اور افزائشی فعالیت کا حوالہ ہے۔ مکاں کے پانیوں میں عقل اول کی فعالیت نارا کا اظہار ذات یا خود نارا ہے۔ سری یا باطنی علامت کے طور پر نارائن اصول حیات کا بدائی مظہر ہے؛ اس حیات کا جو لاانتہا مکاں میں پھیلتی چلی جا رہی ہے۔ اس کے علاوہ نارائن خود ایشور کی علامت بھی ہے جو کائنات میں انفرادی ارواح کا باطنی رہنما اور عقل اول ہے۔ پانیوں یعنی سمندروں سے مراد اتھاہ مکاں یا آکاش بھی ہے جبکہ روح نارائن، وشنو یا کونیاتی نار ہے۔ یہ روح ''ایسا غیر حرارتی شعلہ ہے کہ جلاتا نہیں لیکن مس کرنے والے کو حرارت، حیات اور افزائش سے نوازتا ہے (Secrete Doctrine 2:626)۔

ناگ (NAGA):

سانپ: فناء سے ماورا دانش مند ہونے اور از سرنو پیدائش کی علامت

سری علم کی علامت ہے۔ جب اس کی دم منہ میں ہو تو یہ ابدیت کی علامت کے طور پر لیا جاتا ہے۔ عقل کی علامت کے طور پر لیا جائے تو ناگ نے اسے پوری طرح سیکھا ''پہلے ناگوں کو یوگ اور ارادہ کے بیٹوں کے طور پر جانا جاتا ہے انہیں مخلوق کو مادہ اور نر میں تقسیم سے پہلے پیدا کیا گیا۔'' ''تیسری نسل کے اولین نسیوں نے کرتیہ شکتی سے جو انڈے پیدا کیے تھے ان میں انسان سے پہلے ناگ کو مکمل کیا گیا (SD 2:181)'' یہ ناگ ہی اصل کامل انسان تھے جنہیں بعدازاں سانپ اور اژدھوں کے علامتی نام دیئے گئے' یہی دیہاتیوں کے

اولین چیلے تھے۔ چوتھی اور پانچویں نسل کی اولین طلوق کو بھی انہیں دیہانیوں نے تربیت دی۔

ناگ وشنو کے سات سروں والے لافانی اننت سیش کے مساوی بھی قرار دیا جا سکتا ہے ''یہ عظیم اژدھی ابدیت اپنے فعال سر سے غیر فعال دم کو کاٹتی اور اس میں سے دنیاؤں اور ان میں موجود اشیاء اور مخلوقات کا ظہور ہوتا۔ ناگ کی یہ فعالیت اس کے جاگ اٹھنے کے مساوی بھی قرار دی جا سکتی ہے۔ وہ سانس کھینچتا ہے تو مکاں کو محیط کیے دائرے میں ایک طاقتور لہر دوڑ جاتی ہے'' (ML 73)۔

نراد (NARADA):

برہما کے ذہنی بیٹوں دس رشیوں یا پرجاپتیوں میں سے ایک' ویدوں کے مطابق۔

''نراد یہاں' وہاں اور ہر کہیں ہے۔ طبعی افزائش نسل کے عظیم دشمن کے خواص پرانوں میں نہ ہونے کے برابر ملتے ہیں۔ ہندو باطنیت میں نراد کا مقام کچھ بھی رہا ہو نراد کرم اور آدی بدھ کے کائناتی فیصلوں کا رازداں اور انہیں نافذ کرنے والا ہے۔ یوں نراد کو لازوال فعالیت اور نت نئی تجسیم لینے کی علامت کے طور پر رکھا جا سکتا ہے۔ انسانی کلپ کے آغاز سے اختتام تک وہ سارے انسانی معاملات کو دیکھتا اور ان کی رہنمائی کرتا ہے' یوں وہ سری رہنما قوت ہے جو کائناتی ادوار' کلپوں اور واقعات کو مہیج اور قابو میں رکھتی ہے۔ عمومی پیمانے پر واضح طور پر کرموں کے حساب کتاب کا پیمانہ مہیا کرتا ہے۔ اس منونتر میں تمام پیروؤں کو وہی تحریک دیتا اور ان کی رہنمائی کرتا ہے۔ ہندو معبودوں میں سے نراد انہیں کی فکری اشارت اور قلوب کی سختی سے ترغیب حاصل کرتا نظر آتا ہے جنہیں بالآخر اس کے آلہ کار اور شکار بننا ہوتا ہے۔ نراد یہ عمل کسی اظہار برتری یا خود کو معبود منوانے کے لیے نہیں کرتا بلکہ وہ کائناتی ترقی اور ارتقاء کو مخصوص حدود کے اندر رکھنا چاہتا ہے۔ ہماری ترقی اور قومی تفاخر یا بین الاقوامی دشمنی بھی اس کے دائرہ کار میں آتی ہے۔ وہ جنگیں شروع کرواتا اور انہیں روکتا بھی ہے۔

ناستک (NASTIK):

[نا= نہیں+استک=یقین رکھنے والا]' (دھرم پر) یقین اور ایمان نہ رکھنے والا۔

نام دیہہ یا نام کرن:

اولاد نرینہ پیدا ہونے کی صورت کیے جانے والے سولہ سنسکاروں میں سے اولین

جس میں بچے کا نام رکھا جاتا ہے۔ یہ پانچواں سنسکار مانا جاتا ہے۔

نرک(NARAK):

اساطیری مقام جہاں عذاب دیا جاتا ہے۔ جہنم ۔۔ لیکن کچھ شارحین کے یہ مطابق یہ معنی (باطنی حقیقت کے مقابلے میں) فقط اصل پر ڈالا گیا پردہ ہے۔ اصلاً نرک مادے کے کروں میں موجود دنیائیں ہیں۔ یوں یہ سیاروی سلسلوں کے کرے ہیں۔ وجہ تسمیہ ان کا بے ہیت غیر مادی کروں کے مقابلے میں مادی ہونا ہے۔ یہ تمام نرک ایک دوسرے کو تقویت دیتے ہیں۔ ایک نرک میں مر جانے والا فوراً دوسرے نرک میں جنم لیتا ہے۔ اس کے بعد تیسرے چوتھے اور اسی طرح سارے نرکوں کا عذاب بھگتتا ہے۔ ہر نرک میں پانچ سو برس گزارنا ہوتے ہیں (یہ تعداد ایک بار پھر ادوار اور نئے جنم لینے کو چھپانے کا ایک طریقہ ہے)۔ ان دوزخوں کا شمار چھ ایسے وجودوں میں ہوتا ہے جن کا احساس کیا جا سکتا ہے۔ اور چونکہ لوگوں کا اپنے خیر وشر کے مطابق ان میں سے کسی ایک میں پیدا ہونا بیان کر دیا گیا ہے چنانچہ صاف پتہ چلتا ہے نرک سے اصل مراد وہ نہیں جو عموماً لی جاتی ہے۔

(Theosophical Glossary 228)۔

نیتی(Niti):

(1) فرمانروائی کے چار اصول' سام' دان' بھید' ونڈ۔
(2) علم سیاست۔
(3) تدابیر۔
(4) علم الاخلاق۔

✿ ✿ ✿ ✿

(و)

واسو (VASU):

لغوی مطلب ''اچھا'' ''نیک'' ''دولتمند'' ''فراخ دل''۔ اصطلاح دیوتاؤں کا ایک گروہ مراد ہے جن کے اختیارات اور قوت ردر' آدتیہ' رسون اور ماروتوں کی طرح کرہ ہوائی سے وابستہ ہیں۔ یہ اگنی اور اندر سے منسلک خیال کیے جاتے ہیں۔ رگ وید میں ان کا ذکر جابجا ملتا ہے اور مختلف معاملات میں معاونت اور مالی منفعت کے لیے انہیں مسلسل پکارا جاتا ہے۔ لیکن ان کے ساتھ کسی طرح کے کوئی مخصوص افعال وابستہ نہیں ہیں۔ اس کے باوجود ویدوں کے اولین ادوار میں انہیں خاصا اہم مقام حاصل تھا۔ اگنی اور وشوادیو کے نام کئی مناجاتوں سے ان کی ''دیوتاؤں سے حیرت انگیز قربت'' (1.94,3) کا اظہار ہوتا ہے۔ اندر سے ان کے قریبی تعلق کا اندازہ اس امر سے بھی ہوتا ہے کہ انہوں نے دھوپ سے ایک گھوڑا بنا کر اس کی خدمت میں بطور تحفہ پیش کیا تھا (I, 163.2)۔ علاوہ ازیں انہوں نے اندر کے رتھ کھینچنے کو ایک دستہ بھی تیار کیا تھا۔

تشنج اور بعض دوسری بیماریوں کی صورت میں دوسرے دیوتاؤں کے ساتھ ساتھ انہیں بھی پکارا جاتا ہے (AV, VIII, 1.16) مقدس رسوم اور تقاریب میں دشمن کی مداخلت سے بچنے کے لیے ان سے معاونت طلب کی جاتی ہے۔

S.Br (IV.3,5,2) میں معبودوں کے تین گروہ گنوائے گئے ہیں' آٹھ واسو' گیارہ ردر اور بارہ آدتیہ۔ ایک اور پیرے (IV.5.7,3) میں مذکور ناموں کو ملا لیا جائے تو کل تینتیس بنتے ہیں اور رگ وید میں بھی یہی تعداد بتائی گئی [RV (I, 34,11] ان واسوؤں کے نام اپ' رہر' سولہ' دھرا' انل' انلا' پربھاس اور پرتیوس ہیں۔

(1.4,12 برہد آرنیک) میں انہیں اعلیٰ مراتب کے حامل دیوتاؤں سے متمیز

کرتے ہوئے وشویدوں کے برابر رکھا گیا ہے۔ ایک دوسرے پیراگراف میں انہیں کرہ ہوائی اور ستاروں کے مختلف مظاہر سے وابستہ دکھایا گیا ہے۔ ایک بیان کے مطابق انہوں نے رشی وسشتہ کے گیان دھیان میں مداخلت کی تو انہیں فانیوں میں پیدا ہونے کا سراپ ملا۔ سزا کو کم از کم کرنے کے لیے انہوں نے دیوی دریا گنگا سے درخواست کی کہ انہیں اپنے بطن سے پیدا کرے لیکن بطور باپ کوئی ذی شان شہزادہ ہو جوان میں سات کے سلسلہ حیات ختم کرنے پر کوئی اعتراض نہ کرے لیکن آٹھویں کو زندہ رہنے دے۔

گنگا نے ایک خوبصورت دوشیزہ کے روپ میں مانتانو نامی بادشاہ کو رجھایا اور بعد ازاں اس شرط پر اس کے ساتھ شادی کہ وہ اس کے کسی فعل پر کوئی اعتراض نہ کرے گا بصورت دیگر وہ اسے چھوڑ کر چل دے گی۔ گنگا نے اپنے سات بیٹوں کو یکے بعد دیگرے ڈبو دیا جبکہ صرف آٹھواں زندہ بچ گیا۔

وراتیہ (VRATYA):

خانہ بدوشوں کا ایک قبیلہ جس کے متعلق بہت کم معلوم ہے۔ لیکن ہندوستان میں وارد ہونے والے آریاؤں میں یہ قبیلہ بھی شامل تھا [Eliade, "Shaminism" page 408]۔ انہوں نے رفتہ رفتہ دکن کی طرف بڑھنا شروع کر دیا لیکن برہمنی دائرہ اثر سے باہر ہی رہے۔

ان لوگوں کے پاس چھکڑے تھے جن میں گھوڑے، خچر اور بیل جوتے جاتے تھے۔ یہ لوگ انہیں چھکڑوں کو قربانی اور عبادت گاہ کے طور پر بھی استعمال کرتے تھے۔ دوران عبادت سروں پر سیاہ پگڑی، جسم پر سیاہ لبادہ اور کانوں میں تقریباتی مندرے پہنتے تھے۔

اتھرو وید کے مطابق یہ یوگا کی بعض مشقوں کے عامل تھے جن میں سال بھر کھڑے رہنا، حالت استغراق میں چلے جانا اور سانس کی مشقیں وغیرہ شامل تھیں۔ نامعلوم وجوہات کی بناء پر گزرتے وقت کے ساتھ ان کا سماجی رتبہ گرتا چلا گیا۔ بعد کی تحریروں میں انہیں سماج دشمن، شرابی، دلال، زہر دینے والے اور ذات کے دوغلے شمار کیا جانے لگا۔ منو [11.38-40] نے ان پر خصوصیت سے کڑی تنقید کی ہے۔ اس کا فیصلہ ہے کہ اعلیٰ طبقات سے تعلق رکھنے والا کوئی بھی جس کی رسم تقدیس (Intiation) مقررہ عمر میں ادا نہیں ہوتی بالاخر وراتیہ (ذات یا آشرم باہر) قرار دے دیا جاتا ہے اور سچے آریاؤں کی تحقیر کا نشانہ بنتا ہے۔

ایلیڈ (Shaminism) میں رقم طراز ہے کہ یہ قبیلہ آب حیات کی تلاش میں بھی سرگرداں رہا۔ اس خیال کی تصدیق (Religions of India, The Vratya or Drauaidian Systems) مصنفہ Karmuruar' مطبوعہ 1950 نے بھی کی ہے۔ ڈاکٹر بھنڈارکر اپنی کتاب (Some Aspects of Ancicnt Indin Cultures مطبوعہ 1940) میں قرار دیتا ہے کہ شیوا سے وابستہ رسوم سے وابستگی کے باعث غالباً یہی لوگ بعد ازاں شیومت (Saivism) کے نام سے باقاعدہ ایک فرقے کی شکل اختیار کر گئے۔

ورون (Varuna):

ویدعہد کے اولین دیوتاؤں میں سے ایک جو اپنے خصائص میں اوستا کے اہرمزد کے متماثل ہے۔ چنانچہ اسے بعض اوقات عظیم اسر (= اوستا کے اہر) کہہ کر مخاطب کیا جاتا ہے۔ اولین حوالے میں ورون تمام آسمان پر محیط دکھایا گیا ہے۔ اور اس لیے اس کے نام کا مصدر بجا طور پر 'ور' ہے جو 'ڈھانپنے' یا 'محیط' کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ اپنی اس حیثیت میں وہ ظلمت اور نور دونوں کروں کا حاکم ہے ساتھ ہی وہ طبیعتی اور اخلاقیاتی عالم کا حاکم اعلیٰ بھی دکھایا گیا ہے۔ لیکن رگ وید میں اس کو فرائض کے حوالے سے اندر اور اگنی سے متمیز کرنا مشکل ہے۔ آدتیہ میں سے ایک ہونے کے باعث وہ افلاک پر کی سرگرمیوں کا منتظم بھی ہے۔ سورج کا بروقت طلوع ہونا اور مناسب بارش کے لیے بادلوں کا اکٹھا ہونا سب اس کی ذمہ داری ہے۔ (V1.48, X99.10) ۔ وہ متر' اگنی اور اندر کے ہمراہ امن و امان کے قیام کا ذمہ دار ہے۔ اسی وجہ سے ان چاروں دیوتاؤں کو 'مقدس رسوم کے قوانین کے مالک' کا لقب مشترکہ طور پر حاصل ہے۔

رفتہ رفتہ مقدس رسوم کے قوانین انسانی اخلاقی رویے کے مترادف ٹھہرے۔ اس طرح ورون انسان کے اخلاقی رویے کا نگران بن گیا۔ جہاں دو انسان اکٹھے ہوتے وہاں ورون لازماً موجود ہوتا۔ (اتھروید IV.16,2) سورج ورون کی آنکھ قرار پایا۔ یوں زمین پر ہونے والا کوئی فعل اس سے پوشیدہ نہ رہا۔

پتہ چلتا ہے کہ جائیداد وغیرہ کے سلسلے میں جھوٹے دعوے وید عہد میں بھی عام تھے۔ ورون ان جھوٹوں کو سزا دینے میں سخت لیکن انجانے میں غلط بیانی کر بیٹھنے والوں اور اپنے فعل پر پچھتانے والوں کے لیے خاصا نرم رویہ رکھتا ہے۔

رگ وید میں ایک اور اصطلاح دھرم بھی ملتی ہے۔ رفتہ رفتہ دنیاوی معاملات مخصوص دیوتاؤں کی بجائے دنیاداروں کے سپرد کیے جانے لگے۔ چنانچہ ورون اور اس کے بعد وید عہد کے دوسرے دیوتاؤں کے فرائض اور اختیارات میں کمی آنے لگی۔ چنانچہ اتھروید میں ورون ہمیں ایک عام لوک دیوتا سے زیادہ مرتبہ کا حامل نظر نہیں آتا۔ اب اسے مرد اور عورت اپنے اپنے پسندیدہ عورت اور مرد کے حصول کے پکارتے نظر آتے ہیں۔ (اتھروید (III.25,6

وسستھ (VASISTHA):

وید عہد کی روایات کے نمایاں ترین رشیوں میں سے ایک۔ لیکن وید عہد کے بعد کی اساطیر میں اس کے جانشینوں کو اکثر ان کے جدامجد سے گڈمڈ کر دیا جاتا ہے۔ عظیم رشی ہونے کے باعث رگ وید کے ساتویں منڈل میں اسے ممتاز ترین رشیوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ رگ وید میں شامل ایک مناجات (VIII.18) کی تصنیف اس سے منسوب ہے۔

دس راجاؤں کی جنگ (دس راجنہ) کے دوران وسستھ ترتسس کے بادشاہ سداس کا پروہت تھا۔ سداس نے اپنے سابقہ پروہت وشوامتر کو وقتی طور پر معزول کر دیا تھا اور وہ دشمنوں سے جا ملا تھا۔ شائد وسستھ کے اس منصب پر فائز ہونے کے نتیجے میں بعدازاں قاعدہ بن گیا کہ دوران یگیہ صرف پروہت ہی برہمن کے فرائض سرانجام دے سکتا ہے (XII.6.2,41 ست پتھ برہمن) خیال کیا جانے لگا کہ دربار میں باقاعدہ طور پر متعین پروہت کی عدم موجودگی میں حکومت کی کوشش کرنے والا بادشاہ بہرصورت ناکام رہے گا۔ (VIII.24 ایتریہ برہمن) اگرچہ رگ وید میں ایسا کوئی ذکر نہیں ملتا لیکن وشوامتر کے معطل اور وسستھ کے متعین کیے جانے کے نتیجے میں دونوں رشیوں اور ان کے جانشینوں کے مابین جنگ وجدل کی کئی ایک داستانوں نے جنم لیا۔ اس کی کئی مثالیں سش سام (Sus.Sam) میں ملتی ہیں جن میں سے ایک کی رو سے (11.page 755) وشوامتر کے تاؤ دلانے پر وسستھ کے ماتھے پر آنے والے پسینے کی بوندیں بہہ کر اس چارے پر گریں جو بہشت کی گائیوں کے لیے ذخیرہ کیا گیا تھا۔ پسینے کی یہ بوندیں بہت سی ایسی زہریلی مکڑیاں بن گئیں جو آج تک ایک رشی کی حرکت کے نتیجے میں شاہی لبادوں میں پائی جاسکتی ہیں۔

ان دو رشیوں کے درمیان ہونے والی جنگ بالآخر دو راجاؤں کے درمیان ہونے

والی جنگ میں بدل گئی اور ان رشیوں اور بادشاہوں کے جانشینوں کے مابین بھی جاری رہی۔ بیان کرنے والے نے اس کے بیان احوال پر خاصا زور تخیل صرف کیا گیا ہے۔ اس جنگ میں دونوں راجہ مدھیا دیش پر تسلط جمانے میں کوشاں تھے جیسے شمالی ہندوستان کا قلب کہا جاتا ہے۔ یہ جنگ ہر دو سلطنتوں کی سرحدیں حتمی طور پر طے ہو جانے اور دونوں شاہی خاندانوں کے مابین رشتوں ناتوں کے ذریعے اتحادی بن جانے تک جاری رہی۔

بلاشبہ وسستھ نے براہمنوں اور خصوصاً پروہتوں کا مرتبہ مستحکم کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔ نتیجتاً وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ اور موت کے بعد بھی، وسستھ کے درجات بلند کیے جاتے رہے۔ چنانچہ اسے ان سات مہارشیوں میں شمار کیا جانے لگا جن کے ساتھ پدری جد کا تصور وابستہ ہے اور انہیں سے بعدازاں، برہمنوں اور باقی دو جنمے ہندوؤں نے جنم لیا۔ وسستھ کو دیا گیا بلند مقام اس کی معجزاتی پیدائش سے بھی ظاہر ہے۔ رگ وید (VII.33,11) کی رو سے وہ طلوع آفتاب کی دیوی اروشی کے لیے سورج کے دیوتاؤں ورن اور متر کی محبت کا نتیجہ ہے۔ ویدوں کی بعد کی اساطیر کے مطابق (1,7 وشنو پوران) وسستھ نے دکش کی بیٹیوں میں سے ایک ارجا سے شادی کی۔ یہ رشی بالاخر سات ستاروی مہارشیوں میں شمار ہوا اور کوہ میرو (P 182 ایپک مائھالوجی) پر مقیم ہو گیا۔

وندھیا (VINDHYA):

ہندوستان کا ایک کم بلند سلسلہ کوہ جو مدھیا دیش کو دکن سے الگ کرتا ہے۔

ویہارتی (VYAHRITI):

جپ، رمز، کلام
سات عالموں کے سری نام

(1) بھر (2) بھور (3) سور (4) مہر (5) جنر (6) تپر اور (7) ستیہ۔ پہلے تین نام مہاویاہرتی کہلاتے ہیں اور ہر برہمن روزانہ کی عبادت سے پہلے اوم کے بعد ان کا جپ کرتا ہے۔ مہاویارتی دراصل پرجاپتی کی عبادت ہے۔ جبکہ الگ الگ تینوں اگنی، وایو اور سوریہ کی عبادت کے لیے ہیں (برہد دیوتا 4-123 .II) لیکن تیت سام کے مطابق اسی کلام کو خیر کی بجائے شر کے لیے بھی برتا جا سکتا ہے۔ مجسم ویاہرتی سوتر اور پرشنی کی بیٹی ہے۔

وید (Vada):

لغوی مطلب ''علم'' جبکہ اصطلاحاً ''افضل ترین مقدس علم'' ہے۔ یہ مقدس علم چار مجموعوں (سمہتا کی صورت موجود ہے جنہیں وید کہتے ہیں۔ اگرچہ بعد میں دوسری تحریریں بھی بطور ضمیمے اور شرحیں شامل کرگئیں لیکن اصل شکل وید حمدیہ گیتوں کا ایک ہی مجموعہ تھا جسے رگ وید کہا جاتا تھا۔ بعدازاں اس میں دو سمہتا شامل کردیئے گئے۔ ان میں سے ایک سام وید نغمات کا مجموعہ ہے جسے پروہت یگیہ کے وقت گنگناتے تھے۔ دوسرا اضافہ یجروید کا ہے جو اصل میں یگیہ منتروں پر مشتمل ہے۔ یجروید کے بھی دو حصے ہیں' کالا بجس اور سفید ہیں۔ اول اول وید فقط آریا پجاریوں کے ہاتھ میں تھا۔ بعدازاں جب اس میں مقامی داستانیں' اساطیر اور جادوئی منتروں وغیرہ شامل ہوئے تو ارتھ وید کے نام سے انہیں ایک الگ وید میں اکٹھا کردیا گیا جسے اتھروید کہتے ہیں۔

ویش (Vaisya):

رگ وید (1/113,6) میں سماج کے جن چار طبقات کا ذکر کیا گیا ہے جن میں سے تیسرا۔ ویدوں کے بعد اور خصوصاً دھرم شاستروں کے زمانوں میں ان طبقات کو ورنوں کا نام دیا گیا اور یوں ذات پات کا نظام اپنے عروج کو پہنچا۔ دھرم شاستروں میں سے معروف ترین منوسمرتی (1/87-91) میں چار طبقات پر مبنی اس نظام کو پرش شکتا (رگ وید 10/90) کے بعد بیان کیا گیا ہے۔ منوسمرتی کا یہ حصہ تخلیق کے بیان کا ایک حصہ ہے۔

مختلف ورنوں سے تعلق رکھنے والے سماج کے انسانوں میں مقام کو بیان کرنے کے لیے جسم کے مختلف حصوں کو کنایتاً استعمال کیا گیا ہے۔ اسی لیے ان دونوں کے ارکان کا پرش کے مختلف حصوں سے پیدا ہونا بیان کیا گیا ہے۔ برہمن' کھشتری' ویش اور شودروں کا پرش کے ان حصوں سے پیدا ہونا بتایا گیا ہے جو اوپر سے نیچے تنزل کرتے ہیں۔ پرش کے انہیں اعضاء میں ان سے جنم لینے والوں ورنوں کے فرائض پیشے اور سماجی مقام مضمر ہے۔

ویش کے فرائض میں مویشیوں کی افزائش' کاشت' تجارت اور حساب کتاب رکھنے کی اہلیت حاصل کرنا شامل تھا۔ اس کے مذہبی فرائض میں برہمن کو تحائف پیش کرنا' یگیہ دینا اور ویدوں کی تعلیم حاصل کرنا شامل ہے۔ بعدازاں جب آبادی بڑھی تو بے روزگاری کے باعث ایک پیشہ کئی حصوں میں بٹ گیا۔ یوں کسی پیشے سے وابستگی کی بنیاد ذات کی بجائے اس

میں مہارت ٹھہری۔ یوں بیشتر بے ہنر ویشوں کی حالت شودروں سے کچھ ہی بہتر رہ گئی۔ غالباً اسی لیے منوسمرتی میں قرار دیا گیا کہ (10/97) اپنے ورن کے لیے مخصوص کام ناقص طور پر بھی سرانجام دینا دوسرے ورن کے کام اچھی طرح سرانجام دینے سے بہتر ہے۔

وید (VEDA):

لغوی مطلب 'علم' ہے۔ لیکن اسے اصطلاح ''ارفع ترین مقدس علم'' کے معنوں میں استعمال کیا جاتا ہے جو مجموعوں (سمہتوں) میں مترتب ہے۔ اس کے بعد ان کے آخر میں بطور ضمیمہ جات شامل براہمن اور بالآخر آرنیک اور اپنشدوں کے لیے بھی یہی اصطلاح استعمال ہونے لگی حالانکہ موخرالذکر ایک طرح کا اختتامیہ ہے۔ اپنی اصل میں وید مقدس' حمد یہ دعائیہ کلام بھی مشتمل تھی۔ اور اسے رگ وید کا نام دیا جاتا تھا۔ اس میں بعدازاں سمہتہ شامل کیے گئے: ان میں ایک سام وید غنائیوں کا ہے جسے پروہت یگیہ وغیرہ کے دوران ترنم سے گنگناتے تھے جبکہ دوسری یجر وید یگیہ کے منتروں پر مشتمل ہے۔ اس کے دو حصے ہیں: پہلا حصہ سیاہ یجس تیتریا اور سیتریا نامی سمہتہ میں شامل ہے۔ جبکہ دوسرا حصہ یا سفید یجس واجسینی سمہتہ میں محفوظ ہے۔

طویل عرصہ تک وید فقط تین مجموعوں پر مشتمل رہی۔ آریاؤں کے پروہت (برہمن) ہی ان کی حفاظت کے ذمہ دار تھے اور اس کی تشریح کا حق بھی فقط انہیں کو حاصل تھا۔ لیکن جیسے جیسے آریاؤں اور اصل ہندوستانی باشندوں کا ادغام ہوا رگ وید میں کچھ مقامی روایات بھی سرائت کر گئیں۔ اس عمل کے دوران قدیم تر دور کے منتر' داستانیں اور اساطیر دریافت ہوئیں۔ ان سب کو اتھروید کی صورت مدون کر دیا گیا۔ اسے بھی اصل ویدوں کے ہم مقام قرار دے دیا گیا۔ اتھروید کے کچھ پیرے عین رگ وید سے مشابہ ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ انہیں کسی ایک ہی منبع سے اخذ کیا گیا۔ تشریح اور متن ہر دو حوالوں سے اتھروید اصل ویدوں میں کوئی اضافہ نہیں کرتی۔ لگتا ہے کہ اس کا مخاطب عام لوگ تھے۔

وایو: (Vayu)

اس کا مصدر 'وا' یعنی ہوا کا جھونکا ہے۔ وایو ہوا اور اس کی تجسیم کے لیے برتا جاتا ہے۔ رگ وید میں سوائے (X.90,13) کے' جہاں اسے 'پرش کا سانس' کہا گیا ہے' ہر جگہ آندھی یا ہوا کے لیے ابرتا گیا ہے۔ رگ وید کے اسی بیان کی وضاحت سے ''نفس حیات''

یعنی 'پران' کا تصور پیدا ہوا۔

وایو کے ساتھ پاک کرنے' بدقسمتی سے نجات دلانے (اتھروید) اور دشمنوں کی کمانیں برباد کرنے کی قوت وابستہ کی جاتی رہی ہے (اتھروید X1.10,16)۔ وایو مویشیوں کے قرب میں خوش رہتا ہے اور پھول اس کے نزدیک مقدس ہیں (برہت سام III.47)۔

رگ وید میں اسے اندر کا مقرب دکھایا گیا ہے جہاں وہ اس کے ہمراہ سات گھوڑے جتے رتھ میں پایا جاتا ہے۔

وید عہد کے بعد وایو پانچ بنیادی عناصر میں سے ایک خیال کیا جانے لگا۔ اسے پانچ واسوؤں میں بھی گنا گیا۔ افق کا شمال مغربی چوتھائی حصہ اس سے وابستہ کر دیا گیا۔ آیوروید میں وایو انسانی جسم میں خارج سے داخل ہونے والا عنصر قرار دیا گیا جو اسے پاگل کر سکتا ہے۔

ویدانت (Vadanta):

(بیدانت) انت بمعنی انتہا (وید کی انتہا) یعنی گیان کی انتہا۔ وید کا آخری حصہ جس میں سری مضامین یا تصوف کا بیان ہے۔ اس کی تصنیف ویاس سے منسوب کی جاتی ہے۔

✿ ✿ ✿ ✿

(ے)

یم:(Yama)

مردوں کا حاکم اور منصف۔ یم ویوسوت کا بیٹا ہے (رگ وید X_X.14,1)
اس کی افلاکی دنیا کو "سورماؤں کی دنیا" کا نام دیا جاتا ہے۔ چونکہ یم موت سے ہمکنار ہونے والا پہلا انسان تھا چنانچہ کہا جاتا ہے کہ وہ مرنے والوں کو پتروں (آباؤاجداد) کی قلمرو تک لے جاتا ہے۔ مناجات (X.10) میں اس کی بہن یامی کا ذکر ہے۔ یامی یم کو کہتی ہے کہ انسانی نسل کی بقاء کے لیے ان کا وصل ناگزیر ہے لیکن یم اس تجویز کو رد کر دیتا ہے۔ رگ وید میں کسی اور جگہ اس اسطورے کا حوالہ نہیں ملتا۔

یم کی سواری (واہنا) ایک کالی بھینس ہے۔ بعض اوقات وہ خود بھی اس کا روپ دھار لیتا ہے۔ اس کے ہتھیار خاردار مگدر اور گرہ دار پھندا ہے۔ جس سے وہ اپنے شکار کو پھانستا ہے۔

یوگ (Yaga):

"اتصال، ملاپ"

نفسی جسمانی (Psychomatic) اعتبار سے یہ اصطلاح وحدت کی تلاش میں جسم اور ذہن کو ایک کرنے کی کوششوں کا نام ہے۔ اپنے درست معنوں میں اس کا مذہب سے کوئی تعلق نہیں ہے۔

اپنی ابتدائی شکل میں ہڑپہ اور موہنجوداڑو کے زمانے سے اس کی مشق کی جا رہی تھی اور یہ ویدوں کے ہندوستان سے بہت پہلے کی بات ہے۔ کیمبل کا خیال ہے کہ کانسی کے اوائل دور میں بادشاہ چاند کے ساتھ متماثل قرار دیا جاتا تھا اور یوگا بادشاہ کشی کے اسطورے ساتھ وابستہ تھا۔ بعدازاں اسے کائنات کے بار بار پیدا ہو کر پھر سے تباہ کیے جانے کے عمل

کے ساتھ متشخص کیا جانے لگا۔ یوں اس نے باہم منحصر شیو۔شکتی کے تصور کی صلاحیت حاصل کی۔

اپنشدوں کے کلاسیک دور سے پہلے اس میں آتما (تیت اپنشد II.4) یا ادہی آتما یوگ (کتھا اپنشد II.12) جیسی تکنیکی اصطلاحات کا وجود دیکھنے کو نہیں ملتا؛ اور نہ ہی ''وجود کی ہر حالت کی مذمت یا خاتمے'' کا سا کوئی مقصد۔ میتری اپنشد میں درج ہے کہ یوگ کا مقصد کس وجود کو نفسی جسمانی اعتبار سے ایک وحدت کی شکل دینا ہے۔ وقت کے ساتھ ساتھ یوگ کی مختلف اشکال وجود میں آئی۔ ہتھ یوگا کے ذریعہ جسمانی اور ذہنی توانائیوں کو قابو میں رکھا جاتا ہے۔ منتر یوگ میں منتروں وغیرہ کی جپ اور تپسیا سے ارفع ترین کے ادراک کی کوشش کی جاتی ہے۔ ذہنی قوتوں کو باطنی اصوات کے ساتھ وصال دینے کی کوشش لا یہ یوگا (Laya) کہلاتی ہیں۔ یوگا کی اس شکل میں سانس کو مشقوں کو خاص مقام حاصل ہے۔

یوگ کے تمام نظام ایک دوسرے پر منحصر ہیں اور کوئی ایک نظام دوسرے سے مکمل طور پر آزاد نہیں ہے۔ انسانی طبع کے لامحدود تنوع پر مبنی ہونے کے باعث نہ صرف عالمگیر سطح پر کشش رکھتی ہے بلکہ بقا کی سی بنیادی جبلتوں کے برابر ہے۔ تمام مذاہب میں کس نہ کسی صورت اس کا کوئی نہ کوئی اصول کسی نہ کسی نام سے عمل میں رہا ہے۔

یگ (YUG):

دنیا کے وجود کے چار زمانے۔ ان میں سے تین زمانے کرت یا ستیہ ترتیا اور دواپر گزر چکے ہیں جبکہ چوتھا حالیہ زمانہ کالی ہے ان میں سے ہر دور کا دورانیہ بالترتیب 864000` 1,728,000 `1,296,000 اور 432000 سال ہے۔ آنے والا ہر زمانے اپنے سے پہلے کے دورانیے سے ایک چوتھائی کم ہوتا ہے۔ زمانی دورانیہ کم ہونے کے ساتھ ساتھ اخلاقی اور طبعی معیار بھی روبہ زوال ہوتا ہے۔ چاروں سالوں کی مدت 4,320,000 سال بنتی ہے جو ہماری اس دنیا کی کل عمر ہے۔ یہ کل دورانیہ مہا یگ (مہاعظیم یگ) کہلاتا ہے۔

یگیہ:

شاستروں کے طریقے کے مطابق دی گئی قربانی۔

❁ ❁ ❁ ❁
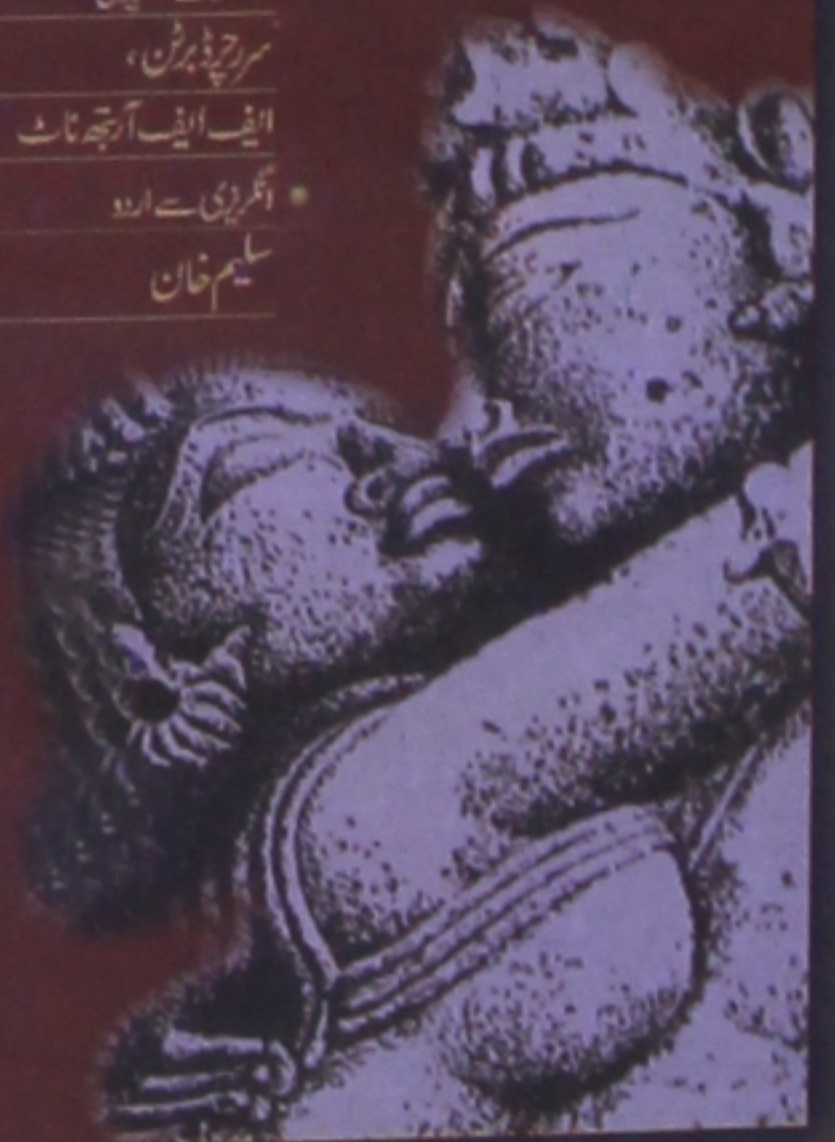
24 مزنگ روڈ، لاہور۔ پاکستان فون نمبر: 92-42-7322892
E-mail: nigarshat@wol.net.pk
E-mail: nigarshat@yahoo.com

Design | Angles | Khawaja Wahab Afzal 0320-4821459